شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کے 25 مدنی مذاکروں کا تحریری گلدستہ بنام

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت

جلد: 1

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 25 مَدَنی مذاکروں کا تحریری گلدستہ بنام

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت

(جلد: 1)

مُؤَلِّفین

ابو الاکرام سَیِّد بہرام حسین شاہ عطّاری مَدَنی، عبد القادر عباسی عطّاری مَدَنی

محمد احمد عطّاری مَدَنی، عبدُ اللہ نعیم عطّاری مَدَنی

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ

ناشِر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت (جلد:1)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

۲۲ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۴۰ھ / 24 اگست 2019ء

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ:۲۲ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۴۰ھ   حوالہ نمبر:۲۲۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت" (جلد:1، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب و رَسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

24-08-2019

WWW.dawateislami.net, **E.mail**:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضَرور تاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"عِلم لازوال دولت ہے" کے 15 حُرُوف کی نِسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجمِ کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حَمد و(2) صلوٰۃ اور(3) تعوُّذ و(4) تَسمِیہ سے آغاز کروں گا(اِس صفحے کی ابتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) (5) رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالعہ کروں گا(6) حتَّی الْوَسْع اس کا باوُضو اور(7) قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا(8) جہاں اللہ کا نام پاک آئے گا وہاں پاک اور(9) جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا(10) اِس رِوایت "عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃ" یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے صالحین کے ذِکر کی بَرکتیں لُوٹوں گا(11) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دِلاؤں گا(12) اِس حدیثِ پاک "تَھَادَوْا تَحَابُّوْا" یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا(13) اِس کتاب کے مُطالعے کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔(14) ذاتی نسخے پر "یادداشت" والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا(15) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطلع کروں گا۔(مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

قسط:1	وُضو کے بارے میں وَسوَسے اور اُن کا عِلاج	13
قسط:2	مُقَدَّس تحریرات کے اَدَب کے بارے میں سُوال جواب	31
قسط:3	پانی کے بارے میں اَہَم معلومات	49
قسط:4	بُلند آواز سے ذِکر کرنے میں حکمت	69
قسط:5	گونگے بہروں کے بارے میں سُوال جَواب	87
قسط:6	دَرخت لگایئے ثواب کمایئے	101
قسط:7	سفرِ حج کی اِحتیاطیں	115
قسط:8	بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ	135
قسط:9	تعزیت کا طریقہ	155
قسط:10	چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل	169
قسط:11	ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟	187
قسط:12	اِغوا سے حفاظت کے اَوراد	211
قسط:13	گُلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	237

قسط:14	بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد	255
قسط:15	جوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟	269
قسط:16	توبہ پر اِستقامت کا طریقہ	281
قسط:17	سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں	297
قسط:18	پیارے آقا کا پیارا بچپن	319
قسط:19	اَندازِ گُفتگو کیسا ہو؟	337
قسط:20	اِنتقال پر صَبر کا طریقہ	359
قسط:21	مسلمان کے جوٹھے میں شِفا	387
قسط:22	کیا جنّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	413
قسط:23	اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	443
قسط:24	کتے کے متعلق شرعی اَحکام	479
قسط:25	بازو پر ٹیٹو(Tattoo) بنانا کیسا؟	503
❁	ضمنی فہرست	528
❁	تفصیلی فہرست	540

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سُنَّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مَجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں: (1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ دَرسی کُتب (3) شعبہ اِصلاحی کُتُب (4) شعبہ تراجمِ کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج[1]

”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ کی اَوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عَظِیْمُ الْبَرَکت، عَظِیْمُ الْمرتبت، پَروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تَعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیں۔

اللہ پاک ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مَجالس بشمول ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ کو دِن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ الْبَقِیْع میں مدفن اور جنّتُ الْفِردَوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۵ھ

[1] ...... اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واَہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13) فیضانِ اَولیا و عُلَما (14) بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اِسلامی (16) شعبہ مَدَنی کاموں کی تحریرات۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

دورِ حاضر میں نت نئی اِیجادات کی وجہ سے اِنسان کئی مَسائل سے دوچار ہے، نفسیات، سماجی اور گھریلو تعلقات اور روزمرّہ کے معمولات پر ان کا اثر براہِ راست ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غفلت بڑھتی جارہی ہے، گناہوں کے طوفان نے تباہی مچا رکھی ہے اور ایک بہت بڑی تعداد ذہنی تناؤ، بے چینی واِضطراب اور طرح طرح کی بیماریوں کے نَرغے میں ہے، اِن آزمائشوں سے اِنسانیت کو نکالنے کے لیے اللہ پاک نے جن ہستیوں کو مُنْتَخَب فرمایا ہے پندرہویں صَدی ہجری کی عظیم علمی وروحانی شخصیت **شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان میں سے ایک ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اللہ پاک نے کئی کمالات عطا کئے جن میں اِصلاحِ اُمَّت کا جذبہ سرِ فہرست ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلے اور آپ نے اِسلام کی آفاقی تعلیمات کو اپنی عام فہم اور بلند پایہ تحریر، قرآن و سنّت سے معمور بیانات، اِنفرادی کوشش اور ملفوظات کے ذَریعے دُنیا بھر میں پھیلانے کی کامیاب کوشش فرمائی۔

مَدَنی مذاکرہ کیا ہے؟

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ملفوظات کے ذَریعے لوگوں کو عقائد و اَعمال، فَضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِب، اَخلاقیات واِسلامی معلومات، روزمَرّہ کے مُعاملات کے متعلق سُوالات کے حکمت آموز اور عشقِ رَسُول میں ڈوبے ہوئے جوابات عطا فرماتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں سُوال وجواب کی اِس نِشَسْت کو "مَدَنی مذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پُروقار لب ولہجہ، مُشْفِقَانہ اندازِ بیان، خیر خواہی اور بھلائی پر مبنی دَرمندانہ نیکی کی دَعوت براہِ راست اِنسان کے دِل کی دُنیا بدل کر رکھ دیتی ہے چونکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ملفوظات تجربات سے بھرپور ہوتے ہیں جنہیں سُن کر اَخلاق و کِردار کو اِسلامی اَحکامات سے مُزَیَّن کرنے کا جذبہ بھی ملتا ہے اور نیک بننے بنانے کے نسخے بھی ہاتھ آتے ہیں۔ اِسی طرح کی اَن گِنت خوبیوں کی بنا پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ملفوظات لوگ توجہ سے سنتے ہیں۔ کچھ اہم موضوعات کے تحت مُنْتَخَب ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) بطورِ

www.dawateislami.net

مثال پیشِ خدمت ہیں، ملاحظہ کیجئے: **معاشرتی اُمور کے بارے میں:** (1) اِسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تصوُّر ہی نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 28 ذُوالحِجّۃِ الحرام ۱۴۳۹ھ) (2) ہمارے ساتھ کوئی حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے، ہمیں ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 12 رَمضانُ المبارک 1437ھ) (3) سکون، سنّتوں پر عمل کرنے اور سادگی کے ساتھ زندگی گزارنے میں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 9 مُحرّمُ الحرام 1436ھ) (4) اِسلامی معلومات کی کمی اور دِین سے دُوری کی وجہ سے مُعاشرتی بُرائیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 22 رَبِیعُ الآخِر 1438ھ) (5) مسلمان ہر مُعاملہ شریعت کے عین مُطابق ہی کرنے کے پابند ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 6 شوّالُ المکرّم 1435ھ) (6) مسلمان ہر لحاظ سے اِسلام کے پابند ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 10 شوّالُ المکرّم 1435ھ) (7) مُعاشرے کی غَلَط رُسومات میں شامل ہوجانا مَردانگی نہیں بلکہ مَرد وہ ہے جو مُعاشرے کو اپنے پیچھے چلائے۔ (مدنی مذاکرہ، 11 ذُوالحِجّۃِ الحرام 1435ھ) **خاندان کے بارے میں:** (1) والدین کو چاہیے کہ اَولاد کی تربیت کا ہُنر سیکھیں۔ (مدنی مذاکرہ، 12 مُحرّمُ الحرام ۱۴۴۰ھ) (2) بھوت پَری کی کہانیاں بچوں کو بُزدل (ڈرپوک) بناتی ہیں۔ ہمارے بچے شیر کی طرح بہادر ہونے چاہئیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ذُوالحِجّۃِ الحرام 1435ھ) (3) اَولاد ٹوٹا ہوا برتن نہیں ہے کہ اس کے ساتھ ہر طرح کا سلوک کیا جاسکے، اگر اَولاد کی دِل آزاری کی تو اس سے بھی مُعافی مانگنا ہوگی۔ (مدنی مذاکرہ، 28 رَمضانُ المبارک 1436ھ) (4) اپنی اَولاد کو سمجھاتے ہوئے ایسے جملے نہ بولیں، جس سے ان کے دِل میں آپ کی نفرت جڑ پکڑ جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 9 مُحرّمُ الحرام 1436ھ) (5) اَولاد کو چاہئے کہ ماں باپ کا عِلاج کروائے اگرچہ اپنا پیٹ کاٹ کر (یعنی رُوکھی سُوکھی کھا کر اور تنگی سے گزارہ کرکے بھی) کروانا پڑے۔ (مدنی مذاکرہ، 21 مُحرّمُ الحرام 1436ھ) **صحت اور علاج کے بارے میں:** (1) کھانے میں نمک مناسب مِقدار میں اِستعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس کا زیادہ اِستعمال گُردوں کو ناکارہ کر سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 21 ذُوالحِجّۃِ الحرام 1437ھ) (3) کولیسٹرول کے مَریضوں کے لئے زیتون شریف کا تیل اِستعمال کرنا فائدہ مند ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ذُوالقعدۃِ الحرام 1435ھ) (4) تھکاوٹ ہوجائے تو کیلا کھالیجئے۔ کہا جاتا ہے کہ دو کیلے کھانے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 رَبِیعُ الاوّل 1439ھ) (5) روزانہ (Daily) 12 گلاس، یعنی کم و بیش 3 لیٹر پانی پئیں اِنْ شَآءَ اللہ گُردوں کے اَمراض سے محفوظ رہیں گے اور قبض سے بھی بچیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 9 مُحرّمُ الحرام 1436ھ) (6) چھوٹی عمر والوں کو کثرت

www.dawateislami.net

سے دودھ پینا چاہئے کہ دودھ پینے سے ہڈّیاں مضبوط ہوتی ہیں۔(مَدنی مذاکرہ،18 رَبِیْعُ الْاَوّل 1438ھ)(7) آنکھوں اور کولیسٹرول کے مَریضوں کو مچھلی کھانا مفید ہے۔(مدنی مذاکرہ،9 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1435ھ) (8) کولیسٹرول، شوگر اور ہائی بلڈ پریشر یہ تینوں اَمراض اپنے اندر جمع نہ ہونے دیں، اگر یہ تینوں کسی میں جمع ہو جائیں اور وہ کھانے پینے میں پرہیز نہ کرے تو اُسے اچانک ہارٹ اٹیک (Heart Attack) ہو سکتا ہے۔(مدنی مذاکرہ،4 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام 1435ھ) **مُبَلِّغِین کے بارے میں:** (1) بے علم اندھیرے میں تیر چلانے والے کی طرح ہے۔نیکی کی دعوت دینے کے لیے بھی عِلم ضَروری ہے۔(مدنی مذاکرہ،18 رَمَضَانُ الْمُبَارَک 1436ھ) (2) اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ذَریعے دعوتِ اسلامی ترقّی کی مَنازل طے کرے، تو اپنے اَخلاق اور کردار کو اچھا بنائیے۔(مدنی مذاکرہ،26 رَمَضَانُ الْمُبَارَک 1436ھ)(3) دِل سَمندر کی طرح وَسیع ہونا چاہئے جس کا دِل بار بار دُکھ جاتا ہو اُس کے دوست بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور وہ دِین تو کیا دُنیا کا کام بھی نہیں کر سکتا۔(مدنی مذاکرہ،11 رَبِیْعُ الْاَوّل 1436ھ) (4) رَنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے لہٰذا اچّھوں کی صحبت اپنائیے۔(مدنی مذاکرہ،25 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1435ھ) (5) جو مَدنی کام میں مکمل طور پر مَصروف ہوتا ہے، اُس کو فضول کاموں کیلئے وقت نہیں ملتا۔(مدنی مذاکرہ،18 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام 1435ھ) **زبان کے بارے میں:** (1) جب تک ہم نے اَلفاظ نہ بولے، ہمارے ہیں، جب زَبان سے نکل گئے تو دوسروں کے ہو گئے، وہ جو چاہیں کریں۔(مَدنی مذاکرہ،3 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1435ھ)(2) ایسے سُوالات نہ کیے جائیں جن کے باعث کسی کے جھوٹ میں مبتلا ہو کر گناہ میں پڑنے کا اَندیشہ ہو۔(مَدنی مذاکرہ،21 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ)(3) **تَعزِیَت** کرتے وقت اَلفاظ کے چُناؤ میں اِحتیاط بہت ضَروری ہے ورنہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔(مَدنی مذاکرہ،28 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ) **جانوروں کے بارے میں:** (1) بچوں کو جانوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ذہن دینا چاہیے۔(مَدنی مذاکرہ،30 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام 1435ھ)(2) جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے سخت ہے۔(مَدنی مذاکرہ،3 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام 1435ھ) (3) دِینِ اسلام ہمیں کتّے بلّی کو بھی بلا اِجازتِ شرعی تکلیف دینے کی اِجازت نہیں دیتا۔(مَدنی مذاکرہ،3 مُحَرَّمُ الْحَرام 1436ھ) بِلاشبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا مُطالعہ اِسلام کی روشن تعلیمات پھیلانے اور باعمل مسلمان بنانے کا سبب ہے۔اللہ پاک کی رَحمت شامِلِ حال رہی تو اس سے فیضیاب ہونے والے کو دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

www.dawateislami.net

مَدَنی مذاکرہ اور اس پر ہونے والے کام کی تفصیل

مَدَنی چینل پر بَراہِ راست نشر ہونے والے مَدَنی مذاکروں کی تعداد تادَمِ تحریر (20-04-2019) تک 1535 تک پہنچ چکی ہے۔ اِن مَدَنی مذاکروں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقَدَّس جذبے کے تحت ہر سلسلے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ پر اپلوڈ کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ تحریر کی اپنی افادیت اور اَہمیت ہے، سائنسی دور کے باوجود اب بھی ایک بڑا طبقہ حُصُولِ عِلم کے لیے مُطالعے کو ہی ذَریعہ بناتا ہے لہٰذا اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے اِس طبقے کو فیضیاب کرنے کے لیے بَراہِ راست ہونے والے مَدَنی مذاکروں کو تحریر کے ہار میں پرونا شروع کیا۔ 25 اَقساط پر مشتمل ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت“ کی اِس پہلی جلد کے اِبتدائی پانچ رَسائل امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُلاحظہ بھی فرمائے ہیں اور کام کے بارے میں مَدَنی پھول بھی اِرشاد فرمائے ہیں، نیز یہ پانچ رَسائل کئی بار چھپ بھی چکے ہیں۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی پھولوں کی روشنی میں مزید مَدَنی مذاکروں کو مُرتب کر کے رَسائل کی صورت میں ڈھالنا شروع کیا ہے۔ بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی شعبے کے 5 مَدَنی اِسلامی بھائیوں کی کاوش سے 25 اَقساط پر مشتمل ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت“ (جلد:۱) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اِس جلد میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً رَبِّ رَحیم اور اس کے محبوبِ کَریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ عَلَیْہِم کی عنایتوں اور اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اِس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے کا اِنتخاب:

تادَمِ تحریر (20-04-2019) ہونے والے 1535 مَدَنی مذاکروں میں وہ مَدَنی مذاکرہ بھی شامل ہے جو ہر ہفتے کو ہوتا ہے اور اس کے علاوہ وہ مَدَنی مذاکرے بھی شامل ہیں جو مختلف اِسلامی مہینوں میں تسلسل سے ہوتے ہیں مثلاً ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں 6، ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام میں 10، ماہِ رَبِیْعُ الثَّانی میں 11، ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں 12 اور رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں روزانہ دو مَدَنی مذاکرے وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ہفتے والے دِن ہونے والا مَدَنی مذاکرہ تنظیمی اِعتبار سے بہت اَہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ تمام ذِمّہ داران بھی تنظیمی طور پر اِس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ ساری تنظیمی مَصروفیات چھوڑ کر صِرف مَدَنی مذاکرے

www.dawateislami.net

میں شریک ہوں لہٰذا شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ نے مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی مُشاورت سے اِن ہفتہ وار مَدَنی مذاکروں کو مُرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اِس کا یہ ہَدَف رکھا کہ ہفتے کے دِن ہونے والا مَدَنی مذاکرہ آئندہ ہفتہ آنے سے پہلے پہلے فائنل کر کے دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ پر اپلوڈ کر دیا جائے۔ ۲۲ ذِیْقَعْدَۃُ الْحَرَام ۱۴۴۰ھ مُطابق 4 اگست 2018 سے لے کر ۲۲ ربیعُ الآخر ۱۴۴۰ھ مُطابق 29 دسمبر 2018 تک ہونے والے ہفتہ وار مَدَنی مذاکروں کو مُرتب کرنے کا ہمارا ہَدَف کامیابی سے ہمکنار ہوا اور آگے مزید سفر جاری ہے۔ یقیناً یہ کامیابی اللہ پاک کی رَحمت، رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت اور مُرشِدِ کریم کے فیضان کی بدولت ہی ممکن ہوئی ہے ورنہ ایک رِسالہ فائنل کرنے میں جن مَراحل سے گزرنا پڑتا ہے انہیں پڑھ کر آپ بھی جان جائیں گے کہ اِس ہدف کو پورا کرنا اتنا آسان نہیں۔

ملفوظات پر کام کرنے کا اُسلوب واَنداز:

✿...ہفتے والے دِن ہونے والا مَدَنی مذاکرہ اَوَّلاً مَدَنی چینل کے "شعبہ امیرِ اہلِ سنّت" کے پاس جاتا ہے جہاں مبلغِ دعوتِ اسلامی و رُکنِ شُوریٰ، ابوزیاد حاجی محمد عماد عطاری مَدَنی اسے فائنل کرتے ہیں۔ ✿... "شعبہ امیرِ اہلِ سنّت" سے اس کی ویڈیو اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی مجلس کے رُکن اور ناظم محمد آصف خان عطاری مَدَنی تک پہنچتی ہے جو اسے کمپوزنگ کے لیے دے دیتے ہیں۔ ✿...اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے کمپوزر محمد ضمیر عطاری بَرق رفتاری سے کام لیتے ہوئے پوری ویڈیو بغور سُن کر اسے کمپوز کرتے ہیں۔ ✿... کمپوز شُدہ فائل "شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" کے ذِمّہ دار ابوالاکرام سیِّد بہرام حسین شاہ عطاری مَدَنی (اِنعام رضا) تک پہنچتی ہے۔ جس پر کام کرنے کے لیے وہ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں "عبدالقادر عباسی عطاری مَدَنی، محمد احمد عطاری مَدَنی، عبدُ اللہ نعیم عطاری مَدَنی" میں اسے تقسیم کر دیتے ہیں۔ ✿... **شعبے کے اِسلامی بھائی بغیر کسی اِضافے کے حتَّی المقدور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کلام کو ہی باقی رکھتے ہوئے اپنے اپنے حصے کے صفحات پر اَدب وانشا، تحریری اُسلوب و انداز، اصل سے مُوافقت، فارمیشن اور پروف ریڈنگ وغیرہ کر کے اسے مُرتب کرتے ہیں۔ جہاں ضَرورتاً اِضافے کی حاجت ہو تو اسے حاشیے میں ذِکر کر دیتے ہیں۔** ✿...مَدَنی مذاکرے میں آنے والی رِوایات، حکایات، فقہی جُزئیات وغیرہ کی حتَّی المقدور اصل کتب سے تخاریج حافظ محمود علی عطاری مَدَنی

www.dawateislami.net

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ) کرتے ہیں جنہیں ضَرورتاً دیگر اسلامی بھائیوں کی مُعاونت بھی حاصِل ہوتی ہے۔✿... شعبہ ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کے مُرتب کَردہ تمام کام کو یکجا کر کے اس پر نظرِ ثانی کرتے، ضَرورتاً تصحیحات لگاتے اور ہر طرح سے اسے فائنل کرتے ہیں۔ ✿... شعبہ ذِمّہ دار رِسالہ فائنل کرنے کے بعد شعبے کے سینئر اسلامی بھائیوں سے اس کی پروف ریڈنگ کرواتے ہیں۔✿... پھر اس کے بعد یہ رِسالہ شَرعی تفتیش کے لیے دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت کے حافظ محمد کفیل عطاری مَدَنی جبکہ تنظیمی تفتیش کے لیے مُبَلِّغِ دعوتِ اِسلامی و رُکنِ شُوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مَدَنی کی خدمت میں جاتا ہے۔ ✿... شَرعی و تنظیمی تفتیش اور تصحیحات لگانے کے بعد شعبہ ذِمّہ دار اِس رِسالے کی فہرست، پیج سیٹنگ اور دِیگر لوازمات پورے کر کے EPS فائل بنا کر ناظم اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیّة کے ذَریعے کورل پر کام کے لیے دیتے ہیں۔✿... محمد جنید عطاری اس رِسالے پر کورل پر ڈیزائننگ اور دِیگر کام کرنے کے بعد فائل کا پرنٹ نکال کر شعبہ ذِمّہ دار کو دیتے ہیں۔✿... شعبہ ذِمّہ دار اس پرنٹ پر لغت سے دیکھ کر اِعراب لگاتے اور فائنل پروف ریڈنگ کر کے کورل پر اِعراب اور تصحیحات لگواتے ہیں۔ ✿... اِس دَوران امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے اِس رِسالے کے لیے نام اور ڈیزائننگ آفس سے رِسالے کا ٹائیٹل پیج شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی مُعاونت سے بن کر آچکا ہوتا ہے چنانچہ اگلا ہفتہ آنے سے پہلے پہلے اِن تمام مَراحل سے گزر کر یہ رِسالہ فائنل ہو کر "مجلس I.T" کے ذَریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ پر اپلوڈ کر دیا جاتا ہے۔

شُماریاتی جائزہ:

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (جلد:1) کے اِس علمی خزانے میں تقریباً 617 سُوالات اور ان کے جوابات ہیں، جن میں تقریباً 50 آیاتِ قرآنی، 186 اَحادیثِ مُبارَکہ، 53 مُعجِزات و کرامات، 315 فقہی جُزئیات، 30 اَوراد و وَظائف، 18 طبی عِلاج، 29 شخصیات کا ذِکر، 39 حکایات اور 101 اَشعار شامل ہیں۔

شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ

۲۲ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام ۱۴۴۰ھ / 24 اگست 2019ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وُضو کے بارے میں وَسوَسے اور اُن کا عِلاج

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صَفحات) **مکمل پڑھ لیجیے** اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وُضُو کے بارے میں وَسوَسے اور ان کا علاج

سُوال: اگر شیطان وُضُو ٹوٹنے کے بارے میں وَسوسوں میں مبتلا کرے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وُضُو کے بارے میں وَسوسے دِلانے والے شیطان کا نام ”وَلہَان“ ہے جو طرح طرح کے وَسوسے ڈال کر مختلف شکوک و شُبہات میں مبتلا کرتا ہے مثلاً دورانِ وُضُو شک ڈالتا ہے کہ فُلاں عُضْو دُھلنے سے رہ گیا، فُلاں عُضْو تین کے بجائے دو بار دُھلا ہے، اِسی طرح باوُضُو شخص کو بھی وَسوسہ دِلاتا ہے کہ تیرا وُضُو ٹوٹ گیا، اب تو وُضو کیے ہوئے اِتنا اِتنا وقت گزر چُکا ہے، وُضو کہاں رہا ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا آدمی شک میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ آیا وُضو ہے یا نہیں؟ ایسی صورت میں شیطان کے وَسوسوں کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے بلکہ شیطان کے وَساوِس سے اللہ پاک کی پناہ طلب کی جائے۔

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **وُضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ”وَلہَان“ ہے، لہٰذا تم پانی کے وَسوسوں سے بچنے کی کوشش کرو۔**[2] (یعنی پانی کے بارے میں شیطان کے وَساوِس سے بچو جیسے

---

1 ...... معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

2 ...... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب ماجاء فی القصد... الخ، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۴۲۱۔

www.dawateislami.net

اَعضائے وُضو و غسل تک پانی پہنچا ہے یا نہیں؟ ایک بار دُھلا ہے یا زیادہ بار؟ وہ پاک ہے یا ناپاک؟ وغیرہ وغیرہ۔)[1]

نماز میں وُضو ٹوٹنے کے وَسوسے

اِسی طرح شیطان نماز میں بھی شک پیدا کرتا ہے کہ وُضو ٹوٹ گیا اور اِنسان پیشاب کا قطرہ نکلنے یا رِیح خارج ہونے کا گمان کرتا ہے اور یہ وَسوسۂ شیطانی ہوتا ہے۔ چنانچہ اِس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه چند اَحادیث نقل فرمانے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: اِن حدیثوں کا حاصِل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کے لئے کبھی اِنسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اُسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ رِیح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اِس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تَری یا آواز یا بُو نہ پاؤ جب تک وُقوعِ حَدَث (یعنی وُضو ٹوٹنے) پر یقین نہ ہولے۔[2]

تُو جھوٹا ہے

جب تک وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو کہ جس پر قسم کھا سکے تو وَسوسوں کا اِعتبار نہ کرے، شیطان جب کہے، تیرا وُضو جاتا رہا، تو تُو دِل میں جواب دے کہ خبیث تُو جھوٹا ہے اور اپنی نماز میں مَشغول رہے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ عَنْهُ رِوایت کرتے ہیں کہ رَسُولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر وَسوسہ ڈالے کہ تیرا وُضو جاتا رہا تو فوراً اسے دِل میں جواب دے کہ تُو جھوٹا ہے یہاں تک کہ اپنے کانوں سے آواز نہ سُن لے یا اپنی ناک سے بُو نہ سونگھ لے۔[3] اگر پھر بھی شیطان وَسوسہ دِلائے کہ تُو نے یہ عمل کامِل نہ کیا۔ اِس میں فُلاں نَقص رہ گیا تو اس دُشمن شیطان سے کہہ دے کہ اپنی دِل سوزی اُٹھا رکھے۔ مجھ سے تو اِتنا ہی ہو سکتا ہے اگر ناقص ہے تو میں خود بھی ناقص ہوں، اپنے لائق میں بجا لایا۔ میرا مولا کریم ہے، میرے عجز وضُعف پر رحم فرما کر اتنا ہی قَبول فرمالے گا۔ اگر ایسا کرنے سے بھی وَسوسہ نہ ٹلے تو کہہ دے کہ اگر تیرے کہنے سے میرا وُضو نہ ہوا۔ میری نماز نہ سہی مگر مجھے تیرے

1 فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/۶۳۸، حدیث: ۲۳۹۴۔

2 فتاویٰ رضویہ، حِصہ: ب، ۱/۱۰۴۹۔

3 صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۴/۱۵۳، حدیث: ۲۶۵۶۔

www.dawateislami.net

خیال کے مُطابق بے وُضو یا ظہر کی تین رَکعت پڑھنا گوارا ہے اور اے ملعُون! تیری اِطاعت قبول نہیں۔ جب یُوں دِل میں ٹھان لی تو وَسوسہ کی جڑ کٹ جائے گی۔(1) حضرتِ سَیِّدُنا اِمام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرمان کا بھی یہی مطلب ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ مجھے بے وُضو نماز پڑھ لینی اِس سے زیادہ پسند ہے کہ شیطان کی اِطاعت کروں۔ (یہاں حقیقت میں بے وُضو نماز پڑھنا مُراد نہیں شیطان کا وَسوسہ دَفع کرنا مقصود ہے۔)(2)

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی تمام بحث کا خُلاصہ اِرشاد فرماتے ہیں: (وَسوسے کی) تین حالتیں ہوتی ہیں: ایک تو یہ کہ عَدُو (شیطان) کا وَسوسہ مان لیا، اس پر عمل کیا یہ تو اس مَلْعُوْن کی عین مُراد ہے اور جب یہ (آدمی) ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وَسوسہ ڈال کر تھک رہے گا؟ حَاشَا (ہرگز نہیں)! وہ مَلْعُوْن آٹھ پہر اس کی تاک میں ہے یہ (آدمی) جتنا جتنا مانتا جائے گا وہ اس کا سِلسِلہ بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ نتیجہ وہی ہو گا دو دو پہر کامل دَریا میں غوطے لگائے اور سر نہ دُھلا۔ دوسرے یہ کہ مانے تو نہیں مگر اس (شیطان) کے ساتھ نزاع و بحث میں مَصروف ہو جائے یہ بھی اس کے مقصدِ ناپاک کا حُصُول ہے کہ اس کی غرض تو یہی تھی کہ یہ (آدمی) اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے کے جھگڑے میں پڑ جائے اور اس حَیص بَیص (یعنی بحث و تکرار) میں ممکن ہے کہ وہی خبیث غالب آئے اور صورتِ ثانیہ صورتِ اُولیٰ کی طرف عَوْد کر (یعنی لَوٹ) جائے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ لہٰذا نجات اِس تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبیِّ کریم، حکیم علیم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے تعلیم فرمائی کہ فوراً اِتنا کہہ کر الگ ہو جائے کہ تُو جھوٹا ہے۔(3)

یَارَسُوْلَ اللہ کے 10 حُروف کی نسبت سے وَسوسوں سے بچنے کے 10 وَظائف اور تدابیر

سُوال: آپ نے وَسوسوں کے متعلق اِرشاد فرمایا اِن سے بچنے کے لئے چند وَظائف وتَدابیر بھی اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: وَساوِس سے بچنے کے چند وَظائف یہ ہیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (1) اللہ پاک

---

1. فتاویٰ رضویہ، حِصہ: ب، ۱/ ۱۰۶۵-۱۰۶۶ ملخصًا۔
2. حدیقة ندیة، الباب الثالث فیمن ضلوا ویحسبون... الخ، الصنف الثانی فیما ورد عن أئمتنا الحنفیة، ۵/ ۴۲۷۔
3. فتاویٰ رضویہ، حِصہ: ب، ۱/ ۱۰۵۶۔

www.dawateislami.net

کی طرف رُجوع کرے۔(2)اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھے۔(3)لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے۔(4)سُورۃُ النَّاس کی تلاوت کرے۔(5)اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کہے۔(6)﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُۚ-وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(۳)﴾ (پ۲۷، الحدید:۳) کہے، ان سے فوراً وَسوسہ دَفع ہو جاتا ہے۔(7)سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ(۱۹) وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ(۲۰)﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۹-۲۰) کی کثرت اسے جڑ سے قطع کر دیتی ہے۔[1]

مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صُوفیائے کِرام رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکیس اِکیس بار "لَاحَوْل شریف" پانی پر دَم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ وَسوسۂ شیطانی سے بہت حد تک اَمن رہے گا۔[2]

رومالی پر پانی چِھڑکنا

اِس وَسوسۂ شیطانی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وُضو کے بعد اپنے پاجامہ یا شلوار کی رومالی[3] پر پانی چِھڑک لے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ یعنی جب تُو وُضو کرے تو چھینٹا دے لے۔[4]

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حمّاد بن سلیمان رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے، وہ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اور وہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تَری پاؤ تو شرم گاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر (قطرہ کا) شُبہ گزرے تو خیال کر لیا کرو کہ پانی (جو چھڑکا تھا اس) کا اثر ہے۔ امام حمّاد رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا کہ ایسا ہی حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا۔ امام محمد رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہم اِسی کو اِختیار کرتے ہیں جب آدمی کو شُبہ زیادہ ہوا کرے تو یہی طریقہ برتے اور یہی قول سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، حصہ:ب، ۱/ ۱۰۴۲ ملخصاً۔

2 ...... مراٰۃُ المناجیح، ۱/ ۸۷۔

3 ...... رومالی یا میانی: شلوار یا پاجامے کا وہ حصہ جو شرم گاہ کے قریب ہوتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

4 ...... ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء فى النضح بعد الوضوء، ۱/ ۲۷۰، حدیث: ۴۶۳۔

www.dawateislami.net

کا ہے۔[1] لیکن جسے قطرہ اُترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کر سکتا (یعنی پانی کا چھینٹا لگانے سے حیلہ نہیں کر سکتا) یونہی جسے مَعَاذَ اللہ سَلَسُ الْبَوْل کا عارِضہ (قطرہ آنے کی بیماری) ہو، اُسے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مُضِر ہے کہ پانی کی تَری سے نَجاست بڑھ جائے گی۔[2]

وَسوسے کا عجیب علاج

صالحین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں: مجھے دَربارۂ طہارت (پاکی کے بارے میں) وَسوسہ تھا۔ راستہ کی کیچڑ اگر کپڑے میں لگ جاتی تو اسے دھوتا۔ (حالانکہ شرعاً جب تک خاص اس جگہ پر نجاست کا لگنا ثابت و مُتَحقّق نہ ہو، پاکی کا حکم ہے۔) ایک دِن نمازِ صبح کے لئے جا رہا تھا کہ راہ کی کیچڑ لگ گئی۔ میں نے دھونا چاہا اور خیال آیا کہ دھوتا ہوں تو جماعت جاتی ہے، ناگاہ (اچانک) اللہ پاک نے مجھے ہدایت فرمائی۔ میرے دِل میں ڈالا کہ اِس کیچڑ میں لوٹ کر اپنے کپڑے کیچڑ آلود کر لے اور نماز میں شریک ہو جا۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر کبھی وَسوسہ نہ آیا۔[3]

غسل خانے میں پیشاب نہ کریں

غسل خانے میں پیشاب کرنے سے بھی وَسوسے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا: بے شک عموماً اِسی سے وَسوسے پیدا ہوتے ہیں۔[4] وَسوسوں سے نَجات پانے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے ”وَسوسے اور اُن کا علاج“ کا مُطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ مفید رہے گا۔

سارے وَساوِس جڑ سے کٹ گئے

دَارُالسَّلَام (ٹوبہ) کے ایک اِسلامی بھائی کا حَلْفِیہ بیان ہے کہ میں ایک مسجد میں اِمامت کے فرائض سرانجام

---

1. کتابُ الآثار للامام محمد بن الحسن، باب الرجل یجد البلل فی الصلوۃ، ص ۴۲۔
2. فتاویٰ رضویہ، حِصّہ: ب، ۱/ ۱۰۵۵۔
3. حدیقۃ ندیۃ، الباب الثالث فیمن ضلوا ویحسبون... الخ، النوع الثالث فی علاج الوسوسۃ، ۵/ ۴۳۶۔
4. ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ البول فی المغتسل، ۱/ ۹۸، حدیث: ۲۱۔

www.dawateislami.net

دے رہا تھا کہ وُضو کے بارے میں وَسوسوں کا شِکار ہو گیا۔ ہوا یُوں کہ جب بھی نماز پڑھانے لگتا، ایسا محسوس ہوتا کہ وُضو ٹوٹ گیا ہے، میں سمجھا شاید رِیح کا مَرض لاحق ہو گیا ہے۔ چنانچہ بہتیرا علاج کیا مگر اِفاقہ نہ ہوا۔ مقتدی بھی طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرنے لگے، اِمامت کی ذِمّہ داری کی وجہ سے روز بروز میری پریشانی میں اِضافہ ہونے لگا حتّٰی کہ اِمامت کرنا میرے لئے دُشوار ہو گیا۔ پھر خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع سے ایک رِسالہ "وَسوسے اور اُن کا علاج"[1] مِل گیا۔ اِس رِسالۂ مُبارَکہ کا مُطالعہ کرتا تھا کہ میرے سارے وَساوِس جڑ سے کَٹ گئے۔ اِس واقعہ کو 10 سال بِیت چکے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج تک ایسے وَساوِس سے محفوظ و مامون ہوں۔

پیشاب گاہ سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم

سُوال: کیا پیشاب گاہ سے ہوا خارِج ہونا ناقِضِ وُضو ہے؟

جواب: نہیں، عورت و مَرد دونوں کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر آگے کے مَقام سے ہوا خارج ہوئی تو وُضو نہ گیا۔[2] بعض اَوقات آگے سے ہوا خارج ہوتی ہے تو لوگ پریشان ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قطرہ آ گیا حالانکہ وہ ہَوا ہوتی ہے۔

پاخانے کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم

سُوال: اگر پیچھے سے بہت معمولی سی ہَوا خارِج ہو تو کیا وُضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: جی ہاں پیچھے سے اگر (یقینی طور پر) معمولی سی ہَوا بھی خارِج ہو گی تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔[3] بعض لوگ بہت وَہمی قِسم کے ہوتے ہیں، ان کو بار بار شُبہ پڑتا ہے کہ میرا وُضو ٹوٹ گیا اور اِس وجہ سے وہ بار بار وُضو کرتے رہتے ہیں یا وُضو کئے کافی دیر گُزر چکی ہو تو پھر یہ سوچ کر دوبارہ وُضو کرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے وُضو ٹوٹ گیا ہو تو ایسوں کی خدمت میں یہ اَہَم مسئلہ ذرا تفصیل سے عرض کرتا ہوں تاکہ شیطان کے وَساوِس اور مکر و فریب سے محفوظ رہ سکیں۔ اِس مسئلہ کی کئی صورتیں

---

1. شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ رسالہ اور دیگر رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیّۃً حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/ ۹۔
3. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/ ۹۔

www.dawateislami.net

ہو سکتی ہیں: ایک صورت تو یہ ہے کہ کسی شخص نے ابھی وُضو کیا ہی نہیں یعنی بے وُضو تھا اور اسے شک ہے کہ میں نے وُضو کیا ہے یا نہیں؟ تو یہ بے وُضو ہے، اِس کو وُضو کرنا ضَروری ہے۔(1)

دوسری صورت یہ ہے کہ ابھی وُضو کر رہا تھا کہ کسی عُضو کے دھونے میں شک واقع ہوا تو اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اُس عُضو کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف اِلتفات نہ کرے یعنی توجہ نہ دے۔ یونہی وُضو کرنے کے بعد شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔(2)

تیسری صورت یہ ہے کہ جو باوُضو تھا اب اسے شک ہے کہ وُضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وُضو کرنے کی اسے ضَرورت نہیں۔ ہاں کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شُبہ بطورِ وَسوسہ نہ ہوتا ہو اور اگر وَسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اِس صورت میں اِحتیاط سمجھ کر وُضو کرنا اِحتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اِطاعت ہے۔(3) جن کو باوُضو ہونے کی حالت میں شک پڑتا ہو وہ یہ قاعِدہ ذِہن نشین کر لیں: اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّكِّ یعنی شک سے یقین زائل نہیں ہوتا۔(4) لہٰذا وُضو اُس وقت تک بَرقرار رہے گا جب تک ایسا یقین حاصِل نہ ہو جائے کہ اِس طرح قسم کھا کر کہہ سکے کہ ”اللہ پاک کی قسم! میرا وُضو ٹوٹ چکا ہے“ اور اگر وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو تو محض وَسوسوں سے وُضو نہ جائے گا۔

امام سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کہنا کیسا؟

سُوال: اگر مقتدی نے امام کی تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ہی اپنی تکبیرِ تحریمہ مکمَّل کر لی تو اُس کی نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: اُس مقتدی کی نماز نہیں ہو گی بلکہ خُلاصَةُ الْفَتَاوٰی میں ہے: مقتدی نے لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا لیکن ”اَکْبَر“ امام سے پہلے کہہ لیا، تب بھی نماز نہ ہوئی۔(5)

---

(1) درمختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/ ۳۱۰۔

(2) درمختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/ ۳۰۹۔

(3) بہارِ شریعت، ۱/ ۳۱۱، حصہ: ۲۔

(4) الاشباہ والنظائر، الفن الاول فی القواعد، النوع الاول من القواعد، القاعدۃ الثالثۃ، ص ۶۔

(5) خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الصلوٰۃ، الفصل التاسع فی التکبیر، الجزء: ۱، ۱/ ۸۴۔

www.dawateislami.net

رُکوع میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بارے میں حکم

سُوال: امام رُکوع میں تھا، مقتدی جلدی سے تکبیر کہتے ہوئے رُکوع میں شامل ہو گیا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: مقتدی نے امام کو رُکوع میں پایا اور تکبیرِ تَحرِیمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے تو نماز نہ ہو گی۔(1)

جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ

سُوال: امام کو رُکوع میں پائیں تو جماعت میں کس طرح شریک ہوں؟

جواب: ایسی صورت میں پہلے سیدھے کھڑے کھڑے تکبیرِ تَحرِیمہ کہہ لیجئے۔ اگر معلوم ہے کہ اِمام رُکوع میں دیر کرتا ہے اور وہ ثنا یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر بھی اِمام کے ساتھ رُکوع میں شریک ہو جائے گا تو پڑھ کر تکبیرِ رُکوع کہتا ہوا جماعت میں شامل ہو یہ سُنَّت ہے۔ ہاں اگر سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ کہنے کی فُرصت نہ ہو یعنی اِحتمال ہو کہ جب تک اِمام رُکوع سے سر اُٹھا لے گا تو اب ہاتھ نہ باندھے جائیں۔(2) فقط سیدھا کھڑے ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہے پھر فوراً رُکوع کی تکبیر کہتا ہوا جماعت میں شامل ہو جائے۔(3) امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی شرکت ہو گئی تو رَکعت مِل گئی اور اگر آپ کے رُکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رَکعت نہ ملی۔

بِسمِ اللہ شریف لکھنے کی فضیلت

سُوال: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا بے شک ثواب کا کام ہے، کیا اِس کو لکھنے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: کیوں نہیں، تفسیر دُرِّ مَنْثُور میں ہے، حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۰۸، حصہ: ۳۔

2 ...... ہاتھ باندھنا اُس قیام کی سُنَّت ہے جس کے لئے قرار ہو اور اس میں ذِکرِ مَسْنُون ہو لہٰذا حالتِ ثنا، قنوت اور نمازِ جنازہ کی تکبیرات میں ہاتھ باندھے جائیں گے جبکہ رُکوع و سجود کے دَرمیان قیام یعنی قومہ اور تکبیراتِ عید میں ہاتھ چھوڑے جائیں گے۔

(درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا، ۲/ ۲۳۰)

3 ...... فتاویٰ رَضویہ، ۷/ ۲۳۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

نے اِرشاد فرمایا: جس نے اللہ پاک کی تعظیم کیلئے عُمدہ شکل میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کو تحریر کیا، اللہ پاک اُسے بخش دے گا۔ (1)

بِسۡمِ اللہ شریف کو عمدہ شکل میں لکھنے کا طریقہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام قاضی اَبُوالْفَضْل عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ''شفا شریف'' میں فرماتے ہیں: باوُجود اس کے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھتے نہ تھے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ اِس بارے میں اَحادیثِ مُبارکہ وارِد ہیں کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتابت کے حُرُوف پہچانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ شعبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک حدیث پاک حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت کی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بِسۡمِ اللہ کو دَراز کر کے نہ لکھو۔ (یعنی سین میں دندانے ہوں، صرف دَراز نہ ہو۔)

دوسری حدیث میں حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ وہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لکھ رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: دوات کی روشنائی کو دُرُست رکھو، قلم پر ترچھا قط لگاؤ، بِسۡمِ اللہ کی ''ب'' کھڑی لکھو، ''س'' کے دندانے جُدا رکھو، ''م'' کو اندھا نہ کرو (یعنی اس کے چشمہ کی سفیدی کھلی رہے)، لفظ ''اللہ'' خُوبصورت لکھو اور لفظ ''اَلرَّحۡمٰن'' کو دَراز کر کے اور لفظ ''اَلرَّحِیۡم'' عُمدہ لکھو۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھنے کا عظیم ثواب پانے کیلئے ہو سکے تو کبھی کبھی باوُضو خوش خَطی کے ساتھ کاغذ وغیرہ پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم تحریر فرمالیا کریں اور لکھنے میں میم کا دائرہ کُھلا رکھیں مثلاً اِس طرح ''م'' یا ''مـ'' لیکن بے اَدَبی کی جگہ ہرگز نہ لکھئے، دِیواروں پر بھی آیات و مُقدَّس کلِمات مت لکھئے کہ آہستہ آہستہ لکھائی کے ذَرّات جھڑ کر زمین پر تشریف لاتے ہیں نیز مَساجِد و مدارِس وغیرہ میں بھی اِس اَدَب کا خیال رکھئے۔ اللہ پاک ہمیں اَدَب کی توفیق مَرحمت فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1. ...... درمنثور، ۱/۲۷۔
2. ...... شفا، فصل ومن معجزاته الباهرة، الجزء: ۱، ص ۳۵۷۔

www.dawateislami.net

از خدا خواہیم توفیقِ اَدَب بے اَدَب محروم گشت از فضلِ رَبّ

یعنی ہم اللہ پاک سے اَدَب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے اَدَب فضلِ رَبّ سے محروم ہو کر دَربدر ذلیل وخوار پھرتا ہے۔

امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پسندیدہ شخصیت

سُوال: آپ کی پسندیدہ شخصیت کون سی ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میری پسندیدہ شخصیت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سِتُودَہ صِفات ہے کہ جن کی مِثْل آج تک کوئی پیدا ہوا، نہ ہو گا، جو ہر خُوبی وکمال سے مُتَّصِف و مُتَحَلّٰی (مُزَیَّن) اور ہر نَقص وعیب سے مُنَزَّہ و مُبَرّا (پاک) ہیں۔ مَدّاحِ ماہِ نُبُوَّت، ثناخوانِ دَربارِ رِسالت حضرتِ سَیِّدُنا حَسَّان بن ثابت اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

وَاَحسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ وَاَجمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَیْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ (دِیوانِ حسّان)

یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سے زیادہ خوبصورت کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور نہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی ماں نے آج تک جنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح پیدا فرمائے گئے جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود چاہا۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام شَرَفُ الدِّین بوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، بارگاہِ سَرورِ اِنس وجاں، مالِکِ کون ومکاں، سُلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں رَطْبُ اللِّسان ہیں:

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ (قصیدۂ بُردۃ)

یعنی محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی خُوبیوں میں ایسے یکتا ہیں کہ اِس مُعاملہ میں ان کا کوئی شریک نہیں، اس لئے کہ ان میں جو حُسن کا جوہر ہے وہ قابلِ تقسیم نہیں۔

شاہ عبدُالعزیز مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں:

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَاسَیِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْھِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ بَعْد اَزْخُدَا بُزُرْگْ تُوْئِیْ قِصَّه مُخْتَصَرْ

یعنی اے حُسن وجمال والے اور تمام اِنسانوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک آپ کے نورانی چہرے کی تابانی سے چاند کو روشن کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِدحت کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں، اَلْمُختصر یہ کہ اللہ پاک کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا مَرتبہ ومقام ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بارگاہِ نُبُوّت میں مدح سَرا ہیں:

لَمْ یَأْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ، مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا (حدائقِ بخشش)

یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا مِثْل کسی کو نظر نہ آیا، (کیونکہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِثْل کوئی پیدا ہی نہیں ہوا، سارے جہاں کی بادشاہی کا تاج آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے سر پر زیب دیتا ہے، (کیونکہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں۔

ایک اور مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یُوں عرض گزار ہوتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے، ترے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا (حدائقِ بخشش)

سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی والے (یعنی حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے عرض کی کہ میں نے تمام عالَم کے پَرت (طبق) اُلٹ پُلٹ کر دیکھ ڈالے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ثانی، آپ جیسے مَرتبے وشان والا کہیں نہ ملا (اس لئے کہ) حقیقت میں اس وَحْدَہٗ لَا شَرِیْك نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے مِثْل پیدا فرمایا یعنی آپ کا کوئی ثانی پیدا نہ فرمایا۔

اِن اَشعار میں اِس رِوایت کی طرف اِشارہ ہے کہ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عرض کی: میں نے زمین کے مَشارِق و مَغارِب اُلٹ پُلٹ کر دیکھ ڈالے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

سے بڑھ کر کسی کو افضل و اعلیٰ نہ پایا۔[1]

آفاقہا گَردِیدَہ اَم، مِہرِبُتاں وَرزِیدَہ اَم بِسیارْ خُوباں دِیدَہ اَم، لَیکِنْ تُو چِیزے دِیگَری

یعنی میں نے آسمانوں کے کنارے دیکھے، تمام جہان کی سیر کی، تمام خوبیوں والوں کو دیکھا لیکن یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مُنْفَرِد و بے مثال شخصیت کے مالک ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہیں۔

کھانے سے قبل پانی پینے کی وجہ

سُوال: اکثر دیکھا ہے کہ آپ کھانا شُروع کرنے سے قبل پانی پیتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اَطِبّا نے حِفظانِ صحّت کے چند اُصول بتائے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر چیز کو اس کے مناسِب وقت ہی میں کھانا فائدہ دیتا ہے جبکہ اس میں بے اِحتیاطی مُضِرِ صحّت ہو سکتی ہے۔ اِسی اُصول کے پیشِ نظر کھانے سے قبل پانی پینے کو مفیدِ صحّت بتاتے ہیں۔ طِبّی نُقطۂ نظر سے پھل کھانے سے پہلے بھی پانی پینا مفید ہے۔ اِسی طرح چائے سے پہلے پانی پینا بھی فائدہ مند ہے۔

پھل، کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہئے

سُوال: پھل، کھانے سے پہلے کھانا چاہئے یا بعد میں؟

جواب: اُصولاً پھل، (Fruit) بھی کھانے سے پہلے کھانا چاہئے لیکن ہمارے یہاں آج کل پھل عُموماً کھانے کے بعد کھایا جاتا ہے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کئے جائیں کہ طِبّی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوافِق ہے، یہ جلد ہضم ہوتے ہیں لہٰذا ان کو معدے کے نچلے حصّے میں ہونا چاہئے اور قرآنِ پاک سے بھی پھل کے مُقدَّم (یعنی پہلے) ہونے پر آگاہی حاصِل ہوتی ہے۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝﴾ (پ۲۷، الواقعہ: ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: "اور میوے جو پسند کریں۔" پھر اس کے بعد فرمایا: ﴿وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝﴾ (پ۲۷، الواقعہ: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔" پھر پھلوں کے بعد کھانے میں گوشت

[1] ...... دلائل النّبوۃ للبیہقی، باب ذکر شرف أصل رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ونسبہ، ۱/ ۱۷۶۔

www.dawateislami.net

اور ثرید کو مُقدَّم کرنا افضل ہے۔ (یعنی پھلوں کے عِلاوہ دِیگر کھانے ہوں تو پہلے پھل کھائیں پھر گوشت و ثرید۔) [1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ روایت نَقْل کرتے ہیں: کھانے سے پہلے تَربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ [2]

سبزی کھانے میں حکمت

سُوال: بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ کھانے میں سبزی بِالْخُصُوص کَدُّو شریف اِستعمال فرماتے ہیں اِس میں کیا حِکمت ہے؟

جواب: سبزی کو پسند کرنے میں ایک حِکمت تو یہ ہے کہ جس دَسترخوان پر سبزی موجود ہو فرشتے اس دَسترخوان پر حاضِر ہوتے ہیں جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں: بے شک اُس دَسترخوان پر فرشتے حاضِر ہوتے ہیں جس پر سبزی موجود ہو۔ [3] اور جو چیز میرے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو محبوب ہو، میں اسے کیوں محبوب نہ رکھوں! محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر سُنَّت و ادا کو محبوب رکھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کو اپنی پسند بنائیں جس طرح صحابۂ کِرام و اَولیائے عُظّام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری اَداؤں کو حرزِ جان بنالیا۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک خَیّاط (دَرزی۔Tailor) نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَدعُو کیا تو میں بھی ساتھ چلا گیا، اُس نے جَو شریف کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کَدُّو شریف اور خُشک گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ میں نے دیکھا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیالے کے کِناروں سے کَدُّو شریف ڈھونڈ کر تَناوُل فرما رہے تھے۔ اس دِن کے بعد میں ہمیشہ کَدُّو شریف پسند کرنے لگا۔ [4]

"پیارے نبی" کے 8 حُروف کی نسبت سے مذکورہ حدیثِ پاک کے 8 فَوائد

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام شَرَفُ الدِّین نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک میں کئی فَوائد ہیں: (۱) دعوت قبول کرنا (۲) دَرزی کی کمائی جائز ہونا (۳) شوربا کھانے کا جَواز (۴) کَدُّو شریف کھانے کی فضیلت (۵) کَدُّو شریف کو پسند کرنا

---

1. احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الرابع فی آداب الضیافۃ، ۲/ ۲۱۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۴۴۲۔
3. احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الرابع فی آداب الضیافۃ، ۲/ ۲۲۔
4. مسلم، کتاب الاطعمۃ، باب جواز اکل المرق... الخ، ص ۸۶۹، حدیث: ۵۳۲۵۔

www.dawateislami.net

مُستَحَب ہے (٦)اِسی طرح ہر اس چیز کو پسند کرنا جسے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پسند فرمایا(۷) اور اس چیز کے حُصُول میں حَرِیص رہنا(۸) اگر میزبان کو ناگوار نہ ہو تو شُرکائے طَعام کا ایک دوسرے پر اِیثار کرنا۔[1]

مذکورہ حدیثِ پاک کی شَرح

مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیالے کے ہر طرف سے کَدُّو کے ٹکڑے اُٹھا کر تناوُل فرمارہے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کَدُّو شریف مَرغُوب تھا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب مَخدوم وخادم ایک پیالے سے کھائیں تو مَخْدُوم (آقا) ہر طرف سے کھا سکتا ہے اور وہ جو حدیثِ پاک میں فرمایا: ”کُلْ مِمَّا یَلِیْكَ یعنی اپنے سامنے سے کھاؤ“ وہاں چھوٹوں یا برابر والوں سے خطاب ہے۔ لہٰذا یہ حدیثِ پاک اس کے خلاف نہیں۔ صاحبِ مِرقات نے فرمایا کہ جب ایک شریک کے ہر طرف ہاتھ ڈالنے سے دوسرے شُرکائے طَعام نَفرت (گِھن) کریں تب یہ حکم ہے مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ شریف سے چیز لگ کر تَبَرُّك بن جاتی ہے۔ بعض حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیشاب بلکہ خون بھی تَبَرُّکاً پیا ہے۔ لہٰذا حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دوسرا ہے۔ بہر حال یہ حدیث بہت واضح ہے۔ بعض رِوایات میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی کَدُّو شریف کے ٹکڑے تلاش کر کے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پیش کرنے لگے۔

اِس حدیثِ پاک سے چند مسئلے معلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ اپنے خُدّام و غُلاموں کی دعوت قبول کرنا چاہئے اگرچہ وہ اپنے سے کم دَرجہ میں ہو۔ **دوسرے** یہ کہ خادم کو اپنے ساتھ ایک پیالے میں کھلانا بہت اچھا ہے۔ **تیسرے** یہ کہ کَدُّو شریف پسند کرنا سُنَّتِ مُبارَکہ ہے۔ **چوتھے** یہ کہ ہر سُنَّت سے محبت کرنا خواہ سُنَّتِ زائد ہو یا ہُدیٰ (سُنَّتِ غیر مُؤکّدہ یا سُنَّتِ مُؤکّدہ)، طریقۂ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہے۔

فقط اتنی حقیقت ہے ہمارے دِین و اِیماں کی
کہ اس جانِ جہاں کے حُسن پر دِیوانہ ہو جانا

پانچویں یہ کہ مَخْدُوم (یعنی آقا) اپنے خادِم کے ساتھ تو پیالے میں سے ہر طرف سے کھا سکتا ہے، خادِم کو یہ حق

[1] ...... شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الاشربۃ، باب جواز اکل المرق...الخ، الجزء: ۱۳، ۷/ ۲۲۴۔

www.dawateislami.net

نہیں۔ چھٹی یہ کہ خادِم پیالہ سے بوٹیاں یا کدّو وغیرہ چُن کر مخدُوم کے سامنے رکھ سکتا ہے۔[1]

جذبۂ عشقِ رسول

اِسی ضِمن میں قاضِی اَلْقُضاۃ اِمام اَبُویُوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (شاگردِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کی ایمان اَفروز حِکایت مُلاحظہ کیجیے، چُنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے سامنے اِس رِوایت کا ذِکر آیا کہ "حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدّو شریف پسند فرماتے تھے" تو مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: "لیکن مجھے پسند نہیں۔" یہ سنتے ہی حضرتِ سیِّدُنا امام اَبُو یُوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا: جَدِّدِ الْاِسْلَامَ وَاِلَّا قَتَلْتُكَ تجدیدِ اِسلام کر (یعنی نئے سِرے سے مسلمان ہو جا)، ورنہ میں تجھے ضَرور قتل کر دُوں گا۔[2]

کدّو شریف کو ناپسند کرنا کب کُفر ہے؟

اگر مَعَاذَ اللہ کسی کو اِس حیثیت سے کدّو شریف ناپسند ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ پسند تھا تو یہ کُفر ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کسی کے اس کہنے پر کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کدّو پسند تھا کوئی یہ کہے: "مجھے پسند نہیں" تو بعض عُلَما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھا تو کافِر ہے۔[3] ہاں اگر اس طرح کی صورتِ حال نہ ہو اور کسی کا نفس کدّو شریف کو پسند نہیں کرتا اِس بِنا پر اگر کوئی کہتا ہے کہ مجھے کدّو پسند نہیں یا مجھے کدّو نہیں بھاتا تو اُس پر حکمِ کُفر نہیں۔

قرآنِ پاک میں کدّو شریف کا ذِکر

سُوال: سُنا ہے کدّو شریف کا ذِکر قرآنِ پاک میں بھی کسی مقام پر ہے؟

جواب: جی ہاں! کدّو شریف کا ذِکر قرآنِ مجید میں بھی ہے، پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 146 میں اللہ پاک

---

1. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۸ ماخوذاً۔
2. شرح الشفا للقاری، القسم الثانی فیما یجب علی الانام فی حقوق محبتہ، الباب الثانی فی لزوم محبتہ، ۲/ ۵۱۔
3. بہارِ شریعت، ۲/ ۴۶۳، حصہ: ۹۔

www.dawateislami.net

اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍۚ(۱۴۶)﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اس پر کدّو کا پیڑ اُگایا۔

عجیب مُعْجِزَہ

صَدْرُالْاَفَاضِل حضرت علّامہ سَیِّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان میں فرماتے ہیں: جب حضرتِ سَیِّدُنا یُونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مچھلی کے پیٹ سے باہر 80 روز یا 3 روز یا 7 روز یا 40 روز بعد میدان پر تشریف لائے تو مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایسے نحیف وضعیف اور نازُک ہوگئے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کی کھال نَرم ہوگئی تھی اور بَدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا، تو اللہ پاک نے سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کدّو شریف کا پیڑ اُگا دیا حالانکہ کدّو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعْجِزَہ تھا کہ یہ کدّو کا دَرخت قد والے دَرختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کے بڑے بڑے پتوں کے نیچے آرام فرماتے تھے، بحکمِ اِلٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَہنِ مُبارک میں دے کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صبح و شام دُودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسمِ مُبارک کی جِلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔(1)

کدّو شریف کی بَرَکات

سُوال: کدّو شریف کے کیا کیا بَرَکات و ثَمرات ہیں؟

جواب: کدّو شریف کے بے شمار فَوائد و ثَمرات ہیں، جیسا کہ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! کدّو (لوکی) کھایا کرو کیونکہ یہ عقل میں اِضافہ کرتا ہے اور دِماغ کی قوت کو بڑھاتا ہے۔(2) اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم ہانڈی پکاؤ تو اُس میں اکثر کدّو ڈالا کرو کیونکہ یہ غمگین دِل کے لئے باعثِ تقویّت ہے۔(3)

---

1. تفسیر خزائن العرفان، پ۲۳، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ص۸۳۵ ماخوذاً۔
2. جامع صغیر، حرف الظاء، فصل المحلی بال من ھذا الحرف، ۲/۳۴۳، حدیث: ۵۵۴۵۔
3. فیض القدیر، تتمۃ حرف الکاف، باب (کان) وھی شمائل الشریفۃ، ۵/۲۶۳، تحت الحدیث: ۶۹۹۴۔

www.dawateislami.net

کدُّو شریف کے چند طِبّی فوائد

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدُالرَّحمٰن صَفوری شافِعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نُزْهَةُ النُّفُوسِ وَالْاَفْكَار میں ہے کہ اس کے تَر پتّوں سے کُلّی کی جائے تو سر دَرد حارّ (گرم) کے لئے نافِع ہے۔ اگر اسے خُشک کر کے جَلایا جائے اور سِرکے میں ملا کر بَرَص (سفید کوڑھ) پر لگایا جائے تو اسے دُور کر دیتا ہے۔ اگر سِرکے کے ساتھ ملا کر کَکڑی کی طرح اِس کا شوربا بنایا جائے تو بخار میں مفید ہے، اِس کا روغن (تیل) بارِد، رَطب (ٹھنڈا اور تَر) ہے۔ اِسی طرح مالیخولیا (پاگل پن) اور برسام (سینے کا دَرد یا چھاتی کی سوجن) کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ اگر تھوڑا سا سِرکہ ملا کر خواہ سر میں مَلا جائے یا ناک میں ٹپکایا جائے اور دَردِ سر حارّ کو پینے اور ناک میں ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اور بدن کی ہر قسم کی گرمی کے لئے نفع بخش ہے۔ ترکیب: کدُّو کو چھیل کر اس کا عرق نچوڑ لیا جائے، چار حصہ یہ عرق اور ایک حصّہ میٹھا تیل ملا کر نرم آنچ پر پکایا جائے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک ہی طرح کے علاج سے ہر ایک کو فائدہ ہونا ضَروری نہیں لہٰذا مذکورہ عِلاج طبیب کے مشورے ہی سے کیجئے نیز اَحادیثِ مُبارَکہ میں دیئے ہوئے عِلاج بھی اپنے طبیب کے مشورے کے بغیر نہ کئے جائیں۔ گوشت وغیرہ پکاتے وقت اس میں چند قتلے کدُّو شریف کے ڈالنے کی عادت بنا لینی چاہئے۔ قتلے بہت چھوٹے چھوٹے ڈالیں یا پیس کر ڈالیں، بڑے قتلے ڈالنے میں بھی مُضایقہ نہیں۔ گوشت کے ساتھ کدُّو شریف پکانے میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اِس کی ٹھنڈک، گوشت کی گرمی کو دُور کر کے اس کو مُعتَدِل کر دیتی ہے۔ کدُّو شریف وغیرہ چھلکے سمیت پکائیں۔ دیگر سبزیوں کے بھی فوائد ہیں۔ ان کے بارے میں میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرامین مُبارَکہ کُتُبِ اَحادیث وسیرت وطِبّ میں موجود ہیں۔

سرکہ بھی میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت پسند تھا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے۔ (2)

---

1 ...... نزهة المجالس، باب فضل العقل، ۲/۱۳۹۔

2 ...... ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب الائتدام بالخل، ۴/ ۳۴، حدیث: ۳۳۱۷۔

www.dawateislami.net

وُضو خانے کے مَدنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

(مَدنی مذاکرے سے ماخوذ)

*وُضو سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنا سنَّت ہے۔(بہارِ شریعت،1/293) آج کل عموماً اٹیچ باتھ (Attach Bath) بنائے جاتے ہیں، اس صورت میں اگر اِسْتِنْجا سے فراغت کے بعد باہر نکلے بغیر وہیں بیسن پر وضو کرنا ہو تو وضو کی دُعائیں وغیرہ نہیں پڑھ سکتے۔ * اِستنجا سے فراغت کے بعد اگر وضو کرنا ہو تو اِستنجا خانے سے باہر نکل آئیں، اِستنجا خانے سے باہر نکلنے کی دُعا پڑھیں، اب وضو سے پہلے کی دُعائیں پڑھ کر اندر داخل ہوں اور وضو فرمائیں۔ * W.C یا کموڈ (Commode) کو سلائیڈنگ دروازہ (Sliding Door) لگا کر الگ کر دیا جائے، صرف پردے وغیرہ لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ اس صورت میں اِستنجا سے فراغت پا کر سلائیڈنگ دروازہ بند کر کے وضو کرتے ہوئے دُعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔ * اس کے لئے بڑا حمام (Wash Room) ہونا ضروری نہیں بلکہ چھوٹے حمام میں بھی سلائیڈنگ دروازہ لگا کر پارٹیشن (Partition) کیا جا سکتا ہے۔ *میرے گھر کا حمام بھی چھوٹا سا ہے لیکن اس میں اسی انداز میں پارٹیشن کر کے ترکیب بنائی ہوئی ہے، فیضانِ مدینہ کے مکتب میں بھی وضو خانہ بنایا ہوا ہے۔ * افسوس کی بات ہے کہ گھر میں دنیا جہان کی سہولتیں (Facilities) مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ایک ٹونٹی کا وضو خانہ نہیں بنایا جاتا۔ (بتغیر قلیل)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ 1438/فروری 2017)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُقدَّس تحریرات کے اَدَب کے بارے میں سُوال جواب

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک تمہارے نام مَع شَناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت اَلفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لکھائی والے دَسترخوان سے اِجتناب کی وجہ

سُوال: آپ کو بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ کہیں مدعُو ہوتے ہیں تو ایسے دَسترخوان پر کھانے سے اِجتناب فرماتے ہیں جس پر کسی کارخانے وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جس دَسترخوان پر کچھ لکھا ہوا ہو اُس پر کھانا نہ کھایا جائے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بچھونے یا مُصلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو اِستعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عِبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی جُدا جُدا حُرُوف) لکھے ہوں کیونکہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ کا بھی اِحترام ہے۔ اکثر دَسترخوان پر عِبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دَسترخوانوں کو اِستعمال میں لانا، ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں، اِن کا بھی اِستعمال نہ کیا جائے۔[2] لہٰذا ایسے پائیدان (Mat Door) بھی دَروازے کے باہر نہ رکھے جائیں جن پر عَرَبی حُرُوفِ تَہَجّی میں کچھ لکھا ہو۔ اِسی طرح جوتی چپّل پر بھی

[1] مصنف عبد الرزاق، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶۔

[2] بہارِ شریعت، ۳/۶۵۲، حِصّہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

کمپنی وغیرہ کا نام لکھا ہو تو اِستعمال سے قبل اسے مِٹا دیا جائے۔ یُوں ہی مُصلّے، پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیے وغیرہ پر بھی عَرَبی حُرُوفِ تَہَجِّی میں کمپنی کے نام کی چِٹ لگی ہو تو ایسی چِٹ بھی جُدا کر کے ٹھنڈی کر دی جائے۔ چادریں، قالین، ڈیکوریشن کی دَریاں، تکیہ یا گدیلا اَلغَرض جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کچھ نہ لکھا جائے، نہ ہی چھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔ کاش! کمپنیوں والے ہمیں اِمتحان میں نہ ڈالیں اور بہارِ شریعت کے مُتذکّرہ بالا فِقہی جُزئیّہ پر غور کرتے ہوئے اِس مُعاملے میں اِحتیاط فرمائیں۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آپ بھی کہیں کچھ لکھا ہوا پائیں، اس کا اَدَب بجالاتے ہوئے اُس چیز پر بیٹھیں، نہ پاؤں رکھیں اور بے اَدَبی کا اَندیشہ ہو تو ان چیزوں کے اِستعمال ہی سے گُریز فرمائیں۔

سڑکوں پر بِکھرے ہوئے کاغذات کا حکم

سُوال: آپ کا فرمان بجا، مگر ایک دَستر خوان یا بچھونے وغیرہ ہی کا مسئلہ نہیں آج کل تو ہر چیز پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے، تحریرات اور اَخباری کاغذات کو بے دَردی کے ساتھ قدموں تلے رَوندا جاتا ہے۔ اِن حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: واقعی فی زمانہ حالات ناگفتہ بِہ ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے، افسوس صَد کروڑ افسوس! اَخبارات اور دِیگر لکھائی والے کاغذات کے ساتھ ساتھ مُقدَّس کلِمات والے کاغذات و اَخبارات بھی جا بجا سڑکوں پر بکھرے دِکھائی دیتے ہیں اور یہ اَلمناک داستان اِسی پر بس نہیں بلکہ یہ اَخبارات و کاغذات بے اَدبیوں کے مختلف مَراحِل مثلاً گھر کے کچرا دان، گلیوں میں قدموں تلے رَوندے جانے، گندگیوں اور طرح طرح کی آلودگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بالآخر کچرا کُونڈی کی نَذر ہو جاتے ہیں۔

راہ چلتے مُقدَّس کاغذات کو پاؤں سے ٹھوکر مَت ماریئے!

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑی ہوئی ہر چیز کو لاتیں مارتے رہتے ہیں اِسی ضِمن میں لکھائی والے خالی ڈِبّوں، اَخبارات اور کاغذات وغیرہ کو بھی مَعَاذَ الله لاتیں مارتے ہیں۔ کاش! اِس طرح لاتیں مارنے، اِدھر اُدھر پھینکنے، اَخبارات یا تحریرات والے کاغذات سے مَیز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پُونچھنے، اِن پر پاؤں رکھنے

www.dawateislami.net

نیز اَخبارات وغیرہ بچھا کر اِن کے اُوپر بیٹھنے کے بجائے تحریرات والے کاغذات اور گتّے وغیرہ اُٹھا کر اَدَب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کر دیئے جائیں۔

قَلَم کے تراشے کا اَدَب

بہارِ شریعت میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ نئے قَلَم کا تَراشہ (یعنی چھیلن) تو اِدھر اُدھر پھینک سکتے ہیں مگر مُسْتَعْمَل (یعنی اِستِعمال شُدہ) قَلَم کا تَراشہ ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ اِحترام کے خلاف ہو۔ (جب تَراشہ کا اِحترام ہے تو خود مُسْتَعْمَل قَلَم کا کتنا اِحترام ہو گا یہ ہر ذِی شُعُور سمجھ سکتا ہے) نیز جس کاغذ پر اللہ پاک کا نام لکھا ہو اُس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اَسمائے اِلٰہی لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد اُنگلیوں کو کاغذ سے پُونچھنا مکروہ ہے۔[1] کاغذ اگرچِہ سادہ ہو اس کا اَدَب بہر صُورت کیا جائے گا، کیوں نہ ہو کہ اس پر قرآن و حدیث اور اِسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ چُنانچِہ بہارِ شریعت میں ہے: کاغذ سے اِستنجا منع ہے اگرچِہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا اَبُو جَہْل ایسے کافِر کا نام لکھا ہو۔[2]

فتاویٰ رَضَویہ شریف میں ہے: ہمارے عُلَما تَصریح (یعنی واضِح طور پر) فرماتے ہیں کہ نَفسِ حُرُوف قابلِ اَدَب ہیں اگرچِہ جُدا جُدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وَصلی (کاغذ) پر خواہ ان میں کوئی بُرا نام لکھا ہو جیسے فرعون، اَبُو جہل وغیرہما تاہم حُرُوف کی تعظیم کی جائے اگرچِہ اِن کافِروں کا نام لائقِ اِہانت و تَذلیل ہے۔[3] خود اَبُو جہل کی کوئی تعظیم نہیں کہ یہ تو سخت کافر تھا مگر چُونکہ لفظِ اَبُو جہل کے تمام حُرُوفِ تہجی (ا۔ب۔و۔ج۔ہ۔ل) قرآنی ہیں۔ اِس لئے لکھے ہوئے لفظ اَبُو جَہْل کی (نہ کہ شخصِ اَبُو جَہْل کی) اِن معنوں پر تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جُوتے مارنے وغیرہ کی اِجازت نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جب فِرعَون یا اَبُو جَہْل کا نام کسی ہَدَف یا نشانے پر لکھا ہو تو (نشانہ بنا کر) اِن کی طرف تیر پھینکنا مَکرُوہ ہے کہ اِن حُرُوف کی بھی عزت و توقیر ہے۔[4] البتہ ٹِشو پیپر سے ہاتھ پونچھنے یا ٹائیلٹ پیپر (Toilet Paper)

---

1. بہارِ شریعت، ۳/۴۹۶-۴۹۷، حصہ: ۱۶ ملتقطاً۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۴۱۱، حصہ: ۲۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۳۳۶۔
4. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والمصحف...الخ، ۵/۳۲۳۔

www.dawateislami.net

سے جائے اِستنجا خشک کرنے کی اِجازت عُلَما دیتے ہیں کیونکہ یہ اِسی کام کیلئے تیّار کئے جاتے ہیں اور اِن پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔

تختی کی لکھائی کا اَدَب

اِسی طرح ہمارے یہاں بچّے تختی پر لکھے ہوئے مُقدَّس کلِمات کو بھی دھو کر عُموماً اس کی سیاہی کو گٹر(Gutter) میں بہا دیتے ہیں۔ کاش! جب تختی پر اَسمائے مُقدَّسہ یا آیات و اَحادِیث وغیرہا لکھی جائیں تو تختی کا دھوون ناپاک جگہ پر نہ گرایا جائے بلکہ ایسی جگہ گرائیں جہاں بے اَدَبی نہ ہو۔ اَساتذہ و مُعَلِّمِین کے تَوَجُّہ فرمانے اور اپنے شاگردوں کو سمجھانے سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہو سکتا ہے۔ یُوں ہی ناقابلِ اِستعمال ہو جانے پر قَلَم اور اس کے اَجزاء کو پہلے کچرے کے ڈِبّے میں ڈالتے اور بعد میں کچرا کونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ کاش! اِستعمال شُدہ قلم یا اس کے اَجزاء اِدھر اُدھر پھینکنے کے بجائے اِحترام کی جگہ رکھنے کا ذِہن نصیب ہو جائے۔ اِسی طرح آج کل حُقوقُ العِباد کی مُطلق پَروا کئے بِغیر مذہبی لکھائی والے اِشتہارات لوگوں کے گھروں یا دُکانوں وغیرہ کی دِیواروں پر بِلا اِجازت لگا دیئے جاتے ہیں، بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ دِیوار پر چسپاں(Paste) کردہ مذہبی اِشتہار انجامِ کار پُرزہ پُرزہ ہو کر زمین پر تشریف لے آتا ہے اور جو کچھ بے اَدَبی ہوتی ہے اُس کا تصوُّر ہی دِل ہِلا دینے والا ہے۔ کاش! اِشتہار چسپاں کرنے کے بجائے گتّوں پر لگا کر مُناسِب مَقامات پر لٹکانے کی ترکیب رَواج پا جائے مگر ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد اِن گتّوں کو ضَرور اُتار لیا جائے۔ اِسی طرح ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد بینرز بھی اُتار لئے جائیں ورنہ پھٹ کر لیرے لیرے ہو کر بکھر جاتے ہیں۔ لوگوں کی دِیواروں پر چاکنگ کرنے والے بھی یہ بات ذِہن نشین کر لیں کہ اس طرح لکھائی کی بے اَدَبی کے عِلاوہ دیوار کے مالِک کی اِجازت کے بغیر لکھنا شرعاً جائز نہیں کہ اِس طرح بندے کی حق تلفی ہوتی ہے اور اگر یہ دیوار کسی کی ذاتی مِلکیت نہیں بلکہ حکومتی اَملاک ہے تو اس پر لکھنا قانوناً جُرم ہے۔

میرے زِندہ دِل اِسلامی بھائیو! کاش! یہ مُقدَّس ناموں اور پاکیزہ کلاموں والے اَخبارات و کاغذات اِدھر اُدھر بے اَدَبی کے مقامات پر ڈالنے کے بجائے سَمُندر میں ٹھنڈے کر دیئے جائیں یا کسی مُناسِب مقام پر دفن کر دیئے جائیں، اِنْ شَآءَ الله دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ میرے تاجر اسلامی بھائیو! آپ بھی الله پاک اور تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور عظمت کی خاطِر مُقدَّس کلِمات والے اَخبارات و کاغذات کو پُڑیا باندھنے کے لیے اِستعمال کرنے سے گُریز فرمائیں۔ اِن

www.dawateislami.net

مُقَدَّس اَوراق کا اَدَب بجالائیں گے تو اللہ پاک اِس اَدَب کا صِلہ ضَرور عطا فرمائے گا۔ باادب بانصیب بے اَدَب بے نصیب۔

کاغذات واَخبارات کو اِستعمال میں لانا

سُوال: کیا اَخبارات و دِیگر کاغذات کو اِستعمال میں لانے کی بھی کوئی صورت ہے ؟

جواب: جی ہاں! فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ آیات واَحادیث اور مَسائلِ فقہ وکلام والے اَوراق کو جُدا کر کے باقی کاغذات کو اِستعمال میں لانے میں حَرَج نہیں، اِسی طرح اگر ان کاغذات سے مُقَدَّس کلمات مِٹانا ممکن ہو تو ان کو مٹا کر اِستعمال کر سکتے ہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے اُن اُردو اَخبارات کی رَدّی بازاری دُکانداروں کے ہاتھ فروخت کرنے کے بارے میں سُوال کیا گیا جن میں آیات واَحادِیث اور اَسمائے مُقَدَّسہ وغیرھا تحریر ہوتے ہیں تو اِرشاد فرمایا: جبکہ اِن میں آیت یا حدیث یا اَسمائے مُعَظَّمہ یا مَسائلِ فقہ ہوں تو جائز نہیں ورنہ حَرَج نہیں۔ ان اَوراق کو دیکھ کر اَشیائے مذکورہ ان میں سے عَلَیْحدہ کر لیں پھر بیچ سکتے ہیں۔(1) مزید اسی صفحہ پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے فرماتے ہیں: کسی چیز کو کسی ایسے کاغذ میں لپیٹنا کہ جس میں علمِ فقہ کے مَسائل لکھے ہوں جائز نہیں اور علمِ کلام میں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے اَلبتہ علمِ طِبّ کی کتابوں میں ایسا کرنا جائز ہے یا اگر اس میں اللہ پاک کا مُقَدَّس نام یا حُضُور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِسمِ گرامی تحریر ہو تو اسے مٹانا جائز ہے تاکہ اس میں کوئی چیز لپیٹی جا سکے۔(2)

مُتَبَرَّک کاغذ اُٹھانے والے کیلئے اِنعام

سُوال: مُتَبَرَّک کاغذات اُٹھانے والوں کو کیا اِنعام ملتا ہے ؟ اِس بارے میں چند واقعات بیان فرما دیجئے تاکہ ہمیں بھی تَرغیب ملے۔

جواب: حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو مُتَبَرَّک کاغذ اُٹھانے کی وجہ سے توبہ نصیب ہوئی۔ جیسا کہ رِسالۂ قُشَیرِیَّہ میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تَوبہ کا سَبَب یہ ہوا کہ ایک مَرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پُرزہ ملا۔ جس پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ اُنہوں نے اَدَب سے رکھنے کی کوئی مُناسب جگہ نہ پائی تو اُسے نِگل لیا۔ رات خواب

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۰۰۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والمصحف... الخ، ۵/ ۳۲۲۔

www.dawateislami.net

دیکھا، کوئی کہہ رہا ہے: اِس مُقدّس کاغذ کے اِحترام کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تجھ پر حکمت کے دَروازے کھول دیئے۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

شرابی کی بخشش کا راز

اِسی طرح منقول ہے کہ ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بُلا کر سزا دی، واپسی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہوگیا۔ جب اُسے دَفن کر چکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ اُس کا مَرحوم بھائی جنَّت میں ہے۔ اُس نے پوچھا، تُو تو شَرابی تھا اور نشہ ہی کی حالت میں مَرا پھر تجھے جنَّت کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا: آپ کے پاس سے (مار کھانے کے بعد) جب میں واپس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تَحریر تھا، میں نے اُسے اُٹھایا اور نِگل لیا۔ (پھر پانی میں گر گیا اور دَم نکل گیا۔) جب قَبر میں پہنچا تو مُنکَر نکیر کے سُوالات پر میں نے عرض کیا: آپ مجھ سے سُوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پَروَرْدگار کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ کسی نِدا دینے والے نے نِدا دی: صَدَقَ عَبْدِیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اِسے بَخش دیا۔[2]

باغ کا جُھولا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خُوب مَدَنی بہاریں ہیں کہ اِس مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رَسول[3] کی صحبت اِختیار کرنے والا بھی اللہ پاک کی رَحمت و مَغْفِرَت سے محروم نہیں رہتا۔ چُنانچہ حَیدر آباد (بَابُ الْاِسْلَام سندھ) کے ایک محلّے میں مَدَنی دورہ[4] سے مُتاثر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجِد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی تَرغیب دِلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوا دیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس

1. رسالہ قشیریۃ، ص ۴۸۔
2. نزھۃ المجالس، فصل فی فضائل بسم اللہ الرحمن الرحیم، ۱/۴۱۔
3. عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں سُنَّتوں کی تربیَّت کے لیے مدنی قافلے میں سفر کر کے نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے والے اِسلامی بھائیوں کو عاشقانِ رَسول کہتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے 12 ماہ، 30 دن اور 3 دن کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
4. دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہفتہ وار مَدَنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" کو "مَدَنی دورہ" کہا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کی رَوانگی میں کچھ دِن باقی تھے کہ قضائے اِلٰہی سے اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مَرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جُھول رہا ہے۔ پوچھا: یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ کریم کا بڑا اَکرم ہوا ہے میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے، میں یہاں بہت چَین سے ہوں۔[1]

خُلد میں ہو گا ہمارا داخِلہ اِس شان سے

یَا رَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے (وسائلِ بخشش)

مُقَدَّس اَوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ

سُوال: مُقَدَّس اَوراق کو بے اَدَبی سے بچانے کے لئے آپ نے فرمایا کہ اِنہیں ٹھنڈا کر دیا جائے یا دَفن کر دیا جائے۔ اَز راہِ کرم! اِس کا طریقہ بھی تفصیل سے بیان فرما دیجئے۔

جواب: مُقَدَّس اَوراق ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مُقَدَّس اَوراق کم گہرے سَمُندر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُمُوماً بہ کر کَنارے پر آ جاتے ہیں بلکہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ چِیرے ضَرور لگائے جائیں تاکہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تَہ میں چلی جائے کہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات میلوں تک تَیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور بعض اَوقات گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالَچ میں مُقَدَّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اِتنی سخت بے اَدَبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجا کانپ اُٹھے! مُقَدَّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جا سکتا ہے مگر بوری میں چِیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

مُقَدَّس اَوراق دَفن کرنے کا طریقہ

مُقَدَّس اَوراق کو دَفن کرنے کا طریقہ صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

[1] فیضانِ سُنَّت، ۱/ ۲۱۔

www.dawateislami.net

رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے یُوں تحریر فرماتے ہیں: اگر مُصْحَف شریف پُرانا ہو گیا، اِس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر اِحتیاط کی جگہ دَفن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے لَحد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تا کہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ پڑے، مُصْحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔ [1]

کسی اَجْنَبِیّہ پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھیں؟

سُوال: یہ اِرشاد فرمایئے، اَجْنَبِیّہ یعنی نامَحرم عَورت پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: پہلے تو یہ پوچھیں کہ اُس وقت کرنا کیا چاہیے؟ اَجْنَبِیّہ پر اچانک نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیر لیں اور دوسری نَظَر ہرگز نہ ڈالیں کہ پہلی نِگاہ جو بِلا قصد پڑی مُعاف ہے البتہ قصداً دُوسری نِگاہ ڈالنے پر مُواخذہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا جَریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَچانک نَظَر پڑ جانے کے بارے میں سُوال کیا تو مجھے حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اَصْرِفْ بَصَرَكَ یعنی اپنی نِگاہ کو پھیر لو۔ [2] اِسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم سے فرمایا: ایک نَظَر کے بعد دُوسری نَظَر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قَصد کسی عَورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لو اور دوبارہ نَظَر نہ کرو) کہ پہلی نَظَر جائز ہے اور دوسری نَظَر جائز نہیں۔ [3]

نِگاہ پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ النِّسَآءِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ اے اللہ! میں عَورت کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ [4] بدقسمتی سے آج کل مخلوط تعلیمی اِداروں، مخلوط تفریح گاہوں، ہوٹلوں اور شاپنگ سینٹروں

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۹۵، حصہ: ۱۶۔

2 ...... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۷/۶۳، حدیث: ۱۹۲۱۸۔

3 ...... ابو داود، کتاب النکاح، باب مایؤمر به من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹۔

4 ...... جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۵۴۵۔

www.dawateislami.net

وغیرہ جہاں بھی مَرد وزَن کا اِختِلاط ہے، بدنِگاہی کی نَحوسَت عام ہے، نہ عورتیں مَردوں سے پَردہ کرتی ہیں، نہ مَرد عورتوں سے مُحتاط رہتے ہیں، دوسری طرف مَغرِبی تہذیب کی یلغار، فَیشَن کی بھرمار، گھر گھر کیبل، ٹی وی، وی سی آر نے جس طرح بدنِگاہی و عُریانی اور بے حیائی وفَحاشی کو فروغ دیا ہے اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! کاش! ہمیں ہر ہر عُضْو کا قُفْلِ مدینہ [1] نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ	ہر ایک مسلماں لے لگا قفلِ مدینہ
آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر	آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
گر دیکھے گا فلمیں تو قِیامت میں پھنسے گا	آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
آنکھوں میں سرِ حشر نہ بھر جائے کہیں آگ	آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
بولوں نہ فُضُول اور رہیں نیچی نِگاہیں	آنکھوں کا زَباں کا دے خُدا قفلِ مدینہ
رَفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے	ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش)

یاد رکھئے! قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے مَردوں کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ (پ۱۸، النور: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: "مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔" اِسی طرح عورتوں کے بارے میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ﴾ (پ۱۸، النور: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اور مُسلمان عَورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔" مگر افسوس صد کروڑ افسوس! آج کے اکثر مسلمانوں کو اللہ پاک کے اَحکامات کی پَروا ہے، نہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کا کوئی پاس! یہی وجہ ہے کہ ذِلَّت وپستی نے پنجے گاڑ دیئے ہیں۔

دَرسِ قرآں اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا	یہ زمانہ، نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا
وہ مُعَزَّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر	اور ہم خوار ہوئے تارِکِ قرآں ہو کر

[1] ...... قُفلِ مدینہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جانے والی ایک اِصطلاح ہے کسی بھی عُضو کو گناہ اور فُضُولیات سے بچانے کو "قفلِ مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا حسّان بن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نمازِ عید کے لئے گئے۔جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی اَہلیہ کہنے لگی: آج آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔[1] اَفسوس! آج اکثر لوگوں کی آنکھیں، نامَحرم عَورتوں، اَمردوں اور بے حیائی کے اِیمان سوز مَناظر دیکھنے میں کس قدر بے باک ہیں۔ کاش! شرم وحیا کی دولت نصیب ہو جائے؟

یاالٰہی! جب بہیں آنکھیں حِسابِ جُرم میں ان تبسُّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی! رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں ان کی نیچی نیچی نظروں کی حَیا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش)

بدنِگاہی کا عبرت ناک اَنجام

مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب میں ہے: جس نے اپنی آنکھ کو نَظرِ حرام سے پُر کیا، بروزِ قیامت اس کی آنکھ میں آگ بھر دی جائے گی۔[2] حدیثِ پاک میں ہے: فَالْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظَرُ یعنی آنکھیں بھی زِنا کرتی ہے اور آنکھوں کا زِنا نظر (یعنی حرام چیزوں کی طرف دیکھنا) ہے۔[3] حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لوگوں نے دَریافت کیا: زِنا کی اِبتدا کہاں سے ہوتی ہے؟ فرمایا: آنکھ اور شَہوت سے۔[4]

اِیمان کی حَلاوت

مگر جو خوش نصیب حرام کاموں سے اپنی نِگاہوں کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اللہ پاک اس کے دِل

---

1 ...... موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، باب الورع فی النظر، ۱/۲۰۵۔

2 ...... مکاشفۃ القلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص۱۰۔

3 ...... مسلم، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظہ من الزنا وغیرہ، ص۱۰۹۵، حدیث: ۶۷۵۳۔

4 ...... کیمیائے سعادت، رکن سوم مہلکات، ۲/۵۵۵۔

www.dawateislami.net

میں اِیمان کی حَلاوت یعنی مِٹھاس عطا فرماتا ہے۔ چُنانچِہ سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حَلاوت نِشان ہے: نظر شیطان کے تِیروں میں سے زہر میں بُجھا ہوا ایک تیر ہے، پس جو شخص میرے خوف سے اِسے ترک کر دے تو میں اسے ایک ایسا اِیمان عطا کروں گا جس کی حَلاوت یعنی مِٹھاس وہ اپنے دِل میں پائے گا۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربِیَّت کے مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے بھی بسا اَوقات بدنِگاہی و آوارہ گردی اور گناہوں بھری زندگی سے نَجات مل جاتی ہے اور بارہا دیکھا جاتا ہے کہ اللہ پاک کے فضل سے مُعاشرے کا بدتَرین فَرد، باحیا اور سُنّتوں کا پیکر بن کر اپنوں اور بیگانوں کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے۔ چُنانچِہ

گناہوں پر جَری نَوجوان سُنّتوں کا آئینہ دار بن گیا

شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیا لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے: میں بے حد بگڑا ہوا اِنسان تھا، فلموں ڈراموں کا رَسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جَوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اَوباش نَوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک اِن کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے مَعمولات تھے۔ میری حَرکاتِ بد کے باعِث خاندان والے بھی مجھ سے کَتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اَولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خَزاں رَسیدہ شام کے صُبحِ بہاراں بننے کی سبیل یُوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشِقِ رَسول کی میٹھی نظر مجھ پر پڑ گئی اُس نے نِہایت ہی شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی تَرغیب دِلائی۔ بات میرے دِل میں اُتر گئی اور میں نے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رَسُول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دِل میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سُنّتوں بَھرے مَدَنی لِباس کا جَذبہ ملا، سر پر سبز سبز عِمامہ سَجا اور میرے جیسا گنہگار و اَبُو الْفُضُول سُنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹانے میں مَشْغُول ہو گیا۔ جو اَعِزّہ و اَقرِبا دیکھ کر کَتراتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اَندر بدتَرین تھا اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے عزیز تَرین ہو گیا ہوں۔[2]

---

1. معجم کبیر، ۱۰/۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲۔
2. فیضانِ سُنَّت، ۱/۱۰۹۱۔

www.dawateislami.net

جب تک بِکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا تُو نے خرید کر مجھے اَنمول کر دیا

عورتوں کا غیر مَرد کو دیکھنا کیسا؟

سُوال: یہ اِرشاد فرمائیے کیا عورت کے لئے بھی غیر مَرد کو دیکھنا منع ہے؟

جواب: عورت کا غیر مَرد کو دیکھنے کا وُہی حکم ہے، جو مَرد کے لیے مَرد کو دیکھنے کا ہے اور یہ اس وَقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کو دیکھنے سے شہوت نہیں پیدا ہو گی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو (یعنی شہوت پیدا ہونے میں شک بھی ہو) تو ہرگز نظر نہ کرے۔[1] [2]

مَرضِ گناہ دُور کرنے کا وَظیفہ

سُوال: گناہوں کی بیماری دُور ہونے کے لئے کوئی آسان اور مختصر وِرد اور طریقہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: یَا بَرُّ (اے بھلائی کرنے والے) سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر اپنے دِل پر دَم کریں یہ عمل ہر روز صِرف ایک بار کرنا ہے۔

گناہوں سے بچنے کا طریقہ

گُناہوں سے بچنے کی عادت بنانے کے لئے گناہوں سے بچنے کے فَضائل اور گناہ کے نقصانات اور ان کی اُخروِی سزاؤں کا مُطالَعہ کرتے رہنا چاہیئے۔[3] مختلف تکالیف اور اَذِیَّت دِہ اَشیاء کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ میں نے جو فُلاں گناہ کیا ہے اگر اُس کی پاداش میں مجھے دُنیا ہی میں اِس طرح کی تکلیف (جیسے آگ میں جلنے، سانپ بچھو وغیرہ کے ڈَسنے) میں مبتلا کر دیا گیا جو قبر و جہنَّم کے عذاب کی تکلیف سے کہیں زِیادہ ہلکی ہے جسے میں بَرداشت نہیں کر سکتا تو دوزخ کا

1. ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۴۳، حِصّہ: ۱۶۔
2. ...... مَرد مَرد کے ہر حصہ بدن کی طرف نَظر کر سکتا ہے سِوا ان اَعضا کے جن کا ستر ضَروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصہ بدن کا چُھپانا فرض ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل للرجل...الخ، ۵/۳۲۷)
3. ...... اس کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے ایک کتاب "جہنم میں لے جانے والے اَعمال" شائع کی ہے جو حضرتِ سَیِّدُنا امام ابنِ حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتاب "اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ" کا اُردو ترجمہ ہے، اِنْ شَآءَ اللہ اِس کتاب کا مُطالعہ گناہوں کی پہچان حاصل کرنے اور ان سے بچنے میں سُود مند ثابت ہو گا۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

دَردناک عذاب کیوں کر سہ سکوں گا؟ آہ! آہ! آہ!

کب گناہوں سے کَنارہ میں کروں گا یاربّ! نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یاربّ!
ڈنک مچھر کا سَہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر قبر میں بچھو کے ڈنک آہ سَہوں گا یاربّ!
گُھپ اندھیرے کا بھی وَحشت کا بسیرا ہو گا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یاربّ!
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جَمایا قبضہ ہائے بَربادی! کہاں جا کے چھپوں گا یاربّ!
ہائے معمولی سی گرمی بھی سَہی جاتی نہیں گرمیِ حشر میں پھر کیسے سَہوں گا یاربّ!
دَردِ سر ہو، یا بخار آئے، تڑپ جاتا ہوں مَیں جہنَّم کی سزا کیسے سَہوں گا یاربّ
عفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنَّت میں رہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش)

اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے واقعات

سُوال: اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے چند واقعات بیان فرمادیجئے تاکہ ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب ہو اور گناہوں کی بیماری دُور ہو۔

جواب: یقیناً! گناہوں میں مبتلا ہونے کا ایک بہُت بڑا سبب اللہ جبَّار و قہَّار کے قہر و غضب اور قبر و آخرت کے عذاب سے خوف کی کمی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ نیک و بَرگُزیدہ بندے بھی اللہ پاک کی ناراضی اور عذابِ قبر و آخرت سے اِس قدر لَرزاں و تَرساں رہا کرتے کہ شب و روز گریہ و زاری کرتے، کئی کئی ہفتے کھانا نہ کھاتے، کبھی نہ ہنستے، چہرے پر زردی و خوف طاری رہتا حتّٰی کہ بعض کی تو خوفِ خُدا سے رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پَرواز کر جایا کرتی تھی۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفِ خُدا

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خُدا سے) اِس قدر روتے کہ دَرخت اور مٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے حتّٰی کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زکریّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھ کر رونے لگتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِسی طرح مسلسل آنسو بہاتے رہتے یہاں تک کہ اِن مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رُخسارِ مُبارَک پر زَخم ہو گئے۔ یہ دیکھ کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والِدہ ماجِدہ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رُخساروں پر اُونی پٹّیاں چِپکا دیں۔ اِس کے باوُجُود جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹّیاں بھیگ جاتیں۔ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والِدہ اُنہیں خشک کرنے کے لئے نچوڑتیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے آنسوؤں کے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ اِلٰہی میں اِس طرح عرض کرتے: اے اللہ! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔ (1)

حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور خشیتِ اِلٰہی

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب قرآنِ مجید کی کوئی آیت سُنتے تو خوفِ خُدا سے بے ہوش ہو جاتے، ایک دِن ایک تِنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا: کاش! میں ایک تِنکا ہوتا، کوئی قابلِ ذِکر چیز نہ ہوتا، کاش! مجھے میری ماں نہ جَنتی، خوفِ خُدا سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِتنا رویا کرتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے۔ (2)

جِگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

مَروی ہے کہ ایک نوجوان اَنصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر دوزخ کا ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ مسلسل رونے لگے اور اپنے آپ کو گھر میں قید کر لیا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ان کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ اِنتقال کر گئے۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے ساتھی کے کَفَن وَدَفن کا اِنتظام کرو، جہنم کے خوف نے اِن کا جِگر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ (3)

---

1. احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الأنبیاء...الخ، ۴/۲۲۵ ماخوذاً۔
2. مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالی ایضاً، ص ۱۲۔
3. شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۵۳۰، حدیث: ۹۳۶۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا خوفِ خُدا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدِّین سَعدِی شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں: اے خُداوندِ کریم! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تاکہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔[1]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دِل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا ۔۔۔ مَغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
اے رَبّ کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ ۔۔۔ اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی ۔۔۔ پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے ۔۔۔ دِل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش)

خوفِ خُدا سے لرزنے اور رونے کی فضیلت

سُوال: خوفِ خُدا سے رونے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: خوفِ خُدا سے رونے اور لرزنے والوں کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے اور انہیں داخلِ جنَّت کیا جاتا ہے۔ بِلاشُبہ خوفِ خُدا ایک ایسی چیز ہے جو بندے کو گناہوں سے روک کر نیکیوں کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب بندہ خوفِ اِلٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے دَرَخت کو ہلانے سے اس کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔[2]

اِسی طرح سَرْوَرِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرَت نِشان ہے: جو شخص خوفِ خُدا سے روتا

---

1 ...... گلستانِ سعدی، باب دوم، ص ۵۴۔

2 ...... شعب الایمان، باب الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۹۱، حدیث: ۸۰۳۔

www.dawateislami.net

ہے وہ ہر گز جہنم میں داخِل نہیں ہو گا جس طرح دُودھ دوبارہ تھنوں میں واپس نہیں جاتا۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے اِجتماعی تربیَّتی اِعتکاف کی بَرَکت سے بھی کئی گناہوں بھری زِندگی گزارنے والوں کو جب خوفِ خُدا نصیب ہوتا ہے اور قبر و آخرت سنوارنے کا ذِہن ملتا ہے تو ان کی زِندگی کا انداز یکسر بَدَل جاتا ہے۔ وہ بُرے ماحول سے تائب ہو کر دعوتِ اسلامی کا مشکبار مَدَنی ماحول اپنا لیتے ہیں اور سُنَّتوں کی دھوم مچاتے ہوئے قبر و آخرت کی تیاری میں مَشغول ہو جاتے ہیں۔ چُنانچہ

خود کُشی کی کوشِش کرنے والا نوجوان

تحصیل شُجاع آباد ضِلع ملتان (حال مقیم بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اِسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں والِدَین کا مَعَاذَ اللہ اِنتہائی دَرَجے کا گستاخ تھا، کرکٹ اور بلیرڈ کھیلنے میں دِن بَرباد کرتا اور رات وِڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں ماں باپ سے میں نے بہُت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جَذباتی تھا اسی لئے مَعَاذَ اللہ کئی بار خود کُشی کرنے کی سعی کی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ناکامی ہوئی۔ اللہ پاک کے کَرَم سے مجھ گنہگار کو رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عشرہ میں اِعتکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجِد ہی میں اِعتکاف کا اِرادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی۔ اُن کی اِنفرادی کوشِش کے نتیجے میں عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اِجتماعی اِعتکاف میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ معتکف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! میں گنہگار کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں کَسا کَسایا گیا تھا مگر تربِیَّتی حلقوں، سُنَّتوں بھرے بیانوں اور عاشِقانِ رَسول کی صحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کر دی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سَجالیا اور چاند رات کو خوب رو رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سُنَّتوں کی تربیّت کے تین دِن کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے عید کے تینوں دِن راہِ خُدا میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ گزارے۔ خُدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہُت اچھی گزری۔ واپسی

---

1 ...... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجھاد، باب ماذکر فی فضل الجھاد والحث علیہ، ۴/ ۵۷۰، حدیث: ۶۲۔

www.dawateislami.net

پر گھر آکر امّی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہو گیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھیرے ہوئے تھے اور تصویرِ حیرت بنے ایک دوسرے کا مُنہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں بہُت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مُشاورت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ اَلفاظ لکھتے وقت عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تربیّتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل کر لینے کے بعد مزید 126 دِن کے اِمامت کورس کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے اِستقامت کا مُلْتَجِی ہوں۔[1]

بگڑے اَخلاق سارے سنور جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف
بس مزہ کیا مزے کو مزے آئیں گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

(وسائلِ بخشش)

عورت کیلئے غیر مَرد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟

سُوال: عورت غیر مَرد کا جُوٹھا کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اگر لذّتِ شہوت کے سبب کھائے پئے گی تو گنہگار ہوگی اِسی طرح مَرد بھی عورت کا جُوٹھا لَذّت کے ساتھ نہیں کھا پی سکتا۔ چُنانچہ اَلنَّہْرُ الْفَائِق میں مُجتبیٰ کے حوالے سے ہے: عَورت کا جُوٹھا غیر مَرد کے لئے اور مَرد کا جُوٹھا غیر عورت کے لئے پینا مَکروہ ہے اِس وجہ سے نہیں کہ وہ جُوٹھا پاک نہیں بلکہ اس لَذّت کی وجہ سے جو پینے والے کو دوسرے سے حاصِل ہوتی ہے۔[2] حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس کُوزے سے کسی غیر عورت نے پانی پیا ہے تو قصداً اُس جگہ سے مُنہ لگا کر پانی پینا جہاں اس عورت نے مُنہ لگایا تھا دُرُست نہیں ہے۔ اِسی طرح کسی پھل پر جہاں کسی عورت کا دانت لگا ہو اُس کا کھانا بھی رَوا نہیں ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو اَیُّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زوجۂ مُحترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بچے اس پیالے کو جس سے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پاک دَہَن (منہ

---

1 ...... فیضانِ سنت، ۱/ ۱۴۶۶۔

2 ...... نہر الفائق، کتاب الطہارۃ، فصل فی الآبار، ۱/ ۹۲۔

مُبارَک) اور اُنگلیاں لگی ہوتی تھیں، تبرُّک کے طور پر اپنی اُنگلیوں سے مَس کرتے تھے تاکہ ثواب حاصِل ہو۔[1]

عورت کیلئے اپنے مُرشِد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟

سُوال: تو کیا عورت اپنے پیر و مُرشِد کا جُوٹھا بھی نہ کھائے پیئے؟

جواب: بزرگوں کا جُوٹھا تبرُّکاً کھانے یا پینے میں مُضایقہ نہیں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جُوٹھا کھانے پینے کے بارے میں تفصیل سے فرماتے ہیں: مَرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مَرد کا جُوٹھا اگر معلوم ہو کہ فُلانی یا فُلاں کا جُوٹھا ہے بطورِ لَذّت کھانا پینا مَکْرُوہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لَذّت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حَرَج نہیں بلکہ بعض صُورتوں میں بہتر ہے جیسے باشَرع عالِم یا دِیندار پیر کا جُوٹھا کہ اسے تبرُّک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔[2]

میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟

سُوال: کیا میاں بیوی ایک دوسرے کا جُوٹھا کھا پی سکتے ہیں؟

جواب: ہاں، اِس میں مطلقاً حَرَج نہیں خواہ لَذّت کے ساتھ ہو یا بغیر لَذّت کے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے رِوایت ہے، فرماتی ہیں کہ زمانۂ حَیض میں، مَیں پانی پیتی پھر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مُنہ لگا تھا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہیں دَہَنِ مُبارَک رکھ کر پیتے اور حالتِ حَیض میں، میں ہڈّی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیتی تو حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دَہَن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مُنہ لگا تھا۔[3]

❀❀❀

---

1. کیمیائے سعادت، رکن سوم، مہلکات، ۲/ ۵۶۰۔
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۳۴۱، حصّہ: ۲۔
3. مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله ... الخ، ص ۱۳۸، حدیث: ۶۹۲۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پانی کے بارے میں اَہم معلومات

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرُود بھیجتا ہوں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کرلوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، میں نے عرض کی: چوتھائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اِس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نِصف (یعنی آدھا)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اِس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اِس سے زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (دِیگر اَوراد و وَظائف میں صَرف ہونے والا) اپنا تمام وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجنے کے لئے مُقرَّر کرتا ہوں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ یعنی تب تو تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کے لئے کَفّارہ ہوجائے گا۔[1]

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرُود پڑھو
جو حاضِری کی تَمنّا ہے تو دُرُود پڑھو

کھلی رکھی ہوئی بالٹی کے پانی سے وُضُو و غسل کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کئی روز سے پانی کی بالٹی کھلی رکھی ہوئی ہے تو کیا اُس سے وُضُو اور غسل دُرُست ہے؟

---

[1] ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت:۸۸) ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! پانی پڑے پڑے ناپاک نہیں ہو جاتا اور نہ محض شک سے کوئی چیز ناپاک ہوتی ہے۔ فقہائے کِرام رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم فرماتے ہیں: چھوٹا گڑھا کہ جس میں نَجاست گرنے کا خوف ہو مگر یقین نہ ہو تو اِس کے بارے میں یہ معلوم کرنا (کہ کہیں یہ ناپاک تو نہیں؟) اِس پر لازم نہیں لہٰذا اس سے وُضو کرنا تَرک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اِس میں نَجاست پڑ جانے کا یقین نہ ہو جائے۔[1]

مُستَعمَل پانی کی تعریف

سُوال: مُستَعمَل پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ مُستَعمَل پانی کی تعریف یُوں اِرشاد فرماتے ہیں: مائے مُستَعمَل وہ قلیل پانی (دَہ دردہ یعنی 100 ہاتھ/ 25 گز/225 فُٹ[2] سے کم پانی) ہے جس نے یا تو تطہیرِ نَجاستِ حکمیّہ سے (یعنی نَجاستِ حُکمیہ کو دُور کر کے) کسی واجِب کو ساقِط (ادا) کیا یعنی اِنسان کے کسی ایسے پارۂ جسم (بدن کے حصہ) کو مَس کیا جس کی تطہیر (پاکی) وُضو یا غسل سے بِالْفِعل لازِم تھی یا ظاہر بدن پر اُس کا اِستعمال خود کارِ ثواب تھا اور اِستعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اُسی اَمرِ ثواب کی نیّت سے اِستعمال کیا اور یُوں اِسقاطِ واجِب تطہیر یا اِقامتِ قُربت کر کے (یعنی وُضو یا غسل کا واجِب ادا ہونے یا ثواب کی نیّت سے اِستعمال ہونے کے بعد جیسے وُضو پر وُضو کرنا) عُضو سے جُدا ہوا اگرچہ ہَنُوز (ابھی تک) کسی جگہ مُستَقَر (ٹھہرا) نہ ہو بلکہ رَوانی (بہاؤ) میں ہے۔[3]

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پانی کے مُستَعمَل ہونے کی پانچ صُورتیں

سُوال: پانی کب مُستَعمَل ہوتا ہے؟

جواب: اِس کی کئی صُورتیں ہیں: (۱) اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا

---

1. ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، ۱/ ۲۵۔
2. فتاویٰ مصطفویہ، ص ۱۳۹ ماخوذاً۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۳۔

www.dawateislami.net

جاتا ہو، بقصد یا بِلا قَصد (یعنی اِرادے سے یا بغیر ارادہ)، دَہ دَر دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔(۲) جس شخص پر نہانا فرض ہے اُس کے جسم کا کوئی بے دُھلا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔(۳) اگر ہاتھ دُھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا وُضو کے لئے تو یہ پانی مُسْتَعْمَل ہو گیا یعنی وُضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مَکْرُوہ (تنزیہی) ہے۔[1] (۴) چُلّو میں پانی لینے کے بعد حَدَث ہوا (یعنی رِیح وغیرہ خارج ہوئی) وہ چُلّو والا پانی بے کار ہو گیا (وُضو و غسل میں) کسی عُضو کے دھونے میں کام نہیں آ سکتا۔[2] (۵) مُسْتَعْمَل پانی اگر اچھے پانی میں مِل جائے مثلاً وُضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وُضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔[3]

دورانِ وُضو یا غسل رِیح خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

سُوال: اگر دَورانِ وُضو یا غسل رِیح خارج ہو جائے تو کیا سارے اَعضاء پھر سے دھونے ہوں گے؟

جواب: اگر کوئی وُضو کر رہا ہو اور رِیح خارج ہو جائے تو پہلے دُھلے ہوئے اَعضائے وُضو بے دُھلے ہو گئے لہٰذا نئے سِرے سے وُضو کرے۔ صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: درمیانِ وُضو میں اگر رِیح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضو جاتا ہے تو نئے سِرے سے پھر وُضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔[4]

مَعذورِ شَرعی کے بارے میں حکم

مَعذورِ شَرعی اِس حکم سے مُسْتَثْنٰی ہے یعنی دَورانِ وُضو رِیح کے مَرِیض کی رِیح خارج ہو گئی یا (پیشاب کے)

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۳۳۳، حصّہ: ۲۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۳۱۰، حصّہ: ۲۔
3. بہارِ شریعت، ۱/۳۳۴، حصّہ: ۲۔
4. بہارِ شریعت، ۱/۳۱۰، حصّہ: ۲۔

www.dawateislami.net

قَطرے کے مریض کو قطرہ آ گیا تو اس کے اَعضاء بے دُھلے نہ ہوں گے بلکہ صِرف اِنہی اَعضاء کو دھونا ہو گا جو باقی رہ گئے تھے۔ علّامہ ابنِ عابِدین شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: طَہارَت کے دَوران ناقِضِ وُضو نہ پایا جائے جبکہ وہ شخص مَعذور نہ ہو۔ (یعنی وُضو کرتے وقت، وُضو توڑنے والی چیز کے نہ پائے جانے کا حکم اُس شخص کے بارے میں ہے جسے عُذرِ شرعی جیسے رِیح یا قطرہ آنے کا مَرض وغیرہ لاحق نہ ہو۔)[1] ہاں دَورانِ غسل اگر رِیح خارِج ہوئی تو صِرف اَعضائے وُضو بے دُھلے ہوں گے باقی جو بدن دُھل چُکا ہے وہ بے دُھلا نہ ہو گا۔

مُستَعمَل پانی کو وُضو و غسل کے قابِل بنانے کا طریقہ

سُوال: مُستَعمَل پانی کو وُضو اور غسل کے قابِل بنانے کا طریقہ بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: اِس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مُستَعمَل پانی میں مُطلَق پانی (یعنی اچھا پانی) اس سے زِیادہ مِقدار میں مِلا دیں تو سارا پانی اچھا ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پانی ایک طرف سے اس طرح داخِل کیا جائے کہ دوسری طرف سے بہ جائے تو پانی مَحض جاری کرنے سے کام کا ہو جائے گا۔ صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مُستَعمَل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زِیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اِس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا۔[2]

مُستَعمَل پانی سے نَجاست زائل کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مُستَعمَل پانی سے نَجاسَت زائل کر سکتے ہیں؟

جواب مُستَعمَل پانی ناپاک نہیں ہے، اِس سے نَجاسَتِ حقیقیہ[3] زائل کر سکتے ہیں، کپڑے اور برتن وغیرہ بھی دھو

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی اعتبارات المرکب التام، ۱/ ۲۰۳۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۳۴، حصّہ: ۲۔

3 ...... نَجاستِ حقیقیہ: ایسی گندگی یا غلاظت کو کہتے ہیں جسے شرعاً گندا یا قابلِ نَفرت سمجھا جاتا ہو جیسے خون، پیشاب وغیرہ، پھر ان میں سے جس کا حکم سخت ہو، اُسے "نَجاستِ غلیظہ" کہتے ہیں جیسے اِنسان اور حرام جانوروں کا پیشاب و پاخانہ اور جس کا حکم ہلکا ہو، اُسے "نَجاستِ خفیفہ" کہتے ہیں جیسے حلال جانوروں (بکری، گائے وغیرہ) کا پیشاب اور اُڑنے والے حرام پرندوں (چیل، کوّا وغیرہ) کی بیٹ وغیرہ۔

www.dawateislami.net

سکتے ہیں، اِس طرح اس سے بدن پر لگی ہوئی نَجاسَت بھی دُور کر سکتے ہیں۔ البتہ نَجاسَتِ حُکْمِیَّہ [1] زائل نہیں کر سکتے یعنی اِس سے وُضُو و غسل نہیں کر سکتے۔ فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: مُسْتَعْمَل پانی سے وُضُو کرنا جائز نہیں البتہ صحیح قول کے مُطابق نَجاستِ حقیقیہ زائل کر سکتے ہیں کہ مطلق پانی بذاتِ خود پاک اور نَجاستِ حُکْمِیَّہ کو پاک کرنے والا ہے جبکہ مُقَیَّد پانی (جیسے مُسْتَعْمَل پانی) پاک تو ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔ [2]

کیا مُسْتَعْمَل پانی پی سکتے ہیں؟

سُوال: کیا مُسْتَعْمَل پانی پی بھی سکتے ہیں؟

جواب: فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا مکروہ لکھا ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: مُسْتَعْمَل پانی پینا اور اس سے آٹا گوندھنا قولِ صحیح کے مُطابق مکروہ ہے۔ [3] یہاں مکروہ سے مُراد مکروہِ تنزیہی ہے۔

مونچھیں پست رکھئے!

اِس سے اُن لوگوں کو سبق حاصِل کرنا چاہیے جو بڑی بڑی مُونچھیں رکھنے کے شوقین ہوتے ہیں کہ یہ مُونچھیں پانی کو چُھو کر مُسْتَعْمَل کر دیتی ہیں جس کا پینا مکروہ ہے، ہاں مُنہ دُھلا ہوا ہو یا وُضو کیا ہو تو حَرَج نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے لبوں کے بال بڑھے شخص کے جُوٹھے کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: اگر اسے وُضو نہ تھا اِس حالت میں اس نے پانی پیا اور لبوں کے بال پانی کو لگے تو پانی مُسْتَعْمَل ہو گیا اور مُسْتَعْمَل پانی کا پینا ہمارے اِمامِ اعظم (ابو حنیفہ) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَصل مذہب میں حرام ہے، اِن کے نزدیک وہ پانی ناپاک ہو گیا، خود اس نے جو پیا، ناپاک پیا اور اب جو پئے گا ناپاک پئے گا اور مذہب مُفْتٰی بِہٖ پر مُسْتَعْمَل پانی کا پینا

1 ...... نَجاستِ حکمیہ: حَدَث کے پائے جانے کی وجہ سے اِنسان کے بعض اَعضاء یا پورے بدن میں جو ناپاکی سرایت کر جاتی ہے اسے "نَجاستِ حکمیہ" کہتے ہیں، یہ ناپاکی صرف مطلق (یعنی اچھے) پانی ہی سے دُور ہو سکتی ہے۔ پھر جو ناپاکی وُضو کرنے سے دُور ہو جائے اسے "حَدَثِ اَصغر" (جیسے ریح، پیشاب وغیرہ خارج ہونے کی صورت میں) اور جو غسل کرنے سے دُور ہو اُسے "حَدَثِ اَکبر" کہتے ہیں (جیسے اِحتلام، جماع، حیض و نفاس وغیرہ ہونے کی صورت میں)۔

2 ...... تبیین الحقائق، کتاب الطھارۃ، ۱/۷۵۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی مباحث الاستعانۃ فی الوضوء بالغیر، ۱/۲۷۱۔

www.dawateislami.net

مکروہ ہے۔ اس نے جو پیا مکروہ پیا اور اب جو بچا ہوا پئے گا مکروہ پئے گا۔ ہاں اگر اسے وُضو تھا یا مُنہ دُھلا تھا تو شرعاً حَرَج نہیں اگرچہ اس کی مُونچھوں کا دھوون پینے سے قلب کراہت کرے گا۔[1]

مُونچھیں کس قدر ہونی چاہئیں؟

صُورتِ مذکورہ میں بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ مُونچھوں کو پست رکھا جائے کہ اَبرو کی مِثل ہو جائیں اور اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے نیچے نہ لٹکیں۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: مُونچھوں کو کم کرنا سُنَّت ہے اِتنی کم کرے کہ اَبرو کی مِثل ہو جائیں (یعنی اِتنی کم ہوں کہ اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے نہ لٹکیں) مُونچھوں کے دونوں کَناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حَرَج نہیں بعض سَلَف کی مُونچھیں اِس قِسم کی تھیں۔[2] فتاویٰ رضویہ میں ہے: لبوں کی نسبت حکم یہ ہے کہ لَبیں پست کرو کہ نہ ہونے کے قریب ہوں البتہ مُنڈانا نہ چاہیے، اِس میں عُلما کا اِختلاف ہے۔[3]

اَعضائے وُضُو سے پانی کے قطرات مسجد میں نہ ٹپکائیں

سُوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ وُضو کرنے کے بعد چہرہ اور بازوؤں کو ہاتھ ہی سے پُونچھ لیتے ہیں نیز مسجد میں داخِل ہونے سے پہلے پاؤں کو بھی اپنی چادر کے ذَریعے خشک کر لیتے ہیں، اِس کے بارے میں وضاحت فرما دیجئے۔

جواب: وُضو کرنے کے بعد چہرے اور بازوؤں کو تولیے یا کپڑے وغیرہ سے صاف کرنے کے بجائے بسا اوقات ہاتھ ہی سے صاف کر لیتا ہوں کہ قطرے ٹپکنا موقوف ہوں مگر تری باقی رہے کیونکہ اَعضائے وُضو کی تری بروزِ قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ فقہائے کِرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم نے وُضو کے قَطرات کو مسجد کے فرش پر ٹپکانا مکروہِ تحریمی لکھا ہے۔ پاؤں کو چادر سے صاف کر کے اِس لئے مسجد میں جاتا ہوں تاکہ پانی کی تَری سے مسجد کا فَرش یا دَریاں آلُودہ نہ ہوں۔ صَدۡرُ الشَّرِیۡعَہ، بَدۡرُ الطَّرِیۡقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ہر عُضو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بُوندیں ٹپکا دیں کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خُصُوصاً جبکہ مسجد میں جانا ہو کہ فرشِ مسجد پر وُضو کے

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۰۶۔

2 ..... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء... الخ، ۵/۳۵۸۔

3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۰۶۔

www.dawateislami.net

پانی کے قطرے گرانا مکروہِ تحریمی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اَعضائے وُضو بلاضَرورت نہ پُونچھے اور پُونچھے تو بے ضَرورت خشک نہ کرلے۔ قَدرے نَمی باقی رہنے دے کہ بروزِ قِیامت پلّۂ حَسَنات (یعنی نیکیوں کے پلڑے) میں رکھی جائے گی۔[1]

ایک قابلِ توجُّہ بات!

اِس سے اُن لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہئے جو نَماز کے لئے تیاری کرنے میں سُستی بَرتتے ہیں اور جب جماعت قائم ہونے کا وقت ہوتا ہے تو دوڑ کر، جلدی جلدی وُضُو کرتے، مسجد میں وُضُو کے قطرے ٹپکاتے، بھاگتے ہوئے صَف میں شامِل ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات ذِہن میں رہے کہ یہاں صِرف مسجد میں وُضُو کے قطرے ٹپکانے کا ہی مسئلہ نہیں، اس کی اِبتدا نَماز میں سُستی کرنے سے ہوتی ہے کہ اَذان ہو جانے کے بعد بِلاضَرورت بیٹھے بیٹھے وقت بَرباد کرتے رہتے ہیں پھر نَماز کا وقت ہو جانے پر دوڑ کر جلدی جلدی وُضُو کرتے ہیں ایسی صُورت میں اَعضائے وُضو کے جن حصّوں کا دھونا فرض ہے، بال برابر جگہ بھی خُشک رہ گئی تو وُضُو نہ ہو گا اور جب وضو نہ ہو گا تو نَماز بھی نہ ہو گی۔ پھر جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد میں اِس طرح دوڑتے ہیں کہ پاؤں کی دَھمک کی آواز پیدا ہوتی ہے حالانکہ حدیثِ پاک میں اِس طرح دوڑنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ بسا اَوقات پہلی رکعت سے مَحروم ہو جاتے ہیں، تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت تو فوت کر ہی چکے اور سُستیوں کے باعِث بارہا کئی رَکعات مزید فوت ہو جاتی ہیں بلکہ کئی بار تو مَعاذَ اللہ جَماعت تک کی سعادت سے مَحروم ہو جاتے ہیں۔ کاش! ہم سب کو اَذان سُن کر، گفتگو اور کام کاج روک کر اس کا جواب دینے، اِطمینان سے وُضُو کر کے مسجد میں جانے، ممکنہ صورت میں تَحِیَّۃُ الْوُضُو پڑھنے، سُنَنِ قَبلیہ ادا کرنے اور پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ با جَماعت نمازیں ادا کرنے کا جَذبہ نصیب ہو جائے۔ اِس جَذبے کو بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے راہِ خُدا میں سفر کرنے والے سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رَسُول کے ہمراہ سنَّتوں بھرا سفر کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا مَعمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ خوب خوب نیک اَعمال کر کے اپنی آخرت سنوارنے کا جَذبہ نصیب ہو گا۔

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹۸-۳۰۰، حصہ: ۲۔

www.dawateislami.net

گنّے کے رَس یا دُودھ سے وُضُو نہ ہو گا

سُوال: کیا گنّے کے رَس (Juice) یا دُودھ سے وُضُو ہو جائے گا؟

جواب: نہیں ہو گا۔ صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کسی دَرَخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وُضُو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور اَنار اور تَربُز (تربوز) کا پانی اور گنّے کا رَس (پانی)۔[1] اِسی طرح دُودھ سے بھی وُضُو کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اِس میں اِتنا پانی مل گیا کہ دُودھ پر غالِب آ گیا تو اب اس سے وُضُو کر سکتے ہیں۔ چُنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: اگر (پانی میں) اِتنا دُودھ مل گیا کہ دُودھ کا رنگ غالِب نہ ہوا تو وُضُو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالِب مَغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ "پانی" ہے جس میں کچھ دُودھ مل گیا تو وُضُو جائز ہے اور جب اسے "لسّی" کہیں تو وُضُو جائز نہیں۔[2]

چھوٹے بچّے کا پیشاب ناپاک ہے

سُوال: چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: چاہے بچّہ یا بچّی کی عمر ایک دِن یا ایک گھنٹہ ہو بلکہ پیدا ہوتے ہی پیشاب کر دے، ناپاک ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دُودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غَلِیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دُودھ پیتے بچّوں کا پیشاب پاک ہے، مَحض غَلَط ہے۔[3]

کون سا پانی نابالغ کی ملکیت ہوتا ہے؟

سُوال: نابالغ کون سا پانی بھرنے کے بعد اِس کا مالک ہو جاتا ہے؟

جواب: اِس مسئلے کی مُتعدَّد صورتیں ہیں جو میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ جلد 2 کے رِسالے "عَطاءُ النَّبِیّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)" میں تفصیل سے ذِکر فرمائی ہیں ان میں سے ایک صُورت یہ ہے کہ وہ پانی جو

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۳۳۴، حصہ: ۲۔
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۳۲۹، حصہ: ۲۔
3. بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۰، حصہ: ۲۔

www.dawateislami.net

کسی کی مِلک نہ ہو اور سب کے لئے مُباح ہو یعنی سب کو بھرنے کی اِجازت ہو تو نابالغ ایسا پانی بھرنے سے اس کا مالک ہو جائے گا۔ مثلاً مسجِد کا پانی جو کہ فِی نَفْسِہٖ وَقف نہ ہو جیسے مسجد میں سرکاری نَل کے ذَرِیعے آنے والا پانی، زمین کا پانی نیز سرکاری نَل، سرکاری نَہر یا تالاب، دَریاؤں، جھیلوں، بَرساتی نالوں کا پانی مُباح غیر مَمْلُوْك ہے یعنی یہ پانی سب کے لئے مُباح (جائز) ہے، کسی اور کی مِلک نہیں لہٰذا جو بھی اوّل بار اس پانی کو بھر لے یا قبضے میں لے لے تو یہ پانی اِسی کی مِلک ہو جائے گا۔[1]

نابالغ کس پانی کا مالک نہیں ہوتا؟

سُوال: نابالغ کس پانی کا بھرنے کے بعد بھی مالِک نہیں ہوتا؟

جواب: اِس کی بھی کئی صُورتیں ہیں اِن میں سے عُموماً جو صُورت پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسا پانی جو کسی کی مِلک ہو اگرچہ مالِک لوگوں کے لئے اس کا اِستعمال جائز بھی کر دے، تب بھی کوئی دوسرا خواہ بالغ ہو یا نابالغ، اس پانی کا مالِک نہیں ہو سکتا اور نہ مالِک کی اِجازت کے بغیر کہیں لے جا سکتا ہے۔ مثلاً میزبان نے مہمانوں کے لئے جگ یا واٹر کولر میں بَھروا کر رکھا یا کسی نے سبیل یا سِقایہ کا پانی خود بھرا یا اپنے مال سے بھروایا ایسا پانی لوگوں کے لئے مُباح مَمْلُوْك[2] کہلاتا ہے کہ اس کا پینا جائز ہے مگر بِلا اِجازتِ مالک لے کر جانا جائز نہیں۔ نیز اس پانی کو بالغ بھرے یا نابالغ، حکم میں کچھ فرق نہ پڑے گا کہ پانی لینے والا اس کا مالِک ہی نہیں ہوتا۔[3]

نابالغ سے پانی بَھروانا کیسا؟

سُوال: نابالغ سے پانی بَھروانا کیسا ہے؟ کیا اُستاد اس سے پانی بَھروا سکتا ہے؟

جواب: والِدَین یا سیٹھ جس کا یہ مُلازِم ہے اس کے سِوا کسی کے لئے نابالغ سے پانی بَھروانا جائز نہیں اور نابالغ کا بَھرا ہوا پانی جو کہ شَرعاً اس کی مِلک ہو جائے کسی اور کیلئے اس کو اِستعمال میں لانا جائز نہیں۔ (سیٹھ بھی صرف اِجارے کے اوقات ہی میں بَھروا سکتا ہے) اُستاد کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ نابالغ شاگرد سے پانی نہیں بَھروا سکتا نیز اس کے بَھرے ہوئے کو کام میں بھی

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۹۴ ماخوذاً۔
2. جو شے کسی کی مِلک ہو البتہ دوسروں کو اِستعمال کی اِجازت ہو۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۹۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

نہیں لا سکتا۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضو یا غسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سِوا کسی کو جائز نہیں، اگرچِہ وُہ (نابالغ) اِجازت بھی دے دے، اگر وُضو کر لیا تو وُضو ہو جائے گا اور گنہگار ہو گا، یہاں سے مُعَلِّمِیْن (یعنی اَساتذہ) کو سَبَق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔(1)

نابالغ خوشی سے پانی بَھر دے تو لینا کیسا؟

سُوال: نابالغ اگر اپنی خوشی سے پانی بَھر کر کسی کو وُضو کے لئے دے، تو لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اُس کی مِلک ہو جائے تو نابالغ اپنی مِلک کو ھِبہ نہیں کر سکتا (تحفۃً نہیں دے سکتا) حتّٰی کہ اپنی خوشی سے کسی کو دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا۔ ہاں والِدَین یا جس کا وہ نوکر ہے اُس سے پانی بَھروا سکتے ہیں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: والِدَین کے سِوا دوسرے کسی کے بچوں سے مُفت پانی بَھروانا جائز نہیں، نہ وُضو کے لئے، نہ اور کسی کام کے لئے کہ کنویں کا پانی جس نے بَھرا اس کی مِلک ہو جاتا ہے لہٰذا بچّہ مالِک ہو گیا اور بچّہ اپنی مِلک کو ہِبہ نہیں کر سکتا۔ اگر دوسرے کو اپنی خوشی سے دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر بچّہ اُس کا نوکر ہے اور نوکری کے وقت میں پانی بَھرا یا، بِہِشْتی (پانی بھرنے والے) کے لڑکے کہ پانی بَھرنے کے لئے ماہوار پر رکھے جاتے ہیں، ان کا بَھرا ہوا پانی اُس شخص کی مِلک ہو گا جس کا نوکر ہے۔(2)

نابالغ کا تحفہ

سُوال: کیا نابالغ اپنی کوئی چیز مثلاً ٹافی یا بسکٹ بخوشی کسی اسلامی بھائی کو تحفے میں دے تو قبول کرنا جائز ہے؟

جواب: قبول کرنا جائز نہیں۔

وَسوسۂ شیطان سے بچنے کا آسان ترین عمل

سُوال: شیطان کے وَسوسوں سے بچنے کا آسان ترین عمل کیا ہے؟

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۳۴، حصہ: ۲۔

2 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۱/ ۱۰۔

www.dawateislami.net

جواب: وَسوسوں سے نَجات پانے کا آسان ترین عمل یہ ہے کہ ان کی طرف بالکل اِلتفات (تَوَجُّہ) نہ کرے اور اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہوئے اپنے کام میں مگن رہے جیسا کہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِرشاد فرمایا: ﴿وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۹۷-۹۸) ترجمۂ کنزالایمان: "اور تم عرض کرو، اے میرے رَبّ تیری پناہ شیاطین کے وَسوسوں سے اور اے میرے رَبّ تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔" شیطان لعین و مَردود اِنسان کا اَزلی دُشمن ہے جو اوّل تو اِنسان کو نیک کام کرنے ہی نہیں دیتا لیکن اگر بندہ توفیقِ الٰہی سے ہمت کر کے شروع کر دے تو وَسوسوں کے ذَرِیعے حملہ آور ہو کر اسے اللہ پاک اور رَسُولِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت سے روکنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ بندہ جُوں جُوں اللہ پاک کی اِطاعت میں آگے بڑھتا ہے، سُنَّتوں پر عمل پیرا ہوتا ہے اسی قدر شیطان کی مخالفت و عَداوت بھی زور پکڑتی جاتی ہے اور وہ ہمہ اَقسام کے مکر و فریب کے جال بچھاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بندہ بسا اَوقات جہالت کی بِنا پر اس کے وَسوسوں کا شکار ہو کر نیکی اور بھلائی کے کام سے رُک جاتا ہے اور یُوں شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسے مواقع پر اِن وساوِس پر بالکل توجُّہ نہ دی جائے اور نہ ہی اِن پر عمل کیا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِن وَساوِس کا علاج یُوں بیان فرماتے ہیں: وَسوسہ کی نہ سُننا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کے خِلاف کرنا بھی علاجِ وَسوسہ ہے۔ اس بلائے عظیم (یعنی شیطان) کی عادت ہے کہ جس قَدر اس (یعنی وَسوسے) پر عمل ہو اُسی قَدر بڑھے اور جب قَصداً اس (کے ڈالے ہوئے وَسوسے) کا خلاف کیا جائے تو بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی تھوڑی مُدَّت میں بالکل دَفع ہو جائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمرو بن مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وَسوسہ اُس پر کارگر ہوتا ہے، سب سے زیادہ اُسی کے پیچھے پڑتا ہے۔(1)

وَسوسے اور اِلہام میں فرق

سُوال: وَسوسے اور اِلہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: بُرے خیالات کو وَسوسہ اور اچّھے خیالات کو اِلہام کہتے ہیں۔ وَسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جبکہ اِلہام

1 ...... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطھارة، من کان یکرہ ان یتفقد احلیلہ، ۲/۲۹۵، حدیث: ۲۰۶۶- فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/۱۰۴۳۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی طرف سے۔ اللہ پاک نے ہر اِنسان کے دِل پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر کیا ہوا ہے جو اسے نیکیوں کی طرف بُلاتا ہے اسے مُلْہِم کہتے ہیں اور اس کی دعوت کو اِلْہام کہتے ہیں۔ اس کے مُقابلے میں اللہ پاک کی طرف سے دِل پر ایک شیطان مُسَلَّط کر دیا گیا ہے جو بُرائی کی طرف بُلاتا ہے، اس شیطان کو وَسواس کہتے ہیں اور اس کی دعوت کو وَسوسہ کہتے ہیں۔ مرقاۃ اور اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات میں ہے کہ جُوں ہی کسی اِنسان کا بچّہ پیدا ہوتا ہے اُسی وقت اِبلیس کے ہاں بھی بچّہ پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں ہَمزاد اور عَرَبی میں وَسواس کہتے ہیں۔[1]

اللہ پاک کے بارے میں وَسوسے

سُوال: شیطان اللہ پاک کے بارے میں وَسوسے ڈالے تو کیا کریں؟

جواب: شیطان صِرف طَہارت اور نَماز کے بارے میں ہمیں وَساوِس میں مبتلا کرنے پر اِکتفا نہیں کرتا بلکہ اللہ پاک کے بارے میں بھی وَسوسے ڈالتا ہے۔ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس وَسوسۂ شیطانی سے ہمیں آگاہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ فُلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فُلاں کس نے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے تمہارے رَبّ کو کس نے پیدا کیا؟ جب اِس حد تک پہنچے تو "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ" پڑھ لو اور اس سے باز رہو۔[2] یعنی اس کا جواب سوچنے کی کوشش بھی مَت کرو وَرنہ شیطان سُوال پر سُوال کرتا جائے گا۔ بس اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر اسے بھگا دو۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ(۲۰۰)﴾ (پ۹، الاعراف: ۲۰۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سُننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کونچا (وَسوسہ) دے تو اللہ کی پناہ مانگ، بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

امام رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور شیطان

منقول ہے کہ امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نَزع کا وقت جب قریب آیا تو آپ کے پاس شیطان حاضر ہوا

---

1. مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۸۱-۸۳ ملخصاً۔
2. بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۲/ ۳۹۹، حدیث: ۳۲۷۶۔

www.dawateislami.net

کیونکہ اُس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس بندے کا اِیمان سَلب ہو جائے۔ اگر اس وقت وہ اِیمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے پوچھا کہ تم نے تمام عمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری خُدا کو بھی پہچانا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: بے شک خُدا ایک ہے۔ شیطان بولا: اِس پر کیا دَلیل؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک دَلیل پیش کی۔ شیطان خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت رہ چکا ہے، اس نے وہ دَلیل توڑ دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دوسری دَلیل قائم کی، اس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دَلیلیں حضرتِ سَیِّدُنا امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قائم کیں مگر اس لعین نے سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پیر حضرت شیخ نَجْمُ الدِّین کُبریٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہیں دور دراز مقام پر وُضو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خُدا کو بے دَلیل ایک مانا۔[1]

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اِس واقعہ سے معلوم ہوا وَساوِس سے نَجات اور خاتِمہ بِالْخَیر کا ایک ذَریعہ کسی پیرِ کامل[2] کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا بھی ہے کہ مُرشِد کی باطنی توجُّہ سے بھی وَسوسۂ شیطانی رَفع دَفع ہو جاتا ہے حتّٰی کہ خاتِمہ بِالْخَیر نصیب ہو جاتا ہے وَرنہ شیطان لعین جان کَنی کے عالَم میں وَساوِس کے ہتھکنڈے اِستعمال کر کے مسلمان کے اِیمان کو بَرباد کرنے کی بھرپُور کوشش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اِیمان و عافیت کے ساتھ موت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے　　ہو اِیمان پر خاتِمہ یاالٰہی　(وسائلِ بخشش)

---

1 ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۳۔

2 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ پاک کے اَحکام اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبے کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیْد ہونے کے لئے ان سے بیعت ہو جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہو گی۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

نابالغ کا اَذان دینا کیسا؟

سُوال: کیا نابالغ بچّہ اَذان دے سکتا ہے؟

جواب: اگر سمجھدار ہو چکا ہے تو دے سکتا ہے جیسا کہ دُرِّ مُختار میں ہے: سمجھ والا بچّہ اور غلام اور اَندھے اور وَلَدُ الزِّنا اور بے وُضو کی اَذان صحیح ہے۔[1] فتاویٰ عالمگیری میں ہے: سمجھ دار بچے کی اَذان بِلا کراہت دُرُست ہے مگر بالغ کی اَذان افضل ہے اور اگر ناسمجھ بچے نے اَذان کہی تو جائز نہ ہو گی بلکہ اِعادہ کیا جائے گا۔[2]

نابالغ حافِظ کے تَراوِیح پڑھانے کا حکم

سُوال: کیا سمجھدار اور حافِظ نابالغ بچّہ تَراوِیح پڑھا سکتا ہے؟

جواب: فرض نماز ہو یا تَراوِیح یا کوئی اور نَفْل نماز، نابالغ صِرف نابالغوں ہی کی اِمامت کر سکتا ہے۔ بالغین نے نابالغ کی اِقتِدا کی تو جائز نہ ہو گی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہِدایہ، مُحِیط اور بَحْر کے حوالے سے ہے: کسی بھی نماز میں نابالغ کے پیچھے بالغین کی نماز جائز نہیں۔[3]

نفل نماز فاسِد ہو جائے تو کیا کرے؟

سُوال: نفل نماز شروع کر دی پھر کسی وجہ سے فاسِد ہو گئی تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دُرِّ مختار میں ہے: نَفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہو گی اور اگر قَصْدًا (جان بوجھ کر) شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیّت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ پڑھ چُکا تھا تو اب یہ نَفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجِب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نَماز کو پڑھنا اِختیار کیا تو (اب) توڑ دینے سے قضا واجب ہو گی۔[4]

---

1 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۷۳-۷۵۔

2 ...... ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، ۱/۵۴۔

3 ...... ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، ۱/۸۵۔

4 ...... دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/۵۷۴-۵۷۶۔

www.dawateislami.net

قضا نمازیں ذِمّے ہوں تو نوافِل پڑھنا کیسا؟

سُوال: جس کے ذِمّہ قضا نمازیں ہوں کیا اُس کے نوافِل مقبول ہیں؟

جواب: جب تک کسی شخص کے ذِمّے فرض باقی رہتا ہے، اُس کا کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا جیسا کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی شُہرۂ آفاق کتاب فتاویٰ رضویہ شریف جلد 10 صَفحہ 179 پر نقل فرماتے ہیں کہ جب اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نَزع کا وقت ہوا اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بُلا کر فرمایا: اے عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! اللہ پاک سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ پاک کے کچھ کام دِن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دِن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبر دار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔[1]

حُضُور غوثِ اعظم سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی کتاب مُستطاب "فُتُوحُ الغیب" میں ایسے شخص کی مثال جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے یوں بیان فرماتے ہیں: اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بُلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غُلام کی خدمت گاری میں موجود رہے۔ نیز فرماتے ہیں: اگر فرض چھوڑ کر سُنّت و نَفْل میں مَشغُول ہو گا، یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار (ذلیل) کیا جائے گا۔[2]

حضرتِ شَیْخُ الشُّیُوخ اِمام شِہَابُ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْن سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "عوارِف شریف" میں حضرتِ سَیِّدُنا خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے نقل فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ پاک کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے۔ اللہ پاک ایسے لوگوں سے فرماتا ہے: کہاوت تمہاری، بدبندے (اُس بُرے شخص) کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔[3]

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب تک فرض ذِمّہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا

---

1. حلیۃ الاولیاء، أبو بکر الصدیق، ۱/۷۱، الرقم: ۸۳۔
2. فتوح الغیب، (مترجم) ص ۱۲۰۔
3. عوارف المعارف، الباب الثامن والثلاثون فی ذکر آداب الصلاۃ واسرارھا، ص ۱۹۱۔

www.dawateislami.net

جاتا۔[1] ہاں! جب وہ بندہ اپنے ذِمّہ باقی تمام فرائض سے بَری ہو جاتا ہے تو اللہ پاک کی بارگاہ سے اُمّید ہے کہ اس کے نوافل بھی مَقبول ہو جائیں گے کہ قبولیّتِ نوافل میں جو چیز رُکاوٹ تھی، زائل ہو گئی۔ جیسا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: اِن سب کی بھی مَقبولی کی اُمّید ہو گی کہ جس جُرم کے باعث یہ قابلِ قبول نہ تھے، جب وہ زائل ہو گیا تو انہیں بھی بِاِذْنِ اللهِ تَعَالٰی شرفِ قبول حاصل ہو گیا۔[2]

ایک مَدَنی اِلتجا

اِس لئے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی نمازیں فوت ہوئی ہیں تو نوافل کی جگہ بھی فوت شُدہ نَمازیں ہی پڑھیئے تاکہ جس قَدر جلد ممکن ہو اپنے ذِمّے باقی فرائض سے سُبکدوش ہو سکیں کہ قضا نَمازیں نوافل سے زیادہ اَہم ہیں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قضا نَمازیں نوافِل سے اَہم ہیں یعنی جس وقت نَفْل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بَرِیُ الذِّمّہ ہو جائے اَلْبَتَّہ تراویح اور بارہ رکعتیں (فجر کی 2 سنتیں، ظہر کی 6 سنتیں، مغرب کی 2 سنتیں، عشا کی 2 سنتیں) سُنَّتِ مُؤکَّدہ نہ چھوڑے۔[3]

خلیلِ مِلَّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اسی کے تحت فرماتے ہیں: اور لَو لگائے رکھے کہ مولا اپنے کرمِ خاص سے قضا نَمازوں کے ضمن میں ان نَوافل کا ثواب بھی اپنے خزائِنِ غیب سے عطا فرما دے، جن کے اَوقات میں یہ قضا نَمازیں پڑھی گئیں۔ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم۔[4]

سبز چپل پہننا کیسا؟

سُوال: سبز چپل پہننا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جائز ہے۔ اَلْبَتَّہ سبز سبز گنبد کی نسبت کا خیال کرتے ہوئے کوئی اَدَباً نہ پہنے تو خوب۔ مجھے تو سبز W.C، سبز بَیسن

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۲۶۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۱۸۲۔
3. بہار شریعت، ۱/ ۷۰۶، حصہ:۴۔
4. سُنّی بہشتی زیور، ص ۲۴۰۔

www.dawateislami.net

نیز اِستنجاخانہ میں اگر سبز لوٹا ہو تو اُسے اِستعمال کرنے کو دِل نہیں کرتا بلکہ سبز چادر، سبز کارپٹ، سبز گھاس وغیرہ پر بیٹھنا یا اِن پر چلنا اَلغرض سبز رنگ کو قدموں تلے روندنا بھی میرے دِل پر گراں گزرتا ہے اگرچِہ بارہا مجبوری ہوتی ہے اور بچنا دُشوار، تاہم سبز رنگ کا اَدَب دِل میں ہونا، مَحض سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبز گنبد شریف کی نِسبَت کے سَبَب ہے، اِنْ شَآءَ اللہ کَرم بالائے کَرم ہو گا۔[1]

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے (حدائقِ بخشش)

پیلے رنگ کا جُوتا پہننے کی فضیلت

سُوال: آپ پیلے رنگ کا ہی جُوتا کیوں اِستعمال فرماتے ہیں جبکہ سیاہ رنگ کے جُوتے سے منع فرماتے ہیں؟

جواب: پیلے رنگ کا جُوتا اِستعمال کرنے میں حِکمت یہ ہے کہ اس سے غموں میں کمی واقع ہوتی ہے جبکہ سیاہ جُوتے غم کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۝۶۹﴾ (پ۱، البقرۃ، ۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رَنگت ڈہڈہاتی[2] دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت تفسیر رُوحُ المعانی میں ہے: جمہور مُفَسِّرِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اِس جانب اِشارہ فرماتے ہیں کہ زرد (یعنی پیلا) رنگ خُوشنمارَنگوں میں سے ہے۔ اِسی بِنا پر حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم زرد رنگ کے جُوتے پہننے کی تَرغیب دِلاتے اور فرماتے: مَنْ لَّبِسَ نَعْلًا اَصْفَرَ قَلَّ هَمُّهٗ یعنی جس نے پیلے رنگ کا جُوتا پہنا اُس کے غم کم ہوں گے۔[3] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر اور محمد بن اَبُو کثیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے سیاہ جُوتے پہننے سے منع فرمایا کیونکہ یہ غَم کا باعث ہوتے ہیں۔[4]

---

1 ...... یہ سب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سبز سبز گنبد کی نسبت کے سبب فرمایا ہے ورنہ سبزہ زار میں ٹہلنا، اس پر بیٹھنا نیز مذکورہ سبز اَشیاء کا اِستعمال بلا کراہت جائز ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ڈہڈہاتی رنگ یعنی بہت شوخ اور بھڑکیلا رنگ۔

3 ...... تفسیر روح المعانی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/ ۳۹۲۔

4 ...... تفسیر قرطبی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱/ ۳۶۳۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سیاہ جُوتا رنج اور زَرد خُوشی لاتا ہے۔[1] یاد رہے کہ سیاہ جُوتے کے اِستعمال سے منع فرمانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ سیاہ جُوتے کا اِستعمال ناجائز وحرام ہے۔ اِستعمال کر سکتے ہیں مگر اِجتناب کرنا (یعنی بچنا) مُناسِب معلوم ہوتا ہے۔

کالے موزے پہننا

سُوال: تو کیا کالے موزے بھی نہ پہنے جائیں؟

جواب: کالے موزے اور کالے جوتے میں فرق ہے۔ فتاویٰ دِیداریہ جلد اوّل صفحہ 665 پر ہے: فرعون کے موزے سُرخ رنگ کے تھے، ہامان کے موزے سفید رنگ کے تھے اور سیاہ رنگ کے موزے عُلَما کے موزے ہوتے ہیں۔[2]

چائے وغیرہ میں مکھی گِر جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر چائے کے کپ میں مکھی گِر جائے تو کیا چائے پھینک دیں؟

جواب: ہرگز نہ پھینکئے بلکہ حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے مکھی کو باہر پھینک دیجئے اور چائے کو اِستعمال میں لائیے۔ حدیثِ پاک میں طبیبوں کے طبیب، اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب کھانے میں مکھی گِر جائے تو اُسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں شِفا ہے اور دوسرے میں بیماری، کھانے میں گرتے وقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہٰذا پورا ہی غوطہ دے دو۔[3] اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالیشان سے معلوم ہو رہا ہے کہ مکھی نَجِس (ناپاک) نہیں، پاک ہے، چونکہ اِس میں بہتا ہوا خون نہیں اِس لئے پانی، دُودھ اور شوربے وغیرہ میں ڈوب کر مَر جانا اسے نَجِس (ناپاک) نہیں کرتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صِرف یہ اِحتمال کہ شاید مکھی نَجاست پر بیٹھ کر آئی ہو، شاید اس پر گندگی لگی ہو اِس لئے یہ شوربا ناپاک

---

1. حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۹۷۔
2. ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی لبس مایکرہ من ذالک ومالایکرہ، ۵/۳۳۴۔
3. ابوداود، کتاب الاطعمۃ، باب فی الذباب یقع فی الطعام، ۳/۵۱۱، حدیث: ۳۸۴۴۔

www.dawateislami.net

ہو گیا ہو، معتبر نہیں کہ شریعت ظاہِر پر ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) حدیث بالکل ظاہِری معنٰی میں ہے، کسی تاویل و توجیہ کی ضَرورت نہیں۔ اللہ پاک نے بہُت سے جانوروں میں زہر و تِریاق (علاج) جمع فرمادیا ہے، شہد کی مکھی کے مُنہ سے شہد نکلتا ہے جو بیماریوں کی شِفا ہے اور اس کے ڈنک سے زَہر نکلتا ہے جو بیماری ہے، بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اور خود بچھو کے جسم کی راکھ زہر کا علاج ہے۔ دوسری رِوایت میں ہے کہ مکھی پہلے زہریلا بازو ڈالتی ہے۔ تم دوسرے بازو کو غوطہ دے کر پھینکو۔ زہریلا بازو پہلے ڈالنا اس کی فِطری بات ہے۔ دیکھو چیونٹی کو ربّ تعالٰی نے کیسی کیسی باتیں سکھادی ہیں۔ گندُم جمع کرتی ہے، اگر بھیگی گندم ہو تو اُسے خشک کرتی ہے پھر ایسے طریقہ پر رکھتی ہے کہ آئندہ نہ بھیگ سکے، دو ٹکڑے کاٹ کر رکھتی ہے تاکہ اُگ نہ جائے، دَھنیہ کو نہیں کاٹتی کہ وہ ثابت بھی نہیں اُگتا۔ پاک ہے وہ رَب بے نیاز جس نے بے عقل جانوروں کو یہ عقل بخشی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حُضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مخلوق کی ہر خاصیّت سے خبر دار ہیں، حاکم بھی ہیں، حکیم بھی ہیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پانی، دُودھ اور سالن یا کسی کھانے کی چیز میں مکھی گِر جائے تو غوطہ دے کر اسے باہَر پھینک دیجئے اور اِستعمال میں لے آیئے۔ جیسا کہ بَہارِ شریعت میں ہے: **مکھی سالَن وغیرہ میں گِر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالَن کو کام میں لائیں۔**[2]

❁❁❁

خاموشی میں نجات ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو چپ رہا اُس نے نجات پائی۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۲۵، حدیث: ۲۵۰۹)

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ٦٦۴۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۳۸، حصہ ۲۔

www.dawateislami.net

گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

☆ جتنا ہو سکے اپنی بھنویں (Eyebrow) پانی سے تَر رکھئے ☆ چولہے کا اِستعمال کم کر دیجئے ☆ ایک چھوٹا تولیا (Towel) گیلا کر کے سر پر رکھنے کے لئے اپنے ساتھ رکھئے ☆ دھوپ میں نکلنے سے پرہیز کیجئے ☆ دھوپ میں نکلنا ہی ہو تو سَر اور گردن ڈھانپ کر یا ہو سکے تو چھتری لے کر نکلئے ☆ دھوپ میں نکلتے وقت سَن گلاسز کا اِستعمال آنکھوں کو گرمی سے مُتَأثِّر ہونے سے بچاتا ہے ☆ فوم کے گدیلے پر سونے سے پرہیز کیجئے ☆ روزانہ کم از کم 12 بلکہ ہو سکے تو 14 گلاس پانی پیجئے ☆ سَتّو کا شربت، کھیرے کا جوس، ناریل کا پانی، گنّے کا خالص رس، شہد ملا پانی، لیمو پانی اور نمکین چھاچھ اِستعمال کیجئے ☆ کدّو شریف، بینگن، چُقندر، مُولی وغیرہ سبزیوں کا اِستعمال خوب بڑھا دیجئے ☆ کھانوں میں گرْم تاثیر والے مسالوں کے بجائے ٹھنڈی تاثیر والے مسالے جیسے: ہلدی، دار چینی، ٹماٹر، دہی، آلو، ہرا دھنیا وغیرہ اِستعمال کیجئے ☆ گرْم مسالے ڈالنے ہوں تو کالی مرچ، ہری مرچ یا پِسی ہوئی لال مرچ وغیرہ کم مقدار میں ڈالئے ☆ چاول کا اِستعمال بڑھا دیجئے (پانی میں ابلے ہوئے چاول کھانا مناسب ہے) ☆ دہی کھچڑی گرمیوں کی بہترین غذا ہے ☆ آم، آڑو، خوبانی، اَمرود، خربوزہ، تربوز، ناریل نیز دیگر موسمی پھلوں کا اِستعمال کیجئے ☆ بدن کے پانی اور نمکیات کا توازُن برقرار رکھنے کے لئے O.R.S کا اِستعمال کیجئے۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق عمل کریں) ☆ گرم غذاؤں، زیادہ مٹھاس والے شربت، خوب میٹھی ڈِشوں، کولڈ ڈرنکس، زیادہ گھی تیل والے کھانوں اور دیر میں ہضم ہونیوالی غذاؤں نیز کیفین (Caffeine) والی اَشیا مثلاً چاکلیٹ، وغیرہ کا اِستعمال کم سے کم کیجئے ☆ ٹھنڈی تاثیر والے عِطریات مثلاً شَمامۃُ الْعَنبر، حِنا، گُلاب، صَنْدَل، موتیا، خَس، کیوڑا، چمپا وغیرہ اِستعمال کیجئے ☆ مُشک، کستوری، عُود، عَنبر، زعفران، وغیرہ گرْم تاثیر والے عِطریات سردیوں میں اِستعمال کرنا زیادہ مناسب ہیں ☆ دن میں دو مرتبہ نہانا مفید تر ہے۔ (ماخوذ از "گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول"، ص7 تا 12 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شعبان المعظم 1438 / مئی 2017)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بُلند آواز سے ذِکر کرنے میں حِکمت

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کہا: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ [1] 70 فِرِشتے ہزار دِن تک اُس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دَرَخت کے نیچے کلمہ شریف پڑھنے کی حکمت

سُوال: ایک مَرتبہ آپ کو دیکھا گیا کہ آپ نے دَرَخت کے نیچے بلند آواز سے کلمۂ پاک پڑھا، اِس میں کیا حِکمت تھی؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے اُس دَرَخت کو بلند آواز سے کلمۂ طَیِّبہ سُنا کر اپنے اِیمان پر گواہ بنایا ہے کہ اللہ پاک کے ذِکر کی آواز جہاں تک جاتی ہے ہر خشک و تَر شے اس کے لئے گواہ بن جاتی ہے۔

بلند آواز سے ذِکر کرنے کی فضیلت

صاحِبِ تفسیرِ رُوحُ البیان حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ شیخ اِسمٰعیل حقی حنفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 191: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ کے تحت فرماتے ہیں: بلند آواز سے ذِکر کرنا جائز بلکہ مُستَحَب ہے جبکہ رِیا نہ ہو، تاکہ دِین کا اِظہار ہو، ذِکر کی بَرَکت گھروں میں سامِعین تک پہنچے اور جو کوئی اس کی آواز سُنے ذِکر میں مَشغُول ہو جائے اور

---

1 ...... اللہ پاک ہماری طرف سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة علیه ومایضم الیها، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵۔

www.dawateislami.net

قِیامت کے دِن ہر خشک و تَر ذِکر کرنے والے کے اِیمان کی گواہی دے۔[1] ذِکر بِالْجَہر یعنی بلند آواز سے کرنے میں یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ کسی نَمازی، تالی (یعنی تلاوت کرنے والے)، مریض یا سوتے کو ایذا نہ ہو۔

اذان کی آواز کی گواہی

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جہاں تک مُؤَذِّن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو بھی جِنّ اور اِنسان یا کوئی بھی چیز (یعنی جمادات، نباتات اور حیوانات وغیرہ میں سے) اذان کی آواز سنے گی وہ قیامت کے دِن مُؤَذِّن کے لئے گواہی دے گی۔[2]

ہر چیز تسبیح کرتی ہے

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ نُورُ الدِّین علی بن سُلطان القاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صحیح یہی ہے کہ جَمادات (یعنی دھات، پتھر اور پہاڑ وغیرہ)، نباتات (یعنی دَرَخت، پودے اور سبزیاں وغیرہ) حیوانات عِلم واِدراک (سمجھ) اور تسبیح کرنے کی صَلاحِیّت رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کے فرمان: ﴿وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۷۴) (ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔) اور ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾ (پ۱۵، الاسرآء: ۴۴) (ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔) اور اِس رِوایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے سے کہتا ہے: کیا تجھ پر کسی ایسے شخص کا گزر ہوا جس نے اللہ پاک کا ذِکر کیا ہو؟ پس جب وہ ہاں میں جواب دیتا ہے تو دوسرا خوش ہو جاتا ہے۔[3] اِمام بغوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: وَهٰذَا مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ یعنی اہلِ سُنّت کا یہی مذہب ہے۔[4]

زمین کے حِصّوں کی آپس میں گفتگو

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے: کوئی صُبح شام ایسی نہیں مگر یہ کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے

1. تفسیر روح البیان، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۹۱، ۲/۱۴۷۔
2. بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، ۱/۲۲۲، حدیث: ۶۰۹۔
3. شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۰۲، حدیث: ۵۳۸۔
4. مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن، الفصل الاول، ۲/۳۴۸، تحت الحدیث: ۶۵۶۔

www.dawateislami.net

کو پُکار کر کہتا ہے: اے پڑوسی! کیا تجھ پر آج کسی ایسے مَردِ صالِح کا گُزر ہوا ہے جس نے تجھ پر نَماز پڑھی ہو یا اللہ پاک کا ذِکر کیا ہو پس اگر وہ ہاں کہہ دے تو یہ (پُکارنے والا) خیال کرتا ہے کہ اس کے سَبَب اُسے اِس پر فضیلت حاصِل ہو گئی ہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں ذِکر و دُرُود بلند آواز سے کرنے کا سِلسِلہ ہوتا ہے اور اِس کے عِلاوہ تلاوتِ قرآنِ مجید، نعت شریف، بیان، دُعا، صلوٰۃ و سَلام، سُنّتیں، آداب اور دُعائیں سیکھنے سکھانے کے حلقوں کی بھی تَرکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے اِن اجتماعات کی بَرَکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی اور بُرے ماحول سے تائِب ہو کر صَوم و صَلوٰۃ اور سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے پابند بن چکے ہیں۔ آپ بھی اپنے قُلُوب و اَذہان کو ذِکر و دُرُود کی لَذّتوں سے آشنا کرنے، اللہ پاک کی سچّی مَحبّت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق سے سَرشار کرنے اور قَبر و آخرت سنوارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِن سُنّتوں بھرے اجتماعات میں ضَرور ضَرور شِرکت فرمائیے، اِنْ شَآءَ اللہ دوجہاں کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آپ کی تَرغیب و تَحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے۔

ڈبّو اور اسنوکر کا عادِی صَوم و صَلوٰۃ کا پابند بن گیا

لیاقت آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اِسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں بے تَحاشا فلمیں ڈرامے دیکھا کرتا، ڈبّو اور اِسنوکر کھیلنے کا جُنون کی حد تک شوق تھا حتّٰی کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لَت نہیں چُھوٹ سکتی تھی۔ گناہوں کی نَحوست کا عالَم یہ تھا کہ مَعَاذَ اللہ نَماز پڑھنے سے دِل گھبراتا تھا! اللہ پاک کی رَحمت سے ہمارے عَلاقے کی فُرقانیہ مسجِد (لیاقت آباد بابُ المدینہ کراچی) میں عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے آخری عشرۂ رَمضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ-2004ء) کے اجتماعی اِعتکاف کے اندر میں گنہگار بھی عاشِقانِ رَسول کے ساتھ مُعتَکِف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات کی بَرَکت سے آخرت بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رَغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادِریہ رضویہ سلسلے میں مُرید بنا تو نَماز کی پابندی نصیب ہوئی، میں نے ڈبّو اسنوکر کھیلنا تَرک کر دیا۔ مجھے حیرت

---

1. ...... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۱۷۱، حدیث: ۵۶۲۔

www.dawateislami.net

ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اِس کے بعد دعوتِ اسلامی کے بَیْنَ الْاَقْوامی تین روزہ سُنَّتوں بھرے اِجتماع کے آخری دِن صحرائے مدینہ (بابُ المدینہ) میں حاضِری ہوئی، وہاں "T.V کی تباہ کاریاں" کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سُن کر میں عذابِ قَبر و حشر کے خوف سے لَرز اُٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی T.V نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امّی جان کو سُنَّتوں بھرے بیان "T.V کی تباہ کاریاں" کی کیسٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V دیکھنا بالکل بند کر دیا اور حضور غوثُ الْاَعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مُریدنی بننے کا جَذبہ پیدا ہوا چُنانچہ اِن کو بھی بیعت کروا دی۔ اِس کی بَرَکت سے امّی جان فَرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجُّد، اِشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ اللہ پاک کی عظمت و شان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں امّی جان کو مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا بُلاوا آ گیا۔ اس پر امّی جان نے خود فرمایا کہ یہ سب بیعت ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے یہاں ذَیلی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے اپنی پیاری پیاری مَدَنی تحریک، دعوتِ اِسلامی کی خدمت کرنے کی کوشِش کر رہا ہوں۔[1]

سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

(وسائلِ بخشش)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے عقیدت

سُوال: آپ کو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے کب عقیدت پیدا ہوئی؟

جواب: بچپن میں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کے مَقْطَع[2] میں رضاؔ سُن کر میں سمجھتا تھا کہ یہ کوئی شاعِر ہوں گے۔ ایک بار ہمارے محلّے کی بادامی مسجِد کے اندر مَرحوم حاجی زکریا جو کہ گونڈل (ھند) کے میمن تھے اور غالباً اِسی مسجِد کے متولّی بھی تھے، انہوں نے رضاؔ کے ساتھ "رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ" کہا تو مجھے تعجب ہوا، کیونکہ ذِہن بنا ہوا تھا کہ اَولیائے کِرام کے

1 ...... فیضانِ سنّت، ۱/ ۱۵۰۴۔

2 ...... غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص آتا ہے اسے مقطع کہتے ہیں۔ (فیروز اللغات، ص ۱۳۳۶)

www.dawateislami.net

نام کے ساتھ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہا جاتا ہے لہٰذا میں نے بھولپن کے ساتھ مرحوم حاجی زکریا صاحِب سے سُوال کیا کہ کیا ''رضاؔ'' کوئی وَلِیُّ اللہ تھے ؟ تو اُنہوں نے مجھے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت، مُجدّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا بَصد عقیدت تعارُف کروایا۔ ان کا عقیدت مندانہ اندازِ تفہیم دِل میں گھر کر گیا اور میں اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مُعتَقِد بن گیا۔ پھر جب کچھ بڑا ہوا اور اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں مزید معلومات حاصِل ہوئیں اور ان کی تَصانیف و فتاویٰ کا مُطالَعَہ کیا تو بس اِنہیں کا ہو کر رہ گیا اور یہ ٹھان لی کہ مُرید بھی بنوں گا تو صِرف اور صِرف انہیں کے سلسلے میں بنوں گا۔ لہٰذا خوش قسمتی سے اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مُرید اور خلیفۂ مجاز سیِّدی قُطبِ مدینہ حضرت شَیْخُ الْفَضِیْلَۃ مولانا ضِیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بیعت سے مُشَرَّف ہو گیا۔ بس اس کے سوا اور کیا کہوں کہ اگر میرے پاس کچھ ہے بھی تو وہ اللہ پاک کی عطا سے بطفیلِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فیضانِ رَضا ہے۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضاؔ بول بالے مِری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش)

پریشانی دُور کرنے کے اَوراد و وَظائف

سُوال: پریشانی دُور ہونے کا کوئی وِرد بتا دیجئے۔

جواب: لَاحَوْل شریف ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' کی کثرت کیجئے اِس سے 99 بلائیں دُور ہوتی ہیں، اِن میں سب سے آسان تر بلا پریشانی ہے اور لَاحَوْل شریف روزانہ 60 بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پانی پی لیا کریں۔[1] ہر نَماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ لیا کریں: ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ'' اِنْ شَآءَ اللہ ہر پریشانی اور غم وملال سے اَمان پائیں گے۔[2] حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نَماز ادا فرمالیتے تو مُبارک پیشانی پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھتے اور یہ دُعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْغَمَّ[3] وَالْحُزْنَ اللہ کے نام سے شروع جس کے سِوا کوئی معبود

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۲۸۔

2 ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۲۳۔

3 ...... طبرانی شریف ہی کی ایک دوسری روایت میں ''اَلْغَمّ'' کی جگہ ''اَلْھَمّ'' کے الفاظ بھی منقول ہیں۔(معجم اوسط، من اسمہ بکر، ۲/ ۲۵۱، حدیث: ۳۱۷۸)

www.dawateislami.net

نہیں وہ رَحمٰن و رَحیم ہے اے اللہ! مجھ سے غم وملال دُور فرما۔[1] میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اِس دُعا پر مَزید اِن اَلفاظ کا اِضافہ فرمایا ہے:”وَعَنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ“یعنی اور اہلسنّت سے بھی غم وملال دُور فرما۔[2]

تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت

دُعا کے آداب میں سے ایک اَدب یہ بھی ہے کہ اپنے لئے دُعا کرنے کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو بھی شامل کر لے جیسا کہ رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اپنی کتاب ”اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء“ میں دُعا کا ایک اَدب یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب اپنے لئے دُعا مانگے تو سب اہلِ اِسلام کو اِس میں شریک کر لے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس کے تحت دوسروں کو دُعائے خیر میں شامل کرنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ ”اگر خود یہ قابلِ عطا نہیں، کسی بندے کا طفیلی ہو کر مُراد کو پہنچ جائے گا۔ پھر چند اَحادیثِ مُبارکہ نقل فرماتے ہیں:

”یَانَبِی“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے 5 فرامینِ مُصطفٰے

(1) جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لئے دُعائے خیر کرتا ہے، قیامت کو ان کی مجلسوں پر گزرے گا، ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لئے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا۔ پس وہ اس کی شَفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے بِہِشت (جنّت) میں لے جائیں گے۔[3] (2) اللہ پاک اس شخص کے لئے ہر مسلمان مَرد و مسلمان عورَت کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھے گا۔[4] (3) ہر روز مسلمان مَردوں اور مسلمان عورَتوں کے لئے 27 بار اِسْتِغْفار کرنے والے کی دُعا مقبول ہوتی ہے اور ان کی بَرَکت سے خَلق (مخلوق) کو روزی ملتی ہے۔[5] (4) اللہ پاک کو کوئی دُعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ رَّحْمَۃً عَامَّۃً یا الٰہی! اُمَّتِ محمدیہ پر عام رَحمت فرما۔ (یعنی دُنیا میں بھی اور آخرت

1. ...... معجم اوسط، من اسمہ ابراھیم، ۲/ ۵۷، حدیث: ۲۴۹۹۔
2. ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۲۴۔
3. ...... فضائلِ دُعا، ص ۸۶۔
4. ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۱۳، حدیث: ۸۴۱۹۔
5. ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۱۳، حدیث: ۸۴۲۰۔

www.dawateislami.net

میں بھی)۔[1] (5) بنی آدم کے جتنے بچّے پیدا ہوں گے، سب اس کے لئے اِستِغفار کریں، یہاں تک کہ وفات پائے۔[2]

مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رَسول کے ہمراہ راہِ خُدا میں سفر کرنے کی بَرَکت سے پنج وقتہ نَماز و نوافل کی پابندی نصیب ہوتی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں سیکھنے کو ملتی ہیں اور عِلمِ دِین کے لئے سفر کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے، اِن فَوائد و ثَمَرات کے ساتھ ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بے شُمار دِینی و دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات ملتی ہے کہ مسافر کی دُعا مَقبول و مُستَجاب ہے۔ چنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تین دُعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (1) مَظلُوم کی دُعا (2) مُسافِر کی دُعا (3) اَولاد کے حق میں باپ کی دُعا۔[3]

نئی زندگی مِل گئی

ایک مَزدُور کے گُردے فیل ہوگئے۔ عزیزوں نے اَسپتال میں داخِل کروادیا۔ اُس کا اَوباش بھانجا عِیادت کے لیے آیا۔ ماموں جان زندگی کی آخری گھڑیاں گِن رہے تھے۔ اِس کا دِل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اُس نے سُن رکھا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کے دَوران دُعا قَبول ہوتی ہے۔ چُنانچِہ وہ مَدَنی قافلے میں سفر پر چل دیا اور خوب گڑگڑا کر ماموں جان کی صِحّت یابی کے لیے دُعا کی۔ جب واپس پلٹا تو ماموں جان صِحّت یاب ہو کر گھر بھی آ چکے تھے اور اب نَماز کے لیے گھر سے نِکل کر خراماں خراماں جانبِ مسجد رَواں دَواں تھے۔ یہ رَحمت بھرا منظر دیکھ کر اُس نوجوان نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رَنگ میں رَنگ لیا۔[4]

دَرد گمبھیر ہو کوئی دِلگیر ہو ہوں گی حَل مشکلیں، قافلے میں چلو

---

1. کنز العمال، کتاب الاذکار، الفصل الثانی فی آداب الدعاء، الجزء: ۲، ۱/۳۵، حدیث: ۳۲۰۹۔
2. فضائلِ دُعا، ص۸۸۔
3. ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الوالدین، ۳/۳۶۲، حدیث: ۱۹۱۲۔
4. فیضانِ سنّت، ۱/۸۲۔

www.dawateislami.net

غم کے بادَل چھٹیں خُوب خوشیاں ملیں دِل کی کلیاں کھلیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش)

پیر و مُرشِد کے لیے دُعائے مَغْفِرت کر سکتے ہیں

سُوال: اپنے پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مَغْفِرت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مَغْفِرت کر سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے پیر و مُرشِد سَیِّدی قُطبِ مدینہ مولانا ضِیاءُ الدِّین احمد مدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرتا ہوں۔ مُرشِد تو مُرشِد، صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے لئے بھی دُعائے مَغْفِرت کرنا جائز ہے باوُجُود یہ کہ اللہ پاک نے اِن سے بِلاحِساب جنَّت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اِسی طرح ہر اُس شخص کے لئے دُعائے مَغْفِرت کر سکتے ہیں جس کا خاتمہ اِیمان پر ہوا ہو۔ قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠ (پ۲۸، الحشر:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عَرض کرتے ہیں، اے ہمارے رَبّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے اِیمان لائے اور ہمارے دِل میں اِیمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ، اے رَبّ ہمارے! بے شک تُو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت خَزائِنُ الْعِرفَان میں ہے: جس کے دِل میں کسی صَحابی کی طرف سے بُغض یا کَدُورت ہو اور وہ اُن کے لئے دُعائے رَحمت و اِستِغْفَار نہ کرے وہ مؤمنین کی اَقسام سے خارِج ہے۔[1]

مُتَعَدَّد اَحادیثِ مُبارَکہ میں ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے اِنتقال کے بعد اُن کے لئے اِستِغْفَار کرنے کا حکم فرمایا۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ جس دِن شاہِ حَبشہ نجاشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ[2] کا اِنتقال ہوا، رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو

---

1. تفسیر خزائن العرفان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ:۱۰، ص۱۰۱۱۔
2. نجاشی حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب ہے البتہ حدیثِ پاک میں مذکور شاہِ حبشہ کا اَصل نام اَصحمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہے جو کہ مُتَعَدَّد اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی مَروی ہے، عَرَبی میں اس کا معنیٰ ”عَطِیّہ“ ہے۔(شرح صحیح مسلم للنووی، الجزء:۷، ۴/۲۲)

www.dawateislami.net

ان کے اِنتقال کی خبر دی اور فرمایا: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ یعنی اپنے بھائی کے لئے اِستِغفار کرو۔ (1)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلام حضرتِ سَیِّدُنا ھانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مَیِّت کو دَفن کرنے سے فارِغ ہوئے تو اس پر کھڑے ہو کر فرمایا: اپنے بھائی کے لئے اِستِغفار کرو اور اس کے لئے (قَبر کے سُوال وجواب میں) ثابت قدمی کا سُوال کرو کہ اب ان سے (قَبر میں) سُوال کیا جائے گا۔ امام اَبُو داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ وہ بَحِیر بن رَیسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔ (2)

تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم جنّتی ہیں

یاد رہے کہ تمام صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَعلیٰ و اَدنیٰ (اور اِن میں اَدنیٰ کوئی نہیں) سب جَنَّتی ہیں، وہ جہنَّم کی بِھنک (یعنی ہلکی سی آواز بھی) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا اِستِقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دِن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا اِرشاد ہے۔ (3)

اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ (پ۲۷، الحدید: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مَرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةًؕ

ترجمۂ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خُدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد والوں کا درجہ

1 ...... نسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمؤمنین، ص ۳۴۴، حدیث: ۲۰۳۹۔

2 ...... ابو داود، کتاب الجنائز، باب المیت یصلی علی قبرہ بعد حین، ۳/ ۲۸۹، حدیث: ۳۲۲۱۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۵۴، حصہ: ۱۔

www.dawateislami.net

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًاۙ(۹۵) (پ۵، النسآء: ۹۵)

بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔

اِن آیاتِ مُبارَکہ کے تحت جُمْہُور مُفَسِّرِین نے لکھا ہے کہ اللہ پاک کا یہ وعدۂ جنَّت صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے دونوں گروہوں سے ہے یعنی فتحِ مکّہ سے قبل ایمان لانے والے اور فتحِ مکّہ کے بعد ایمان لانے والے اور جہاد میں شرکت کرنے والے اور بیٹھنے والے، اور ﴿اَلْحُسْنٰی﴾ سے مُراد جنَّت ہے اَلبتہ ان کے مقام و مَرتبے کے اِعتبار سے جنَّت کے دَرَجات مختلف ہوں گے جیسا کہ اِن مذکورہ آیات کے تحت تفسیر ابنِ عبّاس، تفسیرِ جلالین، تفسیرِ کبیر، تفسیرِ بیضاوی، تفسیرِ خازِن اور تفسیرِ رُوحُ المَعانی وغیرہا میں مذکور ہے۔

چھوٹے بچّے کا تیجہ کرنا کیسا؟

سُوال: چھوٹا بچہ فوت ہو جائے تو کیا اس کا تیجہ وغیرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے کو بھی اگر اِیصالِ ثواب کریں تو اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ تیجہ، دَسواں، چالیسواں یہ سب اِیصالِ ثواب کے ذَرائع ہیں [1] اِن کا کرنا کارِ ثواب ہے، نہ کریں تو گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے چھوٹے بچّے کو اِیصالِ ثواب کرنے کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اِرشاد فرمایا: ضَرور جائز ہے اور بے شک ثَواب پہنچتا ہے، اہلِ سُنَّت کا یہی مَذہب ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شک نہیں کہ بچّہ اہلِ ثَواب میں سے ہے۔ (کیونکہ) حدیث شریف کی تَصریحات، عُلَمائے کِرام کے اِرشادات مُطْلَق مذکور ہیں کہ جن میں کوئی تَخْصِیص نہیں (یعنی بالغ و نابالغ کی کوئی قید مذکور نہیں)۔ [2] اِیصالِ ثواب کا طریقہ اور اِس کے بارے میں دِلچسپ معلومات حاصِل کرنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا مختصر سا رِسالہ ”فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ“ مُلاحظہ فرمائیے۔

---

1 ...... سوم، چہلم کی مجالس میں نیز گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ کے مواقع پر اِیصالِ ثواب کے لئے ”تقسیمِ رَسائل“ کے مَدَنی بستے لگوائیے۔ اِیصالِ ثواب کے لئے اپنے مَرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر فیضانِ سُنَّت، نَماز کے اَحکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے رُجوع فرمائیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۲۴۔

www.dawateislami.net

حج وعُمرے کے لئے سُوال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا حج وعُمرے کے لئے سُوال کر سکتے ہیں؟

جواب: ہرگز نہیں کرسکتے۔ حج وعُمرہ کرنے والے کے پاس اپنے سفر وطعام کے تمام اَخراجات ہونے چاہئیں۔ صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی تفسیر خَزائِنُ الْعِرفَان میں پارہ 2 سُورَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت 197: ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔) کے تحت فرماتے ہیں: بعض یمنی حَج کے لئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَکِّل کہتے تھے اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں پہنچ کر سُوال شروع کردیتے اور کبھی غَصب وخِیانت کے مُرتکب ہوتے۔ ان کے بارے میں آیتِ مُقدَّسہ نازِل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو، اَوروں پر بار نہ ڈالو، سُوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔[1] حج وعُمرہ کے لئے سُوال کرنا درکنار فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے یہاں تک لکھا ہے کہ غسل کے بعد اِحرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن پر خُوشبو لگایئے بشرطیکہ اپنے پاس موجود ہو، اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی سے خوشبو کا سُوال مَت کیجئے۔[2]

صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا جذبۂ عمل

جب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سُوال کرنے کی مُمانَعَت فرمائی تو بعض صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا حال تو یہ ہوگیا کہ اگر وہ سُواری پر ہوتے اور ان کا چابک گر جاتا تب بھی کسی سے نہ کہتے کہ اُٹھا دو، خود ہی نیچے اُتر کر اُٹھا لیتے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے فرمایا: "وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا یعنی لوگوں سے کسی شے کا سُوال نہ کرو۔" تو راوی فرماتے ہیں کہ بعض صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ایسے بھی تھے کہ اگر ان کا چابک گر جاتا تو کسی سے نہ کہتے کہ یہ چابک اِنہیں اُٹھا کر دیں۔[3]

---

1. تفسیر خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۹۷، ص۶۷۔
2. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، ۳/۵۹۹۔
3. ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسئلۃ، ۲/۱۶۹، حدیث: ۱۶۴۲۔

www.dawateislami.net

جنّت کی ضَمانت

حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص مجھے اِس بات کی ضَمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو میں اُسے جنَّت کی ضَمانت دیتا ہوں۔ حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عرض گزار ہوئے کہ میں اِس بات کی ضَمانت دیتا ہوں۔ چُنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بارے میں ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سُوال کرنے سے مُمانَعت فرمائی تو حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سواری پر سُوار ہوتے اور چابک نیچے گر جاتا تو کسی سے نہ فرماتے کہ مجھے اُٹھا کر دو بلکہ خود نیچے تشریف لاتے اور اُٹھا لیتے۔[2]

”یَاعَفُوُّ“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے سُوال کرنے پر 5 وَعیدیں

سُوال: سُوال کرنے کے بارے میں چند ایک وعیدیں اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: بِلا ضرورتِ شَرعیَّہ سُوال کرنے کی مُمانَعت پر کثیر اَحادیث وارِد ہیں جن میں سے پانچ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجیے: (1) جو مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے ان کے اَموال کا سُوال کرتا ہے، وہ انگارے کا سُوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سُوال کرے۔[3] (2) جو شخص سُوال کرے حالانکہ اس کے پاس اِتنا ہو جو اسے بے نیاز کر دے تو بروزِ قِیامت اِس حال میں آئے گا کہ سُوال کرنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر خراشیں پڑی ہوں گی۔[4] (3) جس شخص نے بغیر فاقے کے سُوال کیا تو بِلاشُبہ وہ اَنگارا کھاتا ہے۔[5] (4) جو شخص لوگوں سے سُوال کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا، نہ اِتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دِن اِس طرح آئے گا کہ اس کے مُنہ پر گوشت نہ ہو

---

1 ...... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ثوبان، ۸/۳۲۲، حدیث: ۲۲۴۳۷۔

2 ...... ابنِ ماجه، کتاب الزکاة، باب کراهية المسئلة، ۲/۴۰۰، حدیث: ۱۸۳۷۔

3 ...... مسلم، کتاب الزکاة، باب کراهة المسئلة للناس، ص۴۰۱، حدیث: ۲۳۹۹۔

4 ...... ترمذی، کتاب الزکاة، باب من تحل له الزکاة، ۲/۱۳۸، حدیث: ۶۵۰۔

5 ...... مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث حبشی بن جنادة السلولی، ۶/۱۶۲، حدیث ۱۷۵۱۶۔

www.dawateislami.net

گا۔[1] (5) جو شخص سُوال کرے اور اس کے پاس اِتنا ہے کہ اسے بے پروا کرے، وہ آگ کی زیادَتی چاہتا ہے۔ عرض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا مِقدار ہے جس کے ہوتے ہوئے سُوال جائز نہیں؟ فرمایا: دِن اور رات یا رات اور دِن کا کھانا۔[2]

مسکین کی تعریف

سُوال: مسکین کی تعریف بھی بتا دیجئے۔

جواب: جس کے پاس ایک دِن کے کھانے اور پہننے کا نہ ہو وہ مسکین ہے۔ اگر کپڑے ہیں، کھانا نہیں تو کھانے کے لئے سُوال کر سکتا ہے۔ کھانا ہے اور کپڑے نہیں تو اب کپڑے مانگ سکتا ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو حتّٰی کہ کھانے اور بدن چُھپانے کے لئے بھی سُوال کرنے کا مُحتاج ہو پس اس کے لئے سُوال کرنا حَلال ہے جبکہ فقیر کے لئے سُوال کرنا حلال نہیں کیونکہ بدن کو ڈھانپنے کے بعد جو ایک دِن کے کھانے کا مالِک ہو اس کے لئے سُوال کرنا حلال نہیں۔[3]

پیشہ ور بھکاریوں کے بارے میں حکم

سُوال: بعض لوگ جو بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں اِن وعیدوں کی رُو سے وہ تو سخت مُجرِم ہوئے؟

جواب: جی ہاں! میرے آقا، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے پیشہ ور گداگروں (بھکاریوں) کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: جو اپنی ضَروریاتِ شَرعیّہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کَسب پر قادِر ہے اسے سُوال حرام اور جو اس مال سے آگاہ ہو اسے دینا حرام اور لینے اور دینے والا دونوں گنہ گار و مبتلائے آثام (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوئے)۔[4] فتاویٰ ہندیہ میں ہے: جس کے پاس اس دِن کے کھانے کے لئے موجود ہو اس کے لئے سُوال کرنا حلال

---

1. شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی الاستعفاف عن المسئلۃ، ۳/۲۷۴، حدیث: ۳۵۲۶۔
2. سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب قسم الصدقات، باب لاوقت فیما یعطی الفقراء۔۔۔الخ، ۷/۳۹، حدیث: ۱۳۲۱۲۔
3. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/۱۸۷-۱۸۸۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۰۷۔

www.dawateislami.net

نہیں۔ سائل نے اس طریقے پر جو جمع کیا وہ خبیث مال ہے۔[1]

گداگری کی موجودہ صورتِ حال

صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آج کل ایک عام بَلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اَوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وُجُود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے مصیبت جھیلے، بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں بَرداشت کرے۔ ناجائز طور پر سُوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ مَزدوری تو مَزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار (شرم وذِلّت کا کام) خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لئے بے عزّتی و بے غیرتی ہے، مایۂ عزّت جانتے ہیں اور بہتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سُود کا لَین دین کرتے، زَراعت وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحِب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سُوال حرام ہے اور جسے ان کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔[2]

ناسمجھ بچّے کے ذَبیحے کا حکم

سُوال: ناسمجھ بچّے کا ذَبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب: ناسمجھ بچّے کا ذبیحہ حرام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جِنّ، مُرتَد، مُشرِک، مَجوسی، مجنون (یعنی پاگل)، ناسمجھ اور اُس شخص کا جو قصداً تکبیر تَرک کر دے ذَبح شُدہ جانور حرام و مُردار ہے اور ان کے عِلاوہ کا حلال ہے جبکہ رَگیں ٹھیک کَٹ جائیں، اگرچہ ذَبح کرنے والی عورت ہو یا سمجھ والا بچّہ یا گُونگا یا بے خَتنہ ہو اور اگر ذَبح ہونے والا شِکار ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ ذَبیحہ حَرَم میں نہ ہو ذابِح (یعنی ذَبح کرنے والا) اِحرام کی حالت میں نہ ہو۔[3]

---

1 ...... فتاوىٰ هندية، كتاب الكراهية، باب الخامس عشر فى الكسب، ۵/۳۴۹۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۹۴۰، حصّہ:۵۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۴۲۔

www.dawateislami.net

اِحرام کی حالت میں مُرغی ذَبح کرنا

سُوال: اِحرام کی حالت میں مُرغی ذَبح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتا ہے۔صَدْرُالشَّرِیْعَہ،بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس عنوان: ”یہ باتیں اِحرام میں جائز ہیں“ کے تحت لکھتے ہیں: پالتو جانور اونٹ، گائے، بکری، مُرغی وغیرہ ذَبح کرنا۔[1]

ہوٹل سے بِغیر اِجازت پانی پینا یا ہاتھ دھونا کیسا؟

سُوال: کیا ہوٹل سے بِغیر پوچھے پانی پی سکتے ہیں یا وہاں کا کھانا نہ کھانے کے باوُجود ہاتھ دھو سکتے ہیں؟

جواب: مالِک کی اِجازت کے بِغیر اِستعمال نہیں کر سکتے۔ بہارِ شریعت میں ہے: بالغ کا بھرا ہوا (پانی جو اُس کی مِلک ہو) بِغیر اِجازت صَرف (اِستعمال) کرنا بھی حرام ہے۔[2] ہاں اگر اِجازت ہو تو حَرَج نہیں، اِجازت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں: اِجازت صَراحۃً ہو جیسے مالِک نے زبان سے کہہ دیا کہ گاہک غیر گاہک ”ہر ایک کو پینے اور اِستعمال کرنے کی اِجازت ہے۔“ یا یہی اَلفاظ کسی ٹنکی یا واٹر کُولر پر لکھوا دیئے یا کوئی اور ذَرِیعہ جس سے مالِک کی طرف سے اِجازت معلوم ہو جائے۔ اِجازت دَلالۃً ہو جیسا کہ وہاں عُرف وعادت ہو کہ مُسافِروں یا راہ گیروں کو پانی پینے سے منع نہیں کیا جاتا جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سبیل کے پانی کے بارے میں فرماتے ہیں: مالکِ آب (یعنی پانی کے مالِک) کی اِجازت مُطلَقاً یا اس شخصِ خاص کے لئے صَراحۃً خواہ دَلالۃً ثابت ہو۔صَراحۃً یہ کہ اُس نے یہی کہہ کر سبیل لگائی ہو کہ جو چاہے پئے، وُضو کرے، نہائے اور اگر فقط پینے اور وُضو کے لئے کہا تو اس سے غسل رَوا (یعنی جائز) نہ ہو گا اور خاص اُس شخص کے لئے یوں کہ سبیل تو پینے ہی کو لگائی مگر اُسے اُس سے وُضو یا غسل کی اِجازت خود دیا اس کے سُوال پر دی اور دَلالۃً یوں کہ لوگ اِس سے وُضو کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا یا سقایہ قدیم ہے اور ہمیشہ یُوں ہی ہوتا چلا آیا ہے یا پانی اس دَرجہ کثیر ہے جس سے ظاہِر ہے کہ صِرف پینے کو نہیں مگر جبکہ ثابت ہو کہ اگرچِہ کثیر ہے صِرف پینے ہی کی اِجازت دی ہے فَاِنَّ الصَّرِیۡحَ یَفُوۡقُ الدَّلَالَۃَ

[1] بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۸۱، حصّہ:۶۔

[2] بہارِ شریعت، ۱/ ۳۳۴، حصّہ:۲۔

www.dawateislami.net

(یعنی صَراحت کو دَلالت پر فوقیت حاصِل ہے) اور شخصِ خاص کے لئے یُوں کہ اِس میں اور مالکِ آب میں کمالِ اِنبِساط و اِتحاد ہے یہ اس کے ایسے مال میں جیسا چاہے تصَرُّف کرے، اُسے ناگوار نہیں ہوتا۔[1] اِسی کی مثل چند مَسائلِ فِقْہِیَّہ ذِکر کرنے کے بعد جلد2 صفحہ 489 پر فرماتے ہیں: "خُلاصہ یہ ہے کہ اصل دارومدار عُرف پر ہے۔" بہر حال اِجازت کی جو صُورت بھی ہو اس کے مُطابق ہی پانی اِستعمال کر سکتے ہیں یعنی جس کام کے لئے، جتنے اِستعمال کی اِجازت ہو، اِسی قدر اسی کام میں صَرف کیا جا سکتا ہے جیسے پانی پینے کے لئے ہے تو کپڑا وغیرہ نہیں دھو سکتے یا کسی بڑے برتن یا واٹر کولر وغیرہ میں بھر کر دوسری جگہ نہیں لے جا سکتے۔ اِسی طرح اِستعمال عُرف و عادت سے ہٹ کر ہو تو بھی مالِک سے اِجازت لئے بِغیر اِستعمال نہیں کر سکتے۔ پھر یہ اِجازت ہوٹل کے مالِک سے یا اس کے قائم مقام سے لی جائے۔ صِرف "بیرے" یعنی ہوٹل کے مُلازم کی اِجازت بھی کافی نہیں۔

مالِک کی اِجازت کے بِغیر پتّھر اُٹھانے کا حکم

سُوال: کیا ہم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ادا کو اپنانے کے لئے سڑک پر پڑے ہوئے پتّھروں کے ڈھیر میں سے گول پتّھر چُن سکتے ہیں؟

جواب: اِس اَدا کو اپنانا اگرچِہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غیر ضَروری گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُبارک مُنہ میں پتّھر لئے رہتے تھے۔[2] سڑک پر پڑے ہوئے پتھر اُٹھانے کی مختلف صورتیں ہیں: مثلاً (۱) اگر کسی جگہ اِستعمال میں آنے والے قیمتی پتھروں کا ڈھیر ہو وہاں سے اُٹھانا منع ہے کہ تعمیر میں اِستعمال ہونے والے پتھر کسی جگہ جمع شُدہ رکھے ہوں ان میں سے لینا کسی کی ملکیت میں ناجائز تصَرُّف ہے۔ (۲) اگر پتھر قیمتی نہ ہوں یعنی ایسے نہ ہوں جو بکتے ہوں، عام راستے پر پڑے ہوں انہیں اُٹھانے میں حرج نہیں کہ وہ کسی کی ملکیت میں نہیں۔ (۳) یونہی تعمیراتی کم قیمت پتھروں میں سے کوئی ایک آدھ پتھر عام راستے پر پڑا ہوا نظر آئے تو اُسے اُٹھانے میں

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۸۱۔

2 ...... کیمیائے سعادت، رکن سوم، مھلکات، ۲/ ۵۶۳۔

www.dawateislami.net

بھی حَرَج نہیں کہ معمولی بے قیمت سی چیز ہے، مالک کی طرف سے ایسی معمولی سی بے قیمت چیزیں اگر کہیں پڑی ہوں تو دَلالۃً اِباحت ہوتی ہے جو چاہے اِستعمال کر لے۔ جیسا کہ علّامہ ابنِ نُجَیم مِصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کوئی ایسی چیز پائی جو بے قیمت ہے جیسے کھجور کی گٹھلی، اَنار کا چھلکا ایسی اَشیا میں اِعلان کی حاجت نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے اسے چھوڑ دینا اِباحت (یعنی دوسروں کے لئے جائز کر دینا) ہے کہ جو چاہے لے لے اور اپنے کام میں لائے اور یہ چھوڑنا تَمْلِیك (مالک بنانا) نہیں کہ مَجْہُول (نامعلوم) کی طرف سے تَمْلِیك (مالک بنانا) صحیح نہیں لہٰذا وہ اب بھی مالک کی مِلک میں باقی ہے اور (بعض فقہائے کرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ) یہ حکم اُس وقت ہے کہ وہ مُتَفَرِّق (منتشر) ہوں اور اگر اکٹھّی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مالک نے کام کے لئے جمع کر رکھی ہیں لہٰذا محفوظ رکھے۔[1]

پُرانی قبض دُور کرنے کے چند آسان نسخے

سُوال: پُرانی قبض دُور کرنے کے لئے چند آسان نسخے اِرشاد فرمادیجئے۔

جواب: روزانہ پانچ عَدد اَنجیر کھالیا کریں۔ چار، پانچ عَدد بیج سمیت پکّے اَمرود کھا لیجئے۔ مُناسِب مِقدار میں پپیتا کھالیجئے اِنْ شَآءَ الله پیٹ صاف ہو جائے گا۔ ہر چوتھے دِن تین چار چمچ اِسپغول کی بھوسی یا ایک چمچ کوئی سا بھی ہاضِم چُورن پانی کے ساتھ نِگل لیجئے۔ اِسپغول یا ہاضم چُورن کے روزانہ اِستعمال سے اکثر یہ بے اَثر ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کا ڈاکٹر اِجازت دے تو ہر دو یا تین ماہ بعد پانچ دِن تک صبح و شام ایک ایک ٹِکیہ گرامیکس ۴۰۰ ملی گرام Gramex 400mg (Metronidazole) اِستعمال کیجئے۔ قبض، بد ہضمی وغیرہ اَمراض اور پیٹ کی اِصلاح کے لیے اِنْ شَآءَ الله ایک بہترین دَوا ثابت ہو گی لیکن جب بھی اِس ٹکیہ کا اِستعمال شروع کریں تو مسلسل پانچ دِن پورے کرنا ضَروری ہے۔ خالی پیٹ میں بھی لے سکتے ہیں۔

❁❁❁

---

1 ..... بحر الرائق، کتاب اللقطة، ۵/ ۲۵۶ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

رِزق ضائع ہونے سے بچانے کے 9 مدنی پھول

(1) کھانے کے دوران روٹی ہمیشہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑنے کی عادت بنایئے (2) کوئی لقمہ یا دانہ اگر گر جائے تو اُٹھا کر پونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفِرت کی بِشارت ہے (3) دستر خوان پر گرنے والے دانے اِحتیاط کے ساتھ گائے، بکری، مُرغی نیز چیونٹیوں کو بھی کھلائے جاسکتے ہیں (4) کھانے یا شربت وغیرہ پینے کے بعد برتن چاٹ کر دھو کر پی لیجئے! غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (5) گلاس میں بچا ہُوا مسلمان کا صاف ستھرا جھوٹا پانی خوامخواہ پھینک دینا اِسراف ہے (6) بچی ہوئی روٹیاں بھی ضائع نہ ہونے دیجئے، جانوروں کو کھلا دیجئے یا ٹکڑے کر کے شوربے میں پکا لیجئے، بہترین کھانا بن جائے گا۔ (ماخوذ از کھانے کا اِسلامی طریقہ، ص8 تا 32) (7) ہڈی وغیرہ اِس قدر چُوس چاٹ لیجئے کہ بوٹی کا کوئی جُز اور کسی قسم کے غذائی اَثرات باقی نہ رہیں، ضَرورتاً رِکابی میں ہڈی جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی دانہ وغیرہ اَٹکا ہو تو باہَر آجائے (8) اکثر لوگ مچھلی کی کھال پھینک دیتے ہیں اِسے بھی کھا لینا چاہئے۔ (ماخوذ از آدابِ طعام، ص97)

آج تک جتنا بھی اسراف ہوا اُس سے توبہ کر لیجئے! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مُصطفٰے! میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بَخش دے۔

(آدابِ طعام، ص78)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گونگے بہروں کے بارے میں سُوال جواب

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

معلومات سے کورا گونگا بہرا

گونگے بہرے اِسلامی بھائیوں اور عُمُومی اِسلامی بھائیوں پر مشتمل ایک مَدَنی قافلہ راہِ خدا میں سفر کرتا ہوا کسی علاقے میں پہنچا۔ وہاں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے ایک گونگے بہرے نوجوان پر اِشاروں کی زبان میں اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے جب اُسے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق بتایا گیا تو وہ چونک کر اِشاروں میں پوچھنے لگا: یہ کون ہیں؟ یعنی وہ گونگا بہرا نوجوان، نبیِّ آخر الزمان، سُلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بالکل ہی اَنجان تھا۔ بہر حال مبلغِ دعوتِ اِسلامی نے اس کو اِشاروں کی زبان میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق بتایا۔

آہ! ان بے چاروں کو دِین کون سکھائے! یقیناً یہ بھی ہمارے اِسلامی بھائی ہیں، ہماری توجُّہ کے مُنتظِر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه ان کی راہ نُمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کی طرف سے ”مجلس برائے خُصُوصی اِسلامی بھائی“ قائم کی گئی ہے جو اِن میں مَدَنی کام کر

---

1 ...... فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰۔

www.dawateislami.net

رہی ہے اِسلامی بھائیوں کیلئے قُفلِ مدینہ کورس کروانے یعنی گونگے بہروں کی اِشاروں کی زبان سکھانے کا باقاعدہ سلسلہ ہے اور اِشاروں کی زَبان جاننے والے مُبَلِّغِین ان کی تربیت کرتے ہیں۔ اِن کی کوششوں سے ڈھیروں ڈھیر گونگے بہرے اور نابینا اِسلامی بھائی ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں کی تَربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر بھی اِختیار کرتے ہیں۔ گونگے بہروں کی راہ نمائی کیلئے بعض شرعی اَحکام سُوالاً جواباً پیش کئے جاتے ہیں۔

نماز کا بیان

تکبیرِ تحریمہ

سُوال: گونگے شخص کیلئے تکبیر تحریمہ (یعنی نماز کی پہلی تکبیر) کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: گونگا یا ایسا شخص جس کی زبان کسی بھی وجہ سے بند ہوگئی ہو اس پر تکبیرِ تحریمہ میں تَلَفُّظ (یعنی اَلفاظ ادا کرنا) ضَروری نہیں، دِل میں اِرادہ کرلینا ہی کافی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: جو شخص تکبیر کے تَلَفُّظ پر قادِر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زَبان بند ہو اُس پر تَلَفُّظ واجِب نہیں، دِل میں اِرادہ کافی ہے۔ (1)

قِراءَت

سُوال: گونگے کیلئے قِراءَت (قرآنِ پاک کی تلاوت) کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: گونگا چُونکہ قرآنِ مجید پڑھنے پر قادِر نہیں ہوتا اِس لئے اس پر قراءَت کرنا لازِم نہیں ہے۔ (2)

سُوال: گونگا بہرہ قیام میں کیا کرے گا؟ کیا بمقدارِ فرض وواجب قِراءَت، چُپ کھڑا رہے گا؟

جواب: جی ہاں! قیام میں بمقدار فرض وواجب قِراءت چُپ کھڑا رہے گا۔

ناپاکی کی حالت اور قِراءَت

سُوال: اگر کسی گونگے نے غسل فرض ہونے کی حالت میں قِراءَت (قرآنِ پاک کی تلاوت) کا اِشارہ کیا تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

(1) ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۰۸، حصہ:۳۔

(2) ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۲۲۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں، اِس صورت میں یہ گناہ گار ہو گا کیونکہ اِس کے حق میں اِشارہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی بولنے والے کا کلام (بات) کرنا۔ لہٰذا جس طرح بولنے والے کے لئے ناپاکی (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں قراءَت کرنا حرام ہے اِسی طرح گونگے کیلئے بھی قراءَت کا اِشارہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ عُلَمائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: اگر کسی گونگے نے ناپاکی (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں قراءَت کا اِشارہ کیا تو اس کا یہ عمل حرام ہو گا۔[1]

اِمامت

سُوال: کیا گونگا بولنے پر قدرت رکھنے والوں کی اِمامت کر سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: قاری (یعنی دُرُست قرآن پڑھنے والا جس کی نماز دُرُست قرآن پڑھنے کی وجہ سے فاسد نہ ہوتی ہو) کو گونگے اور اُمّی (یعنی غَلَط قرآن پڑھنے والا جس کی نماز غَلَط قرآن پڑھنے کی وجہ سے فاسِد ہوتی ہو) کی اِقتدا کرنا صحیح نہیں ہے۔[2]

سُوال: تو کیا گونگا گونگوں کا بھی اِمام نہیں ہو سکتا؟

جواب: گونگا گونگوں کا اِمام ہو سکتا ہے۔ فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: اگر گونگا گونگوں کی اِمامت کرے تو سارے گونگوں کی نماز ہو جائے گی۔[3]

سُوال: گونگا، اُمّی کا اِمام بن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا اُمّی جو کہ دُرُست طور پر تکبیرِ تحریمہ بھی نہ کہہ سکتا ہو، گونگا اُس کی اِمامت کر سکتا ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر اُمّی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اِقتدا کر سکتا ہے۔[4]

سُوال: کیا گونگا اُمّی کی اِقتدا کر سکتا ہے؟

---

1. قرۃ عیون الاخیار تکملۃ رد المحتار، کتاب الاقرار، ۱۲/۱۴۶۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، ۱/۸۶۔
3. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، ۱/۸۳۔
4. رد المحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/۳۹۱–بہارِ شریعت، ۱/۵۷۰، حصہ:۳۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں، گونگا اُمّی کی اِقتِدا میں نماز ادا کر سکتا ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اُمّی گونگے کی اِقتِدا نہیں کر سکتا گونگا اُمّی کی کر سکتا ہے۔[1]

نماز کی سنتیں

سُوال: اگر مقتدی بہرا ہو اور امام بِالْجَہر (یعنی بلند آواز سے) قراءت شروع کر دے جبکہ ابھی مقتدی نے ثنا نہیں پڑھی تو کیا اس کیلئے بھی خاموش رہنے اور ثنا نہ پڑھنے کا حکم ہو گا؟

جواب: جی ہاں، بہرے کے لئے بھی یہی حکم ہے یعنی بہرا بھی ثنا نہ پڑھے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: امام نے بِالجہر قِراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے اِمام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جُمعہ و عیدین میں پچھلی صَف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قِراءت نہیں سُنتے۔[2] امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔[3]

نمازی گونگا

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے لیاقت آباد کی ایک مسجِد کے امام صاحِب کے بیان کا خُلاصہ ہے: کچھ دِنوں سے جب بھی میں مسجِد میں داخِل ہوتا تو ایک نوجوان کو پہلی صَف میں موجود پاتا، جو اذان سے پہلے ہی آ کر بیٹھ جاتا اور ذِکر و اَذکار میں مشغول رہتا۔ میں ان سے بے حد مُتأثِّر ہوا کہ آج کے پُرفِتَن دَور کے اندر بھرپور جوانی میں عبادت کا ایسا جَذبہ...!! نوجوان کا یہ بھی مَعمول تھا کہ بہُت دیر تک دُعائیں مانگتا رہتا۔ میں نے ایک دِن اُن سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ قوّتِ گویائی اور سَماعت سے محروم (یعنی گونگے بہرے) ہیں۔ مزید معلومات کی تو پتا چلا کہ یہ نیک نمازی گونگے بہرے اِسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ عاشقانِ رَسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں بھی سُنّتوں بھرا سفر فرماتے ہیں۔ اب تک یہ 30 دِن کے مَدَنی قافلوں میں

---

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۳۹۱- بہار شریعت، ۱/۵۷۰، حصہ:۳۔

2 ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، ۱/۹۰ - غنیۃ المتملی، ص ۳۰۴۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ۲/۲۳۲- بہارِ شریعت، ۱/۵۲۳، حصہ:۳۔

www.dawateislami.net

دو مَرتبہ سفر کی سعادت حاصِل کر چکے ہیں۔ اس علاقے کے اسلامی بھائیوں کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس گونگے بہرے اسلامی بھائی کو مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے ایسا خوفِ خُدا حاصِل ہوا کہ یہ اکثر تنہائی میں بیٹھ کر دُعائیں مانگتے اور خوفِ خُدا سے روتے دِکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ گونگے بہرے اِسلامی بھائی کے والد صاحِب کا بیان کچھ یُوں ہے کہ میرا بیٹا اب پابندی کے ساتھ نَماز ادا کرتا ہے، اِس کے عِلاوہ دِیگر مَدَنی اِنعامات کے ساتھ ساتھ گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کے اِس مَدَنی اِنعام: ”کیا آج آپ نے قرآنِ پاک (کنزالایمان) میں کم از کم ایک رُکوع کی زیارت فرمائی؟“ پر بھی عمل کرتا ہے چُنانچِہ میرا بیٹا روزانہ قرآنِ مجید کی زیارت کرتا ہے اور اسے چُومتا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کا میرے اُوپر بہُت بڑا اِحسان ہے جس نے میرے بیٹے کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔

سجدۂ تِلاوَت

سُوال: اگر کسی بہرے نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو کیا اس پر سجدہ واجِب ہو گا؟

جواب: اگر اِتنی آواز تھی کہ اگر وہ بہرا نہ ہوتا تو سُن لیتا تو سجدہ واجِب ہو گیا ورنہ نہیں۔ فتاوٰی ہندیہ میں ہے: اگر کسی بہرے نے آیتِ سجدہ تلاوت کی اور بہرا ہونے کی وجہ سے نہ سُنی (یعنی اِتنی آواز تھی کہ بہرا نہ ہوتا تو سُن لیتا) تو اس پر سجدۂ تلاوت واجِب ہو جائے گا۔[1]

جُمُعہ کا بیان

سُوال: اگر خطیب نے عاقِل بالغ مَرد بہروں کے سامنے خطبۂ جُمُعہ پڑھا تو کیا خطبہ ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خطبۂ جُمُعہ کیلئے یہ شرط ہے کہ اِتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی اَمرِ مانع (یعنی رُکاوٹ) نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا، یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دُور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقِل بالغ مَرد

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/ ۱۳۳۔

www.dawateislami.net

ہیں تو ہو جائے گا۔[1]

سُوال: جُمعہ کیلئے شرط ہے کہ اِمام کے عِلاوہ کم از کم تین اَفراد ہوں، اگر وہ تینوں گونگے ہوں تو کیا جمعہ دُرُست ہو جائے گا؟

جواب: اگر جُمعہ میں امام کے عِلاوہ تین مقتدی گونگے ہوں جب بھی جمعہ دُرُست ہو جائے گا۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر تین غُلام یا مُسافر یا بیمار یا گونگے یا اَن پڑھ مقتدی ہوں تو جُمعہ ہو جائے گا، صِرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔[2]

حَجّ کا بیان

سُوال: نیت کرنے کے بعد اِحرام کے لیے ایک بار زَبان سے "لَبَّیْك" کہنا ضَروری ہے، گونگے کے لیے کیا حکم ہو گا؟

جواب: صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِحرام کے لئے ایک مَرتبہ زَبان سے "لَبَّیْك" کہنا ضَروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا اور کوئی ذِکرِ اِلٰہی کیا اور اِحرام کی نیّت کی تو اِحرام ہو گیا مگر سُنَّت "لَبَّیْك" کہنا ہے۔ گونگا ہو تو اُسے چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔[3]

کیا گونگا ذَبح کر سکتا ہے؟

سُوال: کیا مسلمان گونگے کا ذَبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟

جواب: جی ہاں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: گونگے کا ذَبیحہ حَلال ہے۔[4]

سَلام کا بیان

سُوال: اگر بہرے نے کسی کو سَلام کیا تو اس کے جواب کی کیا صورت ہو گی؟

---

1. درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، ۳/ ۲۲ ماخوذاً- بہارِ شریعت، ۱/ ۷۶۶، حصہ:۴۔
2. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعۃ، ۱/۱۴۸-رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی قول الخطیب، ۳/۲۷۔
3. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، ۱/ ۲۲۲ -بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۷۴، حصہ:۶۔
4. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنہ وشرائطہ وحکمہ وانواعہ، ۵/۲۸۶ -بہارِ شریعت، ۳/ ۳۱۶، حصہ:۱۵۔

www.dawateislami.net

جواب: بہرے کے سَلام کے جواب میں صِرف ہونٹوں کو جُنبِش دینا(یعنی ہونٹ ہلا دینا) ہی کافی ہے۔ فقہائے کِرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: سَلام اِتنی آواز سے کہے کہ جس کو سَلام کیا ہے وہ سُن لے اور اگر اِتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔ جوابِ سَلام بھی اِتنی آواز سے ہو کہ سَلام کرنے والا سُن لے اور اِتنا آہستہ کہا کہ وہ سُن نہ سکا تو واجِب ساقِط نہ ہوا۔ اور اگر وہ (سَلام کرنے والا) بہرا ہے تو اس کے سامنے ہونٹ کو جُنبِش دے کہ اس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے۔[1]

عاشقِ رَسُول گونگا

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اِسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح بتایا کہ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں تربیّتی نِشَست میں شریک گونگے بہرے اِسلامی بھائیوں میں ایک مبلغ اِشاروں کی زبان میں بیان فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے دُرُودِ پاک کی فضیلت بتائی کہ اللہ پاک کی خاطِر آپس میں مَحبّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2] تو ایک گونگے اِسلامی بھائی نے بعدِ بیان مبلغ اِسلامی بھائی کو اِشارے میں دَرخواست کی کہ مجھے دُرُودِ پاک اور سَلام کرنا سکھائیں۔ مبلغ اسلامی بھائی نے ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں مذکورہ چیزیں سکھانا شروع کیں۔ وہ گونگے بہرے اسلامی بھائی پابندی سے نِشَست میں شرکت فرماتے رہے۔ آخر کار انہوں نے کچھ ہی عرصے میں اِشاروں کی زَبان میں سَلام کرنا اور دُرُودِ پاک پڑھنا سیکھ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے اپنا معمول بنا لیا کہ جب بھی کسی سے ملاقات ہوتی ہے تو پہلے سَلام کرتے ہیں اور پھر مُصافحہ کرکے (یعنی ہاتھ مِلا کر) دُرُودِ پاک ضَرور پڑھتے ہیں۔

نِکاح کا بیان

سُوال: گونگے کا نِکاح کس طرح ہوگا؟

---

1. فتاویٰ بزازیۃ علی ھامش الفتاویٰ الھندیۃ، ۶/۳۵۵۔
2. مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹، حدیث: ۲۹۵۱۔

www.dawateislami.net

جواب: گونگے کا نِکاح اِشارے کے ذَرِیعے ہو گا جبکہ اِس کا اِشارہ سمجھ میں آتا ہو۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: نِکاح جس طرح بول کر ہوتا ہے اِسی طرح گونگے کے اِشارے سے بھی ہو جائے گا، جبکہ اس کے اِشارے سمجھ میں آتے ہوں۔ [1]

سُوال: کیا گونگے ایسوں کے نِکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں جو بولنے پر قادِر ہوں؟

جواب: فتاویٰ ہندیہ میں ہے: گونگے (نِکاح کے) گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے ہاں اگر گونگا ہو بہرا نہ ہو تو ہو سکتا ہے۔ [2]

سُوال: دو گواہوں میں سے اگر ایک گواہ بہرا ہو اور کوئی اس کے کان پر چیخ کر کہے اور وہ سُن لے تو کیا اب نکاح دُرُست ہو جائے گا؟

جواب: اگرچہ ایک ہی گواہ بہرا ہو اور کوئی اس کے کان پر چیخے تو وہ سُن لے تب بھی نِکاح اُس وَقت تک دُرُست نہیں ہو گا جب تک کہ دونوں گواہ ایک ساتھ اِیجاب و قبول نہ سُن لیں۔ فتاویٰ خانیہ میں ہے: ایک گواہ سُنتا ہوا ہے اور ایک بہرا۔ بہرے نے نہیں سُنا اور اس سُننے والے یا کسی اور نے چِلّا کر اس کے کان میں کہا نِکاح نہ ہوا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقِدَین (یعنی مُعاملے کے دونوں فریقین مثلاً دُولہا و وکیل یا دُولہا اور دُلہن) سے نہ سُنیں۔ [3]

سُوال: نکاح میں اِیجاب و قبول سے کیا مُراد ہے؟

جواب: اِیجاب و قبول مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا، دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نِکاح کے رُکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ اِیجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے اَلفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ عورت کی طرف سے اِیجاب ہو اور مَرد کی طرف سے قبول بلکہ اِس کا اُلٹ بھی ہو سکتا ہے۔ [4]

سُوال: اگر عاقِدَین (اِیجاب و قبول کرنے والے دونوں) گونگے ہوں تو کیا گونگے اس نِکاح کے گواہ بن سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اگر مَرد و عورت دونوں گونگے ہوں تو گونگے اور بہرے بھی اِس نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ

---

1 ......فتاویٰ هندية، كتاب النكاح، الباب الثانی فيما ينعقد به النكاح و مالا ينعقد به، ۱/ ۲۷۰۔

2 ......فتاویٰ هندية، كتاب النكاح، الباب الاول فی تفسيره شرعاً و صفته و ركنه و شرطه و حكمه، ۱/ ۲۶۸۔

3 ...... فتاویٰ خانية، كتاب النكاح، الباب الاول فيما يتعلق به انعقاد النكاح، ۱/ ۱۵۶۔

4 ...... درمختار و رد المحتار، كتاب النكاح، ۴/ ۷۸-۶۸ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فتاویٰ شامی میں ہے: عاقِدَین (اِیجاب وقبول کرنے والے دونوں) گونگے ہوں تو نِکاح اِشارے سے ہو گا۔ لہٰذا اِس نِکاح کا گواہ گونگا بھی ہو سکتا ہے اور بہرا بھی۔[1]

طَلاق کا بیان

سُوال: اگر کسی گونگے نے اپنی بیوی کو اِشارے کے ذَرِیعے طَلاق (طَ۔لا۔ق) دی تو کیا طَلاق ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں، طَلاق ہو جائے گی، لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وہ لکھنا نہ جانتا ہو ورنہ لکھ کر دے گا تو ہی ہو گی۔ فَتْحُ الْقَدِیْر میں ہے: گونگے نے اِشارے سے طَلاق دی ہو گئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو اور لکھنا جانتا ہو تو اِشارے سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہو گی۔[2]

سُوال: کیا اِشارے سے ہر گونگے کی طَلاق ہو جاتی ہے یا صِرف اُسی کی ہوتی ہے جو کہ پیدائشی گونگا ہو؟

جواب: اِس سے مُراد پیدائشی گونگا ہے اگر کوئی بعد میں گونگا ہوا اور یُوں ہی رہا یہاں تک کہ اس کے اِشارے سمجھ میں آنا شروع ہو گئے جب تو طَلاق ہو جائے گی اور اگر سمجھ میں نہ آتے ہوں یا ان میں شک ہوتا ہو تو نہیں ہو گی۔ چُنانچِہ فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: گونگے کی طَلاق اِشارے کے ذَرِیعے ہو جاتی ہے اِس گونگے سے مُراد وہ ہے جو کہ پیدائشی گونگا ہو یا بعد میں ہوا ہو اور اس کے اِشارے سمجھ میں آنے لگ گئے ہوں اور اگر اس کے اِشارے ایسے مَعروف نہ ہوں کہ جو کہے سمجھ میں آ جائے یا اس میں شک ہوتا ہو تو باطِل ہے (یعنی طَلاق نہ ہو گی۔)[3]

سُوال: اگر گونگے نے اِشارے کے ذَرِیعے تین سے کم طَلاقیں دیں تو وہ کون سی طَلاق قرار دی جائے گی؟

جواب: گونگے نے اگر اِشارے کے ذَرِیعے تین سے کم طَلاقیں دیں تو وہ رَجعی شُمار ہوں گی۔ فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: گونگے نے جو طَلاق اِشارے سے دی اگر تین سے کم ہے تو طَلاقِ رَجعی[4] شُمار ہو گی۔[5]

---

1. ردالمحتار، کتاب النکاح، الخصاف کبیر فی العلم یجوز الاقتداء بہ، ۴/۹۹۔
2. فتح القدیر، کتاب الطلاق، فصل ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا... الخ، ۳/۳۴۸۔
3. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیرہ ورکنہ وشرطہ... الخ، ۱/۳۵۴۔
4. طلاقِ رَجعی کی تفصیلی معلومات کیلئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 2، حصہ 8 سے "رجعت کا بیان" مُلاحظہ فرمائیے۔
5. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیرہ ورکنہ وشرطہ... الخ، ۱/۳۵۴۔

www.dawateislami.net

ظِہار کا بیان

سُوال: اگر گونگا ظِہار (اس کی تعریف آگے موجود ہے) کرے تو کیا دُرُست ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں، اگر گونگے کے اِشارے سمجھ میں آتے ہیں تو اس کا اِشارے کے ذَرِیعے کیا ہوا ظِہار ہو جاتا ہے اور اگر لکھنا جانتا ہو تو لکھنے سے بھی واقع ہو جائے گا جبکہ اس کی نیّت بھی ظِہار کی ہو۔ چُنانچہ فقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: گونگے نے لکھ کر یا ایسے اِشارے سے ظِہار کیا جو کہ معلوم ہو اور اس کی نیّت بھی ہو تو ظِہار لازِم (یعنی لاگو) ہو جائے گا، جس طرح کہ اس کی دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے۔ [1]

سُوال: ظِہار [2] کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنی بیوی کو یا اس کے کسی جُزوِ شائع کو (یعنی مثلاً اس کے آدھے حصے کو) یا ایسے جُز (حصے) کو جو کہ کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو (یعنی وہ حصّۂ بدن بول کر پورا جسم مُراد لیا جاتا ہو جیسے سر، گردن وغیرہ) ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو (جیسے ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بھانجی، بھتیجی) یا اس کے کسی ایسے عُضْو (حصے) سے تشبیہ دینا کہ جس کی طرف دیکھنا (اس کے لئے) حرام ہو (جیسے شرمگاہ، ران، پیٹ اور پیٹھ وغیرہ) مَثَلًا (بیوی سے) کہا کہ تُو مجھ پر میری ماں کی مِثْل (طرح) ہے یا تیرا سَر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مِثْل ہے۔ [3]

سُوال: ظِہار کا حکم کیا ہے؟

جواب: اِس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مَرد ظِہار کا کفّارہ ادا نہ کرلے اُس وَقت تک اپنی بیوی سے جماع کرنا، شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا (شہوت سے) اس کو چھونا یا (شہوت کے ساتھ) اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں، مگر لَب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں۔ [4]

سُوال: ظِہار کا کفّارہ کیا ہے؟

---

1. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظھار، ۱/۵۰۸۔
2. ظِہار کے تفصیلی احکام کیلئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد2، حصّہ 8 میں "ظِہار کا بیان" اور "کفّارے کا بیان" پڑھ لیجئے۔
3. بہارِ شریعت، ۲/ ۲۰۵، حصہ ۸۔
4. جوھرۃ النیرۃ، الجزء الثانی، ص ۸۲ کراچی – درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطلاق، ۵/ ۱۳۰ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

جواب: گونگا اور غیر گونگا دونوں ہی کیلئے ظِہار کے کَفّارے کی تین صورتیں ہیں (۱) غلام یا کنیز آزاد کرے اگر اِس پر قدرت نہ ہو تو (۲) (سنِ ہجری کے) دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے اگر اِس پر قدرت نہ ہو تو (۳) ساٹھ مسکینوں کو دو وقت (یعنی صبح، شام کا) کھانا کھلائے یا 60 مَساکین کو صَدَقۂ فطر ادا کرے۔ (1)

سُوال: اگر بیوی سے جماع کرنا نہ چاہے یا بیوی ہی فوت ہو جائے تو کیا پھر بھی کفّارہ ادا کرنا ہو گا؟

جواب: نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ظِہار کرنے والا جماع کا اِرادہ کرے تو کفّارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفّارہ واجِب نہیں اور اگر اِرادۂ جماع تھا مگر زَوجہ مَر گئی تو واجِب نہ رہا۔ (2)

لِعان کا بیان

سُوال: لِعان کسے کہتے ہیں؟

جواب: مَرد نے اپنی عورت کو زِنا کی تُہمت لگائی اِس طرح کہ اگر اَجنبیہ عورت کو لگاتا تو حدِّ قَذف (یعنی تہمتِ زِنا کی حَد) اِس پر لگائی جاتی۔ یعنی عورت عاقِلہ (یعنی عقل والی)، بالِغہ، حُرَّہ (یعنی آزاد)، مُسلِمہ، عَفِیفہ (یعنی پاک دامن) ہو تو لِعان کیا جائے گا۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حُضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مَرتبہ شہادت (گواہی) دے یعنی کہے کہ میں شہادت (گواہی) دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زِنا کی تُہمت لگائی اِس میں خُدا کی قسم میں سچا ہوں پھر پانچویں مَرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خُدا کی لعنت اگر اس اَمر میں کہ اس کو زِنا کی تُہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ "اس" سے عورت کی طرف اِشارہ کرے پھر عورت چار مَرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت (گواہی) دیتی ہوں خُدا کی قسم! اس نے مجھے زِنا کی تہمت لگائی ہے اِس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مَرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ پاک کا غضب ہو اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زِنا کی تُہمت لگائی۔ لِعان میں لفظ شہادت (گواہی) شرط ہے اگر یہ کہا کہ خُدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں لِعان نہ ہوا۔ (3)

سُوال: اگر میاں، بیوی دونوں یا ان میں سے کوئی ایک گونگا ہو تو کیا ان کے دَرمیان لِعان ہو جائے گا؟

---

1. بہارِ شریعت، ۲/ ۲۱۰ تا ۲۱۵، حصہ ۸ ماخوذاً۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ۱/ ۵۰۹۔
3. بہارِ شریعت، ۲/ ۲۲۰، حصہ ۸۔

www.dawateislami.net

جواب: جی نہیں۔ دُرِّ مختار میں ہے: اگر میاں بیوی دونوں گونگے ہوں یا کوئی ایک گونگا ہو تو ان کے دَرمیان لِعان نہیں ہو سکتا۔ (1)

سُوال: اگر لِعان کے بعد ابھی قاضی نے تفریق (جُدائی) نہیں کی تھی کہ ان میں سے کوئی گونگا ہو گیا تو کیا یہ لِعان دُرُست ہو جائے گا اور ان کے دَرمیان جُدائی ہو گی؟

جواب: نہیں۔ ان کے دَرمیان تفریق (جُدائی) نہیں ہو گی۔ فقہائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم فرماتے ہیں: اگر کوئی تفریق سے پہلے اور لِعان کے بعد گونگا ہو گیا تو ان کے دَرمیان تفریق (جُدائی) نہ ہو گی۔ (2)

سُوال: تو کیا اس صورت میں ان پر حَدّ (زِنا کی عورت پر، تُہمت کی شوہر پر) ہو گی؟

جواب: جی نہیں۔ اِس صورت میں کسی پر حد نہیں ہو گی، کیونکہ شُبہ آ گیا اور شُبہ کی وجہ سے حُدُود ساقِط (دُور) ہو جاتی ہیں۔ چُنانچہ دُرِّ مختار میں ہے: اور نہ کسی کو حَد لگے گی کیونکہ شُبہ کی وجہ سے حَد دور ہو جاتی ہے۔ (3)

قَسَم کا بیان

سُوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ کسی سے بھی کلام نہیں کروں گا، پھر اُس نے کسی گونگے یا بہرے سے کلام کر لیا تو کیا اس کی قسم ٹوٹ جائے گی؟

جواب: جی ہاں۔ فقہائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم فرماتے ہیں: اگر کسی نے قسم کھائی کہ کسی سے کچھ نہیں بولے گا اور گونگے یا بہرے سے کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (4)

عقیدے کا بیان

”اللہ“ کا اِشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟

سُوال: آج کل گونگے بہروں کو تربیّت دینے والے ”اللہ“ کا اِشارہ آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھوا کر سکھاتے ہیں یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

---

1 ...... درمختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۵/ ۱۶۲۔

2 ...... درمختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۵/ ۱۶۲۔

3 ...... درمختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۵/ ۱۶۲۔

4 ...... فتاوىٰ هندية، کتاب الايمان، الباب السادس فی اليمين علی الکلام، ۲/ ۱۰۰۔

www.dawateislami.net

جواب: یہ طریقہ قطعاً (قَطْ۔عاً) غَلَط ہے۔ ان بے چاروں کے ذِہن میں یہی نظریات بیٹھ جاتے ہوں گے کہ ” اللہ پاک اوپر ہے یا اوپر اُس کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یہ دونوں باتیں کُفر ہیں۔“ اللہ پاک جِہَت (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے اور مَکان سے بھی۔ آسمان کی طرف اِشارہ کرنے کے بجائے ان کو ہاتھ کے ذَرِیعے لفظ ”اللہ“ بنانا سکھانا چاہئے اور اِس کا طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔ سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں معمولی سی کُشادہ کر کے انگوٹھے کا سِرا اوپر کی طرف تھوڑا سا بڑھا کر شہادت کی اُنگلی کے پہلو کے وَسط میں لگا لیجئے اب سیدھی ہتھیلی کی پُشت کی طرف دیکھئے تو لفظ اللہ محسوس ہو گا۔ اِسی طرح کر کے اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی اگلی طرف دیکھیں گے تو اللہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔

فلمیں کُفریّات سیکھنے کا ذَرِیعہ ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے لئے مَکان اور جِہَت (یعنی سَمت) ثابِت کرنے والے جُملے لوگوں میں کافی رائج ہوتے جا رہے ہیں مَثَلاً ”اُوپر والا“ کہنا تو بہُت زیادہ عام ہے۔ جو کہ اکثر لوگوں نے زیادہ تر فلموں ڈراموں سے سیکھا ہے۔ چُونکہ ہر مسلمان کُفریات کی پہچان نہیں کر پاتا، اِس وجہ سے نہ جانے کتنے مسلمان روزانہ یہ غَلَطیاں کرتے ہوں گے۔ جن لوگوں سے زندگی میں کبھی ایک بار بھی یہ جُملہ صادِر ہو گیا ہو انہیں چاہیے کہ اس سے توبہ کریں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھیں اور اگر شادی شُدہ ہیں تو نئے سرے سے نِکاح بھی کریں۔ کاش! مسلمان بُرے خاتمے کا ڈر اپنے اندر پیدا کریں، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے کَنارا کشی اِختیار کریں اور ضَروریاتِ دِین کا عِلم حاصِل کریں۔ آہ! موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے! موت بیماریوں، دَھماکوں، ہنگاموں، سیلابوں، طوفانی بارِشوں، زَلزلوں، آتَش زدگیوں، نیز تیز رفتار گاڑیوں کے حادِثوں کے ذَرِیعے اچّھے خاصے کڑیل جوانوں کو بھی فوری طور پر اُچک کر لے جاتی ہے اور ساری خَرمستیاں اور فنکاریاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

جَل گئے پَروانے شَمعیں پانی پانی ہو گئیں
میرا تیرا ذِکر ہو کر انجمن میں رہ گیا

❁❁❁

www.dawateislami.net

”یاربِّ کرم کر“ کے نو حُروف کی نسبت سے کمپیوٹر وغیرہ استعمال کرنے والوں کے لئے 9 مدنی پھول

اَز: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

(1) کمپیوٹر مانیٹر کی جگہ کمپیوٹر ایل سی ڈی (L.C.D) یا ایل ای ڈی (L.E.D) آنکھوں کے لئے کم نقصان دہ ہے (2) کمپیوٹر اسکرین (Screen) کی روشنی زیادہ تیز نہ رکھیں اور نہ ہی سیور یا ٹیوب لائٹ کا عکس اس پر پڑنے دیں (3) اسکرین پر توجہ رکھنے کی کوشش پلکیں جھپکانا کم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے آنکھوں میں تکلیف ہو سکتی ہے، لہٰذا حسبِ معمول پلکیں جھپکاتے رہئے (4) پنکھے (Fan) وغیرہ کی ہوا براہِ راست آنکھوں پر نہ پڑنے دیجئے (5) آنکھوں اور اسکرین کا درمیانی فاصلہ 2 سے اڑھائی فُٹ رکھئے (6) اسکرین کو آنکھوں سے 4 یا 5 اِنچ (Inch) نیچے ہونا چاہئے (7) اگر نظر کے عینک (Glasses) استعمال کرتے ہیں تو کمپیوٹر پر کام کرتے وقت بھی اسے پہنے رہئے (8) ہر 19 منٹ بعد اسکرین سے نظریں ہٹا کر 19 فُٹ دور رکھی چیز کو 19 سیکنڈ دیکھ لیجئے۔ مثلاً سبز گنبد شریف کا ماڈل (Model) رکھ لیا اور ہو بھی مدینے کے رُخ پر (9) حدیث شریف میں ہے: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثْمِد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 4/115، حدیث: 349) ہو سکے تو سوتے وقت روزانہ اِثْمِد سرمہ لگا لیا کریں۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، محرم الحرام 1439/ اکتوبر 2017)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دَرَخت لگائیے ثواب کمائیے (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پودے لگانا کیسا؟

سُوال: پودے لگانا کیسا ہے؟

جواب: پودے لگانا ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک غُلام تھے، دورانِ غُلامی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بڑی تکالیف اُٹھائیں اور غُلامی ہی کی حالت میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور اِیمان لے آئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آقا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے یہ طے کیا کہ اگر تم مجھے 300 دَرَخت اور 40 اُوقیہ (یعنی 1600 دِرہم) سونا دے دو تو تم آزاد ہو۔ ایک رِوایت میں 40 اُوقیہ چاندی کا بھی ذِکر ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے 300 دَرَخت اور 40 اُوقیہ سونے (یا چاندی) کے حُصُول کے سلسلے میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِری دی اور اپنے مالِک کی طرف سے آزادی کی شَرائط بتاتے ہوئے عرض کی کہ یُوں میری آزادی کی صورت بن سکتی ہے۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا یہ عقیدہ اور اِیمان تھا کہ سرکار

1 ...... یہ رِسالہ ۲۲ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام ۱۴۳۹ھ بمطابق 4 اگست 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں "شجرکاری" کے متعلق ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کچھ دے سکتے ہیں۔ جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنَّت دے سکتے ہیں تو پھر دُنیا کا پودا اور 40 اُوقیہ سونا کیوں نہیں دے سکتے؟ دُنیا کی غُلامی سے کیوں نہیں چھڑا سکتے؟ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو۔ اب صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم میں سے کوئی کھجور کے 30 پودے لایا اور کوئی 50 تو اِس طرح 300 پودے جمع ہو گئے۔ ایک رِوایت کے مُطابق 500 پودے جمع ہوئے۔[1] پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو زمین ہموار کرنے کا حکم دیا اور جب زمین ہموار ہوئی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے پودے اپنے دَستِ مُبارک سے لگائے۔[2] ایک رِوایت کے مُطابق ایک پودا حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لگایا باقی سب پودے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لگائے۔[3] یوں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پودے لگانے کے بارے میں مختلف رِوایات ہیں۔ بہرحال جو پودے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارک سے لگائے وہ جلدی جلدی کھڑے ہو گئے اور ان میں کھجوریں بھی لگ گئیں۔ باقی رہا سونا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سونے کا ایک ٹکڑا بھی عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: حضور! سونے کے اِس چھوٹے سے ٹکڑے سے کیا ہو گا اور اِس سے میرا کام کیسے بنے گا؟ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم یہ سونا لو اور اس کے ذَرِیعے اَدائیگی کرو۔ چنانچہ جب اس سونے کے ٹکڑے کا وزن کیا گیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور وہ 40 اُوقیہ کے برابر ہو گیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ سب کچھ اپنے آقا کو دیا اور غُلامی سے آزادی حاصل کی۔[4] اِس رِوایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پودے لگائے ہیں لہٰذا اگر ہم اِس نیت سے پودے لگائیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پودے لگائے ہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب پائیں گے۔

---

1. ...... سننِ صغریٰ للبیہقی، کتاب المکاتب، باب الکتابة علی نجمین... الخ، ۲/۲۰۸، حدیث: ۴۸۲۸۔
2. ...... ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام سلمان الفارسی، ۸/۴۷۴، تحت الحدیث: ۳۹۴۶۔
3. ...... دلائل النبوة، باب ما ظهر فی النخل التی غرسها النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم... الخ، ۶/ ۹۷۔
4. ...... مسند امام احمد، حدیث سلمان الفارسی، ۹/۱۸۹، حدیث: ۲۳۷۹۸ ملتقطاً – ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام سلمان الفارسی، ۸/۴۷۴، تحت الحدیث: ۳۹۴۶۔

www.dawateislami.net

اہلِ فارس کی طویل عمر ہونے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت عظیم اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبت اور شفقت یافتہ صحابی ہیں اور یہ فارس کے رہنے والے تھے۔ فارِس کے رہنے والے لوگوں کی عمریں طویل ہوتی تھی۔[1] اِس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مُفَسِّرین کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: فارِس کے بادشاہ نہروں کی کُھدائی اور شجر کاری میں بہت رَغبت رکھتے تھے اِسی وجہ سے ان کی عمریں بھی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ ایک نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فارِس کے لوگوں کی لمبی عمر سے متعلق اللہ پاک کی بارگاہ میں اِستِفْسار کیا تو اللہ پاک نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ یہ لوگ میرے شہر کو آباد کرتے ہیں، اِسی وجہ سے یہ دُنیا میں زیادہ عرصہ زندہ رہتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بھی اپنی آخری عمر میں کھیتی باڑی شروع کر دی تھی۔[2] تو یوں شجر کاری (یعنی دَرخت لگانا) اور کھیتی باڑی کرنا صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے بھی ثابت ہے۔[3]

پودے لگانے کے فضائل

سُوال: کیا پودے لگانے کے فَضائل بھی ہیں؟[4]

جواب: جی ہاں! اَحادیثِ مُبارکہ میں پودے لگانے کے فَضائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ پودے لگانے کے فضائل پر تین فَرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجیے: (۱) جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے پھر اس میں سے جو پَرندہ یا اِنسان یا

---

1. حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر 350 سال ہوئی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۲۱تا۵۲۲)
2. تفسیر کبیر، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۶۱، ۶/ ۳۶۷۔
3. جیسا کہ ایک بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: دَرخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین دَرخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عِوَض (یعنی بدلے) جنّت میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/ ۲۵۲، حدیث: ۳۸۰۷) اِس رِوایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ پودے لگانا صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا بھی طریقہ ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اِن مذکورہ کلمات کو پڑھنے سے ہر ہر کلمے کے بدلے جنّت میں ایک ایک دَرخت لگا دیا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
4. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدَقہ شُمار ہو گا۔[1] (۲) جس نے کوئی دَرَخت لگایا اور اُس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صَبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اُس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اس (لگانے والے) کے لیے صَدَقہ ہے۔[2] (۳) جس نے کسی ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی گھر بنایا یا ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی دَرَخت اُگایا، جب تک اللہ پاک کی مخلوق میں سے کوئی ایک بھی اس میں سے نفع اُٹھاتا رہے گا تو اس (لگانے والے) کو ثواب ملتا رہے گا۔[3]

پودے لگانے کے بعد کی اِحتیاطیں

سُوال: پودے لگانے کے بعد کیا کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں؟[4]

جواب: پودے لگانے کے بعد یہ اِحتیاط کرنی ہے کہ پودے لگا کر انہیں چھوڑ نہ دیں کیونکہ اگر آپ پودے لگا کر انہیں چھوڑ دیں گے تو انہیں بکریاں چَر جائیں گی یا پَرندے کھا جائیں گے لہٰذا پودے لگانے بھی ہیں اور اُنہیں پانی بھی دینا ہے۔ نیز جب تک پودے تن آور نہ ہو جائیں تو جس طرح ماں باپ اپنے بچوں کی پَروَرِش کرتے ہیں اِسی طرح ان کی بھی دیکھ بھال کرنی ہے۔ اَلبتہ جب یہ پودے تن آور دَرَخت بن جائیں تو پھر انہیں خاص توجہ کی حاجت و ضَرورت نہیں رہتی بلکہ دَرَخت بن جانے کے بعد یہ از خود باقی رہ سکتے ہیں۔ نیز پودے لگانے کے بعد ان کی صفائی ستھرائی اور کانٹ چھانٹ کا بھی خیال رکھنا ضَروری ہے تاکہ کسی کو بھی ان کی شاخوں اور ان سے جَھڑنے والے پتوں وغیرہ سے اِیذا نہ ہو۔

شجرکاری کے سائنسی فَوائد

سُوال: سائنسی اِعتبار سے شجرکاری کے کچھ فَوائد بیان فرما دیجیے۔[5]

جواب: سائنسی تحقیق کے مُطابق بھی شجرکاری (یعنی دَرَخت لگانے) کے بڑے فَوائد ہیں۔ دَرَخت اور پودے کاربن ڈائی

---

1. بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب فضل الزرع والغرس اذا اكل منه، ۲/۸۵، حدیث: ۲۳۲۰۔
2. مسند امام احمد، حديث عمرو بن القاری عن ابيه عن جده، ۵/۵۷۴، حدیث: ۱۶۵۸۶۔
3. مسند امام احمد، حديث معاذ بن انس الجهنی، ۵/۳۰۹، حدیث: ۱۵۶۱۶۔
4. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
5. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

آکسائیڈ لیتے اور آکسیجن فَراہم کرتے ہیں۔ آکسیجن اِنسانی زندگی کے لیے اِنتہائی ضَروری ہے، اِس کے بغیر اِنسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ پاک نے دَرختوں اور پودوں کو اِنسان کی خِدمت کے لیے پیدا کیا ہے، یہ ہماری گندی ہوا لے کر اپنی پاکیزہ ہوا دیتے ہیں۔ دَرخت اور پودے دَرجۂ حَرارت کو بڑھنے نہیں دیتے اور گرمی کو روکتے ہیں۔ فضائی آلودگی میں کمی کرتے ہیں،یعنی جو گاڑیوں کے دھوئیں اور گرد اُڑتی ہے پودے اور دَرخت اس میں کمی کرتے ہیں۔ اگر دَرختوں اور پودوں کی کثرت ہو تو ماحول ٹھنڈا اور خُوشگوار ہو جائے گا، بجلی کی بھی بچت ہو گی کیونکہ جو آلات گرمی دُور کرنے کے لیے اِستعمال ہوتے ہیں ماحول کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ان کی ضَرورت میں کمی آجائے گی یا پھر اُن سے بالکل ہی چھٹکارا مل جائے گا۔ اگر آپ اپنے وطنِ عزیز کو دَرختوں اور پودوں سے آراستہ کر دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بجلی کی بھی بچت ہو گی۔ دَرخت لینڈ سلائڈنگ (یعنی مٹی یا چٹان کے تودے کا پھسل کر اونچی جگہ سے گرنے) کے لیے بھی رُکاوٹ ہیں کیونکہ دَرخت کی جڑیں زمین کی مٹی کو روک کر رکھتی ہیں جس کے وجہ سے زمین کا کٹاؤ یا لینڈ سلائڈنگ نہیں ہونے پاتی لہٰذا اگر دَرختوں کی حفاظت کی جائے اور ان میں اِضافہ کیا جائے تو لینڈ سلائڈنگ سے بھی بچت کا سامان ہو سکتا ہے۔ دَرخت اور پودے ”گلوبل وارمنگ“ میں بھی کمی کا سبب ہیں۔ عالَمی ماحول کے دَرجۂ حَرارت میں خطرناک حَد تک اِضافہ ”گلوبل وارمنگ“ کہلاتا ہے، جس کی وُجوہات میں دَرختوں کی کٹائی، صنعتوں کا تیزی سے قیام اور گاڑیوں کا بے تحاشا دُھواں شامل ہے۔

شجر کاری کے مَعاشی اور مُعاشرتی فوائد

سُوال: شجر کاری سے کیا کیا مَعاشی اور مُعاشرتی فَوائد حاصِل ہوتے ہیں؟[1]

جواب: شجر کاری (یعنی دَرخت لگانے) سے بہت سے مَعاشی اور مُعاشرتی فَوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔ ❁ دَرخت کاغذ کی فراہمی کا ذَریعہ بنتے ہیں۔ ❁ پھلوں اور غذاؤں کے حُصُول کا بھی سبب ہیں۔ ❁ دَرختوں سے لکڑیاں حاصِل ہوتی ہیں یہاں تک کہ بہترین دَروازوں کی لکڑی بھی دَرخت ہی سے حاصِل کی جاتی ہے تو یُوں بہت سارا کام لکڑی سے ہوتا ہے اور بِلا مُبالغہ ہزاروں لاکھوں لوگوں کا لکڑی کی صنعت سے روزگار وابستہ ہے۔ ❁ جَلانے کی لکڑیاں بھی دَرختوں سے حاصِل ہوتی ہیں۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

۞ دَرخت کا کوئی بھی حِصّہ پھینکنے کا نہیں ہوتا یہاں تک کہ دَرختوں کے پتے بھی کام کے ہوتے ہیں اور کئی دَرختوں کی جڑیں بھی کام کی ہوتی ہیں۔ جڑی بوٹیاں بھی دَرختوں اور پودوں سے حاصِل کی جاتی ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ پودوں کی جڑوں کو جڑی اور جو اُن کے اوپر اُگتی ہے اُسے بوٹی کہتے ہیں۔ ۞ مِسواک کرنا سُنَّت ہے اور یہ بھی دَرختوں سے حاصِل ہوتی ہے، اگر آپ سونے کی اینٹ بلکہ اَربوں کھربوں کا سونا جمع کر لیں جب بھی آپ اس سے دانت صاف نہیں کر سکتے، اگر آپ کو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت اَدا کرنی ہے تو اس کے لیے دَرخت چاہیے۔ ۞ قحط سالی کے خاتمے میں بھی دَرختوں کا کردار ہوتا ہے کہ جب اَناج اُگنا بالکل بند ہو جاتا ہے اور بارشیں نہیں ہوتیں تو دَرخت اپنی جڑوں میں جذب شُدہ پانی کو ہوا میں خارِج کرتے ہیں، اگرچہ یہ ہمیں نظر نہیں آتا مگر جس طرح دَرخت آکسیجن خارج کرتے ہیں اِسی طرح نمی بھی خارج کرتے ہیں اور یہ نمی بادل بنانے میں مددگار ہوتی ہے اور جب بادل بنتے ہیں تو بارش بھی برستی ہے۔ ۞ دَرخت زمین کو زَرخیز بھی کرتے ہیں جس کے باعِث ہمیں زمین سے اناج، پھل اور سبزیاں ملتی ہیں۔ ۞ دَرخت زمین کو مسلسل پانی فراہم کرتے رہتے ہیں جس سے زمین بنجر نہیں ہونے پاتی اور اس کی زَرخیزی میں اِضافہ ہوتا ہے۔ ۞ کپڑا اِنسان کی بنیادی ضَرورت ہے، ہماری اِس ضَرورت کو پورا کرنے کا سہرا بھی دَرختوں کے سر ہے اِس لیے کہ کپڑا کپاس (Cotton) کے پودے سے حاصِل ہوتا ہے۔

دَرختوں اور پودوں کے طبی فوائد بھی ہیں: ۞ دَرختوں کی موجودگی تناؤ اور ڈپریشن کو کم کر کے لوگوں کو ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند بناتی ہے جبکہ دَرختوں کے دَرمیان رہنے سے اُن کی تخلیقی کارکردگی میں بھی اِضافہ ہوتا ہے، غالباً تخلیقی کارکردگی میں اِضافے سے مُراد یہ ہے کہ اَولاد کی پیدائش کے لیے بھی دَرخت مفید ہوتے ہیں۔ ۞ ماہرین کے مُطابق اربن پلاننگ میں اِس اُصول کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تعلیمی اِداروں کے اِرد گرد اور پُر شور مقامات یعنی جہاں شور شرابا ہوتا ہے جیسے فیکٹریوں اور کارخانوں کے قریب زیادہ سے زیادہ دَرخت لگائے جائیں تاکہ یہ ان مقامات سے شور کو جذب کر کے ماحول کو پُر سکون بنائیں۔ ۞ دَرختوں کے بغیر زندگی نا ممکن ہے۔ فرض کریں اگر دَرخت ہی نہ ہوں تو ہم کیا کھائیں گے؟ ظاہر ہے غذا مثلاً بریانی بادلوں سے تو نہیں ٹپکتی پودوں سے ہی چاول حاصِل ہوتے ہیں اور پھر اُن سے بریانی

www.dawateislami.net

بنتی ہے۔ بہرحال دَرختوں کے مَعاشی و مُعاشرتی، دِینی اور دُنیوی بے شمار فوائد ہیں جنہیں پانے کے لیے خوب خوب دَرخت لگانے کی حاجت وضَرورت ہے۔

شجر کاری مہم کی اچھی اچھی نیتیں

سُوال: شجر کاری کے لیے کیا کیا اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں؟[1]

جواب: شجر کاری (یعنی دَرخت لگانے) کے لیے بہت سی اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں مثلاً ❁ دَرخت لگا کر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَدا کو اَدا کروں گا، کیونکہ دَرخت لگانا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابِت ہے۔ ❁ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے بھی دَرخت لگائے اور کھیتی باڑی کی لہٰذا شجر کاری کر کے ان کی اَداؤں کو اَدا کروں گا۔ ❁ دَرخت لگا کر ماحول کو خوشگوار بناؤں گا تاکہ مسلمانوں کو سکون حاصل ہو، آکسیجن کی فراہمی ہو اور بیماریاں دُور ہوں۔ ❁ دَرخت لگا کر صَدقے کا ثواب کماؤں گا۔ اِس کے عِلاوہ بھی حَسبِ حال مَزید اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔

شجر کاری مہم اور اِس کی اِحتیاطیں

سُوال: شجر کاری مہم اور اِس کی اِحتیاطیں بیان فرما دیجئے۔[2]

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے دھوم دھام سے شجر کاری مہم کا آغاز کیا ہے اور وطنِ عزیز پاکستان میں ایک اَرب پودے لگانے کا ہَدف بنایا ہے۔ اگر تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی اپنے بچوں اور ان کے اَبو کے ذَریعے شجر کاری مہم میں حصّہ لینے کے لیے کمربستہ ہو جائیں اور ہر ایک بارہ بارہ پودے لگالے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارا ہَدف پورا ہو جائے گا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہو گا اور ہمارا وطنِ عزیز اپنے سبز سبز جھنڈے کی طرح سرسبز و شاداب ہو جائے گا لہٰذا اس شجر کاری مہم کا حصّہ بنیے اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب پودے لگائیے۔

شجر کاری مہم میں چند چیزوں کی اِحتیاط کرنا ضَروری ہے تاکہ بدمزگی اور گناہ سے بچا جاسکے مثلاً حکومت کی زمین پر

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جہاں قانوناً منع ہو وہاں نہ لگایئے جیسے فٹ پاتھ اُکھیڑ کر پودا لگانے کی ممانعت ہے۔ بعض لوگ جھنڈا لگانے کے لیے بھی فٹ پاتھ اُکھیڑ دیتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! فٹ پاتھ اُکھیڑنے سے پیدل چلنے والوں کو تکلیف ہو گی کیونکہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ سڑک سے گزرنے والی گاڑیوں سے اُن کی حفاظت ہو لہٰذا شجر کاری کے لیے ایسا کوئی کام نہ کیا جائے۔ اِسی طرح کسی کی ذاتی زمین پر بھی اصل مالِک کی اِجازت کے بغیر دَرخت نہ لگایئے لہٰذا آپ صِرف اپنی ذاتی زمین میں پودے لگا سکتے ہیں۔ بے شمار مکانات ایسے ہوتے ہیں جن میں اچھی خاصی جگہ ہوتی ہے وہاں بھی پودے لگائے جا سکتے ہیں۔

یاد رہے! بارہ پودے لگانے ہیں نہ کہ بارہ بارہ بیج بونے ہیں کیونکہ بیج تو طرح طرح کے ہوتے ہیں اور بیج لگانے سے پودوں کی تھوڑی سی کونپلیں نکلیں گی اور پھر مُرجھا جائیں گی۔ نیز اس مہم کے لیے چندہ کرنے یا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی عطیات سے خرچ کرنے کی اِجازت نہیں۔ اپنے پلّے سے ترکیب بنایئے یا آپس میں دوست مل بانٹ کر پودے لے آیئے۔ کوئی اِس نیک کام کے لیے 25000 روپے مختص کرے تو کوئی 12000 روپے تو کوئی 1200 روپے۔ بعض پودے سستے ہوتے ہیں وہ بہت کم قیمت میں 12 آجائیں گے۔ اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو کم از کم ایک پودا لگانے کا تو ہر ایک ضَرور ذہن بنائے۔ مہنگے اور سستے دونوں طرح کے پودے ملتے ہیں اور بعض مَخْصُوص پودے بھی آتے ہیں کہ جو ماحول کو خوشگوار بنانے میں زیادہ مُعاون ہوتے ہیں۔

وَقف کی جگہوں پر دَرخت لگانے کی اِحتیاطیں

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) وَقف کی جگہوں مثلاً مَساجد، مَدارس اور جامعات وغیرہ میں دَرخت لگانے سے پہلے دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت سے شَرعی راہ نمائی لے لی جائے اس کے بعد ہی کسی وَقف کی جگہ پر شجر کاری کا سِلسِلہ کیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مَدَارِسُ الْمَدِیْنَه، جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَه اور مَساجد کے مُنْتَظِمِیْن وغیرہ اِن جگہوں پر پودے لگانے سے پہلے اپنی متعلقہ مجلس سے مُشاورت کر لیں۔ نیز یہ مجالس دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت سے خاص اس جگہ کے لیے تحریری فتویٰ حاصِل کریں اور اس فتوے کو ناظم صاحب کے مکتب میں آویزاں کر دیا جائے۔ دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت کی طرف

www.dawateislami.net

سے جتنے دَرخت لگانے کی اِجازت ملے اتنے ہی دَرخت لگائے جائیں، اس سے زائد ایک دَرخت بھی نہ لگایا جائے۔ اِسی طرح نئی مَساجد بنانے کے لیے جو پلاٹ خریدے جائیں ان میں شجرکاری کرنے سے پہلے مجلس خُدَّامُ الْمَسَاجِد اور مجلسِ اَثاثہ جات کے اسلامی بھائی دَارُالْاِفْتَا اہلسنَّت سے مکمل راہ نمائی لیں اور جب تک شجرکاری کے لیے تحریری فتوے کی صورت میں جگہ کا اِنتخاب نہ ہو جائے ہرگز وَقف کی جگہ میں اس طرح کا تَصَرُّف نہ کریں۔[1]

کون سے پودے لگانا زیادہ مفید ہیں؟

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) ہر شہر کی آب و ہوا مختلف ہوتی ہے، اسی کے مُطابق پودے لگائے جائیں تو زیادہ فائدہ حاصِل ہو گا مثلاً بابُ المدینہ (کراچی) میں ماحولیاتی آلودگی زیادہ ہے اور بارشوں کا بھی فُقدان پایا جاتا ہے تو یہاں ”نیم، گل موھر، لِگنم اور سہانجنا“ کے پودے لگانا زیادہ فائدے مند ہے۔ پودے لگانے سے پہلے ان کے ماہِرین مثلاً باغبان وغیرہ سے مُشاورت کر لی جائے کیونکہ بعض پودوں کے لگانے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے، ان کے لیے مَخْصُوص پیمائش پر گڑھے کی کُھدائی اور اس گڑھے میں مَخْصُوص پانی کی مِقدار رکھنا بھی ضَروری ہوتی ہے۔ ماہِرین سے مُشاورت کے بعد پودے لگائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ کثیر فَوائد حاصِل ہوں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دُنیا میں ہَریالی ہی ہَریالی ہو گی، بِالْخُصُوص وطنِ عزیز پاکستان کی ہر گلی محلے میں دَرختوں اور پودوں کی یہ ہریالی دیکھ کر عُشّاقِ مدینہ گنبدِ خضرا کی یاد تازہ کریں گے۔

دَرخت لگانا ممکن نہ ہو تو؟

سُوال: جن کے لیے دَرخت لگانا ممکن نہ ہو وہ شجرکاری مہم میں کس طرح حصّہ لیں؟[2]

جواب: جن کے لیے دَرخت لگانا ممکن نہ ہو مثلاً وہ فلیٹ وغیرہ میں رہتے ہوں یا ان کے گھر میں دَرخت لگانے کی گنجائش نہ ہو تو وہ گملوں میں چھوٹے چھوٹے پودے لگا دیں کہ یہ جگہ بھی کم گھیرتے ہیں اور آسانی سے لگائے بھی جا سکتے ہیں۔ گھروں میں گملے (Flowerpot) لگانے والے اسلامی بھائی اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گملوں میں ڈالی جانے والی کھاد

1 ...... شجرکاری کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے مبلغِ دعوتِ اسلامی و رُکن شُوریٰ حاجی ابو منصور یعفور رضا عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی سے رابطہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

(Fertilizer) میں گائے وغیرہ کا گوبر (Dung) شامل ہوتا ہے جو ناپاک ہے اور یہ گوبر ساری کھاد کو بھی ناپاک کر دیتا ہے نیز اس گوبر کے مٹی ہو جانے سے پہلے جو پانی اس میں ڈالا جاتا ہے وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے باہر نکلنے کے لیے گملوں کے نیچے سوراخ ہوتا ہے تو جب تک گملوں کی کھاد پوری طرح مٹی نہیں ہو جاتی اس میں سے نکلنے والا پانی نجس ہو گا اس سے اپنے بدن اور کپڑوں کو بچانا ضروری ہے۔ جن کے لیے ممکن ہو وہ گملوں میں گوبر والی کھاد نہ ڈالیں بلکہ باغبان (Gardener) سے مشورہ کر کے مٹی والی کھاد جس میں مَخْصُوص کیمیکل ملا ہوتا ہے وہ ڈالیں تاکہ ناپاکی کا خطرہ ہی نہ رہے۔

اِیصالِ ثواب کی نیت سے دَرخت لگانا کیسا؟

سُوال: کیا بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور اپنے مَرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے بھی دَرخت اور پودے لگائے جاسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور اپنے مَرحومین بلکہ زندہ لوگوں کے اِیصالِ ثواب کے لیے بھی دَرخت اور پودے لگائے جاسکتے ہیں۔ تمام عاشقانِ رَسول کو چاہیے کہ وہ جو بھی دَرخت یا پودا لگائیں اس میں کسی نہ کسی بزرگ ہستی مثلاً سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، خُلَفائے راشِدین، حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن، حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا، حضرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن، حضرتِ سَیِّدُنا امام علی اَصغر اور جملہ اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نیز حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم اَبُو حنیفہ، حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ پاک، حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور دِیگر بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اِیصالِ ثواب کی نیت ضَرور کریں۔

دَرخت اور پودے لگانے کی چند مزید اِحتیاطیں

(از شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مولانا الحاج مُفتی ابو صالح محمد قاسم قادری عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی)

(1) مِلکِ غیر (یعنی کسی دوسرے کی ملکیت والی زمین) میں مالِک کی اِجازت کے بغیر پودے نہ لگائے جائیں۔ بابُ المدینہ (کراچی) میں خالی پلاٹوں کی تعداد اگرچہ کم ہے مگر اس کے عِلاوہ ملک بھر میں بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ جہاں خالی پلاٹ بہت بڑی تعداد میں مِل جاتے ہیں اور وہ اکثر و بیشتر لوگوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں لہٰذا اگر کسی ایسی جگہ پر کوئی پودا لگانا ہو تو پہلے اُس کے مالِک سے اِجازت لینا ضَروری ہے، کیونکہ دوسرے کی ملکیت میں بغیر اُس کی اِجازت کے تصرُّف

www.dawateislami.net

کرنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔ دوسرے کی زمین میں بغیر اُس کی اِجازت کے پودا لگانا تو دُور کی بات ہے کسی مسلمان کی زَرخیز زمین سے اس کی اِجازت کے بغیر گزرنا بھی جائز نہیں کہ گزرنے والے پودوں کو روندتے اور اِدھر اُدھر ہاتھ مار کر انہیں توڑتے ہوئے گزریں گے جس سے مالِک کا نُقصان ہو گا۔ اَلبتہ اگر کسی شخص کی زمین میں عام گزر گاہ بنی ہوئی ہے اور وہاں سے گزرنے کا عُرف ہے تو اس صورت میں وہاں سے گزرنے میں حَرَج نہیں۔

(2) کسی کی زمین خالی پڑی دیکھ کر اُس کا بَھلا کرتے ہوئے بغیر اُس کی اِجازت کے اس میں دَرخت نہ لگا دیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس کو بَھلا سمجھا جا رہا ہے وہ بعد میں اُس کے لیے مصیبت کا باعِث بن جائے مثلاً اگر کسی شخص نے اپنی زمین مکان تعمیر کرنے کے لیے خالی رکھی ہوئی ہے اور کوئی وہاں دَرخت لگا دے تو چار پانچ سال بعد جب وہ مکان تعمیر کرنے کے لیے وہاں پہنچے گا تو اُس کے لیے ان دَرختوں کو اُکھیڑنا بہت بڑی مصیبت بن جائے گا کیونکہ اتنے عرصے میں دَرخت کی جڑیں دُور دُور تک زمین کی گہرائی میں جا چکی ہوتی ہیں لہٰذا کسی دوسرے کی زمین میں دَرخت اور پودے لگانے کے لیے اُس سے اِجازت لینا ضَروری ہے۔

(3) اپنے گھر میں پودا لگاتے وقت بھی اِس بات کا خیال رکھنا ضَروری ہے کہ ہمارا یہ پودا دَرخت بن کر دوسروں کی تکلیف کا باعِث نہ بنے۔ عموماً پودے لگاتے ہوئے دُرست جگہ کا اِنتخاب نہیں کیا جاتا اور پھر جب پودے بڑے ہو کر دَرخت کی صورت اِختیار کر لیتے ہیں تو اُن کی شاخیں دائیں بائیں پھیل کر پڑوسیوں کے گھروں کا کچھ حصہ بھی گھیر لیتی ہیں اور پھر ان دَرختوں کی ٹہنیوں پر بیٹھنے والے پرندے جب بیٹیں کرتے ہیں تو گھر میں گندگی ہونے کے باعِث انہیں خوب تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا اپنے گھر میں بھی پودے لگاتے وقت اِس بات کا ضَرور خیال رکھیے کہ یہ پودے دوسروں کی تکلیف کا باعِث نہ بنیں۔

(4) ایسے پودے لگائے جائیں جو ماحول کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں کیونکہ بعض پودے ماحول کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہوتے ہیں مثلاً بعض پودے بہت تیزی سے زمین کا پانی جَذب کرتے ہیں جس کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کی سطح بہت نیچے چلی جاتی ہے، اب اگر اُن علاقوں میں کثرت سے اِس طرح کے پودے لگا دیئے جائیں کہ جہاں لوگوں کا اِنحصار

www.dawateislami.net

صِرف زمین کے پانی پر ہوتا ہے اور انہیں کسی دَریا یا نہر وغیرہ سے پانی نہیں مل پاتا تو یہ پودے اُن کے لیے بہت بڑی پریشانی کا سبب بن جائیں گے۔ اِسی طرح بعض پودے خاص قِسم کی بُو چھوڑتے ہیں جسے عام طور پر پسند نہیں کیا جاتا اور وہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعِث بنتی ہے لہٰذا اِس طرح کے پودے بھی ہرگز نہ لگائے جائیں۔ یوں ہی بعض علاقوں میں بہت سے ایسے دَرخت موجود ہیں کہ جن سے موسمِ خزاں یا موسمِ سَرما کی اِبتدا میں رُوئی اُڑتی ہے جس کے ذَرّات ہوا میں اِس قدر پھیل جاتے ہیں کہ دَمے کے مَریضوں کے لیے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اُن دِنوں میں بعض لوگوں کو اپنا شہر تک چھوڑنا پڑتا ہے لہٰذا ایسے دَرخت لگانے سے بھی اِجتناب کیا جائے۔

(5) کانٹے دار پودے لگانے سے بھی بچا جائے کیونکہ انہیں گھر میں لگانے کی صورت میں بچوں اور گھر کے دِیگر اَفراد کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ نیز اگر یہ پودے بڑھ کر دَرخت کی صورت اِختیار کر گئے اور اُن کی شاخیں پھیل کر پڑوسیوں کے گھروں تک پہنچ گئیں تو انہیں بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا لہٰذا اگر ایسے پودے کچھ خاص اِحتیاطوں کے ساتھ لگائے جاتے ہوں تو ان اِحتیاطوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انہیں لگایا جائے یا پھر انہیں لگانے سے ہی اِجتناب کیا جائے۔

(6) بعض لوگ گھر کی باہری دیوار کے ساتھ کیاری بناتے اور اس میں پودے لگاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں اِس طرح کی کیاریاں بنانا منع ہے مثلاً گھر کے سامنے والی گلی یا سڑک پہلے ہی اتنی تنگ ہے کہ وہاں سے صِرف ایک ہی گاڑی مشکل سے گزر پاتی ہے تو اب اگر گلی یا سڑک کے کچھ حصے پر قبضہ کر کے اُسے کیاری بنا دیا جائے تو پہلے تنگی سے گزرنی والی گاڑیاں مزید تنگی سے گزریں گی لہٰذا اِس طرح کی کیاریاں بنانے اور اُن میں پودے لگانے سے بچنا لازم ہے۔ گلیاں اور سڑکیں لوگوں کے چلنے اور ان کی سواریاں گزرنے کے لیے ہوتی ہیں جبکہ دَرخت لگانا ایک ضِمنی چیز ہے اور ضِمنی چیز سے اِس طرح فائدہ اُٹھایا جائے کہ وہ کسی چیز کے مقصودِ اصلی میں رُکاوٹ نہ بنے۔

(7) بہت سے لوگ پودے تو لگا دیتے ہیں مگر اُن کی دیکھ بھال نہیں کرتے حالانکہ بسااوقات اُن کی دیکھ بھال کرنا انہیں لگانے سے زیادہ ضَروری ہوتا ہے مثلاً بڑے شہروں میں دو سڑکوں کے دَرمیان موجود خالی جگہ میں سرکاری اِدارے گھاس اور پودے لگاتے ہیں اور اُن کی دیکھ بھال کرنا بھول جاتے ہیں حالانکہ اُن کی دیکھ بھال کرنا انہیں لگانے سے

www.dawateislami.net

زیادہ ضَروری ہے کیونکہ اگر ان پودوں کی دیکھ بھال نہیں کی جائے گی تو یہ پودے بڑھ کر دَرخت کی صورت اِختیار کر لیں گے اور پھر ان کی شاخیں بڑھ کر آدھی سڑک تک پہنچ کر نیچے لٹکنے لگیں گی جس کے سبب بڑی گاڑیوں کا وہاں سے گزرنا مشکل ہو جائے گا اور وہ شاخوں سے ٹکراتی ہوئی گزریں گی، اگر موٹر سائیکل سُوار وہاں سے گزرے گا تو اُس کا چہرہ زخمی ہونے کا بھی اَندیشہ ہے لہٰذا پودے لگانے کے ساتھ ساتھ اُن کی دیکھ بھال اور کانٹ چھانٹ کرنا بھی ضَروری ہے۔

(8)یوں ہی وَقف کی جگہوں میں دَرخت اور پودے لگانے میں اِحتیاط کی حاجت ہے۔ وَقف کی جگہوں میں سے ایک جگہ مسجد بھی ہے، اگر کسی نے مسجد بننے سے پہلے ہی مسجد کی جگہ میں دَرخت لگا دیئے تو کوئی حَرج نہیں کہ وَقف ہونے سے پہلے لگائے گئے ہیں، اَلبتہ جب وہ جگہ مسجد کے لیے وَقف ہو چکی تو اب اُس میں دَرخت لگانا منع ہے۔ چھوٹی مَساجد جہاں جگہ کی تنگی ہوتی ہے وہاں اِس طرح دَرخت لگانے کی اِجازت نہیں۔

(9)اِسی طرح مدراس میں بھی دَرخت لگانے میں اِحتیاط کی حاجت ہے، کیونکہ مدارس کا مقصدِ اصلی شجر کاری نہیں بلکہ عُلُومِ دِینیہ کی تعلیم ہے۔ اَلبتہ ضِمنی طور پر فَوائد حاصِل کرنے کے لیے وہاں دَرخت لگائے جاسکتے ہیں مثلاً طلبا کمروں میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں تو انہیں گرمی سے بچنے کے لیے پنکھا اور روشنی حاصِل کرنے کے لیے بتیاں جلانا پڑتی ہیں لہٰذا اگر مدرسے میں خالی جگہ موجود ہے تو وہاں اس مقصد سے دَرخت لگائے جاسکتے ہیں کہ دوپہر کے وقت دَرختوں کے سائے میں بیٹھ کر طلبا کے لیے پڑھنا ممکن ہو جائے۔ اس میں بھی اس بات کا خیال رکھا جائے کہ دَرخت لگانے کی وجہ سے مدرسے کے مقصدِ اصلی (یعنی تعلیم اور اس کے عِلاوہ اَخراجات) میں حَرج واقع نہ ہو مثلاً مدرسے میں کمرے بنانے کی حاجت ہے اور وہاں کمرے بنانے کے بجائے دَرخت لگا دیئے جائیں تو اَصل مقصد پیچھے رہ جائے گا اور جو ضِمنی اور غیر ضَروری چیز ہے وہ فوقیت لے جائے گی لہٰذا اِس طرح کی صورتوں میں مَدارس میں دَرخت لگانے کی اِجازت نہیں۔

خُلاصہ یہ ہے کہ نیکی کا کام ضَرور کیا جائے مگر اُسے اِس اَنداز میں کیا جائے کہ وہ دوسروں کے لیے تکلیف، زَحمت اور پریشانی کا باعث نہ بنے۔ بہت سی نیکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی فضیلت، اَہمیت اور تَرغیب کے پیشِ نظر انہیں کیا جاتا ہے مگر بے اِحتیاطی کے ساتھ اُن نیکیوں کو کرنے کے سبب مسلمان تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کے باعث اُن

www.dawateislami.net

کا نیکی والا پہلو پیچھے رہ جاتا ہے اور گناہ والا پہلو آگے بڑھ جاتا ہے لہٰذا نیکیاں کرتے ہوئے اُن کی اِحتیاطوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

دُعائے عطّار

یَااللہ پاک! تجھے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اُس مُبارک باغ کا واسطہ جس میں میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرخت لگائے، جو کوئی کم از کم 12 پودے لگائے یا کسی کو اِس کی تَرغیب دِلائے اس کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک وہ خواب میں تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار نہ کرلے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (1)

❁❁❁

عالِم وفاضِل مُرید کو نصیحت

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مُرید عالِم فاضِل اور صاحبِ شریعت وطریقت ہونے کے باوُجود (اپنے مُرشِدِ کامل کے فیض سے) دامن نہیں بھرپاتا؟ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مَدارس سے فارغ اکثر عُلَمائے دِین اپنے آپ کو پیر و مُرشِد سے افضل سمجھتے ہیں یا عمل کا غُرور یا کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ وگرنہ حضرت شَیخ سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مشورہ سنیں: فرماتے ہیں: بھر لینے والے کو چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا اِرادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو مگر کمالات کو دَروازے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اِختیار کرے) اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔ (انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف، ص ۲۴۲)

---

1 ...... شَیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تَرغیب دِلانے پر مجلس رابطہ برائے تاجران کے اسلامی بھائیوں نے شجرکاری مہم میں حصّہ لینے کے لیے زکوۃ کے علاوہ 12 لاکھ پودوں کی رقم مجلس شجرکاری کو پیش کرنے کی نیت کی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سفرِ حج کی اِحتیاطیں [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے بِشارت دی کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جو آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے میں اُس پر رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر سَلام پڑھتا ہے میں اُس پر سَلامتی بھیجتا ہوں۔[2]

بیکار گفتگو سے مِری جان چُھوٹ جائے
ہر وقت کاش! لَب پہ دُرُود و سَلام ہو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کب فرض ہوا؟

سُوال: حج کب فرض ہوا؟ کیا اِسلام سے پہلے بھی لوگ مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں بَیْتُ اللہ کے طَواف کے لیے آتے تھے؟

جواب: حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔[3] حج فرض ہونے سے قبل بھی کعبہ شریف کا طَواف کیا جاتا تھا یہاں تک کہ کفّار بھی کعبہ شریف کا طَواف کرتے تھے اور ان کا انداز یہ ہوتا تھا کہ وہ ننگے ہو کر تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہوئے طَواف

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۸ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 11 اگست 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، (اِس رسالے میں ۲۲ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 4 اگست 2018 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرہ کا بھی کچھ حصّہ شامل کیا گیا ہے۔) جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسند اِمام احمد، حدیث عبد الرحمٰن بن عوف الزھری، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۶۶۴۔

3 ...... دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الحج، ۳/۵۱۷۔

www.dawateislami.net

کرتے تھے۔[1]

اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنا

سُوال: عرب شریف کا پُرانا دور ویڈیو میں دِکھایا جاتا ہے، جس میں کچھ لوگ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ پیدل چل رہے ہوتے ہیں، کیا آپ نے بھی پہلے حج کے موقع پر اِس طرح کا سفر کیا ہے یا ایسے مَناظِر دیکھے ہوں تو بیان فرما دیجیے؟

جواب: اونٹوں، گھوڑوں اور پیدل سفر کے مَناظِر 1967ء سے بھی پہلے کے ہیں جبکہ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا کی میری پہلی حاضری 1980ء میں ہوئی تھی۔ راہِ مدینہ میں ایسی سواریاں دیکھنا یاد نہیں پڑتا، شاید اُس وقت اِن سواریوں پر قانونی پابندی لگ چکی تھی۔ اب تو اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنے کا تصوُّر بھی نہیں ہے اور یہ قانون سمجھ میں بھی آتا ہے کیونکہ ٹریفک اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ اس میں اگر کوئی اونٹ یا گھوڑا بدک کر کسی گاڑی سے ٹکرا جائے تو ایکسیڈنٹ ہو جانے کا اَندیشہ ہے اور چونکہ یہ جانور ہیں اِس لیے ٹریفک کے قَوانین بھی ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ پھر یہ جانور لید اور گوبر وغیرہ بھی راستے میں کرتے ہیں، انہیں آسانی کے ساتھ چلنے کے لیے ریتلی زمین چاہیے کہ جانور ریتلی زمین پر تیز چل سکتے ہیں بِالْخُصُوص اونٹ کہ اسے تو ریگستان کا جہاز کہا جاتا ہے جبکہ دوسری گاڑیوں کے لیے ڈامر کی پکی سڑک ہونی چاہیے تو یوں ان سواریوں کا آپس میں میل مشکل ہے۔

بہرحال اِس طرح کے بہت سارے قَوانین عوام کی سہولت کے لیے ہوتے ہیں جب تک یہ خلافِ شَرع نہ ہوں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں اِن پر سختی سے عمل کرایا جاتا ہے جبکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں۔ جشنِ وِلادت اور جُلُوسِ مِیلاد وغیرہ کے مَواقع پر اونٹوں اور گھوڑوں وغیرہ کو سڑکوں پر نہ لانے کی تَرغیب دِلائی

---

1 ...... جیسا کہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 35 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔“ اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ کبیر میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا نے فرمایا: ”قریش ننگے ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔“ یہ فعل ان کا یا تو اس اِعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے یا اس شَرارت سے کہ ان کے اس شور سے سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

(تفسیرِ کبیر، پ۹، الانفال، تحت الآیۃ: ۳۵، ۴۸۱/۵ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

جاتی ہے، اس کے باوجود لوگ ان جانوروں کو سڑکوں پر لے آتے ہیں حالانکہ بِدک جانے یا بھگدڑ مچ جانے کی صورت میں یہ لوگوں کو کُچل کر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ راستے میں لِید اور پیشاب کرتے ہیں جس کی وجہ سے بدبو کے بھبکے اُٹھ رہے ہوتے ہیں۔ سڑکیں پکّی ہونے کی وجہ سے پیشاب وغیرہ زمین میں جذب نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے لوگوں کے کپڑوں پر چھینٹیں پڑتی ہیں اور ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ کپڑے ناپاک ہو جانے کی صورت میں نماز ادا کرنے کے لیے الگ مَسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ جانور ہیں انہیں تو سمجھا نہیں سکتے لہٰذا انہیں لانے والوں کو ہی سمجھ جانا چاہیے۔

سفرِ حج سے متعلق خریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟

سُوال: سفرِ حج سے متعلق خَریدی جانے والی چیزوں میں بھاؤ کم کروانا کیسا ہے؟

جواب: سفرِ حج سے متعلقہ چیزوں میں بھاؤ کم نہ کروانا افضل ہے۔[1] حُجّاج کو چاہیے کہ افضل پر عمل کریں اور سفرِ حج سے متعلقہ چیزوں کی خَریداری کرتے ہوئے بھاؤ کم نہ کروائیں اگرچہ بیچنے والا خوش فہمی کا شِکار ہو کر مسکرائے کہ میں نے اسے مہنگے داموں بیچ کر ٹھگ لیا ہے حالانکہ یہ بیچنے والے کی بھول ہے، چونکہ سفرِ حج کے متعلق خریداری ہے اور وہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک گلیوں میں اس لیے یہاں ٹھگا جانا بھی قبول ہے۔

مجھے زہر دینے والے بڑے کم نظر ہیں آقا
تیرے نام پر پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

اگر کوئی زیادہ کرایہ مانگے تو حُجّاج کو چاہیے کہ بحث نہ کریں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ جہاں لاکھوں روپے خرچ کیے وہاں سو پچاس روپے زیادہ خرچ کر دینے سے فرق نہیں پڑے گا۔ پھر حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں نیکی کے کام میں خرچ کرنے کا ثواب بھی اپنے وَطن کے مُقابلے میں زیادہ ہے کہ "حَرَم میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے ایسے ہی ایک گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ ہے۔"[2] اِس کے عِلاوہ حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے مَساکین پر خرچ کرنے

---

1 ...... اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حُجَّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سُنَّت سوا اس چیز کے جو سفرِ حج کے لئے خَریدی جائے، اس (سفرِ حج کی خریداریوں) میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دے دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۱۲۸)

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۴۷۔

www.dawateislami.net

کو بھی اپنے لیے سعادت سمجھیں بلکہ ہو سکے تو ان سے مہنگے داموں میں اَشیاء خَریدیں۔حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:اگر کسی فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی شے خَریدے تو اس بات میں کوئی حَرَج نہیں کہ زیادہ رقم کو بَرداشت کرے اور آسانی پیدا کرے،اِس صورت میں بھی یہ اِحسان کرنے والا قرار پائے گا۔[1] لہٰذا ہر جگہ بال کی کھال اُتارنے کے بجائے رِضائے اِلٰہی پانے کے لیے غریبوں سے مہنگے داموں میں بھی خَریداری کر لینی چاہیے مثلاً کوئی شخص 100 روپے کی چیز بیچ رہا ہے اور وہی چیز کوئی غریب 250 میں بیچ رہا ہے تو اِس نیت سے غریب سے 250 میں خَرید لی جائے کہ ہو سکتا ہے صبح اس غریب کے گھر میں ناشتے کے لیے کچھ نہ ہوا ہو اور وہ بھوکا آیا ہو لہٰذا میں اس سے مہنگے داموں خرید لیتا ہوں تاکہ وہ اور اس کے بچے دوپہر میں کوئی عمدہ کھانا کھا سکیں۔مہنگے داموں خَریدتے ہوئے بیچنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ تم زیادہ دام بتا کر مجھے بیوقوف بنا رہے ہو حالانکہ میں سب سمجھتا ہوں اور میں صِرف اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے تم سے مہنگے داموں خَرید رہا ہوں کہ اِس طرح کہنے سے اُس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے بلکہ بھولے بھالے اور اَنجان بَن کر خَریدیں اِس سے اُس کا دِل خوش ہو جائے گا۔

حُجَّاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟

سُوال: کیا حج کے موقع پر حاجی اپنے ہوٹل کے کمرے اور مِنٰی یا عَرَفات کے خیمے میں کسی دوسرے حاجی کو ٹھہرا سکتا ہے؟

جواب: حج کے موقع پر حُجَّاجِ کرام کو ہوٹلوں میں کمرے اور مِنٰی وعَرفات میں خیمے رہنے کے لیے دیئے جاتے ہیں جن میں حاجیوں کی مَخْصُوص تعداد رہتی ہے،یعنی ہوٹل کے ایک کمرے میں پانچ اور مِنٰی وعَرفات کے خیمے میں کم و بیش 20 حُجَّاج ہوتے ہیں۔ اگر کوئی حاجی اپنے کمرے یا خیمے والے حُجَّاجِ کرام کے عِلاوہ کسی دوسرے حاجی کو اپنے ساتھ ٹھہرائے گا تو دیگر حُجَّاجِ کرام اس کی وجہ سے آزمائش میں آسکتے ہیں اور وہ شخص ان کی حق تلفی کرنے کی وجہ سے گناہ گار بھی ہو گا۔لہٰذا کسی بھی حاجی کے لیے دوسرے حاجی کو اپنے کمرے میں ٹھہرانا جائز نہیں اگرچہ ان کا مُعَلِّم ایک ہی ہو کیونکہ کمرے میں تعداد زیادہ ہونے سے آزمائش ہو سکتی ہے۔ نیز ہوٹل اور خیمے کی اِنتظامیہ کسی بھی حاجی کو خیمہ یا کمرہ

---

1. احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع...الخ، ۲/۱۰۳۔

www.dawateislami.net

دینے سے پہلے اس کے ساتھ رہنے والے اَفراد کی تعداد معلوم کرتی ہے، پھر اسی حساب سے کرایہ وُصول کیا جاتا ہے اگر کوئی حاجی کسی ایسے حاجی کو اپنے ساتھ ٹھہرانے کی کوشش کرے جس کا کرایہ ہی نہیں دیا گیا تو سخت گناہ گار ہو گا۔

حج پر جانے والی شخصیات کے لیے اِحتیاطیں

سُوال: شخصیات سے ملنے کے لیے بہت سے لوگ ان کے کمروں یا خیموں میں چلے جاتے ہیں، ایسی صورت میں شخصیات کو کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جب کوئی مشہور شخصیت حج پر جاتی ہے تو لوگ جوق دَر جوق ان سے ملنے آتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کمرے یا خیمے میں بہت بھیڑ ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً اس کمرے یا خیمے میں موجود دِیگر حُجّاجِ کِرام سخت آزمائش میں آ جاتے ہیں اب نہ تو وہ اپنی اِنفرادی عبادت کر پاتے ہیں اور نہ ہی ان کے لیے آرام کرنا ممکن ہوتا ہے۔ لٰہذا وہاں موجود حُجّاجِ کِرام کو چاہیے کہ وہ حَتَّی الْاِمْکان کسی دوسرے حاجی کے کمروں یا خیموں میں نہ جائیں اور شخصیات بھی کوئی ایسی راہ نکالیں کہ ان کے پاس کم سے کم لوگ آئیں تاکہ ان کے ساتھ موجود دِیگر حُجّاجِ کِرام آزمائش کا شِکار نہ ہوں۔ عموماً ایک دو مہمانوں کا آکر مُلاقات کرنا باعِثِ تکلیف نہیں ہوتا مگر آنے والوں کی بھیڑ لگی رہنا مُناسب نہیں اور بعض اوقات بھیڑ کی وجہ سے حقوقُ الْعِبَاد تلف (یعنی بندوں کے حقوق ضائع) ہونے کا بھی اَندیشہ ہوتا ہے۔ خُصُوصاً مِنٰی اور عَرفات میں کیونکہ وہاں خیموں میں رُکنے والوں کو پانی بھی مَخصُوص مِقدار میں دیا جاتا ہے اور ان کے بَیْتُ الْخَلَا بھی مَخصُوص ہوتے ہیں۔ اگر ان شخصیات سے ملنے والے کثیر تعداد میں ان کے خیمے میں جمع ہو گئے تو دِیگر حُجّاجِ کِرام پریشان ہو جائیں گے اور انہیں اِستنجا و وُضو میں بہت دُشواری پیش آئے گی۔

سفرِ حج میں اَمیرِ اہلِ سُنَّت کی اِحتیاطیں

جب مجھے حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَهُمَا اللهُ شَرَفًاوَّتَعۡظِيۡمًا کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو میں اسلامی بھائیوں سے یہی کہتا ہوں کہ خُدارا میری رِہائش جس خیمے یا ہوٹل میں ہو اس کا پتا کسی کو بھی نہ دیا جائے۔ اگرچہ بہت سے اہلِ محبت مُلاقات کے خواہش مند ہوتے ہوں گے لیکن مجھے حقوقُ الْعِبَاد تلف ہونے کا شدید خوف رہتا ہے۔ اگر میرے مُحِبِّین (یعنی محبت

www.dawateislami.net

کرنے والوں) کو میرے خیمے یا ہوٹل کا عِلم ہوا تو وہاں بہت زیادہ بھیڑ ہو جائے گی اور کئی حُجّاجِ کرام تکلیف میں آجائیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ زبان سے تو اپنی تکلیف کا اِظہار نہ کریں مگر دِل ہی دِل میں بُرا مانیں کہ نہ جانے کیسا آدمی ہے ہمیں تکلیف میں ڈال کر خود بڑے سکون سے لوگوں کے ہجوم میں بیٹھا ہے۔ نیز اگر وہ دعوتِ اسلامی سے واقِف ہوئے تو اس کے بارے میں بھی دُرُست رائے قائم نہیں کریں گے۔ مِنٰی اور عَرَفات میں تو بہت زیادہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑ جائے گا کیونکہ وہاں خیموں میں مَردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی ہوتی ہیں اور ہم ان کے پَردے کا اِہتمام کرتے ہوئے دَرمیان میں چادریں لٹکا دیتے ہیں۔ اگر کثیر اسلامی بھائی مجھ سے مُلاقات کے لیے آگئے تو پَردے میں موجود اسلامی بہنیں پریشان ہو جائیں گی اور انہیں پَردے کے مُعاملات میں سخت دُشواری پیش آئے گی۔ ہوٹل یا خیموں کے عِلاوہ کسی اور مقام پر بھی میں مُلاقات کے لیے نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ وہاں بھی سخت بھیڑ لگ جانے کا اَندیشہ رہے گا جس سے آنے جانے کا راستہ متأثر ہو سکتا ہے لہٰذا یہ بھی مُناسِب نہیں۔ ہجوم کی وجہ سے وہاں پر موجود پولیس والے کسی کو ایک جگہ پر مستقل بیٹھنے بھی نہیں دیتے بلکہ حج کے موقع پر کیونکہ بہت ہجوم ہو جاتا ہے اِسی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگوں کے لیے حج کرنے کے سخت قوانین بنا دیئے گئے ہیں۔ ورنہ پہلے گِرد و نواح بلکہ جدّہ تک سے کئی لوگ حج کے لیے آجایا کرتے تھے جس کی وجہ سے شدید اِزدِحام ہو جاتا تھا مگر اب اس کی اِجازت نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اگر میں ہجوم لگا کر بیٹھ گیا تو کئی مَسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اسفرِ حج میں جو اسلامی بھائی مجھ سے ملنا چاہتے ہیں وہ میدانِ عَرَفات میں دُعا کے موقع پر مُلاقات فرما لیا کریں اِس کے عِلاوہ کسی بھی مقام پر مُلاقات کی صورت میں پریشانی ہو سکتی ہے۔

طواف کے دَوران سیلفی لینا کیسا؟

سُوال: دَورانِ طواف بہت سے لوگ سیلفی یا موو ی بنا رہے ہوتے ہیں تاکہ زندگی کا یادگار لمحہ محفوظ رہے، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یادگار لمحے کو محفوظ رکھنے کے لیے سیلفی لینے کی ممانعت تو نہیں لیکن جو یکسوئی اور خشوع و خضوع کے مَواقع ہیں مثلاً دَورانِ طواف اور مُواجہہ شریف کی حاضری وغیرہ تو وہاں سیلفی یا وِیڈیو بنانے سے اِجتناب کرنا چاہیے بلکہ موبائل فون کی گھنٹی بھی بند کر دینی چاہیے کیونکہ یہ خشوع و خضوع کے مانِع ہے۔ پہلے پہل حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں تصویر

www.dawateislami.net

سازی پر پابندی تھی، جو ایسا کرتے پکڑا جاتا تو اِنتظامیہ والے اس سے کیمرہ لے کر توڑ دیتے لیکن موبائل فون آنے کے بعد گویا اِنتظامیہ نے بھی ہار مان لی۔ اب کئی لوگ موبائل فون کے ذَریعے ویڈیو یا فوٹو بنانے میں مَصروف ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ مشغول رہتے ہوئے کبھی بھی عبادت میں یکسوئی نہیں مِل سکتی بلکہ دورانِ طواف، سعی، وُقوفِ عَرَفات اور دِیگر رَش والی جگہوں پر فوٹو یا ویڈیو بنانے کی صورت میں گناہ میں پڑنے کا بھی اَندیشہ ہے، وہ اِس طرح کہ دائیں بائیں موجود عورت یا اَمرد بھی ویڈیو یا فوٹو میں آسکتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی ہو اجب بھی جتنا وقت فوٹو یا ویڈیو بنانے میں صَرف ہو گا وہ عبادت سے خالی رہے گا جبکہ اِس مُبارک سفر کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے۔ خاص کر طواف تو بہت اَہم عبادت ہے بلکہ یہ ایسی عبادت ہے جو صِرف خانۂ کعبہ میں ہی ہو سکتی ہے، اِسی بِنا پر خانۂ کعبہ میں حاضر ہونے والے کے لیے افضل ہے کہ نفلی نماز اور دِیگر نفلی عبادات کے بجائے صِرف طواف میں اپنا وقت صَرف کرے۔[1] اِس مُبارَک سفر میں تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے قدم قدم پر شرمندگی اور نَدامت کا اِحساس ہو، ہر وقت بس یہی خیال دِل و دماغ پر چھایا رہے کہ ایک بھاگا ہوا مجرم اپنے پاک رَبّ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہے لہٰذا اسے کوئی بھی لمحہ گپ شپ، شاپنگ یا آپس کی ہنسی مذاق میں گزارنا زیب نہیں دیتا۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تو اِس تصوُّر کی وجہ سے اِس مُبارک سفر میں سواری پر بیٹھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حج کے لئے بَصرہ سے پاپیادہ نکلے۔ کسی نے عرض کی کہ آپ سوار کیوں نہیں ہوتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ بھاگا ہوا غُلام جب اپنے مولا کے دَربار میں صُلح کے لئے حاضر ہو تو کیا اسے سُوار ہو کر آنا چاہیے؟ خُدا کی قسم! اگر میں مَکَّۂ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً میں انگاروں پر چلتا ہوا آؤں تو بھی کم ہے۔[2]

دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا اِس مُبارک سفر میں کیسا ذوق و شوق ہوتا تھا کہ پیدل چلنا تو دَرکنار انگاروں پر چل کر آنے کو بھی کم سمجھتے تھے۔ کاش! ہمیں بھی ان کے ذوق سے کچھ حِصّہ مِل جاتا اور طواف کے دَوران رونا، نگاہیں جُھکا کر مَستانا وار گِردِ کعبہ گھومنا نصیب ہو جاتا۔ یاد رہے کہ "دَورانِ طواف پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول

---

1. حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجدِ حرام میں بجائے نوافل کے طواف بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۷) سیلفی کے بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے امیرِاہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات" کا مُطالعہ کیجیے۔

2. تنبیہ المغترین، الباب الاول من اخلاق السلف الصالح، ص۴۹۔

www.dawateislami.net

دیکھنا مکروہ ہے۔“[1] لہٰذا نظریں جھکائے دِل ہی دِل میں دُعائیں مانگتے ہوئے طواف کیجئے کہ یہ لمحے زندگی میں بار بار نہیں آتے۔ کروڑوں مسلمانوں میں سے آپ کو اللہ پاک نے اپنے دَر کی حاضری کے لیے چُنا ہے لہٰذا اِن لمحات کی قدر کیجئے۔

حالتِ اِحرام میں خود بخود بال جَھڑ جائیں تو۔۔۔؟

سُوال: عموماً لوگ عمرہ کرنے کے بعد حَلق کرواتے ہیں مگر آپ نے عمرے کی اَدائیگی سے پہلے ہی حَلق کروالیا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: میں نے حَلق نہیں کروایا بلکہ تَقْصِیر کروائی ہے کیونکہ حَلق بالوں کو مُونڈنے کا نام ہے جبکہ میں نے سر پر مشین پھروائی ہے تاکہ بال نہ جَھڑیں۔ جن کے بال جَھڑتے ہوں ان کے لیے اِحرام باندھنے سے پہلے بال بالکل چھوٹے کروالینا بہتر ہے تاکہ وُضو وغیرہ میں پانی لگنے سے بال نہ جَھڑیں ورنہ کفارہ لازِم آئے گا۔ اَلبتہ داڑھی شریف کے بال جَھڑتے ہوں تو داڑھی مُونڈنے یا ایک مٹھی سے کم کروانے کی اِجازت نہیں کیونکہ داڑھی رکھنا واجِب ہے، مُونڈوانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا ناجائز و حرام ہے۔ ہاں! اگر خود بخود بال جَھڑ جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال ہی گر پڑیں تو کوئی کفارہ نہیں۔[2]

ٹھنڈا آبِ زَم زَم پینا کیسا؟

سُوال: حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں آبِ زَم زَم شریف کے کولر لگے ہوئے ہوتے ہیں جن میں ٹھنڈا اور سادہ دونوں طرح کا پانی ہوتا ہے، زائرین کو کون سا پانی پینا چاہیے؟

جواب: زَم زَم شریف شِفا اور بَرَکت والا پانی ہے لیکن جن کو ٹھنڈا پانی مُوافِق نہیں آتا تو وہ آبِ زَم زَم بھی ٹھنڈا نہ پئیں ورنہ نَزلہ، زکام، بخار اور گلے کی خرابی جیسی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہر جگہ اے سی (A.C) چل رہے ہوتے ہیں، اب زائرین میں بہت سے لوگ اے سی (A.C) کے عادی نہیں ہوتے یا اگر عادی ہوں جب بھی اے سی (A.C) کی ٹھنڈک سے ایک دَم باہر تیز گرمی میں نکلیں گے یا تیز گرمی سے فوراً اے سی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۴۵ ماخوذاً۔

2 ...... لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص۳۲۷۔

www.dawateislami.net

(A.C) میں جائیں گے تو یہ اِنسانی صحت کے لیے نُقصان دِہ ہے، پھر اوپر سے ٹھنڈا ٹھنڈا آبِ زَم زَم یا کولڈ ڈرنک پینے سے بیماری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر بیمار نہ بھی ہوئے تب بھی ایک پریشانی تو آنی ہی آنی ہے وہ یہ کہ ٹھنڈا پانی پینے سے بار بار پیشاب آتا ہے، چونکہ حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں اِستنجا خانے اور وُضو خانے دور ہوتے ہیں اور ان پر رَش بھی ہوتا ہے لہٰذا قیمتی وقت اِستنجا خانے کے چکر لگانے میں ہی گزر جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اِستنجا خانے جاتے جاتے کچھ قطرے بھی نکل جائیں اور یوں ناپاکی کی صورت میں دُہری پریشانی کا سامنا کرنا پڑ جائے، لہٰذا جن کی طبیعت کو ٹھنڈا پانی مُوافق بھی ہے وہ بھی حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں ٹھنڈا آبِ زَم زَم پینے کے بجائے مکس کر کے پئیں، اِنۡ شَآءَ اللہ وُضو کافی دیر تک بَرقرار رہے گا، عبادت کے لیے وقت ملے گا اور یکسوئی بھی نصیب ہو گی۔

حَرَمَینِ طَیِّبَین کے کبوتروں کو اُڑانا کیسا؟

سُوال: لوگ حج و عمرہ کرنے کے لیے جاتے ہیں تو وہاں حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے کبوتروں کو دانہ ڈالتے ہیں، یہ کبوتر دانہ چُگ رہے ہوتے ہیں تو لوگ ان کے بیچ میں سے ہو کر گزرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کبوتروں کو بار بار اُڑنا پڑتا ہے، تو کیا یہ کبوتروں کو تنگ کرنا اور اِیذا دینا کہلائے گا؟

جواب: اگر وہ جگہ ایسی ہے جہاں سے لوگ گُزرتے ہیں اور ان کے گُزرنے کی وجہ سے کبوتر تھوڑا ہِدک کر اُڑ جاتے ہیں لیکن پھر آ کر دانہ چُگنے لگتے ہیں تو اسے اِیذا دینا نہیں کہا جائے گا۔ حَرَم کے کبوتروں کی یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہ اتنا جلدی اُڑتے نہیں، دِیگر مقامات کے کبوتروں کے مقابلے میں وہ بہادر ہوتے ہیں کیونکہ انہیں وہاں کوئی پکڑتا نہیں اور نہ ہی بلی وغیرہ کوئی جانور ان پر جھپٹتا دیکھا گیا ہے اس لیے ان کے دِل کُھل جاتے ہیں جبکہ دِیگر مقامات کے کبوتروں کو خوف لاحق ہوتا ہے وہ فوراً اُڑ جاتے ہیں۔

ہاں اگر کوئی انہیں بیٹھنے اور دانہ چُگنے ہی نہ دے، بار بار انہیں اُڑا دے تو یہ ان کی تکلیف و اِیذا کا باعث ہے۔ اِسی طرح اگر وہاں سے گزرنے کا کوئی مُتَبادِل راستہ ہے یا وہاں سے تھوڑا ہٹ کر گُزر سکتے ہیں لیکن اِس کے باوجود کوئی جان بوجھ کر ان کے بیچ میں سے گزرتا ہے تاکہ یہ اُڑیں تو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو، بیچ

www.dawateislami.net

میں کوئی ٹپک پڑے اور اسے کھانے سے روک دے تو اسے ناگوار گزرتا ہے یوں ہی ہو سکتا ہے انہیں بھی ناگوار گزرتا ہو۔ پھر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے کبوتروں کا اَدب و اِحترام کتنا ہے یہ ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے۔

حُجَّاج کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی اِحتیاطیں

سُوال: حُجَّاجِ کِرام حج کے شکرانے کی قربانی کرتے ہیں تو انہیں قربانی کا جانور خریدتے وقت کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں کہ اُن کی قربانی دُرُست ہو جائے؟

جواب: حُجَّاجِ کِرام کا حج کے شکرانے میں مِنیٰ میں قربانی کرنا سُنَّت ہے مگر فی زمانہ اِس سُنَّت پر عمل نہیں کیا جا سکتا کہ اِنتظامیہ کی طرف سے مِنیٰ میں قربانی کرنے پر پابندی ہے۔ چونکہ لاکھوں حُجَّاج قربانی کرتے ہیں اِس لیے اِنتظامیہ نے اپنی سہولت کے پیشِ نظر مُزدَلفہ میں مَذْبَح خانہ قائم کر رکھا ہے۔ یاد رکھیے! حج کے شکرانے کی قربانی کا حُدودِ حَرَم میں ہونا واجِب ہے۔ عَرَفات شریف حُدودِ حَرَم سے باہر ہے اور مُزدَلفہ حُدودِ حَرَم میں داخل ہے اس لیے مَذْبَح خانے میں قربانی کرنے سے حُدودِ حَرَم میں قربانی کا واجب ادا ہو جاتا ہے۔ حُجَّاج کو قربانی کا جانور خریدتے ہوئے بہت زیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کیونکہ وہاں بڑا جانور مثلاً اُونٹ پانچ سال کا اور گائے دو سال کی ملنا بہت دُشوار ہوتا ہے۔ اگر حُجَّاج کو مُزدَلفہ میں قربانی کے لائق جانور نہیں مِل پاتا تو وہ حُدودِ حَرَم میں ہی واقع ”سُوقِ حَلاقہ“ کا رُخ کریں وہاں انہیں قربانی کی شَرائط کے مُطابِق جانور مِل جائے گا۔ تجربہ کار لوگ ”سُوقِ حَلاقہ“ میں ہی اپنی قربانیاں کرتے ہیں مگر ہر حاجی ”سُوقِ حَلاقہ“ سے جانور خریدنے کے وَسائل نہیں پاتا۔ یاد رکھیے! حج کے شکرانے کی قربانی اپنے ہاتھ سے کرنے میں ہی عافیت ہے۔ بہت سے حُجَّاج کاروان والوں کو حج کے شکرانے کی قربانی کے پیسے جمع کروا دیتے ہیں۔ اگرچہ ہر کاروان والے چور اُچکے اور چیٹر نہیں ہوتے مگر بعض کاروان والے قربانی کرنے کے بجائے قربانی کے پیسے خود کھا جاتے ہوں گے۔ حُجَّاج کو چاہیے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے کریں یا پھر کسی دِیانت دار اور پرہیزگار کاروان والے کو رَقم دے کر اپنی قربانی کا وَکیل بنا دیں۔ حُجَّاج اللہ پاک کے مہمان ہوتے ہیں مگر انہیں بھی دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔ حج کے دِنوں میں کرایوں کے دام بھی بڑھا دیئے جاتے ہیں جس کے سبب حُجَّاج کو آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عام دِنوں میں مِنیٰ سے مسجدِ حَرام شریف تک کا کرایہ دو رِیال ہوتا ہے مگر جب حاجی مِنیٰ سے طوافِ

www.dawateislami.net

زیارت کے لیے مسجدِ حَرام شریف جاتے ہیں تو کرایہ دو رِیال سے بڑھا کر 20 یا 30 رِیال کر دیا جاتا ہے۔

اِسی طرح حَرم شریف میں قربانی کے جانور بیچنے والے ان جانوروں کو بھی "ھٰذَا کَامِل، ھٰذَا کَامِل" کہہ کر چلا رہے ہوتے ہیں جو قربانی کی شَرائط پر پورا نہیں اُترتے مثلاً قربانی کی شَرائط میں سے ہے کہ جانور کے کان ثابت ہوں اور اگر کوئی کان کٹا بھی ہو تو ایک تہائی سے زیادہ نہ کٹا ہو ورنہ قربانی نہیں ہو گی لیکن عوام اور بیچنے والے شاید سمجھتے ہیں کہ کان کا مٹھی میں آنا ضَروری ہے، یہی وجہ ہے کہ حَرم شریف میں بیچنے والے کان مٹھی میں پکڑ پکڑ کر دِکھا رہے ہوتے ہیں لیکن اصل مَسئلہ یہی ہے کہ "اگر جانور کا کان ایک تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔"[1] مٹھی سے کم زیادہ ہونا مِعیار نہیں۔

یوں ہی بیچنے والے کم عمر جانور کو بھی "ھٰذَا کَامِل" کہہ دیتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ کم عمر جانور کسی کے کامل کہہ دینے سے کامل نہیں ہو جاتا اور نہ ہی ان کا حَرم میں ایسا کہنا ان کی سچائی کی دَلیل بن سکتا ہے۔ حُجّاجِ کِرام کو چاہیے کہ بیچنے والوں کی باتوں میں آنے کے بجائے جانوروں کے کان، دُم اور عمر وغیرہ سب اچھی طرح جانچ کر ہی جانور خَریدیں اگرچہ کچھ مہنگا ملے۔ دو پیسے بچانے کے لیے اپنی قربانی کو داؤ پر نہ لگائیں۔ معمولی عیب ہونے کی صورت میں اگرچہ قربانی ہو جائے گی مگر ذرا غور تو کیجیے کہ جب ہم اپنی زندگی میں اچھے سے اچھا کھاتے، مہنگے سے مہنگا سوٹ پہنتے اور عمدہ سے عمدہ گاڑی اِستعمال کرتے ہیں تو پھر اللہ پاک کی راہ میں کیوں نہ سب سے اچھے، عمدہ اور بیش بہا جانور کی قربانی پیش کریں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے سب کچھ ملا ہے لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے منڈی کے سب سے عمدہ جانور کو خَریدا جائے اور خَریدتے وقت اس کا بھاؤ بھی کم نہ کروایا جائے بلکہ جتنے پیسے مالِک نے مانگے ہیں اس سے زیادہ پیش کیے جائیں، لیکن یہ جَذبہ اب کہاں! بعض اَمیر لوگ بہت عیش و عشرت والی زندگی گزارتے ہیں حتّٰی کہ ان کے بَیْتُ الْخَلَا بھی لاکھوں کے بنے ہوتے ہیں لیکن اللہ پاک کی راہ میں پیسہ دیتے وقت ایسا لگتا ہے گویا ان کی جان نکل رہی ہے۔ اَوَّلاً تو زکوٰۃ ہی نہیں ادا کرتے اور اگر دے بھی دیں تو غریبوں کو خوب دھکے کھلاتے اور توہین آمیز انداز اپناتے ہیں یقیناً یہ رَویہ بالکل بھی دُرُست نہیں۔

---

1 ...... دُرِّمُختار، کتاب الاضحیة، ۹/۵۳۶-۵۳۷۔

www.dawateislami.net

قربانی کس پر واجِب ہے؟

سُوال: قربانی کرنا کس پر واجِب ہے؟

جواب: 10 ذُوالحِجّۃِ الحرام کی صبحِ صادِق سے لے کر 12 ذُوالحِجّۃِ الحرام کے غُروبِ آفتاب تک کے دَرمیان اگر کوئی مسلمان عاقِل، بالغ، مقیم اور صاحبِ نِصاب ہو اور وہ نِصاب اس کے قرض اور ضَروریاتِ زندگی میں مُستَغرَق (یعنی ڈوباہوا) نہ ہو تو اِس صورت میں قربانی واجِب ہو گی۔

کیا مُسافِر پر قربانی واجِب ہے؟

سُوال: کیا مُسافِر پر قربانی واجِب ہے؟

جواب: جو شَرعاً مُسافِر ہے اس پر قربانی واجِب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟

سُوال: کیا ایسے جانور کی قربانی جائز ہے جو اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہو مگر اس نے دانت نہ نکالے ہوں؟ بقر عید کے موقع پر بیوپاری گاہکوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے اس جانور نے اگرچہ دانت نہیں نکالے مگر یہ اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہے تو گاہک وہ جانور خَریدنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ دانت نکالنا ضَروری ہے، اگر وہی جانور بیوپاری آدھی قیمت پر دینے کے لیے تیار ہو جائے تو گاہک اسے خَرید لیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: جو جانور قربانی کی عمر پوری کر چکے ہوں ان کی قربانی جائز ہے اگرچہ انہوں نے دانت نہ نکالے ہوں۔ قربانی کے جائز ہونے کے لیے اُونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال، گائے کی دو سال اور بکرا، بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ کی ایک سال ہونا ضَروری ہے۔ اَلبتہ اگر دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ یاد رکھیے! قربانی جائز ہونے کے لیے جانوروں کی عمر پوری ہونا ضَروری ہے نہ کہ دانت نکالنا کیونکہ جو جانور آزاد گُھوم پھر کر چَرتے اور نوچ نوچ کر گھاس کھاتے ہیں وہ مسلسل دانتوں سے گھاس کھینچتے رہنے کے سبب اپنی قربانی کی عمر پوری ہونے سے پہلے ہی دانت نکال دیتے ہیں اور جو جانور بندھے ہوئے ہوتے ہیں وہ بسا اوقات عمر پوری

www.dawateislami.net

ہونے کے باوجود دانت نہیں نکال پاتے۔ جانوروں کی عمر کے مُعاملے میں لوگ بیوپاریوں پر اِس لیے اِعتماد نہیں کرتے کہ کثرت سے جھوٹ اور دھوکا دہی کے باعث اُن کا بیوپاریوں سے اِعتماد اُٹھ چکا ہوتا ہے۔ بعض بیوپاری جانوروں کی کٹی ہوئی دُم ٹیپ لگا کر جوڑ دیتے ہیں اور جس رنگ کے جانور کے بال ہوتے ہیں ٹیپ پر اسی طرح کا رنگ لگا دیتے ہیں جس کے باعث خَریدار کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ جانور کی دُم کٹی ہوئی ہے اور پھر جب وہ بیچارہ اُسے گھر لے جا کر دُم سے پکڑتا ہے تو دُم نکل کر اُس کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ اِسی طرح بعض بیوپاری جانوروں کے دانت دِکھاتے ہوئے بھی دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ سب بیوپاری دھوکے باز نہیں ہوتے مگر لوگ اِیماندار بیوپاریوں پر بھی اِس لیے اِعتماد نہیں کرتے کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھُونک پھُونک کر پیتا ہے۔

اگر بیوپاری باشرع اور نیک آدمی ہے اور وہ کہتا ہے کہ جانور کی عمر پوری ہے، گاہک کو اس پر اِعتماد ہے کہ وہ جانور کی عمر بتانے میں جھوٹ نہیں بول رہا تو اس صورت میں اگر گاہک نے اُس سے جانور خرید کر قربانی کر لی تو اس کی قربانی ہو جائے گی اگرچہ دانت نہ نکلے ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور چاہے وہ گائے ہو یا بکرا چار دانت کا ہونا چاہیے، بکرا اگر چار دانت کا ہو تو اس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے مگر ہمارے یہاں دو دانت کی رَسم چل پڑی ہے۔ جانور خَریدنے والے بھی دو دَانت کا مُطالبہ کرتے ہیں اور بیوپاری بھی دو دَانت کی صَدائیں لگاتے ہیں۔ بسا اوقات جانور آٹھ دانت (یعنی بڑی عمر) کا ہوتا ہے مگر بیوپاری خَریدار کو صِرف دو دانت نُمایاں طور پر دِکھاتے ہیں اور بقیہ دانت اپنی اُنگلیوں سے چُھپا لیتے ہیں اور پھر فوراً جانور کا مُنہ بند کر دیتے ہیں۔ رہی بات یہ کہ جس جانور کے کم عمری کی وجہ سے دانت نہیں نکلے ہوتے لوگ اسے آدھی قیمت میں خَرید لیتے ہیں تو یہ آدھی قیمت پر خَریدنے والے شاید گوشت فروش ہوتے ہوں گے جو ایسے جانوروں کو قربانی کے لیے نہیں بلکہ ذَبح کر کے ان کا گوشت بیچنے کے لیے خرید لیتے ہوں گے۔

جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟

سُوال: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اِس کی پہچان کیسے کی جا سکتی ہے؟

جواب: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اِس کی پہچان یہ ہے کہ جو دانت اچھی طرح نہیں نکلے ہوتے وہ سارے چھوٹے

www.dawateislami.net

سے ایک لائن میں سفیدی کی طرح نظر آتے ہیں اور جو دانت نکل چکے ہوتے ہیں وہ اس سفیدی سے تھوڑا ہٹ کر اُبھری ہوئی جگہ سے نکلتے ہیں اور چوڑے ہوتے ہیں اور اُن پر کچھ پیلاہٹ سی ہوتی ہے۔ اگر جانور آٹھ دانت کا بالکل ضعیف ہے تو اُس کے آٹھوں دانت ایک ہی لائن میں نظر آئیں گے اور اُن پر پیلاہٹ بھی دِکھائی دے گی۔ بہر حال جانور کے دانتوں کی پہچان ہر ایک نہیں کر سکتا لہٰذا جانور خریدتے وقت تجربہ کار آدمی کا ساتھ ہونا بہت مُفید ہے۔

بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گُھسا کر لانا کیسا؟

سُوال: قربانی کے جانوروں کو منڈی سے خرید کر گھر لانے کے لیے گاڑیوں کی ضَرورت پڑتی ہے، بعض لوگ پیسے بچانے کے لیے بڑے جانوروں کو بھی چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گُھسا کر، لِٹا کر اور رَسیوں سے باندھ کر لاتے ہیں جس کی وجہ سے جانوروں کو بہت تکالیف ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ شدید زخمی بھی ہو جاتے ہیں اس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: جس طرح اِنسان کو تکلیف دہ چیزوں سے اَذیت پہنچتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرتا ہے ظاہر ہے اِسی طرح جانوروں کو بھی تکلیف دہ چیزوں سے اَذیت ہوتی ہے۔ چند پیسوں کی خاطر اس طرح بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گُھسا کر، لِٹا کر اور رَسیوں سے باندھ کر لانا بِلاوجہ جانوروں کو اِیذا دینا اور اُن پر ظلم کرنا ہے۔ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی سخت تر ہے کیونکہ مسلمان تو مقابلہ کرے گا، عدالت میں جا کر کیس کر دے گا اس کے عِلاوہ اور بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن یہ بے زبان جانور کس کے آگے فَریاد کرے گا۔[1] یاد رکھیے! مَظلوم جانور بلکہ مَظلوم کافر کی بھی بددعا قبول ہوتی ہے۔[2] جنہوں نے ایسا کیا ہے وہ توبہ کریں اور آئندہ ہرگز اس طرح کے اَنداز اِختیار نہ کریں۔

کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟

سُوال: عید کے کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟

جواب: عید کے تینوں دِن قربانی کرنا جائز ہے اَلبتہ پہلے دِن قربانی کرنا افضل ہے۔ عید کے پہلے دِن عموماً قصّاب زیادہ

---

1 ...... جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دُنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا مُعین و مدد گار اللہ پاک کے سِوا کوئی نہیں۔ (دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۳)

2 ...... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۰۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

پیسے لیتے ہیں تو بعض لوگ تھوڑے سے پیسے بچانے کے لیے افضل عمل کو چھوڑ کر عید کے دوسرے یا تیسرے دن قربانی کرتے ہیں۔ یوں چند پیسوں کی خاطر اتنا مہنگا جانور لانے کے باوجود پہلے دِن قربانی کرنے کی فضیلت پانے سے خود کو محروم کر دیتے ہیں۔ پہلے دِن قصّاب کا زیادہ رَقم لینا اگرچہ نفس پر گِراں گزرتا ہے مگر ہمیں اپنا یوں ذہن بنانا چاہیے کہ جو نیک عمل نفس پر جتنا زیادہ گِراں گزرتا ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔ (1)

یاد رکھیے! عِیدُ الْاَضْحٰی کے دِن جانور ذَبح کرنے سے افضل کوئی عمل نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی مجبوری نہ ہو تو پہلے دِن ہی قربانی کی جائے اگرچہ کچھ رَقم زیادہ خرچ ہو گی لیکن اس کو نقصان نہ سمجھا جائے بلکہ اس کے عِوض آخرت میں ملنے والے عظیم ثواب پر نظر رکھی جائے۔ اگر کسی کے گھر میں دوسرے یا تیسرے دن دَعوت ہوتی ہے اس وجہ سے وہ پہلے دِن قربانی نہیں کرتا تو اُسے چاہیے کہ پہلے دِن قربانی کر کے اس کا گوشت فریج میں رکھ دے اور اگلے دن دَعوت میں اِستعمال کر لے کیونکہ ایک دو دِن میں گوشت کے ذائقے میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ فقط لذّتِ نفس کے لیے پہلے دِن قربانی کے عظیم ثواب سے محروم ہو جانا دانش مندی نہیں بلکہ محرومی ہے۔ جس طرح تاجِر مال کے نفع پر نظر رکھتا ہے اِسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مال کے نفع سے زیادہ نیکیوں کے نفع پر نظر رکھے اور اس کے لیے کوشش بھی کرتا رہے۔

شکنجے میں جکڑ کر جانور ذَبح کرنا کیسا؟

سُوال: یورپین ممالک میں چھوٹے جانور کو ذَبح کرنے کے لیے مَخْصُوص شکنجے میں جکڑا جاتا ہے تاکہ رَسیوں سے باندھنے اور پکڑنے کی مشقت سے بچا جا سکے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: بکرے اور دُنبے وغیرہ کو مَخْصُوص شکنجے میں جکڑ کر ذَبح کرنے میں اور تو کوئی حَرج نہیں لیکن ایک سُنَّت ترک ہو جاتی ہے وہ یہ کہ ذَبح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبح کرے۔ البتہ اس شکنجے کے ذَریعے جکڑنے میں ایک فائدہ بھی ہے کہ جانور کئی غیر ضَروری تکالیف سے بچ جاتا ہے مثلاً بعض لوگ بکرے کو اُٹھا کر پٹختے ہیں یا پتھریلی زمین پر گِراتے ہیں جو یقیناً بِلاوجہ کی اِیذا ہے

(1) حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدھم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: دُنیا میں جو عمل جتنا دُشوار ہو گا بروزِ قیامت میزانِ عمل میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔ (تذکرۃ الاولیا، ۱/۹۵)

www.dawateislami.net

لیکن اِس مَخْصُوص شکنجے کے ذَرِیعے لٹانے میں یہ دونوں تکالیف نہیں ہوں گی۔ نیز اِس شکنجے کی ہیئت ایسی ہے کہ جانور کو لٹا کر پیٹ سے جکڑ لیا جاتا ہے اور پاؤں آزاد ہوتے ہیں تو یہ طبی لحاظ سے بھی اچھا ہے اس لیے کہ جانور جتنا زیادہ ہاتھ پاؤں مارے گا اتنا ہی مُضِر صحت خون بہہ جائے گا۔ بہر حال شکنجے میں کَس کر ذَبح کریں یا رَسیوں سے باندھ کر، جانور کو بے جا تکلیف دینے کی ہرگز اِجازت نہیں۔ جو لوگ بکرے کی گردن چٹخا دیتے ہیں یا بڑے جانور کی چُھرا گھونپ کر دِل کی رَگیں کاٹ دیتے ہیں یا ذَبح کرتے ہوئے ہڈی پر چُھری مارتے ہیں تو انہیں اس سے بچنا ضَروری ہے۔ خُدانا خواستہ مَرنے کے بعد یہی جانور مُسَلَّط کر دیا گیا تو پھر کیا بنے گا؟

قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟

سُوال: قربانی کے بعض جانوروں کے جسم پر بہت بڑے بڑے بال ہوتے ہیں، انہیں ذَبح کرتے وقت اگر دُشواری ہو رہی ہو تو کیا ان بالوں کو کاٹ سکتے ہیں؟ اگر کسی نے وہ بال کاٹ دیئے تو ان بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے بال یا اُون وغیرہ کاٹ دی تو ان چیزوں کو نہ تو وہ اپنے اِستعمال میں لا سکتا ہے اور نہ ہی کسی غنی کو دے سکتا ہے بلکہ ان بالوں اور اُون وغیرہ کو کسی شَرعی فقیر پر صَدَقہ کرنا ہو گا۔[1] رہی بات ذَبح کے وقت دُشواری پیش آنے کی تو اس کے لیے پورے بدن کے بال کاٹنا تو دُور کی بات گلے کے بال کاٹنے کی بھی ضَرورت نہیں بلکہ گلے پر پانی وغیرہ ڈال کر جگہ بنائی جا سکتی ہے۔

بے وُضو یا بے نمازی کا ذَبیحہ

سُوال: قَصّاب عموماً بے وُضو، بے نمازی اور داڑھی مُنڈے ہوتے ہیں تو کیا ان سے جانور ذَبح کروانا دُرُست ہے؟ نیز جانور کو ذَبح کرنے کے حوالے سے چند مَدَنی پھول بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: جانور ذَبح کرنے کے لیے باوُضو، نمازی اور داڑھی والا ہونا شَرط نہیں لہٰذا اگر داڑھی مُنڈے، بے وُضو اور بے نمازی شخص نے بھی جانور ذَبح کیا تب بھی جانور حلال ہو جائے گا۔ ❁ ذابح (یعنی ذَبح کرنے والے) کا مَرد ہونا بھی شَرط نہیں،

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۴۷، حصہ: ۱۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

عورت یا سمجھ دار بچہ بھی ذَبح کر سکتے ہیں اَلبتہ جو بھی ذَبح کرے اُسے ذَبح کے وقت اللہ کا نام لینا ضَروری ہے۔(1) ❁ اگر کسی نے جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا مثلاً دو آدمی مِل کر ذَبح کر رہے تھے، ایک نے یہ سوچ کر اللہ کا نام نہ لیا کہ دوسرے نے کہہ دیا ہے میرا کہنا ضَروری نہیں تو جانور مُردار ہو جائے گا۔(2) ❁ ذَبح کے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر" کے اَلفاظ کہنا بہتر ہے، شَرط نہیں لہٰذا اگر کسی نے فقط لفظ "اللہ" کہہ کر چُھری چلادی تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔(3) ❁ اگر بھولنے کے سبب اللہ کا نام نہ لیا تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔(4)

اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں

سُوال: اِجتماعی قربانی کرنے والوں پر کیا کیا شَرعی ذِمّہ داریاں بنتی ہیں؟

جواب: اِجتماعی قربانی کے مَسائل بہت پیچیدہ اور مشکل ہیں لہٰذا اِجتماعی قربانی کرنے والوں کے لیے لازِم ہے کہ وہ اِس سے متعلقہ ضَروری مَسائل سیکھیں یا پھر عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مکمل راہ نُمائی میں ہی قربانی کریں۔ بدقسمتی سے لوگوں نے اِجتماعی قربانی کو ایک کاروبار بنالیا ہے، بعض اِدارے بھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی راہ نُمائی لیے بغیر اِجتماعی قربانی کرتے ہیں اور کُھلم کُھلا غَلَطیاں کر کے لوگوں کی قربانیاں ضائع کر بیٹھتے ہوں گے۔ ہر ایک کو عذابِ آخرت سے ڈرنا چاہیے اور شَرعی تقاضے پورے ہونے کی صورت میں ہی اِجتماعی قربانی میں ہاتھ ڈالنا چاہیے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی میں اِجتماعی قربانی دَارُالاِفْتَا اہلسنّت کی مکمل راہ نُمائی میں ہی ہوتی ہے۔ مُلک اور بیرونِ ملک اِجتماعی قربانی کا اِرادہ رکھنے والے ذِمّہ داران کی پہلے مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام تربیت فرماتے ہیں۔ پھر تربیتی نشست میں شرکت کرنے والوں کا اِمتحان ہوتا ہے اور جو اِمتحان میں کامیابی حاصِل کرتے ہیں تو انہیں ہی مَدَنی مَرکز کی طرف سے اِجتماعی قربانی کی اِجازت ملتی ہے۔ نیز دَارُالاِفْتَا اہلسنّت کی طرف سے "اِجتماعی قربانی کے مَدَنی پُھول" کے نام سے ایک رِسالہ بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

---

1. دُرِّمُختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/۴۹۶ ماخوذاً۔
2. دُرِّمُختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/۵۰۴۔
3. فتاویٰ ھندیة، کتاب الذبائح، الباب الاوّل فی رکنه...الخ، ۵/۲۸۵۔
4. ھدایة، کتاب الذبائح، ۲/۳۴۷۔

www.dawateislami.net

کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟

سُوال: مویشی منڈی میں بیوپاریوں کے کپڑے اکثر ناپاک ہو جاتے ہیں اور دوسرے پاک کپڑے نہیں ہوتے اگر ان ہی کپڑوں کو پاک کرنے جائیں گے تو جانور چوری ہونے کا اَندیشہ ہے ایسی صورت میں وہ نماز کس طرح ادا کریں؟

جواب: جو لوگ اِس طرح کا کام کرتے ہیں جس میں ان کے کپڑے پاک نہیں رہتے مثلاً وہ مویشی پالتے یا بیچتے ہیں اور جانوروں کے پیشاب کی چھینٹیں یا گوبر ان کے کپڑوں پر لگ جاتا ہے یا وہ جانور ذَبح کرتے ہیں اور خون لگنے کی وجہ سے ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ پلاسٹک کی تھیلی میں پاک کپڑوں کا ایک جوڑا رکھیں جسے نماز کے وقت میں پہن کر نماز ادا کی جا سکے۔ خُصُوصاً عِیْدُ الْاَضْحٰی کے موقع پر کیونکہ اس دِن قصّاب وغیرہ کے کپڑے ناپاک ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ نیز پاک جوڑے کے ساتھ ایک تہبند بھی ہو تا کہ کسی مُناسب مقام پر اس کی آڑ میں کپڑے بدلے جا سکیں۔ تہبند اور وہ پاک جوڑا کسی کپڑے کے تھیلے میں رکھ کر اس کو پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال لیں اور اسے اچھی طرح بند کر دیں۔

یاد رَکھیے! نماز فرض ہے جو ہر حال میں پڑھنا ضَروری ہے کسی بھی بیوپاری یا قصّاب کے کپڑے ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز مُعاف نہیں ہو گی۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ نماز کو اس کے وقت میں ہی پڑھنے کا اِہتمام کریں۔ خُدانخواستہ اگر کسی بیوپاری یا قصّاب کو جانوروں کے خون یا پیشاب وغیرہ سے الرجی ہو جائے تو وہ اپنے ساتھ ایک نہیں بلکہ کئی صاف جوڑے رکھے گا اور حَتَّی الْاِمْکان اپنے کپڑوں کو ناپاک ہونے سے بچائے گا، جہاں ذرا خون یا پیشاب کپڑوں پر لگا فوراً کپڑے بدلے گا تاکہ الرجی کی وجہ سے کُھجلی شروع نہ ہو جائے۔ یہ دُنیوی خارِش ہے جب اسے بَرداشت کرنا بہت مشکل ہے تو اگر نماز تَرک کرنے کے جُرم میں قیامت کے دِن خارِش کا عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا تو کیا بنے گا؟ یاد رَکھیے! دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی کسی کے لیے بَرداشت کرنا ممکن نہیں ہے تو اس دَردناک عذاب سے چھٹکارے کے لیے گناہوں سے بچتے رہیے اور وقت پر نمازیں ادا کرنے کا اِہتمام کیجیے۔

جنَّت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی اَہمیت

سُوال: دُعا میں جنَّت کا سُوال کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی کیا اَہمیت ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: اللہ پاک سے جنَّت کا سُوال کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا سُنَّتِ مُبارکہ ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منقول طویل دُعا میں یہ اَلفاظ بھی ہیں: وَاَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے جنَّت اور جنَّت سے قریب کرنے والے اَعمال کا سُوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے قریب کرنے والے اَعمال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ روزانہ کم اَز کم تین تین بار اللہ پاک سے جنَّت میں داخلے اور دوزخ سے بچنے کی دُعا مانگ لیا کریں۔ سَرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک سے تین مَرتبہ جنَّت کا سُوال کرتا ہے تو جنَّت کہتی ہے: "اے اللہ پاک! اسے جنَّت میں داخل فرما۔" اور جو تین مَرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: "اے اللہ پاک! اسے جہنم سے پناہ عطا فرما۔"[2]

یاد رہے کہ جنَّت کی طَلب اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دُعا عَربی میں ہی کرنا ضَروری نہیں، اپنی مادری زبان میں بھی یہ دُعا روزانہ تین تین بار کرلیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بیان کردہ فضیلت حاصِل ہو جائے گی۔

کاش ہر گھر میں عالِمِ دِین ہو!

سُوال: آپ اپنی خواہش کا اِظہار کرتے ہیں کہ کاش! ہر گھر میں عالِمِ دِین ہو، اگر کسی کی بیٹیاں ہی ہوں تو وہ آپ کی خواہش کو کیسے پورا کرے؟

جواب: اگر کسی کو اللہ پاک نے بیٹیوں ہی سے نوازا ہے تو انہیں عالمہ بنادے تب بھی میری خواہش پوری ہو جائے گی۔ ایک ہی بچّے کو حافظِ قرآن اور عالِمِ دِین بنانے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ تمام بچّوں کو ہی حافظِ قرآن اور عالِمِ دِین بنانے کی کوشش کی جائے۔ والدین کی اپنی عمر تو بیت گئی اب خود حافظِ قرآن یا عالِمِ دِین نہیں بن سکتے تو اپنی اولاد کو ہی حافظ یا عالم بنا کر اَجر و ثواب کمالیں۔ اگر اولاد کو حافظ یا عالم نہ بھی بناسکیں تب بھی شریعت و سُنَّت کے مُطابق ان کی تَربیت تو کرنی ہی ہوگی ورنہ اس مُعاملے میں کوتاہی قیامت کے دِن پھنسوا کر رُسوائی کا سبب بن سکتی ہے۔

---

1 ...... ابنِ ماجه، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، حديث: ۳۸۴۶، ۴/۲۷۱۔

2 ...... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة انهار الجنة، ۴/۲۵۷، حديث: ۲۵۸۱۔

www.dawateislami.net

مُونگ پَھلی کے فوائد

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

سردی کا موسم جاری ہے، سردی سے بچنے کے لئے جہاں گرم کپڑوں کا اِستعمال ہوتا ہے وہیں طرح طرح کے پکوان اور خُشک میووں (Dry fruits) کا اِستعمال بھی کیا جاتا ہے۔ ان میوہ جات میں سے ایک مونگ پھلی بھی ہے۔ مونگ پھلی ایک پھلی دار پودا ہے لیکن اس کا شمار میوہ جات میں ہی ہوتا ہے۔ مونگ پھلی شوق سے کھائی جاتی ہے نیز اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے جو مختلف کھانوں، ڈبل روٹی، کیک اور اَدوِیہ وغیرہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی کو لوگ کچا، بھون کر اور اُبال کر اِستعمال کرتے ہیں نیز اسے مختلف پکوانوں بِالْخُصُوص میٹھے پکوانوں (Sweet Dishes) میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے بے شمار طِبّی فوائد بھی ہیں: ❀ مونگ پھلی میں پروٹین، کیلشیم، وٹامن E، وٹامن B1، B6 اور فاسفورس شامل ہوتے ہیں ❀ مونگ پھلی مُقَوِّیِ اَعصاب (یعنی پٹھوں کو مضبوط کرنے والی) ہے ❀ مونگ پھلی دُبلے پتلے اور کمزور افراد کے لئے مفید ہے ❀ مونگ پھلی میں موجود فولاد (Iron) خون کے نئے خلیے (Cells) بنانے میں مددگار ہے ❀ مٹھی بھر مونگ پھلی کافی ہوتی ہے ❀ مونگ پھلی میں موجود وٹامنز ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتے ہیں ❀ مونگ پھلی میں ایسے اینٹی آکسی ڈنٹ (Antioxidant) پائے جاتے ہیں جو غذائی لحاظ سے سیب، چقندر اور گاجر سے بھی زیادہ ہیں۔ احتیاط ❀ ”حاملہ“ مونگ پھلی کھانے سے پرہیز کرے، الرجی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ❀ خارش ہونے کی صورت میں مونگ پھلی کا اِستعمال نہ کیا جائے۔ مدنی مشورہ ❀ کچی مونگ پھلی کے بجائے بُھنی ہوئی مونگ پھلی کھائی جائے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ فروری 2018ء)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بارگاہِ رسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رِسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ

سُوال: حج یا عمرے پر جانے والوں کو لوگ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا دِیگر مُقدَّس ہستیوں کی بارگاہ میں سَلام پیش کرنے کا کہتے ہیں تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ سَلام پہنچانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: جب حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے کسی مُسافر کو کہا جاتا ہے کہ بارگاہِ رِسالت میں میرا سَلام عرض کرنا تو عموماً وہ خود ہی بول پڑتا ہے: ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ یوں ہی اگر کہا جائے کہ اپنے اَبو یا فُلاں کو سَلام کہنا تو وہ خود ہی فوراً ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ کہہ دیتا ہے حالانکہ یہ طریقہ دُرُست نہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ جس کے لیے سَلام بھیجا گیا اُسے پہنچایا جائے مثلاً اگر میں کسی زائرِ مدینہ کو سَلام پیش کرنے کی دَرخواست کروں تو وہ یوں پہنچائے: ”یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِلیاس نے آپ کو سَلام عرض کیا ہے۔“

یاد رہے کہ اگر کسی نے آپ سے بارگاہِ رسالت یا کسی اور بزرگ ہستی یا کسی بھی شخص کو سَلام پہنچانے کا کہا اور آپ

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۱ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ بمطابق یکم ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مُعجمِ کبیر، قیس بن عائذ ابو کاهل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

www.dawateislami.net

نے حامی بھر لی کہ ٹھیک ہے میں پہنچادوں گا تو اب سَلام پہنچانا واجِب ہو جائے گا۔[1] بعض لوگ ایسے موقع پر کہہ دیتے ہیں کہ اگر یادر ہا تو سَلام پہنچادوں گا تو ایسا کہنے کی حاجت نہیں بلکہ ممکن ہے کہ سَلام کہنے والے کو بُرا بھی لگے کہ اس بَرکت والی جگہ اور وقت کیا میں اسے یاد نہیں رہوں گا؟ لہٰذا یُوں نہ کہا جائے کہ یاد رہا تو پہنچاؤں گا۔ اس لیے کہ آپ پر سَلام پہنچانا واجِب ہی اس صورت میں ہے جب آپ کو یاد بھی رہے۔ اگر یاد ہی نہ رہا اور حامی بھرتے وقت آپ کی نیت پہنچانے کی تھی تو اب کوئی گناہ نہیں۔ اَلبتہ اگر حامی بھرتے وقت نیت یہ تھی کہ نہیں پہنچاؤں گا اور اسے ٹالنے کے لیے ہاں کہہ دیا تھا تو اب پہنچا بھی دے جب بھی جھوٹا وعدہ کرنے کا گناہ ہو گا۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ بندہ حامی نہ بھرے اور اگر حامی بھر لی تو اب اپنے پاس سَلام دینے والوں کے نام لکھ لے تا کہ اسے یاد رہے۔ مجھے جب دیوانے سَلام پہنچانے کا کہتے ہیں تو میں خاموشی سے سُن لیتا ہوں، جواب میں حتَّی الِامکان حامی نہیں بھرتا اس لیے کہ اتنوں کے نام بھلا کیسے یاد رکھوں گا۔

اگر کسی نے زائرِ مدینہ کو سَلام پہنچانے کا کہا ہی نہیں اور یہ اَز خود اس کی طرف سے بارگاہِ رِسالت میں سَلام پہنچائے مثلاً پیر صاحب کی طرف سے سَلام پہنچایا حالانکہ پیر صاحِب نے اسے کہا ہی نہیں تو ایسا کرنا دُرُست نہیں۔ میں نے اپنی کتاب "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" میں ہر زائرِ مدینہ سے بارگاہِ رسالت میں اپنا سَلام پیش کرنے کی دَرخواست کی ہوئی ہے، اگر کوئی اسے پڑھ کر میری طرف سے ایک بار یا بار بار بھی سَلام پیش کر دیتا ہے تو اس میں حَرَج نہیں بلکہ وہ اَجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔ اگر کوئی سَلام پیش نہیں کرتا جب بھی مُضایقہ نہیں کیونکہ فقط دَرخواست کرنے پر سَلام پہنچانا واجِب نہیں ہوتا۔

حُجّاجِ کِرام سے سَلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا

سُوال: سَلام یا دُعا کے لیے کہنے والے واپسی پر زائرِ مدینہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارا سَلام پہنچایا تھا؟ کعبہ پر پہلی نظر جب پڑی تو ہمارا نام لے کر دُعا کی تھی یا نہیں؟ تو ان کا اِس طرح پوچھنا کیسا؟

جواب: سَلام یا دُعا کی دَرخواست کرنے میں تو حَرَج نہیں لیکن واپسی پر پوچھنا کہ کیا ہمارے لیے دُعا کی تھی؟ ہمارا سَلام پہنچایا تھا؟ اِس سے بچنا چاہیے۔ ممکن ہے اس نے دُعا تو مانگی ہو اور سَلام بھی پہنچایا ہو لیکن اب اسے یاد نہ آ رہا ہو نیز یہ بھی

1..... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ممکن ہے کہ واقعی وہ وہاں بھول گیا ہوں۔ اب اگر وہ سچ بولتا ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا تو اسے اس قسم کے کڑوے جملے سُننے پڑ سکتے ہیں کہ ہاں بھائی! ہم غریب بھلا کیسے یاد رہ سکتے ہیں!!! ہمیں کون پوچھتا ہے!!! وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے جملوں سے بچنے کے لیے اکثر لوگ مُرَوَّت میں جھوٹ بول دیتے ہیں کہ "بھلا آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں؟ آپ کے لیے تو نام لے کر دُعا کی تھی۔" ظاہر ہے کہ اگر یہ سُوال نہ کرتا تو وہ جھوٹ نہ بولتا۔ پھر ایسے سُوالات میں خود ستائی کی بُو بھی آتی ہے کہ یہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، جبھی تو نام لے کر دُعا اور سَلام کا مُطالبہ کر رہا ہے۔ ایسے لوگ اپنی اَہمیت جتانے کے لیے بسا اوقات گلہ شِکوہ بھی کر ڈالتے ہیں مثلاً "بھائی! آپ نے ہمارے لیے دُعا کرنا چھوڑ دی ہے جبھی تو آج کل بڑی پریشانیاں آ رہی ہیں۔" اگر ایسوں سے کہا جائے کہ میں سارے مسلمانوں کے لیے دُعا کرتا ہوں تو اس میں آپ بھی شامل ہو ہی جاتے ہیں۔ تو اس پر فوراً کہیں گے: "نہ بھائی! ہمارے لیے الگ سے نام لے کر دُعا کیا کرو۔" تو ایسا مُطالبہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کا نام لے کر دُعا کرنا ممکن نہیں ہوتا مثلاً میرا عوام سے واسطہ زیادہ ہے، لوگ دُعا کرنے کا بھی کہتے رہتے ہیں اب میں ایک ایک کا نام یاد رکھ سکوں یہ ممکن نہیں، اگر لکھ بھی لوں تو اب ہزاروں، لاکھوں نام پڑھوں کیسے؟ لہٰذا میں دُعا میں ایسے جامع اَلفاظ لاتا ہوں جن میں ہر ایک خود بخود شامل ہو جائے مثلاً یَااللہ! میرے تمام مُریدین، تمام طالبین اور سارے دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں کی بے حساب مَغْفِرَت فرما، یَااللہ! پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری اُمَّت کی بخشش فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے تیرے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی (وسائلِ بخشش)

اِن دُعائیہ اَلفاظ میں ہر ہر فرد شامل ہو گیا اور اس میں میرا کسی پر کوئی اِحسان بھی نہیں کیونکہ میں اپنے ثواب کے لیے ایسا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے لیے دُعا مانگنا ثواب کا کام ہے۔(1)

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کرتا ہے، اللہ پاک اُس کے لیے ہر مومن مرد و عورت کے عِوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (مسندُ الشّامیین لِلطّبرانی، ۳/۲۳۴، حدیث: ۲۱۵۵)

www.dawateislami.net

حُجّاجِ کِرام سے بے جا سُوالات کرنا

سُوال: حج یا عمرہ کی سعادت حاصِل کر کے لوٹنے والوں سے لوگ اِس قِسم کے سُوالات کرتے ہیں کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ مدینے شریف میں مَزہ آیا؟ تو اِس قِسم کے سُوالات کرنا کیسا؟

جواب: حج یا عمرہ کی سَعادت پا کر لوٹنے والوں سے اِس قِسم کے سُوالات نہیں کرنے چاہئیں۔ اِس قِسم کے سُوالات کی بِنا پر کم علمی کی وجہ سے لوگ گناہ میں پڑ سکتے ہیں مثلاً یہ پوچھنا کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ اب اس کے جواب میں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ نہیں بھائی! بڑا آرام دہ سفر گزرا۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہو سکتا ہے اس لیے کہ سفر میں سونا اور کھانا پینا سب مُتأثر ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے، لہٰذا جب کام پورا کر لو جلدی گھر کو واپس ہو۔ (1)

سفرِ حج میں تو اور زیادہ آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے کہ میلوں میل پیدل چلنا پڑتا ہے۔ ہجوم اور اِزدِحام کے سبب مشکلات میں مزید اِضافہ ہو جاتا ہے لیکن اِس کے باوجود کہنا کہ بہت آرام دہ سفر گزرا تو یہ صَریح جھوٹ ہے۔ یوں ہی مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا پہنچ کر جو بیمار ہو گیا۔ اَرکانِ حج کی اَدائیگی میں تھکاوٹ کے سبب مدینہ شریف میں اسے طبعاً مزہ نہیں آیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن سُوال پوچھنے والے کو جواب میں کہنا کہ بہت مزہ آیا تو یہ جھوٹ ہو گا۔ یوں ہی گھر آئے ہوئے مہمانوں سے بھی ایسے سُوالات نہ کیے جائیں جن کے جواب میں ان کے جھوٹ میں پڑنے کا اَندیشہ ہو مثلاً ہمارا کھانا کیسا لگا؟ ہماری چائے اچھی لگی؟ آپ کو گھر کیسا لگا؟ وغیرہ وغیرہ کیونکہ کھانا، چائے اور گھر اچھا نہ بھی لگا تب بھی وہ جھوٹ سے کام لیتے ہوئے یہی کہیں گے کہ کھانے پینے میں بہت مزا آیا اور گھر بھی اچھا لگا۔ بہر حال ایسے سُوالات نہ کیے جائیں جن کے باعِث کسی کے جھوٹ میں مبتلا ہو کر گناہ میں پڑنے کا اَندیشہ ہو۔

بھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگوں کو بہت زیادہ بھیڑ کے سبب گھبراہٹ ہوتی ہے اِس وجہ سے وہ حج کرنے کے لیے بھی نہیں جاتے

1 ...... مسلم، کتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب... الخ، ص ۸۱۹، حدیث: ۴۹۶۱۔

www.dawateislami.net

ان کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: اگر حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی حاضِری کی سَعادت ملتی ہو تو بھیڑ کی وجہ سے اپنے آپ کو اِس سَعادت سے مَحروم نہیں کرنا چاہیے۔ جب جنّتی جنَّت میں جائیں گے بھیڑ تو اُس وقت بھی ہو گی اور بھیڑ بھی ایسی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہو گا جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اَوَّل صَفحہ 154 پر ہے: ”جنَّت کے دَروازے اتنے وَسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی سَتَّر بَرس کی راہ ہو گی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہو گی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہو گا بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دَروازہ چَرچَرانے لگے گا۔“ جنَّت میں جانے کے لیے بھی بھیڑ سے گزرنا پڑے گا، لہٰذا اِس طرح کے شیطانی وَساوِس کہ بھیڑ کی وجہ سے گھبراہٹ ہو گی، بیمار ہو جاؤں گا، یہ ہو گا وہ ہو گا وغیرہ وغیرہ سے بچتے ہوئے خُوش دِلی کے ساتھ، ہِمَّت کر کے حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا سفر اِختیار کر لینا چاہیے۔ جو اللہ پاک کی راہ میں نکلتا ہے اللہ پاک خود ہی اُس کے لیے آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔

جن پر حج فرض ہے اُن کے لیے تو فوراً حج کرنا ضَروری ہے کہ بِلاوجہ فرض میں تاخیر کرنا بھی گناہ ہے۔ حج فرض ہونے کے باوجود جان بوجھ کر حج نہ کرنا یہ بُرے خاتمے کے اَسباب میں سے ایک سبب ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جو شخص (حج فرض ہونے کے باوجود) حج کئے بغیر مَر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مَرے یا نَصرانی ہو کر۔[1]

رَمل کی تعریف اور اس کے اَحکام

سُوال: رَمل کسے کہتے ہیں؟ نیز اگر کسی کو رَمل کرنے کا موقع نہ ملے تو وہ کیا کرے؟

جواب: طواف کے اِبتدائی تین پھیروں میں اَکڑ کر شانے (کندھے) ہِلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے قدرے (یعنی تھوڑا) تیزی سے چلنا ”رَمل“ کہلاتا ہے۔[2] ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم

1..... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج، ۲/۲۱۹، حدیث: ۸۱۲۔

2..... رفیق الحرمین، ص۵۸۔

www.dawateislami.net

نے کفار پر رُعب ڈالنے کے لیے رَمل کیا تھا تو ان مُبارک ہستیوں کی ادا کو ہمارے لیے باقی رکھا گیا ہے۔ رَمل کرنا سُنَّت ہے مگر لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جنہیں صحیح طریقے سے رَمل کرنا نہیں آتا۔ جو حج کا طریقہ سِکھا رہے ہوتے ہیں عموماً وہ بھی رَمل کرنے کا صحیح طریقہ نہیں سِکھا پاتے۔ بعض لوگ مٹھیاں بند کر کے دوڑ رہے ہوتے ہیں تو بعض اُچھل کود کر رہے ہوتے ہیں۔ رَمل میں دوڑنے اور اُچھل کود کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 1097 پر ہے: پہلے تین پھیروں میں مَرد رَمل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہِلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کُودتا نہ دوڑتا۔

یاد رکھیے! رَمل کرنا سُنَّت ہے اور مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے، لہٰذا جہاں رَش کے سبب اپنی یا دوسروں کی ایذا کا اَندیشہ ہو تو وہاں رَمل ترک کرتے ہوئے نارمل اَنداز میں چلئے پھر جب موقع ملے تو رَمل کر لیجیے۔ چنانچہ صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رَمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رَمل ترک کرے مگر رَمل کی خاطر رُکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لیے ملے رَمل کے ساتھ طواف کرے۔[1]

دورانِ طواف کَعْبَۂ مُشَرَّفہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے قریب رہنا افضل ہے مگر اتنا قریب بھی نہ ہو کہ کعبہ کی دِیواروں اور پَردوں سے ٹکرائے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے قریب میں رَمل نہیں ہو سکتا اور دُور رہ کر ہو سکتا ہے تو اب افضل یہ ہے کہ دُور سے طواف کرتے ہوئے رَمل کی سُنَّت ادا کرے۔[2]

عالِمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے

سُوال: کس کے ساتھ حج کو جانا چاہیے؟

جواب: حج کے لیے جو بھی قافلہ بنے یا خاندان کے کچھ لوگ جا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ایک ایسے عالِمِ دِین کا ہونا ضَروری ہے جس کی حج کے مَسائل پر گہری نظر ہو۔ ایسے عالِمِ دِین کو اگر سونے میں تول کر بھی ساتھ لے جانا پڑے تو لے جانا چاہیے اور اس کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے۔ حج زندگی میں ایک بار صاحبِ اِستطاعت پر فرض ہے اِس کے مَسائل

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۹۷، حصہ: ۶۔

2 ...... البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام، ۲/ ۵۷۸۔

www.dawateislami.net

عوام تو کیا بہت سے خَواص کو بھی معلوم نہیں ہوتے۔ اگر کچھ معلومات ہوں بھی تو آدمی رَش میں بھول جاتا ہے۔

حج تو حج، نماز جو روزانہ پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور 40 یا 60 سال سے پڑھ رہے ہوتے ہیں اس کے مَسائل کا عِلم نہیں ہوتا، حج جو زندگی میں پہلی بار کرنے جا رہے ہیں اس کے مَسائل ایک دَم کہاں سے آجائیں گے! بس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی سب کر رہے ہوتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ ایک کارڈ پاس رکھ لیتے ہیں جس میں فقط ترتیب لکھی ہوتی ہے کہ پہلے یہ کرنا ہے پھر اس کے بعد یہ کرنا ہے، اس کارڈ پر مَسائل وغیرہ نہیں لکھے ہوتے۔ حج کے مَسائل پر مشتمل کتاب ”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“ ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں مُفت تقسیم کر کے حُجّاج تک پہنچائی جاتی ہے مگر پھر بھی کئی لوگ اسے گھر ہی میں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں گے کہ اس کو کہاں سنبھالیں گے! شاپنگ کرتے ہوئے بڑے بڑے بیگ بھر کر انہیں سنبھال لیتے ہیں لیکن ایک چھوٹی سی کتاب کو سنبھال نہیں پاتے۔ اگر حج کرنے والے اہلِ عِلم ہوں تو انہیں ”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“ کے ساتھ ساتھ بہارِ شریعت کا چھٹا حصہ بھی ضَرور ساتھ رکھنا چاہیے کہ اس میں حج کے مَسائل کی زیادہ تفصیل ہے۔ اب تو مَزید آسانی ہو گئی ہے کہ کتاب وغیرہ موبائل فون میں بھی ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔

یاد رکھیے! حج و عمرے کے مَسائل قدرے مشکل ہیں جب تک تجربہ کار عالِمِ دِین کی صحبت نہیں ملے گی تو یہ مَسائل ذہن نشین نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ کئی کئی حج اور عمرے کر لیتے ہیں مگر اس کے باوجود انہیں حج کے ضَروری مَسائل کا بھی عِلم نہیں ہوتا کہ حج میں کتنے فَرائض ہیں؟ طواف میں کتنے پھیرے ہوتے ہیں؟ حجرِ اَسود کو کتنی بار چُومنا ہوتا ہے؟ کچھ معلوم نہیں ہوتا بس ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر حج کر آتے ہیں اور پھر اپنے فَضائل بیان کرتے نہیں تھکتے۔ وہاں دُعا میں جو مانگو ملتا ہے، میں نے قورمہ مانگا تو مجھے قورمہ ملا، بَریانی مانگی تو بَریانی ملی اور فُلاں کو یاد کیا تو وہ میرے سامنے کھڑا تھا وغیرہ وغیرہ۔ حج کرنے والوں کو چاہیے کہ حج کے ضَروری مَسائل سیکھیں اور کسی عالِمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کریں اور اس کے بعد اپنے کارنامے بیان کرنے کے بجائے اللہ پاک کے حضور رو رو کر حج کی قبولیت کی بھیک مانگتے رہیں۔

اِضطباع اور رَمل سُنَّت ہے

سُوال: کیا عمرے کے طواف میں بھی رَمل ہوتا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! عمرے کے طواف میں بھی اِضطباع اور رَمل دونوں سُنَّت ہے۔ "چادر کو دَہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دَہنا مونڈھا کھلا رکھنے اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈھے پر ڈال دینے کو "اِضطباع" کہتے ہیں۔"[1]

عمرہ کرنے کے بعد حَلق کروانا کیسا؟

سُوال: عمرہ کرنے کے بعد حَلق کروانا کیسا ہے؟ نیز حَلق کرواتے وقت کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: حج و عمرہ کرنے والے کے لیے حُدُودِ حَرم ہی میں حَلق (یعنی سر مُنڈانا) یا تَقْصِیْر کروانا (یعنی کم از کم چوتھائی 1/4 سر کے بال اُنگلی کے پَورے برابر کٹوانا) واجِب ہے۔ تَقْصِیْر سے بھی واجب ادا ہو جائے گا مگر مَرد کے لیے حَلق کروانا اَفضل ہے، جبکہ عورت تَقْصِیْر ہی کروائے گی کہ اس کے لیے حَلق کروانا حرام ہے۔[2] رہی بات حَلق کرواتے وقت نیت کی تو اس کے لیے کوئی خاص نیت تو میں نے نہیں پڑھی، اَلبتہ حَسْبِ حال اچھی اچھی نیتیں کر کے ثواب کمایا جا سکتا ہے، مثلاً سُنَّت پر عمل کرنے کی نیت سے سر کی سیدھی جانب سے حَلق کروانا شروع کروں گا۔ حَلق کروانے والوں کے لیے سرکار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار دُعائے رَحمت فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔[3] تو حَلق کروا کر حدیثِ پاک میں موجود تین بار دُعائے رَحمت کا حقدار بنوں گا۔ حَلق کرواتے وقت قِبلہ رُخ بیٹھوں گا۔ "ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر اوقات قِبلہ شریف کی طرف مُنہ کر کے تشریف فرما ہوتے تھے۔"[4] یاد رکھیے! قبلہ رُخ بیٹھنے سے نظر تیز ہوتی ہے، حافظہ مضبوط ہوتا ہے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھے جانے والا سبق بھی جلد یاد ہوتا ہے۔

حَلق کروانا کب واجِب ہے؟

سُوال: اگر کسی کے سر کے بال ایک پَورے سے چھوٹے ہوں تو اب اس پر حَلق کروانا ہی واجِب ہو گا یا تَقْصِیْر بھی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی مَرد کے سر کے بال ایک پَورے سے کم ہوں تو اسے حَلق کروانا ہی واجب ہے تَقْصِیْر نہیں کروا سکتا،

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۱۰۹۶، حصہ ۶ ملخصاً۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۱۱۴۲، حصہ ۶ ماخوذاً۔
3. بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر... الخ، ۱/۵۷۴، حدیث: ۱۷۲۸۔
4. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/۴۴۹۔

www.dawateislami.net

کیونکہ تَقْصِیْر میں ایک پَورے کے برابر بال کاٹنے ہوتے ہیں جبکہ اس کے بال ایک پَورے سے پہلے ہی کم ہیں لہٰذا تَقْصِیْر کا مَحل نہ رہا۔ یوں ہی اگر کسی کے سر پر بالکل ہی بال نہیں یعنی وہ گنجا ہے تو اسے بھی اُسترا پھروانا لازم ہے۔ (1)

حلق کروانے میں اِحتیاط

سُوال: حَلق کروانے میں کیا اِحتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: حَلق کرواتے وقت بالوں کو نرم کرنے کے لیے خوشبودار یا سادہ صابن وغیرہ نہ لگایا جائے بلکہ سادہ پانی اِستعمال کیا جائے کیونکہ صابن سے مَیل اُترتا ہے جبکہ حَلق کروانے والا ابھی اِحرام میں ہے اور "اِحرام کے دَوران خوشبو لگانے یا مَیل چُھڑانے کی اِجازت نہیں۔ جسم کو کھجانے میں بھی یہ اِحتیاط کرنی ہو گی کہ نہ بال ٹوٹیں اور نہ ہی مَیل چُھوٹے۔"(2)

کیا ہر سال حج کریں گے؟

سُوال: کیا آپ آئندہ سال بھی حج کریں گے؟

جواب: میں آئندہ سال تک زندہ رہوں گا اس کی میرے پاس کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہاں! اگر زندہ رہ گیا اور حالات و صحت نے بھی ساتھ دیا تو ہر سال حج کرنے کی نیت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں پہلے بھی ہر سال حج کی سعادت حاصِل کرتا رہا ہوں۔ اب ایک بار پھر کمر باندھی ہے لیکن عمر اور ضُعف بہت بڑھ گیا ہے۔ بس اللہ پاک میرے کہے کی لاج رکھ لے اور مجھے دوسروں کی محتاجی سے بچالے۔

رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟

سُوال: جب مسجدِ نبوی شریف میں رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو اِنتظار میں کھڑے لوگ وہاں جگہ پانے کے لیے دوڑتے ہیں تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جگہ پانے کے لیے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مَردوں یا عورتوں کا دوڑنا

---

1 ..... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ۱/۲۳۱ ماخوذاً۔

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۳۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سخت بے اَدَبی ہے اس لیے کہ ”مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔“[1] جب عام مَساجد میں بھی اِس طرح چلنے کی ممانعت ہے تو مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آداب تو اور زیادہ ہیں لہٰذا وہاں اس طرح دوڑنا کہ دھکم پیل اور شور شرابا ہو تو یہ سخت بے اَدَبی ہے۔ رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جگہ پانا یقیناً سَعادت مندی ہے لیکن اس کے لیے اگر مسجد میں بھاگنا پڑے، مسلمانوں کے دَرمیان دھکم پیل اور اِیذا رسانی ہو اور مسجد میں شور شرابا ہوتا ہو تو اب یہ سعادت نہیں رہے گی بلکہ گناہ کا کام ہو جائے گا۔ اس لیے مَساجد کو ان کاموں سے بچانے کا حکم ہے حدیثِ پاک میں ہے: اپنی مسجدوں کو جھگڑے اور شور شرابے سے محفوظ رکھو۔[2]

پہلے کے دور میں خانہ کعبہ کا دَروازہ عوام کے لیے بھی کھولا جاتا تھا، یقیناً اس میں داخلہ مِل جانا بڑی سَعادت کی بات تھی لیکن فُقہائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے وہاں بھی یہ قُیُودات لگائی کہ اگر بآسانی داخِلہ مِل جائے تو بہتر ورنہ دھکم پیل کر کے نہ داخِل ہو۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کَعبۂ مُعَظَّمَہ کی داخلی (داخِل ہونا) کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ محرم میں عام داخلی ہوتی ہے مگر سخت کشکش رہتی ہے۔ کمزور مَرد کا تو کام ہی نہیں، نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جُراَت کی اِجازت، زبردست (طاقتور) مَرد اگر آپ اِیذا سے بچ بھی گیا تو اَوروں کو دھکے دیکر اِیذا دے گا اور یہ جائز نہیں، نہ اس طرح کی حاضری میں کچھ ذوق ملے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ساری مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی نزولِ رَحمت کا مقام ہے لہٰذا رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں بآسانی جگہ نہ ملے تو آپ کہیں بھی عبادت کر لیجئے۔ اگر خاص رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ کی ہی بَرکتیں پانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ایسے اوقات یا مہینوں کا اِنتخاب کیجئے جس میں وہاں زیادہ رَش نہ ہو مثلاً حج اور رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے عِلاوہ وہاں زیادہ رَش نہیں ہوتا۔ اِنتظامیہ کو بھی چاہیے کہ اِس طرح خاص وقت میں دَروازہ کھول کر مسجد کی بے اَدَبی کے اَسباب پیدا نہ کرے۔ ویسے بھی مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ساری رات ہی کھلی رہتی ہے لیکن اس کے باوجود اِنتظامیہ

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۱۸۔
2. ابن ماجۃ، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکرہ فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰ ملتقطاً۔
3. بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۵۰، حصہ: ۶۔

www.dawateislami.net

کا رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ کا دَروازہ کھول کر بھگدڑ مچوانا سمجھ میں نہیں آتا۔

رَمَل صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے

سُوال: دَورانِ طواف خَواتین کب رَمَل کریں؟

جواب: خَواتین کے لیے رَمَل اور اِضطباع سُنَّت نہیں۔ رَمَل اور اِضطباع صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے اور وہ بھی اس طواف میں کہ جس کے بعد سَعی ہو[1] مثلاً عُمرے کے طواف میں سُنَّت ہے کہ اس کے بعد سَعی ہوتی ہے۔ اِسی طرح اگر حج کا اِحرام باندھنے کے بعد کسی نفل طواف میں جس کے بعد سَعی ہو اِضطباع اور رَمَل کر لیا تو سُنَّت ادا ہو گئی اور اگر نہیں کیا تھا تو طوافُ الزِّیارۃ کے طواف میں رَمَل کی سُنَّت ادا کر کے اُس کے بعد سَعی کر لی جائے اَلبتہ اس طواف میں اِضطباع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ طوافُ الزِّیارۃ سے پہلے حاجی اِحرام سے باہر ہو چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح سَعی کرتے ہوئے مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن[2] میں دوڑنا بھی صِرف مَردوں کے لیے ہے، اسلامی بہنوں کو وہاں دوڑنا بھی منع ہے۔

عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حِکمت

سُوال: دَورانِ سَعی مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن میں عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اِس میں کیا حِکمت ہے حالانکہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا تو دوڑی تھیں؟

جواب: حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بے قراری اور اِضطراب کے سبب دوڑی تھیں اور اللہ پاک کے کَرم سے ان کی یہ اَدا صِرف مَردوں کے لیے باقی رکھی گئی اور عورتوں کو اس سے مُسْتَثْنٰی قرار دیا گیا۔ عورتیں چونکہ عام طور پر کمزور ہوتی ہیں شاید اس لیے انہیں دوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اگرچہ میں نے عورتوں کے نہ دوڑنے کی حکمتیں کسی کتاب میں نہیں پڑھیں مگر ایک حِکمت پَردہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اگر عورتیں دوڑیں گی تو اُن کے اَعضا ہِلیں گے جس کے باعث مَعَاذَ اللہ غیر مَردوں کے لیے بدنگاہی کا سامان ہو گا۔ یاد رکھیے! شَریعت کا کوئی بھی حکم حِکمت سے خالی نہیں ہوتا اور سب

---

[1] بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۰۱، حِصّہ ۶: ملتقطاً۔

[2] مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن: یعنی "دو سبز نشان۔" صَفا سے جانبِ مَروہ کچھ دُور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصِلے پر دونوں طرف کی دِیواروں اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ ان دونوں سبز نشانوں کے دَرمیان دَورانِ سَعی مَردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔ (رَفیقُ الحرمین، ص ۶۳)

www.dawateislami.net

سے بڑی حکمت اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دینا ہے۔

اسلامی بہنوں کو اپنی ID بنانا کیسا؟

سُوال: کئی عورتیں انٹرنیٹ پر بنتِ عطّار اور کنیزِ عطّار وغیرہ ناموں سے اپنی فیس بک، ID اور پیج بناتی ہیں جس کے باعث کئی غَلَط رابطے قائم ہو جاتے ہوں گے کیا اُن کا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: عورتوں کو سورۂ نُور کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے[1] اور سورۂ یُوسُف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے کہ اِس میں ایک عورت کے مکر کا ذِکر ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سُورۂ یوسُف کا ترجمہ (و تفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مکرِ زناں (یعنی عورتوں کے دھوکا دینے) کا ذِکر فرمایا ہے۔[2] جب عورتوں کو قرآنِ کریم کی سُورۂ یُوسُف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے تو فیس بُک چلانے کی اِجازت کس طرح دی جاسکتی ہے کہ جہاں بے حیائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ عورتوں کو تو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ میری ایک ہی بیٹی ہے شاید ہی اُس کا نام حاضرین میں کسی اسلامی بھائی کو معلوم ہو کیونکہ میں اُس کا نام لیتا ہی نہیں۔ بعض لوگ دھڑلّے سے کُھلے عام اپنی بہو بیٹیوں کے نام لیتے ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ جب میں کسی کے سامنے اپنی بیٹی کا نام لینا پسند نہیں کرتا تو پھر اُس کے نام کا پیج کس طرح پسند کر سکتا ہوں جو عام طور پر بہت ساری خرابیوں اور گناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور جس میں تصویریں، آوازیں اور نہ جانے کیا کیا ڈالا جاتا ہو گا۔ بَہر حال اگر کوئی "بنتِ عطّار" کے نام سے پیج کھول کر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہو کہ وہ "بنتِ عطّار" یعنی عطّار کی حقیقی بیٹی ہے تب تو یہ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیثِ پاک میں اس پر لعنت کی گئی ہے۔[3] نیز اگر لوگوں کو دھوکا دینے کی نیت سے "بنتِ عطّار" کے نام سے پیج کھولا کہ لوگ دھوکے سے اس پیج کو دیکھیں تو اس صورت میں جھوٹ اور دھوکے کے گناہ سے بھی توبہ کرنا واجِب ہے۔

---

1. مستدرک حاکم، تفسیر سورۃ النور، ۳/۱۵۸، حدیث: ۳۵۴۶۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۵۔
3. حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی کی طرف مَنْسُوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اُس پر اللہ پاک، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ پاک قیامت کے دِن اُس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔

(مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ...الخ، ص ۵۴۶، حدیث: ۳۳۲۷)

www.dawateislami.net

جو اسلامی بہنیں اپنے نام کے ساتھ عطّاریہ، قادریہ اور رضویہ لکھ کر آئی ڈی بنائیں یا پیج چلائیں میری طرف سے اُن کی نہ پذیرائی ہے اور نہ ہی حوصلہ افزائی۔ جو اسلامی بہنیں واقعی عطّاریہ ہیں اور جن کے خمیر میں عطّاریت شامل ہے انہیں میری طرف سے پیج چلانے کی اِجازت ہی نہیں بلکہ اگر عطّاریہ نہ بھی ہو جو بھی مجھ سے عقیدت و محبت رکھنے والی میری مسلمان مَدَنی بیٹی ہے وہ پیج نہ چلائے۔ لفظِ "عورت" کے لغوی معنیٰ ہی چُھپانے کی چیز ہیں لہٰذا عورت کے لیے چادر اور چار دیواری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلاضرورت سُنانے کی اِجازت نہیں۔[1] لہٰذا عورتوں کا سَج دَھج کر پیج پر آنا اور گلیوں بازاروں میں گھومنا باحیا عورتوں کا کام نہیں۔ اسلامی بہنوں سے میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ یہ کسی کے پیج کو لائک بھی نہ کریں کہ یہ نالائقی ہے۔ انٹرنیٹ چلانا اور سوشل میڈیا کی طرف جانا اسلامی بہنوں کا کام ہی نہیں لہٰذا جتنا ہو سکے اس سے بچیں۔

دُعائے عطّار

یَااللہ! جو بھی میری مَدَنی بیٹی اپنا پیج بند کر دے اور جو اپنا پیج کھولنے کا سوچ رہی ہے وہ اس سے باز رہے اور جو پہلے سے ہی باز ہے اِن سب کو بے حساب مَغْفِرَت سے نواز کر جَنَّتُ الْفِردَوس میں خاتونِ جنّت، بی بی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَدَنی مُنّیوں کا "شکریہ" نام رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا کسی مَدَنی مُنّی کا نام "شکریہ" رکھ سکتے ہیں؟

جواب: "شکریہ" نام رکھنے میں حَرَج تو نہیں ہے مگر اس نام کی کوئی فضیلت بھی نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ نام رکھنے پر لوگ مذاق اُڑائیں اور جب یہ مَدَنی مُنّی بڑی ہو گی تو ممکن ہے اِس نام کے باعث اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسے نام رکھنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ مَدَنی مُنّوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کِرام و بزرگانِ دِین رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور مَدَنی مُنّیوں کے نام صحابیات اور وَلیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کے ناموں پر رکھے جائیں۔

---

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲، حِصّہ: ۳۔

www.dawateislami.net

کیا اَمّی اَبو کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟

سُوال: کیا اولاد اپنی اَمّی اَبو کا عقیقہ کر سکتی ہے؟ نیز اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ خود اپنے ولیمہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر اَمّی اَبو کا عقیقہ نہیں ہوا تھا تو اب ان کی اِجازت سے کر سکتے ہیں۔ اِسی طرح اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنے ولیمہ کے ساتھ بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

حَلق اور تَقْصِیْر کی شَرعی حیثیت

سُوال: عُمرے کے آخر میں حَلق یا تَقْصِیْر کروانے کی شَرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اِحرام خواہ عُمرے کا ہو یا حج کا اس سے باہر ہونے کے لیے حَلق یا تَقْصِیْر کروانا واجِب ہے۔

اسلامی بہنوں کا مُنہ چُھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نفلی طواف میں اسلامی بہنیں مُنہ چُھپا سکتی ہیں؟

جواب: عورت کو اِحرام کی حالت میں چہرے پر کپڑا وغیرہ مَس کرنے کی اِجازت نہیں ہے۔ اس لیے اِحرام کی حالت میں عورت اگر نفلی طواف کرے تو بھی چہرے کو کپڑے وغیرہ سے چھپانا جائز نہیں اور کفارہ لازم ہونے کی بھی صورت بنے گی۔ اَلبتہ عورت اِحرام کی حالت میں نہ ہو تو اَجنبی مَردوں کی موجودگی میں اسے اپنا چہرہ چُھپانے کا حکم ہے۔ اس لیے نفلی طواف میں بھی چہرے کو چُھپائے۔

عورتوں کے لیے طواف کی اِحتیاطیں

سُوال: دَورانِ طَواف بعض عورتوں کا مَردوں سے اِختلاط سے بچنے کا ذہن نہیں ہوتا، اِس کا حل اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: دَورانِ طواف بعض عورتیں بڑی بے باکی کے ساتھ مَردوں کے دَرمیان گُھس جاتی اور انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں۔ ایسا وہی عورتیں کرتی ہیں جن کا غیر مَردوں سے جسم چُھو جانے سے بچنے کا بالکل ذہن نہیں ہوتا، بلکہ اَجنبی مَردوں سے ہاتھ مِلانا بھی ان کے نزدیک کوئی عیب ہی نہیں ہوتا۔ ایسی عورتیں بازاروں میں بھی مَردوں

www.dawateislami.net

کی بھیڑ میں گُھسنے کی عادی ہوتی ہیں، بڑی دِیدہ دَلیری کے ساتھ انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں چنانچہ جب یہ حج یا عمرہ کی سعادت پاتی ہیں تو وہاں بھی ذہن نہ ہونے کے سبب مَردوں سے ٹکراتی ہیں۔ دَورانِ طواف اگر پَردہ کر بھی لیا تو وہ بھی بَرائے نام ہوتا ہے اس لیے کہ کلائیاں ان کی کھلی ہوتی ہے، بِالْخُصُوص حجرِ اَسود کا اِستلام کرتے وقت جب ہاتھ اُٹھاتی ہیں تو کلائیوں سے کپڑا ہٹ جاتا ہے حالانکہ غیر مَردوں کے سامنے کلائیاں کھولنا حرام ہے۔(1) اگر فرض طواف یعنی طوافُ الزِّیارہ کے دَوران سَتر کا کوئی حصّہ مثلاً اسلامی بہن کی کلائی کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اسی حال میں پورا یا اکثر طواف کر لیا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں دَم واجب ہو گا۔(2) جبکہ نفل یا سُنَّت طواف کے دَوران سَتر کا کوئی حصہ چوتھائی برابر کھلا اور اسی حال میں یہ طواف مکمل کر لیا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں صَدَقہ دینا واجِب ہو گا۔(3) مَسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن کا بے مثال پَردہ

ایسی خَواتین اگر حَرَمَیْن طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں کچھ نہ کچھ پَردہ کر بھی لیں تو واپسی پر جَدَّہ پہنچتے ہی پَردہ ختم کر دیتی ہیں۔ ایسی تمام خَواتین کو اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اس مُبارَک اَنداز سے سبق حاصِل کرنا چاہیے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے جواب دیا: میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ بھی۔ اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ خُدا کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔ راوی کا بیان ہے: بخدا! وہ اپنے دَروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا جنازہ ہی نکالا گیا۔(4) دیکھا آپ نے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کیسی مُبارَک سوچ تھی کہ ایک مَرتبہ فرض حج کرنے کے بعد صِرف پَردے کی وجہ سے نفلی حج نہیں فرمایا حالانکہ اُس وقت

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۴۷ ماخوذاً۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۱۱۷۶، حصہ:۶ ملتقطاً۔
3. لباب المناسک، باب الجنایات، ص ۳۵۴۔
4. تفسیر درِ منثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۵۹۹۔

www.dawateislami.net

آج کی طرح بھیڑ نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا اسلامی بہنوں کو چاہیے حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں پَردہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اپنے پَردے کو یقینی بنائیں۔ طواف میں بھی حَتَّی الۡاِمۡکان مَردوں کے ساتھ ٹکرانے سے خود کو بچائیں۔ حالتِ اِحرام میں عورتوں کے لیے اپنا چہرہ کُھلا رکھنا ضَروری ہوتا ہے لیکن پَردہ پھر بھی کرنا ہو گا۔ لہٰذا کسی کتاب یا گتے وغیرہ کی آڑ کر کے اپنے چہرے کو چھپائیں۔ بعض اسلامی بہنیں ایسی ٹوپی (Cap) پہنتی ہیں جس کے آگے کپڑا لٹکا ہوتا ہے، اس سے بھی پَردہ تو ہو جائے گا لیکن اس میں یہ مسئلہ ہے کہ پسینا پونچھتے وقت یا ہوا چلنے کی وجہ سے وہ کپڑا جب جب چہرے سے چپکے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔ لہٰذا اس پریشانی سے بچنے کے لیے گتے یا کتاب وغیرہ کی آڑ سے چہرہ چھپانا بہتر ہے۔

اِحتیاطاً صَدَقہ یا دَم دینا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کو معلوم ہی نہ ہو کہ اُس پر کتنے دَم یا صَدَقے واجِب ہوئے ہیں تو کیا وہ اِحتیاطاً دَم یا صَدَقہ دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی اِحتیاطی دَم یا صَدَقہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ مگر اس بارے میں خوب غور کر لے کہ اس پر کتنے دَم یا صَدَقے لازِم ہوئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ زیادہ دَم یا صَدَقے واجِب ہونے کی صورت میں صِرف ایک دَم یا صَدَقہ ادا کرنا کافی نہیں ہو گا۔ ایسی صورت میں ظَنِّ غالب کا اِعتبار کرتے ہوئے کفارے ادا کرے، مثلاً کسی کا غالب گمان یہ ہو کہ اس پر 10 دَم یا صَدَقے لازم ہوئے ہیں تو وہ اِحتیاطاً 12 دَم یا صَدَقے ادا کر دے، یوں اس کے 10 کفارے وُجُوبی اور دو نفلی ادا ہو جائیں گے۔ یوں ہی اگر کسی کے حالتِ اِحرام میں وُضو وغیرہ کرتے ہوئے بال جَھڑ جاتے ہوں تو اُسے چاہیے کہ جتنے بال جَھڑیں ان کی تعداد اپنے پاس لکھ لے تاکہ بعد میں کفارہ دینے میں آسانی رہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ لکھ سکا تو حِساب لگائے کہ اس نے کتنی مَرتبہ وُضو کیا ہے مثلاً ہر نماز کے لیے الگ وُضو کیا یا ایک ہی وُضو سے کئی نمازیں ادا کیں یا پھر باوضو رہنے کے لیے کئی بار وُضو کیا ہو تو ہر وُضو کے عِوَض ایک صَدَقہ ادا کر دے۔ اِس طرح بال ٹوٹنے کی وجہ سے لازم آنے والے کفارے کی ادائیگی ہو جائے گی۔ یوں ہی بعض لوگوں کو داڑھی سے کھیلنے کی عادت ہوتی ہے وہ بار بار اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے رہتے ہیں اِحرام کے عِلاوہ ایسا کرنے میں کوئی حَرَج نہیں مگر حالتِ اِحرام میں اس کی وجہ سے بال ٹوٹ گئے تو کفارہ لازم آئے گا۔

www.dawateislami.net

بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟

سُوال: بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟

جواب: اگر دو تین بال ٹوٹے تو ہر بال کے بدلے ایک مٹھی اَناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا دینا ہو گا۔[1] اگر اس سے زیادہ بال گرے تو صَدَقۂ فِطر کی مِقدار دینا لازم ہو گی نیز اگر کوئی دو یا تین بال ٹوٹنے پر بھی صَدَقہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ ہاں! اگر خود بخود بال جھڑ جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال ہی گر پڑیں تو کوئی کفارہ نہیں۔[2]

اِحرام باندھنے سے پہلے سر مُنڈوانا کیسا؟

سُوال: حج یا عمرے کا اِحرام باندھنے سے پہلے سر کے بال چھوٹے کروا لینا یا اُسترہ پھروا لینا کیسا؟

جواب: مَرد کا اِحرام باندھنے سے پہلے اپنے سر کے بال اُسترے یا مشین وغیرہ سے مُنڈانا جائز ہے۔

دَم اور صَدَقہ کہاں ادا کیا جائے؟

سُوال: کیا دَم اور صَدَقے کا حُدُودِ حَرَم ہی میں ادا کرنا ضَروری ہے؟

جواب: جس پر دَم واجِب ہو اس کے لیے ضَروری ہے کہ وہ اس جانور کو حُدُودِ حَرَم ہی میں ذَبح کر کے صَدَقہ کر دے، زندہ جانور صَدَقہ نہیں کر سکتا۔ ہاں! صَدَقہ اپنے وطن میں بھی ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر حُدُودِ حَرَم میں ادا کرنا افضل ہے۔

کفارہ کس مُلک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟

سُوال: کفارے کی اَدائیگی کے وقت کس مُلک کی کرنسی کا اِعتبار ہو گا؟

جواب: کفارہ جس مُلک میں ادا کر رہا ہے اسی مُلک کی کرنسی کا اِعتبار ہو گا نہ کہ اس جگہ کا جہاں وہ لازم آیا ہے۔ کفارہ جس مُلک میں بھی ادا کیا جائے وہاں صَدَقۂ فطر کی مِقدار یعنی دو کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا کشمش یا جس سے وہ ادا کرنا چاہے اس کی رَقم معلوم کر کے ادا کر دے۔ جیسا کہ وطنِ عزیز پاکستان میں دو کلو میں 80 گرام کم گیہوں آج کل تقریباً 100

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۶۰ ماخوذاً۔

2 ...... لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص ۳۲۷۔

www.dawateislami.net

روپے میں بآسانی دستیاب ہیں اس لیے آج کل ایک صَدَقے کی رَقم میں 100 روپے بھی دیئے جاسکتے ہیں اور دِیگر میوہ جات کی رَقم اس سے کچھ زائد بنے گی۔ اگر کوئی پاکستانی حالتِ اِحرام میں لازم آنے والا کفارہ گیہوں کے حِساب سے ادا کرے تو بآسانی ادا کر سکتا ہے بلکہ کئی اِحتیاطی کفارے بھی دے سکتا ہے۔

نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟

سُوال: نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟

جواب: نماز میں داڑھی سے کھیلنا مکروہِ تحریمی ناجائز و گناہ ہے۔[1] بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ نماز کے عِلاوہ بھی اپنی داڑھی سے کھیلتے ہیں اور بعض اوقات داڑھی کے بال بھی مُنہ میں لیتے رہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے جہاں داڑھی کے بال کمزور ہوتے ہیں وہاں داڑھی پر لگنے والے گرد و غبار اور مختلف جَراثیم پیٹ میں پہنچ کر طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ یوں ہی بعض لوگوں کو خواہ مخواہ ناخن چبانے کی عادت ہوتی ہے انہیں لاکھ منع کیا جائے مگر باز نہیں آتے حالانکہ ناخن چبانے سے بَرص یعنی جسم پر سفید دَھبے پڑ جانے کا اندیشہ ہے لہٰذا اس طرح کی فُضُول عادات سے جان چُھڑا لینی چاہیے۔

کیا حالتِ اِحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا حالتِ اِحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: حالتِ اِحرام میں ناخن وغیرہ کوئی چیز جسم سے جُدا کرنے کی اِجازت نہیں۔[2]

مقروض پر قرض کے تقاضے میں نَرمی کیجیے

سُوال: قرض خواہ کے تقاضوں یا کسی کے تنگ کرنے کی وجہ سے خود کشی کرنا جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! خود کشی کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے، البتہ اگر کوئی اسے گولی مار دے تو یہ خود کشی نہیں بلکہ اس کا

---

1 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلوة، الباب السابع فیما یفسد الصلوة...الخ، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوة وما لا یکرہ، ۱/۱۰۵۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۳۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

قتل ہے۔ بعض اوقات قرض خواہ یا منچلے لوگ کسی کی کوئی کمزوری پکڑ کر اسے اتنا تنگ کرتے ہیں کہ وہ جذبات میں آکر خودکشی کرلیتا ہے۔ یاد رکھیے! کسی کے لیے بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو داغدار کرنے کی دھمکی دینا یا کسی قرض خواہ کا اپنے مقروض کے تنگ دَست ہونے کے باوجود اسے مہلت نہ دینا نیز ان باتوں سے تنگ آکر اس شخص کا خودکشی کرلینا ہرگز جائز نہیں۔ قرض خواہ اپنے مَقروض سے رَقم کا تقاضا کرسکتا ہے، لیکن اُسے چاہیے کہ وہ اس معاملے میں نَرمی کرے اور شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ مَقروض تنگ دَست ہو تو قرض خواہ پر اُسے مہلت دینا واجِب ہے[1] [2] حتّٰی کہ وہ خوش حال ہو کر اس کا قرض لوٹا سکے۔ بعض قرض خواہ اپنے مَقروض سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ کسی اور سے قرض لے کر مجھے میری رَقم لوٹا دو اِس طرح کا تقاضا کرنا بھی دُرُست نہیں ہے۔ ہاں! اگر مَقروض کے گھر والوں میں سے کوئی اس کو قرض اُتارنے کے لیے رَقم دے سکتا ہو اور انہیں بعد میں دُشواری بھی نہ ہو جیسے والد، والدہ اور بھائی وغیرہ تو ان سے لینے کا مشورہ دینے میں حَرَج نہیں۔

کیا میاں بیوی جنَّت میں یکجا ہوں گے؟

سُوال: کیا میاں بیوی دونوں جنَّت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: جی ہاں! اگر میاں بیوی کا خاتمہ اِیمان پر ہوا تو یہ دونوں جنَّت میں ساتھ رہیں گے۔[3] اگر ان میں سے کسی کا مَعَاذَ اللہ اِیمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہو گا اور جو جنَّت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنّتی سے نکاح ہو جائے گا۔ جنَّت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے بچھڑنے کا کوئی غم و صَدمہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ جنَّت غم اور صَدمے کا مقام نہیں۔

---

1. الزواجر، کتاب البیع، الکبیرۃ الثامنۃ والسبعون... الخ، ۱/۴۹۰۔
2. مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ہر غریب مَقروض کو مہلت دینا واجِب ہے اور قرض مُعاف کرنا مُسْتَحَب ہے۔ مہلت دینا ہر اس قرض میں واجِب ہے جو مالی کاروبار کا ہو جیسے تجارتی قرض۔ مگر دین، مہر، کفالہ، حوالہ، صلح کے روپیہ پر مہلت واجِب نہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ ۳، البقرۃ: ۲۸۰، ۳/۱۶۶-۱۶۷ ملتقطاً)
3. التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا ابتکر الرجل امراۃ فی الدنیا کانت زوجتہ فی الاخرۃ، ص ۴۶۲۔

www.dawateislami.net

”مسجد بھرو تحریک مسجد بناؤ تحریک“

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مسجدیں آباد کرنے کی فضیلت پر مشتمل تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) بے شک اللہ پاک کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (معجم اوسط، 2/58، حدیث: 2502) (2) جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنا لیتا ہے۔ (معجم اوسط، 4/400، حدیث: 6383) (3) جب کوئی بندہ ذِکر یا نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے، جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، 1/438، حدیث: 800)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مَساجِد آباد کرنے کا بھی عَزم رکھتی ہے، اِسی مقصد کے لئے اِنفرادی اور اِجتماعی کوششوں کے ذریعے عاشقانِ رسول کو نمازِ باجماعت کے لئے مساجد کا رُخ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ مختلف مساجد میں بعد نمازِ فجر مَدَنی حلقہ اور کسی نماز کے بعد درسِ فیضانِ سنّت کی ترکیب ہوتی ہے، اِس کے علاوہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات اور مختلف مواقع پر ہونے والے تربیتی اجتماعات بھی مساجد میں ہوتے ہیں، مدنی مذاکرہ بھی مسجد (یعنی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں ہوتا ہے، سنّتوں کی تربیت کے لئے دنیا بھر میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے بھی عُموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، جو مساجد آباد کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجدیں بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (1) جو اللہ پاک کے لئے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم، ص1218، حدیث: 7471) (2) مسجدیں تعمیر کرو اور انہیں محفوظ بناؤ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/344، حدیث: 9) پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جہاں ”مسجد بھرو تحریک“ ہے وہاں ”مسجد بناؤ تحریک“ بھی ہے، دعوتِ اسلامی کی ”مجلس خُدّامُ المساجد“ مساجد کی تعمیر، آبادکاری اور مسجد کے عملے (Staff) کے مشاہروں (Salaries) کے انتظامات وغیرہ کے لئے کوشاں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! 2017ء میں پاکستان میں 723 مساجد تعمیر کی گئیں جبکہ رواں (یعنی جاری سال) سال 2018ء میں اِنْ شَآءَ اللہ 1200 مساجد بنانے کا ہَدَف ہے جن میں سے 591 مساجد کا تعمیراتی کام جاری ہے جبکہ مساجِد بنانے کے لئے 547 پلاٹس (Plots) حاصل کئے جاچکے ہیں۔

کر مسجدیں آباد تری قبر ہو آباد
فردوس عطا کر کے خدا تجھ کو کرے شاد

اپنی آخرت سنوارنے کیلئے آپ بھی مساجد کی تعمیر میں حصّہ لیجئے۔ مجلس خدام المساجد (دعوتِ اسلامی) سے رابطہ کے لئے:

موبائل نمبر: 03130143472 واٹس اپ: 03463622219-- Email:masajid@dawateaslami.net

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاخری 1439 / مارچ 2018)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تَعْزِیَت کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اُس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَعْزِیَت کرنے کے مَدَنی پھول

سُوال: تَعْزِیَت کے مُتعلق کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: کسی مسلمان کی فوتگی پر اُس کے لَواحِقِین سے تَعْزِیَت کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرنی چاہیے تاکہ ثواب بھی ملے مثلاً تَعْزِیَت کرنا سُنَّت ہے لہٰذا اِس سُنَّت کو ادا کروں گا۔ مسلمان کی دِلجوئی کر کے ثواب کماؤں گا۔[3] ❁ ہمارے یہاں اب عام مسلمانوں سے تَعْزِیَت کرنے کا رُجحان کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر تَعْزِیَت کریں گے بھی تو اپنے قریبی عزیزوں سے یا پھر کسی بڑی شخصیت کے اِنتقال پر اُس کے لَواحِقِین سے حالانکہ عام مسلمانوں سے بھی تَعْزِیَت کرنی چاہیے۔ نیز گھر کے کسی ایک

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۸ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 08 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی رَبِّ العلمین لابن بشکوال، صفۃ النبی من روایۃ... الخ، ص۹۰، حدیث: ۹۰۔

3 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تَعْزِیَت کرے، قیامت کے دِن اللّٰہ پاک اُسے کَرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عزّی مصابا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کی تَعْزِیَت کرے، اُسے اُسی کے مِثل ثواب ملے گا۔ (ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی أجر من عزّی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵)

www.dawateislami.net

فَرد سے تَعْزِیَت کرنے کے بجائے تمام اَفراد سے فَرداً فَرداً تَعزِیَت کی جائے کہ سبھی کو صدمہ پہنچا ہے۔[1] ❁ تَعْزِیَت کرتے وقت اَلفاظ کے چُناؤ میں اِحتیاط بہت ضَروری ہے ورنہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ عموماً مُحتاط ذہن نہ ہونے کی بِنا پر تَعزِیَت کے اَلفاظ میں بہت مُبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے مثلاً مجھے آپ کے والِد کے اِنتقال کی خبر کھانا کھاتے ہوئے ملی، صدمے کے سبب میرے ہاتھ سے نوالہ گر گیا، میں سونے کی تیاری کر رہا تھا لیکن جیسے ہی اِنتقال کا پتا چلا تو میری نیند ہی اُڑ گئی۔ اگر واقعی میں ایسا ہوا تھا تو یہ اَلفاظ بولنے میں حَرج نہیں اور اگر ایسا نہیں ہوا تو اب یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ ❁ یہ کہنا کہ مجھے آپ کے والِد کے اِنتقال کی خبر سے سخت دَھچکا لگا، بہت صدمہ ہوا، میں بہت اُداس ہو گیا، مجھے سخت اَفسوس ہے، یہ تمام جُملے بھی قابلِ غور ہیں کیونکہ اِن میں مُبالغہ پایا جا رہا ہے۔[2] عموماً ایسی کیفیت عام لوگوں کی نہیں ہوتی۔ ہاں! جو قریبی عزیز ہیں مثلاً اولاد بھائی وغیرہ تو ان کی اپنے عزیز کے اِنتقال پر یہ کیفیت ہو جاتی ہے لہٰذا عام اَفراد کو چاہیے کہ تَعْزِیَت میں مُبالغہ آرائی کے بغیر جملے کہیں مثلاً مجھے اَفسوس ہوا، صدمہ ہوا وغیرہ لیکن یہ بھی اُسی وقت کہیں جب واقعی صدمہ ہوا ہو، ورنہ تو بسا اوقات صدمے والی کیفیت بھی نہیں ہوتی۔ جبھی تو کِھل کِھلا کر ہنس رہے ہوتے ہیں، ڈَٹ کر کھا پی رہے ہوتے ہیں اور لَواحِقین سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اَرے بھائی! آپ کہاں ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں؟ انہیں تو غم کے سبب کھانا پینا بھول گیا ہے جبکہ آپ کھا بھی رہے ہیں، پی بھی رہے ہیں تو پھر برابر کی شرکت کہاں رہی؟ لہٰذا مُحتاط اَلفاظ میں

---

1 ...... صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُسْتَحَب یہ ہے کہ مَیِّت کے تمام اَقارِب کو تَعْزِیَت کریں، چھوٹے بڑے مَرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے مَحارِم ہی تَعْزِیَت کریں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴)

2 ...... تَعْزِیَت کرنے میں مُبالغہ آرائی سے گریز کرنے پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حِکایت مُلاحظہ کیجیے: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جو بھی جُملہ زبان سے نکلتا وہ جچا تُلا ہوتا، جب بھی کسی کے بارے میں سُنتے کہ اس کا اِنتقال ہو گیا ہے تو فوراً دُعائے مَغْفِرَت کے لیے ہاتھ اُٹھ جاتا۔ اِس طرح کے بہت سے خُطوط بھی حضرت کی خدمت میں آتے۔ ایک مَرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مفتی مُجِیْبُ الْاِسْلَام صاحب سے فرمایا کہ یہ جواب لکھ دیں، میں دستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مفتی صاحب نے جواب لکھا کہ "آپ کا خط ملا صاحب زادے کے اِنتقال کی خبر پڑھ کر بہت اَفسوس ہوا۔" حضرت نے جواب سُننے کے بعد فوراً ٹوکا، بہت اَفسوس تو نہیں ہوا، ہاں اَفسوس ہوا۔ ایک مَرتبہ پوچھا کیا ٹائم ہو رہا ہے؟ مفتی مُجِیْبُ الْاِسْلَام صاحب نے فرمایا کہ بارہ بج رہے ہیں، ایک دو مِنٹ کے بعد حضرت کی گھڑی مل گئی دیکھا تو ابھی تین مِنٹ باقی تھے۔ (اِحتیاط کا ذہن دیتے ہوئے) فرمایا: ابھی تو تین مِنٹ باقی ہیں، آپ نے پانچ مِنٹ پہلے ہی بتا دیا کہ بارہ بج رہے ہیں۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص۳۱۹)

www.dawateislami.net

ہی تَعْزِیَت کی جائے مثلاً آپ کے والِد صاحِب یا آپ کی امّی کے اِنتقال پر آپ سے تَعْزِیَت کرتا ہوں! صبر کیجئے گا! اللہ پاک آپ کے ابو جان یا امّی جان کی بے حساب مَغْفِرت فرمائے۔ آپ کو صبر اور صبر پر اَجر عطا فرمائے۔[1]

زبان کو اِحتیاط کے ساتھ چلائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تَعْزِیَت کے عِلاوہ عام بول چال میں بھی مُبالغہ آرائی پر مبنی جُملے اِستعمال کرنے سے بچنا چاہیے مثلاً سر میں معمولی دَرد ہو رہا ہے تو اب یہ نہ کہا جائے کہ شدید دَرد ہو رہا ہے، سر پھٹا جا رہا ہے، معمولی بخار آ گیا تو اب یہ کہنا دُرُست نہیں کہ شدید بخار ہے، نَزلہ زُکام ہونے پر کہنا کہ طبیعت سخت خراب تھی تو یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ بہر حال زبان کو بہت اِحتیاط کے ساتھ چلانے کی ضَرورت ہے، زبان سے نِکلا ہوا کوئی ایک غَلط جُملہ بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے جیسا کہ سُلطانِ اِنس و جان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بندہ کبھی اللہ پاک کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ کہاں تک پہنچی (یعنی اپنے طور پر اسے معمولی بات سمجھتا ہے) لیکن اللہ پاک اُس کے سبب بندے کے لیے اپنی رضا قیامت تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ بیشک آدمی ایک بات اللہ پاک کی ناراضی کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ کہاں تک پہنچی (یعنی اپنے نزدیک اسے معمولی بات تَصَوُّر کرتا ہے۔) لیکن اس کے سبب اللہ پاک اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔[2] ایک رِوایت میں ہے کہ اس بات کی وجہ سے مشرِق و مغرِب کے دَرمیان میں جو فاصِلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنّم میں گرتا ہے۔[3] مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: 95 فیصد گناہ زبان سے ہوتے ہیں اور پانچ فیصد ہاتھ، پیر، آنکھ اور کان وغیرہ دِیگر اَعضا سے۔[4] یہ سمجھانے کے لیے ایک مُبالغہ ہے کہ زبان سے بہت زیادہ گناہ ہوتے ہیں، دِل زبان سے توڑا جاتا ہے ہتھوڑی سے نہیں، کوئی ایسا لفظ بول دیا جاتا ہے جس سے سامنے والا رَنجیدہ ہو جاتا ہے اور اس کا دِل ٹوٹ جاتا ہے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت میں ہے: تَعْزِیَت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میّت کی مَغْفِرت فرمائے اور اس کو اپنی رَحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی (یعنی صبر عطا) کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴)

2 ...... مسند امام احمد، حکیم بن حزام عن النبی، ۵/ ۳۷۵، حدیث: ۱۵۸۵۲۔

3 ...... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب التکلم بالکلمة... الخ، ص ۱۲۱۹، حدیث: ۷۴۸۱۔

4 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں گے، مَدَنی قافلوں میں سفر، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکرات میں شرکت کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم لوگوں کے دِل توڑنے سے بچیں گے اور ہماری ذہن سازی ہوتی رہے گی اور ہم سیکھتے رہیں گے کہ ہمیں کب کیا بولنا ہے؟ صحیح بات تو یہ ہے کہ اگر ہم کسی کو راحت نہیں پہنچا سکتے تو کم از کم کسی کا دِل تو نہ دُکھائیں بلکہ ہم دوسروں کو راحت پہنچانے والے بنیں اللہ پاک ہمیں بھی راحت دے گا کہ کر بھلا ہو بھلا۔

مدینۂ طیبہ سے تبرُّکات لانا کیسا؟

سُوال: مدینے شریف سے تبرُّک کے طور پر پتھر یا مٹی وغیرہ لانا کیسا ہے؟

جواب: مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْماً سے پتھر یا مٹی وغیرہ تبرُّک کے طور پر لانا جائز تو ہے لیکن بعض عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں اس لیے کہ ”مدینے شریف کی مٹی، پتھر یا کنکر وغیرہ جو بھی اس زمین کا حصّہ ہیں انہیں جب مدینۂ طیبہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْماً سے جُدا کیا جاتا ہے تو وہ چیزیں اس کے غم میں روتی ہیں لہٰذا کسی کو رُلانا اچھی بات نہیں۔“[1] عُشّاقِ مدینہ بھی جب مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْماً سے جُدا ہوتے ہیں تو جُدائی کے غم میں روتے ہیں حالانکہ وہ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْماً کا جُز نہیں ہیں جبکہ پتھر اور مٹی وغیرہ تو اسی کی جِنس سے ہیں لہٰذا ان کو جُدا نہ کرنا ہی مُناسب معلوم ہوتا ہے۔ میں خود بھی مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْماً کی مٹی اور پتھر وغیرہ کوئی چیز وطن ساتھ لانا پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی مجھے یہ تبرُّکات تحفے میں دے بھی دے تو میں ان کو کسی اور زائرِ مدینہ کے ہاتھ واپس بھجوا دیتا ہوں تاکہ وہاں کا تبرُّک واپس اسی جگہ پہنچ جائے۔ بہر حال میں وہاں کے تبرُّکات لانے کو ناجائز نہیں کہتا۔ جو تبرُّکات لاتا ہے وہ بھی عقیدت و محبت کے جذبے کے تحت ہی لاتا ہے اور جو نہیں لاتا اس کا مُحرِّک بھی عقیدت و محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔[2]

---

1 ...... حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ طیبی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: اُحد پہاڑ اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْماً کے تمام اَجزاء سرکار عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے محبت کرتے ہیں اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جدا ہونے کی صورت میں آپ کی مُلاقات کے لیے گریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا اِنکار نہیں کیا جا سکتا۔ (مِرقاۃُ المفاتیح، کتابُ المناسک، باب حرم المدینة حرسها الله تعالى، الفصل الاوّل، ۵/۶۲۶، تحت الحدیث: ۲۷۴۵) لہٰذا جائز ہونے کے باوجود مَقاماتِ مُقدَّسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرُّکات نہ اُٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے 37 صَفحات پر مشتمل رِسالے، ”سفر مدینہ کے متعلق سُوال جواب“ کے صَفحہ 2 تا 8 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ سے پودے لانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ مدینے شریف سے پودے لاتے ہیں تاکہ انہیں اپنے گھر کی کیاری کی زینت بنا کر ان کی بَرَکتیں لیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے پودے لانے میں حَرج نہیں کیونکہ مٹی یا پتھر کی طرح یہ اس زمین کی جنس سے نہیں۔ وہاں کے جانوروں کا گوشت بھی تو ہم کھاتے ہیں کہ یہ سب اس مُبارک زمین کی جِنس سے نہیں ہیں۔ بہرحال اگر کوئی اس عقیدت کی بنا پر نہیں لاتا کہ یہ پودا مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی فضاؤں سے دُور نہ ہو جائے جب بھی حَرَج نہیں۔ میرا اپنا یہ اَنداز ہے کہ میں مدینے شریف سے رُخصت ہونے سے پہلے غسل کرتا ہوں تاکہ داڑھی اور بالوں سے لگا ہوا گردو غبار میرے ساتھ لگ کر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا سے جُدا نہ ہو جائے۔

”کاشان“ یا ”بِسْمِ اللّٰہ“ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: ”کاشان“ اور ”بِسْمِ اللّٰہ“ نام رکھنا کیسا؟

جواب: ”کاشان“ نام رکھنا دُرُست ہے۔ یوں ہی بچیوں کا نام ”کاشانہ“ رکھا جاتا ہے اِس میں بھی حَرَج نہیں، اَلبتہ نام رکھنے میں یہ بات پیشِ نظر ہونی چاہیے کہ بچوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کِرام اور بزرگانِ دِین رِضۡوَانُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے ناموں پر اور بچیوں کے نام صَحابیات اور وَلِیّات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ کے ناموں پر رَکھے جائیں تاکہ ان کی بَرَکتیں نصیب ہوں۔ رہی بات ”بِسْمِ اللّٰہ“ نام رکھنے کی کہ بعض لوگ بچیوں کے نام ”بِسْمِ اللّٰہ“ رکھتے ہیں جس کے معنٰی ہیں: ”اللّٰہ کے نام سے شروع“ بظاہر اِس نام کے رکھنے میں بھی کوئی حَرَج معلوم نہیں ہوتا۔ مَساجِد کا نام بھی تو ”بِسْمِ اللّٰہ“ رکھا جاتا ہے جیسا کہ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے کھارادر میں ”بِسْمِ اللّٰہ“ مسجد مشہور ہے۔ ناموں کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نام کا معنٰی مَخْصُوص ہو تو اب اسے رکھنا منع ہوتا ہے جیسے ”سُبۡحٰن“ کے معنٰی ہیں: ”ہر عیب سے پاک ذات“ چونکہ یہ وَصف اللّٰہ پاک کے لیے مَخْصُوص ہے لٰہذا بندے کا نام ”سُبۡحٰن“ رکھنا منع ہے اَلبتہ عَبۡدُ السُّبۡحٰن نام رکھ سکتے ہیں۔

کیا گِرا ہوا نمک پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا؟

سُوال: اگر کوئی نمک گِرا دے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ”اسے قیامت کے دِن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا“ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: اگر کوئی نمک گِرا دے تو ”اسے قیامت کے دِن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا“ یوں ہی ”اگر اس طرح پیشاب کرو گے تو قبر میں پیشاب آئے گا“ یہ عوامی بے سروپا (جھوٹی، بے بنیاد) باتیں ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ میں بھی بچپن سے یہ باتیں سُنتا آرہا ہوں لیکن آج تک نہ کسی کتاب میں پڑھیں اور نہ کسی عالِمِ دِین سے سُنیں۔ عوام کو چاہیے کہ ثواب، عذاب اور قیامت کے متعلق کوئی بھی بات اپنی رائے سے بیان نہ کریں کیونکہ اِن باتوں کا تعلق اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتانے سے ہے۔ لہٰذا ثواب، عذاب اور قیامت کے متعلق جو باتیں ہیں انہیں عُلمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے سُن کر یا پوچھ کر ہی آگے بیان کیا جائے۔

اسلامی بہنوں کا WhatsApp اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا اسلامی بہنیں مَدَنی کاموں کی خاطر رابطہ کرنے کے لیے WhatsApp پر صَوتی پیغام دے سکتی ہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں ضَرورتاً رابطے کے لیے Message کا اِستعمال کریں۔ کسی بھی اسلامی بہن کو WhatsApp پر صَوتی پیغام Audio Message دینے کی مَدَنی مَرکز کی طرف سے اِجازت نہیں، حتّٰی کہ اگر سامنے والی بھی اسلامی بہن ہو جب بھی اپنی آواز میں پیغام ریکارڈ کر کے نہ بھیجیں۔ اس لیے کہ یہاں یہ اندیشہ موجود ہے کہ اس اسلامی بہن کے گھر کے مَردوں تک یہ آواز پہنچ جائے۔ اسلامی بہنوں کو تو ویسے بھی سوشل میڈیا سے دُور ہی رہنا چاہیے بلکہ اسلامی بھائی بھی بقدرِ ضَرورت اور مُحتاط اَنداز میں ہی اِستعمال کریں۔ اس لیے کہ سوشل میڈیا کے ذَریعے بڑے بڑے پَردہ داروں کے پَردے فاش ہو جاتے ہیں۔ کوئی مُعزَّز آدمی اپنی نجی مجلس میں خوش طبعی کے طور پر یا ویسے ہی کوئی بات کہہ دیتا ہے لیکن سوشل میڈیا میں آنے کے بعد وہی معمولی بات طوفان کا رُوپ دھار لیتی ہے اور پھر وہ عزت دار اپنی پگڑی اُچھلتے دیکھ کر ہَکّا بَکّا رہ جاتا ہے اور کر کچھ نہیں سکتا۔ بہر حال ہر ایک کو ہر بات سوچ سمجھ کر ہی کرنی چاہیے اس لیے کہ سوشل میڈیا پر ریکارڈنگ نہ بھی ہو جب بھی دو مَعصوم فرشتے یعنی کِرَامًا کَاتِبِیْن تو ہر ایک کا قول و فعل لکھ ہی رہے ہیں۔[1]

1..... جیسا کہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَۙ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِیْنَۙ۝۱۱ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۝۱۲﴾ (پ۳۰، الانفطار: ۱۰تا۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں، معزّز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

www.dawateislami.net

موبائل فون میں قرآنِ کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟

سُوال: موبائل فون میں اگر قرآنِ کریم ہو تو کیا اُسے زمین پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اَدب اور بے اَدَبی کا دار و مدار عُرف پر ہوتا ہے، عُرف میں موبائل فون میں قرآنِ پاک کی فائل موجود ہو یا اس کی Application install ہوئی ہو (یعنی اس کا سافٹ ویئر پروگرام ڈالا گیا ہو) لیکن اِسکرین پر ظاہر نہ ہو تو اس موبائل کے نیچے رکھنے کو بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اسے بے اَدَبی قرار دیا جائے تو پھر حافظِ قرآن کو بھی زمین پر نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس کے سینے میں بھی قرآن ہوتا ہے اور عُرفاً لوگ کہتے بھی ہیں کہ ”اس کے سینے میں قرآن ہے۔“ تو جس طرح حافظِ قرآن کے سینے میں قرآن ہوتا ہے، اس کے باوجود اس کے زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے اسے قرآنِ پاک کی بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا تو اِسی طرح موبائل میں بھی قرآن ہونے کی وجہ سے اسے زمین پر رکھنا بے اَدَبی نہیں کہلائے گا۔ ہاں! اِسکرین پر جو قرآنِ کریم نظر آ رہا ہوتا ہے اس کا حکم الگ ہے، اس کا اَدب و اِحترام بھی کریں اور بہتر یہ ہے کہ بے وضو اس کو مَس بھی نہ کریں۔

اسلامی بہن کے حالتِ اِحرام میں بال گر گئے تو...؟

سُوال: اگر اسلامی بہن کے اِحرام کی حالت میں بال گر گئے تو کیا اُسے کفّارہ دینا ہو گا؟

جواب: بال اگر خود بخود گر جائیں چاہے وہ کتنے ہی ہوں کوئی کفّارہ نہیں۔[1] ہاں اگر اپنی حَرَکت مثلاً وُضو کرنے، کُھجانے یا سہلانے کی وجہ سے دو تین بال ہاتھ میں آ گئے تو دو تین کھجوریں یا دو تین روٹی کے ٹکڑے یا اَناج تین مٹھیاں صَدَقہ کرنا ہو گا۔ اگر تین بالوں سے زیادہ بال اپنی حَرَکت سے ٹوٹے تو ایک صَدَقۂ فطر کی مِقدار واجِب ہو گی۔ ایک صَدَقۂ فطر کی مِقدار آج کل (28 ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام ۱۴۳۹ھ بمطابق 08 ستمبر 2018 کو) ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں تقریباً 100 روپے ہے۔ بہر حال اپنے فعل سے تین بال یا اس سے کم ٹوٹے تو ہر بال کے بدلے ایک کھجور دینی پڑے گی بلکہ دو یا تین بال ٹوٹنے پر ایک کھجور بھی دے دیں گے تب بھی کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ تین سے زائد بال ٹوٹنے پر ایک صَدَقۂ فطر کی مِقدار واجب ہو گی

1 ...... لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص۳۲۷۔

www.dawateislami.net

اور یہ صَدَقہ وہیں حُدودِ حَرَم میں دینا شَرط نہیں اپنے وطن میں بھی دے سکتے ہیں البتہ حَرَم میں صَدَقہ کرنا افضل ہے۔

اگر کسی پر دَم[1] واجِب ہو تو اس کی اَدائیگی حُدودِ حَرَم میں ضَروری ہے، قربانی کے دِن ہونا اِس میں شَرط نہیں ان دِنوں کے عِلاوہ بھی دَم دے سکتے ہیں۔ زندہ جانور صَدَقہ نہیں کرسکتے کیونکہ دَم کے معنیٰ ہیں خون، یعنی ایسا جانور جس میں قربانی کی شَرائط پائی جاتی ہوں اُسے حُدودِ حَرَم میں ذَبح کرکے اس کا خون بہایا جائے۔ دَم کے جانور کا گوشت نہ تو خود کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو دے سکتے ہیں۔ اس کا گوشت غریبوں اور مسکینوں کو دینا ہے، ذَبح کرنے کے بعد اگر پورا جانور ہی کسی غریب یا مسکین کو دے دیا تب بھی صحیح ہے۔

گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں

سُوال: کیا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے چاول کھانا ثابت ہے؟

جواب: پیارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاول کھانے کے متعلق کوئی رِوایت تو نہیں پڑھی۔ البتہ چاول کو گوشت کے بعد دوسرے نمبر پر دُنیوی کھانوں کا سردار فرمایا گیا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مَرفوعاً رِوایت ہے: دُنیوی کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر اس کے بعد چاول۔[2] بلکہ ایک رِوایت میں اسے گوشت کے بعد دوسرے نمبر پر دُنیا و آخرت کے کھانوں کا بھی سردار فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: دُنیا و آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول۔[3]

عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟

سُوال: دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں لوگ اپنے گھروں اور دُکانوں کے سامنے عوامی راستوں پر جمپ (Speed breaker) بنا دیتے ہیں ان کا یہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: عوامی راستوں پر جمپ (Speed breaker) بنانا چاہے وہ گاؤں میں ہو یا شہر میں یا محلے میں یہ غیر قانونی کام ہے۔

---

1 ...... دَم: یعنی ایک بکرا۔ اس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حصّہ سب شامل ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... المواھب اللدنیہ، الفصل الثالث، النوع الاول فی عیشہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فی المأکل والمشرب، ۱۴۸/۲۔

3 ...... سبل الھدیٰ والرشاد، الباب السادس والستون، فی الکلام علی بعض المفردات التی جاءت علی لسانہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲۲۵/۱۲۔

www.dawateislami.net

اِن کی جہاں ضَرورت ہوتی ہے وہاں اِنتظامیہ خود اپنے پیسوں سے بناتی ہے۔ بعض داداگیر قسم کے لوگ فقط اپنی سہولت و ضَرورت کی وجہ سے اِس طرح کے جمپ (Speed breaker) بناتے ہیں، اِس سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں، لوگوں کو راہ چلنے میں تکلیف ہوتی ہے، گاڑی والوں کو رفتار روک کر یہاں سے گزرنا پڑتا ہے جس کے سبب تاخیر بھی ہوتی ہے۔ یہ لوگ اِس طرح کے جمپ بنا کر لوگوں کو پریشانی و مشکلات میں مبتلا کرنے کا سبب بنتے ہیں، کوئی انہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا، یہاں تک کہ پولیس بھی ان لوگوں سے ڈرتی ہے۔

نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے

بیرون ممالک میں اِس طرح کے غیر قانونی کام کرنا تو دُور کی بات کوئی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ جمپ (Speed breaker) تو کیا چھوٹا سا گڑھا بھی نہیں کھود سکتے جبکہ ہمارے ملک میں جس کی جہاں مَرضی آتی ہے وہاں گڑھا کھود دیتا ہے، مُحَرَّمُ الْحَرَام کے مہینے میں نیاز کے لیے دیگیں پکاتے وقت گلیوں اور سڑکوں کا بُرا حال کر دیا جاتا ہے، دیگوں کے نیچے جب آگ جلتی ہے تو ڈامر کی پکی سڑکیں پھٹ جاتی ہیں، پھر انہیں کوئی دُرُست کرنے والا بھی نہیں ہوتا تو ان گڑھوں میں پانی اور کیچڑ وغیرہ بھر جاتا ہے۔ اہلِ بیتِ اَطہار اور بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایصالِ ثواب کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ نیاز ضَرور کریں لیکن جائز طریقے سے کریں تاکہ سڑکیں اور گلیاں خَراب نہ ہوں اور نہ ہی کسی کو تکلیف پہنچے کہ کسی کو تکلیف پہنچانا کارِ ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔

اِسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تَصَوُّر ہی نہیں

اِسی طرح جَشنِ وِلادت کے موقع پر بعض لوگ فُٹ پاتھ یا چوک پر جھنڈا گاڑ دیتے ہیں یہ غیر قانونی کام ہے، اس سے لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ یوں ہی گلیوں میں آمنے سامنے باندھ کر سجاوٹ کی جاتی ہے اس میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ بہر حال عوامی راستوں، سڑکوں اور گلیوں میں از خود جمپ (Speed breaker) نہ بنائے جائیں اور نہ ہی جھنڈے وغیرہ لگانے کا کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو۔ جو بھی کام ہو اُسے شریعت کے دائرے میں رہ کر سلیقے کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ہمارا اِسلام اَمن و راحت کا پیغام دیتا ہے، اِسلام

www.dawateislami.net

میں کسی کو بھی ناحق تکلیف دینے کا کوئی تصوُّر ہی نہیں ہے، اِنسان تو اِنسان ہمارے اِسلام میں بِلاضَرورت چیونٹی کو بھی مارنے کی اِجازت نہیں۔(1)

بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرنے میں بھی اِحتیاط

سُوال: اگر کوئی بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرے تو کیا اس میں بھی کچھ اِحتیاط کرنے کی ضَرورت ہے؟

جواب: بلندی پر بھی سجاوٹ وغیرہ کرنے میں اِحتیاط کی ضَرورت ہے تاکہ بڑی گاڑیوں مثلاً ٹرک اور کنٹینرز وغیرہ کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مشکلات کا سامنا نہ بھی کرنا پڑے تب بھی ایسی سجاوٹ بسا اوقات ان سے ٹکراتی ہے اور وہ اسے توڑ پھوڑ کر گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی بہت بڑی عمارت پر بڑا پائپ لگا کر جھنڈا لگانے اور سجاوٹ کرنے کا خواہش مند ہے تو اُسے چاہیے کہ وہاں ساتھ میں ایک چھوٹا سا بلب بھی لگا دے جو دِن رات جلتا رہے تاکہ جہاز وغیرہ کوئی چیز اس سے نہ ٹکرائے۔ عموماً اِس طرح کی چیزیں جو زیادہ بلندی میں ہوتی ہیں ان پر بلب لگایا بھی جاتا ہے جو جلتا ہی رہتا ہے یا پھر جلتا اور بجھتا رہتا ہے تاکہ پائلٹ (یعنی جہاز اُڑانے والے) کو پتا چل جائے اور وہ جہاز کو اس سے ٹکرانے سے بچائے۔ اب 60، 70 بلکہ 100 منزلہ عمارات بھی بنتی ہیں ان میں اِس قسم کا بلب ضَرور لگا دینا چاہیے جو ہر وقت (بجلی نہ ہونے کی صورت میں بھی جنریٹر وغیرہ سے) جلتا رہے تاکہ رات کے اندھیرے میں اِن عمارات کا پتا چل سکے اور کوئی چیز ان سے نہ ٹکرائے۔ اِن اِحتیاطوں پر عمل کرنے میں غفلت نہیں برتنی چاہیے، خُدانخواستہ کہیں یہ اونچا جھنڈا یا عمارت کسی جہاز کے گِرنے، سینکڑوں جانیں چلی جانے اور اَربوں روپے کا نقصان ہو جانے کا سبب نہ بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ائیرپورٹ بنا ہوتا ہے وہاں اس کے اَطراف میں اونچی عمارتیں بنانے کی اِجازت نہیں ہوتی۔

رَوضۂ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہوگی

سُوال: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شَفاعت واجب ہوگئی۔(2) اِس حدیثِ

---

1. ...... کسی کو تکلیف نہ دینے کے بارے میں مَزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 219 صفحات پر مشتمل کتاب، ''تکلیف نہ دیجئے'' کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ...... دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲٦٦۹۔

www.dawateislami.net

پاک میں عین قبرِ انور کی زیارت مُراد ہے یا پھر رَوضۂ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہو جائے گی؟

جواب: عین قبرِ انور کی زیارت تو اب نا ممکن ہے کیونکہ اس کے اِردگرد پتھر کی پنج گوشہ (یعنی پانچ کونے والی) دیوار تعمیر کی گئی ہے جس میں کوئی دَروازہ نہیں ہے۔ لہٰذا اگر پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَوضۂ اَقدس کی زیارت کر لی جائے تو بھی اِنْ شَآءَ اللہ شَفاعت نصیب ہو جائے گی۔ فی زمانہ تقریباً سبھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام شَفاعت والی اَحادیثِ مُبارَکہ بیان کرتے اور ان سے رَوضۂ اَقدس کی زیارت مُراد لیتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جس نے قبرِ انور کی زیارت کی وہ یہ نہ کہے کہ میں نے قبرِ رسول کی زیارت کی بلکہ وہ یوں کہے کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی۔ [1] حالانکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے دور میں بھی قبرِ انور کے اِردگرد دِیواریں قائم تھیں اور عین قبرِ انور کی زیارت نا ممکن تھی۔ اِسی طرح میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے دور میں بھی عین قبرِ انور کی زیارت نا ممکن تھی اور سبز گنبد شریف موجود تھا اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

اُن پر دُرُود جن سے نوید اِن بُشر کی ہے (حدائقِ بخشش)

یادرکھیے! عام طور پر قبر کے اُوپر والے حِصّے کو قبر کہا جاتا ہے جبکہ حقیقت میں اَندرونی حِصّہ قبر کہلاتا ہے۔ اگر قبر کے اُوپر والے حِصّے کو ختم کر کے زمین برابر کر دی جائے تب بھی وہ قبر وہاں باقی رہے گی جیسا کہ مَعَاذَ اللہ مَزاراتِ اَولیا کے قریب بنی ہوئی قبروں کے اوپر والے حِصّے کو مِٹا کر زمین کو برابر کر دیا جاتا ہے اور پھر لوگ اُس پر چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے ہیں، حالانکہ وہ قبریں بدستور باقی ہیں۔ لوگوں کا وہاں چلنا پھرنا اور اُٹھنا بیٹھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ [2]

---

1 ...... جذب القلوب، باب پانزدھم، ص۱۹۷۔

2 ...... قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اُس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۷، حصہ ۴)

www.dawateislami.net

آپ کے والِد صاحب کی قبر کہاں ہے؟

سُوال: آپ کے والِد صاحب کی قبر شریف کہاں ہے؟

جواب: جب میری عمر ڈیڑھ یا دو سال تھی تو میرے والِد صاحب حج کرنے گئے تھے، اُن دِنوں مِنیٰ شریف میں سخت لُو چلی جس کے باعث میرے والِد صاحب لاپتہ ہو گئے، تلاش کرنے پر جَدّہ شریف کے ایک ہسپتال میں بیماری کی حالت میں ملے اور پھر ۱۴ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو اُن کی وفات ہو گئی۔ اب ہم ۱۴ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو اپنے والد صاحب کی بَرسی کر لیتے ہیں اور اس بار ہم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْمًا میں اپنے والِد صاحب کی بَرسی کی۔ میرے والِد صاحب کا جَدّہ شریف میں اِنتقال ہوا تھا تو قبر بھی وہیں ہو گی مگر یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے کہ کس حالت میں ہو گی کیونکہ وہاں جب جَنَّتُ الْبَقِیْع میں موجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم کی قبریں چھپا دی گئیں تو پھر جَدّہ شریف میں قبر کا ملنا کس طرح ممکن ہے۔ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں کم و بیش دَس ہزار (10000) صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم کے مَزاراتِ طَیِّبات ہیں۔ عاشقانِ رَسُول کے دورِ حکومت میں اُن مَزارات پر گنبد اور قبے بنے ہوئے تھے مگر اب سب مٹا دیئے گئے ہیں۔[1]

عورتوں کا قبرستان جا کر قبروں کو لیپنا کیسا؟

سُوال: عورتوں کا مُحَرَّمُ الْحَرَام میں قبرستان جا کر قبروں کو مٹی سے لیپنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام ہو یا کوئی اور مہینا عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے۔ بِلاضَرورت قبر پر مٹی کا لیپ کرنا فضول اور اِسراف ہے۔ مٹی خرید کر قبروں کا لیپ کرنے سے مَیِّت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا اور پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔ البتہ اگر اتنی رَقم اِیصالِ ثواب کی نیت سے کسی مدرسے یا مسجد میں جمع کروا دی جائے یا کسی غریب و مسکین کو دے دی جائے یا اُسے کپڑے یا کھانا خرید کر دے دیا جائے تو مَیِّت کو اس کا ثواب پہنچے گا۔ آج کل مُعاشرے میں طرح طرح کے غیر شَرعی غَلط رَسم و رواج چل پڑے ہیں انہیں ختم کر دینا چاہیے۔

---

1 ...... مزاراتِ اَولیا پر چادر چڑھانے اور گنبد بنانے کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 146 صفحات پر مشتمل کتاب، "فیضانِ مزاراتِ اَولیا" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

قربانی کی اِستطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟

سُوال: اگر کوئی حاجی حج کے شکرانے کے طور پر کی جانے والی قربانی کی اِستطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا قربانی کے بدلے روزے رکھ سکتا ہے؟ نیز روزے رکھنے کی کیا صورت ہو گی؟

جواب: حج کے شکرانے کے طور پر کی جانے والی قربانی کی اِستطاعت نہ ہونے اور روزے رکھنے کے متعلق اَحکام بیان کرتے ہوئے صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: قارِن کو اگر قربانی مُیَسَّر نہ آئے کہ اس کے پاس ضَرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اَسباب کہ اُسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے۔ ان میں تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذِی الْحِجَّہ کی نویں تک اِحرام باندھنے کے بعد رکھے، خواہ سات، آٹھ، نو، کو رکھے یا اس کے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اِختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے، تینوں کا پے درپے رکھنا ضَرور نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے، تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے۔ ان سات روزوں میں اِختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آکر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضَرور ہے۔ اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دَم واجب ہو گا، دَم دے کر اِحرام سے باہر ہو جائے اور اگر دَم دینے پر قادِر نہیں تو سر مونڈا کر یا بال کتروا کر اِحرام سے جُدا ہو جائے اور دو دَم واجب ہیں۔ قادِر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لیے پھر حلق سے پہلے دَسویں کو جانور مل گیا، تو اب وہ روزے کافی نہیں لہٰذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی ہیں، خواہ قربانی کے دِنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں۔[1] یاد رکھیے! حج کے مَسائل وقتی طور پر سُن لینے سے ذہن نشین نہیں ہوتے جب تک کہ خوب اچھی طرح اِن مَسائل کا مُطالعہ نہ کر لیا جائے۔ سمجھ نہ آنے کی صورت میں عُلَمائے کِرام كَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام سے راہ نُمائی حاصِل کر لی جائے۔ نیز جس پر حج کرنا فرض ہو جائے اُس پر حج کے ضَروری مَسائل سیکھنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔

---

1 ..... بہارِ شریعت، ۱/۱۱۵۶، حصہ: ۶۔

www.dawateislami.net

نَماز کے چند ضَروری مسائل

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

حدیث شریف میں ہے: جو شخص رکوع و سجود مکمّل نہیں کرتا نماز اسے کہتی ہے: "اللہ تجھے ہلاک کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا، پھر اس نماز کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔" (شعب الایمان، 3/144، حدیث: 3140 ملتقطا) نیز ایک روایت میں ہے: بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ عرض کی گئی: نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا: وہ جو رُکوع و سُجود مکمل نہ کرے۔ (مسند احمد، 8/386، حدیث: 22705) آج کل نماز میں کی جانے والی عُمومی غلطیوں (Common Mistakes) میں سے کچھ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چند مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ❀ رُکوع میں جُھکنے کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنوں تک پہنچ جائے جبکہ مکمل رُکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھادے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، 1/513 مفہوماً) ❀ رکوع کے لیے جھکنا نماز میں فرض ہے اور وہاں کچھ ٹھہرنا یعنی اِطمینان سے رکوع کرنا واجب۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/75) ❀ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، رُوئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کرنے کی صورت میں پیشانی اور ناک کی ہڈی کو اتنا دَبانا ضروری ہے کہ دبانے سے مزید نہ دبے۔ اگر پیشانی اتنی نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوگی جبکہ ناک کی ہڈی اتنی نہ دبی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور اسے لَوٹانا واجب ہوگا۔ (عالمگیری، 1/70) ❀ سجدے میں پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے اور ہر پاؤں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 3/253 ملخصاً) ❀ رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے نیز اس دوران کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا بھی واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/518 ملخصاً، نماز کے احکام، ص218) ❀ ایک رُکن میں تین مرتبہ کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹایا پھر دوسری بار کھجا کر ہٹایا اب تیسری بار جیسے ہی کھجائے گا نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا۔ (بہار شریعت، 1/614 ملخصاً) ❀ امام سے پہلے مقتدی کا رُکوع و سُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا (مکروہِ تحریمی ہے) (بہارِ شریعت، 1/629) ❀ نماز میں چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ جبکہ بغیر چہرہ پھیرے بلا حاجت اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، 1/626 ملخصاً) (نماز کے مسائل تفصیلاً سیکھنے کے لئے بہار شریعت حصہ 3 اور "نماز کے احکام" کا مطالعہ فرمائیے)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شعبان المعظم 1439/ اپریل/ مئی 2018)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دَس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، دَس گناہ مِٹاتا ہے اور دَس دَرَجات بلند فرماتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل

سُوال: چہرے کو خوبصورت بنانے کے لیے کوئی عمل یا وَظیفہ بتا دیجیے۔

جواب: تہجد کی نماز صحیح طریقے سے ادا کی جائے تو اس سے چہرے پر نُور آتا ہے، مگر نمازِ تہجد اِس نیت سے نہ پڑھی جائے کہ چہرہ نورانی ہو جائے بلکہ اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی نیت سے پڑھی جائے، ضمناً چہرے پر نورانیت بھی اِنْ شَآءَ اللہ آ ہی جائے گی۔ نورانیت سے بڑھ کر اور کیا خوبصورتی ہو سکتی ہے! سفید رنگ تو انگریزوں کے بھی ہوتے ہیں مگر ان میں نورانیت نہیں ہوتی اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھنے کو دِل نہیں کرتا۔ نورانیت ان لوگوں کے چہروں پر ہوتی ہے جو حُضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نُور مانتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے، دُنیا دیکھی بھالی ہے، عُلَمائے اہلسنَّت و مَشائخِ اہلسنَّت اور جو بھی باریش اور باعمل سُنّی مسلمان ہوتے ہیں ان کے چہرے نکھرے نکھرے اور نور نور نظر آتے ہیں کیونکہ ہمارا چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک کی زبان پر یہی ہوتا ہے:

---

1 ...... یہ رِسالہ ۵ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 15 ستمبر 2018ء کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴۔

www.dawateislami.net

نُور والا آیا ہے ہاں نُور لے کر آیا ہے

سارے عالَم میں یہ دیکھو نُور کیسا چھایا ہے (وسائلِ بخشش)

نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت

سُوال: کیا نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت رات بارہ بجے ہے؟

جواب: عشا کی نماز پڑھ کر اگر کوئی ایک مِنَٹ کے لیے بھی سو گیا تو وہ تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً سوا آٹھ (8:15) بجے عشا کی نماز کا وقت ہے، کوئی شخص نماز پڑھ کر سو گیا پونے نو (8:45) بجے اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ تہجد ادا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ساری رات جاگتا رہا تو وہ تہجد کی نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ نمازِ تہجد کے لیے عشا کی نماز کے بعد سونا شرط ہے چاہے ایک مِنَٹ کے لیے سوئے اگرچہ بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ جائے۔

اچھے اَخلاق اپنانے اور ان پر اِستقامت پانے کا طریقہ

سُوال: اچھے اَخلاق اپنانے اور ان پر اِستقامت پانے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: عام طور پر اچھے اَخلاق والا اُسے کہا جاتا ہے جو مسکرا کر خوب گرم جوشی سے مُلاقات کرے۔ مسکرا کر گرم جوشی سے مُلاقات کرنا بھی اگرچہ اَخلاق کا حصہ ہے لیکن اس میں حُسنِ مُعاشرت، دوسروں کو نفع پہنچانا اور نقصان سے بچانا وغیرہ چیزیں بھی داخِل ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مسکرا کر گرم جوشی سے مِل رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی دوسروں کو نقصان بھی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو وہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں مثلاً کسی نے آپ کے ساتھ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کی اور پھر بڑی محبت کے ساتھ بِریانی کی پلیٹ لا کر آپ کو پیش کی، اس دَوران آپ نے کوئی بات اس کے مزاج کے خلاف کر دی تو اس نے وہی پلیٹ آپ کے مُنہ پر مار دی تو اسے حُسنِ اَخلاق نہیں بلکہ بد اَخلاقی کہیں گے۔

اچھے اَخلاق اور خوب مسکرا مسکرا کر تو بعض تاجِر حضرات بھی ملتے ہیں اور چائے بوتل کے ذَریعے گاہک کی خوب آؤ بھگت بھی کرتے ہیں، مگر سودا نہ ہونے یا ان کے مزاج کے خلاف بھاؤ لگا دینے سے غصے میں آ جاتے ہیں تو ایسے تاجِر

www.dawateislami.net

بھی بااَخلاق نہیں بلکہ مَفاد پَرست ہوتے ہیں۔ ان کا یہ اَخلاق اللہ پاک کی رضا کے لیے نہیں بلکہ گاہک کو پھنسانے کے لیے ہوتا ہے۔ اچھے اَخلاق اور مسکرا کر ملنے کا ثواب اسی صورت میں ملے گا جب یہ کام اللہ پاک کی رضا کے لیے کیے جائیں، ان میں اپنا کوئی ذاتی مَفاد مثلاً میری چیز فروخت ہو جائے، لوگ مجھے مِلنسار یا بااَخلاق کہیں اور میری ذات سے مُتأثر ہو جائیں وغیرہ وغیرہ کچھ نہ ہو۔

اچھے اَخلاق اپنانے اور ان پر اِستقامت پانے کے لیے حُسنِ اَخلاق کے فضائل اور بد اَخلاقی کے نُقصانات پر مشتمل کُتُب مثلاً حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتاب ”اِحْیَاءُ الْعُلُوْم“ کی دوسری جلد اور امام طبرانی کی کتاب ”مَکَارِمُ الْاَخْلَاق“ ترجمہ بنام ”حُسنِ اَخلاق“ کا مُطالعہ کیجیے۔ اِسی طرح بد اخلاقی سے خود کو بچانے، اچھے اَخلاق اپنانے اور ان پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ نیک بندوں کے اَخلاق و عادات پر مشتمل حکایات و واقعات کا مُطالعہ کرنا بھی ہے۔ اس کے لیے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتاب ”اَخْلَاقُ الصَّالِحِیْن“ کا مُطالعہ کیجیے۔ اس کتاب میں بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اَخلاق، اِرشادات اور تصوُّف کے بہت پیارے پیارے مَدَنی پھول موجود ہیں۔[1] اللہ پاک ہمارے اَخلاق و کِردار کو بہتر بنا کر ہمیں متقی و پرہیز گار بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار ستھرا
مجھے متقی تو بنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

حُسنِ اَخلاق سے متعلق اَحادیثِ مُبارَکہ

سُوال: حُسنِ اَخلاق سے متعلق چند اَحادیثِ مُبارَکہ بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: حُسنِ اَخلاق سے متعلق تین اَحادیثِ مُبارَکہ مُلاحظہ کیجیے: (1) نبیِّ اَکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

(1) یہ تینوں کُتُب (اِحْیَاءُ الْعُلُوْم [۵ جلدیں]، حُسنِ اَخلاق اور اَخلاقُ الصَّالحین) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا: بے شک بندہ حُسنِ اَخلاق کے ذَریعے دِن میں روزہ رکھنے اور رات میں قِیام (یعنی عبادت) کرنے والوں کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔[1] (2) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بندہ حُسنِ اَخلاق کی وجہ سے تہجد گزار اور سخت گرمی میں روزے کے سبب پیاسا رہنے والے کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔[2] (3) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔[3]

کئی اَحکامِ شَرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے

سُوال: جس طرح نماز کے اوقات میں سائنس ہماری مدد کرتی ہے اور ہم کہیں بھی ہوں وہاں کے نماز کے اوقات جان سکتے ہیں، کیا اِسی طرح ہم سائنس کی مدد سے پورے سال کے چاند کا حِساب بھی لگا سکتے ہیں؟

جواب: نماز کے اوقات جان لینے کو سائنس دانوں کے کھاتے میں نہ ڈالا جائے، اس کا تعلق علمِ توقیت سے ہے، جس پر بڑے بڑے عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کام کیا ہے، لہٰذا نماز کے اوقات کی ترکیب سائنس سے نہیں بلکہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی راہ نُمائی سے ہو گی۔ عِلمِ توقیت ایک عِلم ہے جو مفتی کے لیے ضَروری عُلُوم میں سے ہے۔ رہی بات چاند کا حِساب لگانے کی تو اِس کا تعلق نہ تو سائنسی تحقیق سے ہے اور نہ ہی عِلمِ توقیت سے کہ پورے سال کا ایک ساتھ ہی حِساب کر دیا جائے بلکہ اس کا تعلق رُؤیتِ ہِلال (یعنی چاند دیکھنے) سے ہے۔ بہت سے اَحکامِ شَرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے مثلاً رَمضانُ المبارک کے روزے، مَناسِکِ حج، عِیْدُ الْفِطر اور عِیْدُ الْاَضْحٰی وغیرہ کا حِساب چاند دیکھ کر ہی کیا جاتا ہے۔ بعض توقیت دان اس معاملے میں پیشن گوئی کرتے ہیں کہ فُلاں تاریخ کو چاند ہو گا تو ان کی اس پیشن گوئی کا اِعتبار نہیں بلکہ چاند نظر آنے کا اِعتبار ہے، جب شرعی ثبوت سے چاند کا نظر آنا ثابت ہو تو مہینا شروع ہونا مانا جائے گا۔

ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں نِکاح کرنا کیسا؟

سُوال: کیا ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں نِکاح کر سکتے ہیں؟

---

1. ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۸۔
2. الاستذکار للقرطبی، باب ما جاء فی حسن الخلق، ۸/ ۲۷۹، حدیث: ۱۶۷۲۔
3. ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۹۔

www.dawateislami.net

جواب: ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں نِکاح کر سکتے ہیں۔ البتہ لوگ باتیں بنائیں گے اور خاندان میں نفرت کی فضا پیدا ہو گی، اس فتنہ و فساد سے بچنے کی نیت سے اگر کوئی ان دِنوں میں شادی بیاہ نہیں کرتا تو اچھی بات ہے۔ شادی سارا سال کر سکتے ہیں کوئی مہینا یا دِن ایسا نہیں کہ جس میں شادی کرنا شَرعی طور پر منع ہو لیکن بعض صورتیں مُسْتَثْنٰی ہوتی ہیں مثلاً جو عورت طلاق یا شوہر کی موت کی عِدَّت گزار رہی ہے وہ نکاح نہیں کر سکتی بلکہ اُسے نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے۔ اِن مَخْصُوص صورتوں کے علاوہ پورا سال چاہے مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینا ہو یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا نکاح کر سکتے ہیں۔[1]

بعض لوگ صَفَرُ الْمُظَفَّر کی مَخْصُوص تاریخوں میں نکاح نہیں کرتے اور مَعَاذَ الله انہیں مَنحوس سمجھتے ہیں، یہ دَورِ جاہلیت کے پُرانے تَوَہُّمات ہیں جو اَب تک چلے آ رہے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صَفَرُ الْمُظَفَّر کے بارے میں ان وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: لَا صَفَرَ یعنی صفر کچھ نہیں۔[2]

کنیت حاصِل کرنے کا طریقہ

سُوال: آپ سے کنیت حاصِل کرنی ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کنیت حاصِل کرنے کے لیے سُنَّتوں کی تربیت کے لیے عاشقانِ رَسُول کے ہمراہ 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا ضَروری ہے۔

تعویذ پہن کر بَیْتُ الْخَلَا جانا کیسا؟

سُوال: کیا تعویذ پہن کر بَیْتُ الْخَلَا میں جا سکتے ہیں؟ نیز کسی دَھات کی ڈِبیہ میں تعویذ پہننا کیسا ہے؟

جواب: اگر تعویذ پلاسٹک کوٹنگ کیا ہوا یا کپڑے میں سلا ہوا ہے جس کی وجہ سے لکھائی نظر نہیں آ رہی تو اسے پہن کر بَیْتُ الْخَلَا جانے میں حَرَج نہیں البتہ ایسا تعویذ بھی اگر باہر رکھ کر ہی بَیْتُ الْخَلَا جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر تعویذ ایسا ہو کہ اس کی لکھائی سامنے نظر آ رہی ہو تو اسے پہن کر بَیْتُ الْخَلَا میں نہیں جا سکتے۔ ہاں! اگر اسے جیب میں رکھ کر چھپا لیا تو

---

1 ...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کیا مُحرَّم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے جواباً ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غَلَط مشہور ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۵)

2 ...... بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ۴/ ۲۴، حدیث: ۵۷۰۷۔

www.dawateislami.net

اب ساتھ لے جانے میں مضایقہ تو نہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ باہر رکھ کر جائیں۔[1]

رہی بات دَھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننے کی تو مَردوں کو اس کی بالکل اِجازت نہیں۔ یوں ہی سونے چاندی یا کسی بھی دَھات کی زنجیر میں تعویذ لٹکانا بھی مَردوں کے لیے جائز نہیں۔ عورتوں کو زنجیر میں تعویذ لٹکانا یا پھر کسی دَھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننا جائز ہے لیکن اگر ایسا لاکٹ پہنا جس پر "اللہ" یا دِیگر مُقدَّس کلمات لکھے ہوئے نظر آرہے ہوں تو اسے جیب میں ڈال کر اور بہتر یہ ہے کہ اسے باہر رکھ کر بَیْتُ الْخَلا جایا جائے۔[2]

غیر مِعیاری (Low Quality) اَشیا بیچنا کیسا؟

سُوال: کیا غیر مِعیاری (Low Quality) اَشیا بیچنا جائز ہے؟

جواب: اگر چیز کا نَقص یا غیر مِعیاری ہونا گاہک کو بتا کر بیچا تو اس میں کوئی حَرج نہیں اور اگر نَقص نہ بتایا یا غیر مِعیاری چیز کو اعلیٰ کوالٹی (High Quality) کہہ کر فروخت کیا تو اب یہ ناجائز اور دھوکا ہے۔ بعض دُکاندار اپنے مال کو اعلیٰ کوالٹی یا ایکسپورٹ کوالٹی کہہ کر بیچتے ہیں، اگر واقعی وہ مال ایسا ہی ہے جب تو حَرج نہیں لیکن اگر وہ مال اس طرح کا نہیں تو اب جھوٹ اور دھوکا دینے کے سبب وہ گنہگار ہوں گے اور بعض صورتوں میں خریدار کو خیارِ عیب بھی حاصِل ہو گا۔ بہر حال چیز کا مِعیار اور اس میں پائے جانے والا نَقص گاہک پر واضح کر دیا جائے تاکہ اسے دھوکا نہ ہو، اس کے باوجود گاہک اگر وہ چیز لے لیتا ہے تو اس میں کوئی حَرج نہیں۔ البتہ اگر چیز میں ایسا نَقص ہو جس کا بیچنا قانونی جُرم ہے تو اب قانون شکنی سے بچنا ہو گا اس لیے کہ جو قانون شریعت سے نہ ٹکراتا ہو تو اس پر عمل کرنا ضَروری ہے۔

اگر کوئی قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو...؟

سُوال: اگر کوئی قعدۂ اولیٰ بھول کر تیسری رَکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور نماز پوری کر کے سلام پھیر دیا، پھر اسے قعدۂ اولیٰ کا یاد آیا تو اب کیا کرے؟

---

1. درمختار، کتاب الطھارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/ ۳۵۵ ماخوذاً۔
2. اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: اگر جیب میں کوئی لکھا ہوا کاغذ ہو تو بَیْتُ الْخَلا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواباً اِرشاد فرمایا: چُھپا ہوا ہے جا سکتا ہے اور اِحتیاط یہ ہے کہ عٰلیحدہ کر دے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۲۸)

www.dawateislami.net

جواب: قعدۂ اولیٰ چھوٹنے کے سبب سجدۂ سہو واجب ہو چکا تھا اور "جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے لہٰذا جب تک کلام یا حَدثِ عمد (جان بوجھ کر وُضو توڑنا) یا مسجد سے خُروج (نکلنا) یا اور کوئی فعل منافیِ نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے۔"[1] نفل نماز میں بھی قعدۂ اولیٰ چھوٹنے پر یہی حکم ہے "اگرچہ نَفل میں ہر دو رَکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر تیسری یا پانچویں (عَلٰی هٰذَا الْقِیَاس یعنی اس پر قیاس کرتے ہوئے) رَکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدۂ اولیٰ فرض کے بجائے واجِب ہو گیا۔"[2] لہٰذا اس کے چھوٹنے پر سجدۂ سہو کے ذَریعے تلافی ہو سکتی ہے۔

یورین بیگ کے ساتھ نماز کا مسئلہ

سُوال: کسی مریض کو پیشاب کا بیگ (Urine bag) لگا ہوا ہو تو نماز کیسے پڑھے گا؟

جواب: اگر کسی مریض کو پیشاب کا بیگ (Urine bag) لگا ہوا ہے اور نماز کے اوقات میں اس کو نکالنا دُشواری کا سبب بن سکتا ہو تو وہ اسی کے ساتھ نماز پڑھ لے اس لیے کہ وہ اس صورت میں مَعذورِ شَرعی کے حکم میں آئے گا۔ اگر بیگ (Urine bag) نکالنے کے بعد بھی پیشاب ٹپکتا رہے تو بھی مَعذورِ شَرعی ہی ہو گا۔[3] مَعذورِ شَرعی کے تفصیلی اَحکام جاننے کے لیے "نماز کے اَحکام" یا "بہارِ شریعت" جلد اوّل حصہ دُوُم کا مُطالعہ کیجیے۔

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۷۱۷، حصہ: ۴۔
2. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، باب سجود السھو، ص ۴۶۶۔
3. صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ مَعذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اِس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مَرض، یا دَست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رَطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عُذر ثابت ہو گیا۔ جب عُذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے مَعذور ہی رہے گا، فرض نماز کا وقت جانے سے مَعذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۳۸۵-۳۸۶، حصہ: ۲ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

اذان دینے والی مُرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟

سُوال: اگر مُرغی اذان دینے لگ جائے تو کیا اُس کے انڈے اور گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جو مُرغی اذان دیتی ہو تو اس کے انڈے اور گوشت کھانا بالکل جائز ہے۔ بعض لوگ ایسی مُرغی کو مَنحوس سمجھ کر ذَبح کر ڈالتے ہیں حالانکہ یہ بدشگونی ہے اور بدشگونی لینا شَرعاً جائز نہیں۔ عوام میں ایسی اور بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں مثلاً ماہِ صفر یا کسی خاص تاریخ کو مَنحوس سمجھنا، بلی آڑے آنے یا آنکھ پھڑکنے کو کسی مصیبت کا پیش خیمہ بتانا وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں بدشگونی کے قبیل سے ہیں جن سے بچنا ضَروری ہے۔ اِس قِسم کے تَوَہُّمات اور باطل خیالات کے متعلق تفصیلی معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 127 صفحات پر مشتمل کتاب "بدشگونی" کا مُطالعہ کیجئے۔

رَدّی کے بورے میں قرآنِ پاک ہو تو...؟

سُوال: رَدی کا کام کرنے والوں کے پاس بسا اوقات بورے میں قرآنِ پاک بھی آجاتے ہیں تو وہ ان کا کیا کریں؟

جواب: جب کسی بورے میں قرآنِ کریم یا دِینی کتب کا ہونا معلوم ہو جائے تو اب ان کا اَدب کرنا ہو گا، اس بورے پر پاؤں یا کوئی اور چیز نہیں رکھ سکتے۔ البتہ اگر بورے میں ان مُقدَّس چیزوں کا ہونا معلوم ہی نہیں تھا اور پاؤں رکھ دیا تو گناہگار نہیں ہوں گے لیکن پتا چلنے کے بعد ان کا اَدب کرنا اور انہیں بے اَدبی کے مقام سے بچانا ضَروری ہے۔

کسی کو جماہی لیتا دیکھ کر جماہی آنا

سُوال: کسی کو جماہی لیتا دیکھ کر بسا اوقات دیکھنے والے کو بھی جماہی آجاتی ہے، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کسی کو جماہی لیتا دیکھ کر دیکھنے والے کو جماہی آنے کا میرا تجربہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی کسی کے ساتھ ایسا اِتفاقاً ہو گیا ہو۔ اَلبتہ یہ بات مُشاہدے کی ہے کہ کسی ایک کو پیاس لگے اور وہ پانی مانگے تو دوسروں کو بھی پیاس کا اِحساس ہونے لگتا ہے۔ یوں ہی مجمع میں سے کوئی ایک اُٹھ کر بَیْتُ الْخَلَا جائے تو ساتھ میں دو چار اور کو بھی پیشاب لگ جاتا ہے۔ اگر تَراویح کی نماز میں کوئی ایک کھانستا ہے تو ساتھ والوں کو بھی کھانسی آجاتی ہے اور نتیجۃً مسجد کھانسی کے شور

www.dawateislami.net

سے گونج اُٹھتی ہے۔ تَراویح میں اِس کھانسی کو نفسیاتی اثر کہیں یا پھر اِفطار میں کباب، پکوڑے اور سموسے کھانے کا اثر بہر حال ایسا ہوتا ضَرور ہے۔

گِھن والی بیماری سے اَنبیا محفوظ ہوتے ہیں

سُوال: عوام میں یہ مشہور ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ مُبارک میں بیماری کی وجہ سے کیڑے پڑ گئے تھے، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ مُبارک میں کیڑے پڑنے والی بات بالکل غلط ہے۔ کسی کے بدن میں کیڑے پڑنا بہت گِھن کی بات ہے اور اہلِ سُنَّت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کے نبی ہر ایسی بیماری سے محفوظ ہوتے ہیں جس کے سبب لوگ گِھن کھا کر دُور بھاگیں۔ (1) نبی کے جسم کو تو وفات کے بعد مٹی نہیں نقصان پہنچا سکتی اس لیے کہ زمین پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ اَنبیا کے جسموں کو کھائے (2) تو پھر کیڑوں کی کیا مجال ہے کہ وہ حضرتِ سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ مُبارک کو نقصان پہنچائیں۔

بوقتِ شہادت امامِ عالی مقام کی عمرِ مُبارک

سُوال: بوقتِ شہادت امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمرِ مُبارک کتنی تھی؟

جواب: بوقتِ شہادت سیّدُ الشُّہَداء، امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمرِ مُبارک 56 سال پانچ ماہ پانچ دِن تھی۔ (3)

---

1 ...... مشہور مفسر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی ایسی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں، گھنونی گندی بیماریاں انہیں نہیں ہوتیں۔ نامَردی، گونگا بہرا پن، بَرَص، جذام نبی کو نہیں ہو سکتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۴ ملتقطاً)

2 ...... حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بے شک اللہ پاک نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیا (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جسموں کو کھائے، اللہ پاک کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ... الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

3 ...... سوانح کربلا، ص ۱۷۰۔

www.dawateislami.net

مُحَرَّمُ الْحَرام میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام کا چاند نظر آتے ہی بعض عورتیں اور مَرد چپل پہننا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری مَنَّت ہے تو ان کا اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرام کا چاند نظر آتے ہی چپل نہ پہننا اور ننگے پاؤں رہنا اگر سوگ کی نیت سے ہو تو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شَرِیعتِ مطہرہ میں تین دِن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، البتہ عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دِن سوگ کرے گی۔(1) اگر کوئی سوگ کی نیت سے نہیں بلکہ ویسے ہی ننگے پاؤں رہتا ہے تو کوئی حَرَج نہیں اور نہ ہی وہ گناہ گار ہو گا، البتہ مُحَرَّمُ الْحَرام کے اِبتدائی دَس دِنوں میں لوگ غم اور سوگ کی وجہ سے ہی ننگے پاؤں رہتے ہیں لہٰذا ان کی مُشابہت سے بچنا چاہیے۔ نیز ننگے پاؤں رہنے کی مَنَّت کوئی شَرعی مَنَّت نہیں کہ جس کا پورا کرنا واجِب ہو اور نہ ہی اس طرح کی مَنَّت ماننا کسی فضیلت کا باعث ہے۔

مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْیُوب سمجھنا کیسا؟

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام میں مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْیُوب سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرام میں اگر کوئی سوگ کے باعث مچھلی نہیں کھاتا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْیُوب سمجھتا ہے تو وہ گناہ گار ہو گا۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ عاشورہ کے دِن گوشت نہیں کھانا چاہیے اور بابُ المدینہ (کراچی) میں جہاں ہمارا پُرانا گھر تھا وہاں گوشت کی دُکانیں عاشورہ کے دِن بند رہتی تھیں، پھر آہستہ آہستہ عاشورہ کے دِن گوشت کی دُکانیں کھلنا شروع ہوئیں اور یوں دُکانیں بند کرنے کا رواج ختم ہو گیا۔ اب بھی بعض لوگ عاشورہ کے دِن گوشت نہیں کھاتے جبکہ کھچڑا کھا لیتے ہیں حالانکہ کھچڑے میں بھی گوشت ہوتا ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ کھچڑے کی صورت میں تو گوشت کھا لیتے ہیں جبکہ گوشت کا سالن اور پلاؤ بنا کر کھانے سے منع کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! مُحَرَّمُ الْحَرام بلکہ پورے سال میں کوئی

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو عورت اللہ پاک اور قیامت کے دِن پر ایمان رکھتی ہے، اُسے یہ حلال نہیں کہ کسی مَیِّت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دَس دِن سوگ کرے۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المرأة علی غیر زوجها، ۱/۴۳۳، حدیث:۱۲۸۱)

www.dawateislami.net

گھڑی یا گھنٹا ایسا نہیں کہ جس میں مچھلی یا گوشت کھانا شرعاً منع ہو البتہ کسی اور خاص وجہ سے منع ہو جائے تو الگ بات ہے۔

سُسرال میں مُحَرَّمُ الْحَرام کا چاند دیکھنے میں حَرَج نہیں

سُوال: یہ بات کہاں تک دُرست ہے کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے؟

جواب: یہ بھی ایک ڈھکوسلا اور غَلَط بات ہے کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے۔ بالفرض اگر دُلہن کی آنکھیں کمزور ہوں یا وہ نابینا ہو یا اُس کا گھر کسی پلازے میں ہو تو وہ میکے میں چاند کیسے دیکھ پائے گی؟ نیز اگر دُلہن کے ماں باپ فوت ہو چکے ہوں اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو تو کیا چاند دیکھنے کے لیے اُسے دارُ الْاَمان بھیجا جائے گا؟ یاد رکھیے! شرعی لحاظ سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ دُلہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرام یا صَفَرُ الْمُظَفَّر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے بلکہ یہ سب عوامی تَوَہُّمات ہیں جن کو ختم کرنا ضروری ہے۔

ساداتِ کِرام کی نسل کس سے چلی؟

سُوال: کیا ساداتِ کِرام کی نسل صِرف حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے چلی ہے؟

جواب: ساداتِ کِرام کی نسل خاتونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے دو شہزادگان حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن اور حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے چلی ہے۔ پھر حسینی ساداتِ کِرام کی نسل حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے چلی جو کربلا میں شہید نہیں ہوئے تھے جبکہ حسنی ساداتِ کِرام کی نسل حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا حسن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دِیگر شہزادوں سے چلی۔ حضرتِ سَیِّدُنا حسن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَربلائے مُعَلّٰی میں شدید زخمی ہو گئے تھے جس کے باعث یزیدی انہیں شہید سمجھتے ہوئے زندہ چھوڑ کر چلے گئے، پھر قریبی گاؤں سے لوگ جب حالات کا مُشاہدہ کرنے کَربلائے مُعَلّٰی آئے تو انہوں نے انہیں زخمی حالت میں پایا اور ان کا عِلاج مُعالجہ کیا، اللہ پاک نے انہیں صحت عطا فرمائی، یہ بہت بڑے عالِمِ دِین بنے اور انہوں نے 98 سال عمر شریف پائی۔ "حضرتِ سَیِّدُنا حسن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شادی حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہزادی حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ صُغریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے ہوئی جن کے بطن شریف سے حضرتِ سَیِّدُنا

www.dawateislami.net

عَبْدُ الله محض رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیدا ہوئے، انہیں محض اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ دُنیا میں پہلے شخص تھے جن کے ماں باپ دونوں خاتونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی اولاد ہیں، باپ حضرت خاتونِ جنَّت کے پوتے اور ماں ان کی پوتی۔"(1) سب سے پہلے حسنی حسینی سَید ہونے کا شَرف انہیں حاصِل ہوا۔ حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی حسنی حسینی سَید اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب بھی والد کی طرف سے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور والدہ کی طرف سے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔

اِحرام میں سِلا ہوا بیلٹ باندھنا کیسا؟

سُوال: اِحرام کی حالت میں سِلا ہوا بیلٹ باندھنا کیسا ہے؟ نیز اگر اِحرام اور بیلٹ وغیرہ بیچنے والوں اور ٹریول ایجنسی سے وابستہ اَفراد سے حُجّاجِ کِرام اور مُعْتَمِرِیْن حج و عمرہ کے مَسائل پوچھیں تو کیا وہ بتا سکتے ہیں؟

جواب: اِحرام کی حالت میں پاسپورٹ، رَقم، تسبیح اور کاغذات وغیرہ رکھنے کے لیے بیلٹ باندھنا جائز ہے چاہے سِلا ہوا ہو یا بغیر سِلا، مگر اِحرام کسنے کی نیت سے باندھا تو مکروہ ہے۔(2) رہی بات حُجّاجِ کِرام اور مُعْتَمِرِیْن کے اِحرام اور بیلٹ وغیرہ بیچنے والوں اور ٹریول ایجنسی سے وابستہ اَفراد سے مَسائل پوچھنے کی تو انہیں چاہیے کہ ہر گز مَسائل نہ بتائیں کیونکہ اِن مَسائل میں کافی پیچیدگیاں ہوتی ہیں اور اگر انہوں نے غَلَط مَسائل بتا دیئے تو گناہ گار ہوں گے۔ اِس کا مُحتاط طریقہ یہ ہے کہ اپنے پاس دَارُ الْاِفْتَا اہلسنَّت کا فون نمبر محفوظ رکھا جائے اور جب کوئی گاہک شَرعی مسئلہ پوچھے تو دارُ الافتا اہلسنَّت کا نمبر دے دیا جائے اور کہا جائے کہ مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھ لیجیے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے حج و عمرہ سے متعلق دو کتابیں "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" اور "رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن" خرید کر اپنے پاس رکھ لی جائیں اور ثواب کی نیت سے حُجّاجِ کِرام کو "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" اور عمرہ کرنے والوں کو "رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن" تحفۃً پیش کی جائے۔

اِحرام میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا؟

سُوال: اِحرام کی حالت میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا ہے؟

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۴۳۱۔

2 ...... رفیق الحرمین، ص۸۱ بحوالہ بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۷۹-۱۰۸۰۔

www.dawateislami.net

جواب: اِحرام کی حالت میں مَردوں کے لیے سِلا ہوا لباس، بنیان، موزے اور ایسے چپل جس سے پاؤں کا اُبھرا ہوا حِصّہ چُھپ جائے پہننا ناجائز ہے۔[1] مَرد حالتِ اِحرام میں ہوائی چپل پہنیں کہ اس سے پاؤں کا اُبھرا ہوا حِصّہ نہیں چُھپتا۔ عورتیں حَسبِ معمول جو لباس پہنتی ہیں یہی ان کا اِحرام ہے البتہ اِحرام کی حالت میں عورتوں کو یہ خیال رکھنا ہو گا کہ چہرے پر کپڑا نہ آنے پائے۔ اگر عورتیں چاہیں تو عوام کی موجودگی میں چہرہ چُھپانے کے لیے کسی کتاب یا گتے وغیرہ کو سامنے رکھ سکتی ہیں۔[2] مَرد حالتِ اِحرام میں سِلی ہوئی چادر اور کمبل اُوڑھ سکتے ہیں کیونکہ اُوڑھنے اور پہننے میں فرق ہے۔

رہی بات انگوٹھی کی تو مَردوں کے لیے حالتِ اِحرام میں انگوٹھی پہننا جائز ہے۔[3] اگر انگوٹھی پہننی ہو تو مَرد کے لیے صِرف چاندی کی ایک انگوٹھی کی اِجازت ہے جس کا وزن ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو اور اس میں نگینہ بھی ایک ہو۔[4]

جَدَّہ شریف جانے کیلئے اِحرام باندھنا ضَروری نہیں

سُوال: جس طرح مِیقات سے باہر رہنے والوں کے لیے مَکَّۃُ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں داخِل ہونے کے لیے اِحرام باندھنا ضَروری ہوتا ہے، کیا اِسی طرح جَدَّہ شریف میں داخلے کے لیے بھی اِحرام باندھنا ضَروری ہے؟

جواب: اگر نیَّت ہی جَدَّہ شریف جانے کی ہے تو اب اِحرام کی حاجت نہیں بلکہ اب جَدَّہ شریف سے مَکَّۃُ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا بھی جانا ہو جائے تو اِحرام کے بغیر جا سکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص مَکَّۃُ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں بغیر اِحرام جانا چاہتا ہو وہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اُس کا اِرادہ پہلے مَثَلًا جَدَّہ شریف جانے کا ہو اور مَکَّۃُ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا حج و عمرے کے اِرادے سے نہ جاتا ہو۔ مَثَلًا تجارت کے لئے جَدَّہ شریف جاتا ہے اور وہاں سے فارِغ ہو کر مَکَّۃُ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۱۰۷۸، حصہ:۶ ماخوذاً۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۱۰۸۳، حصہ:۶ ماخوذاً۔
3. بہارِ شریعت، ۱/۱۰۸۱، حصہ:۶۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۵۴۴۔

www.dawateislami.net

شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کا اِرادہ کیا۔ اگر پہلے ہی سے مکّہ پاک زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کا اِرادہ ہے تو بغیر اِحرام نہیں جاسکتا۔[1]

مسجد بنانے کی فضیلت

سُوال: مسجد بنانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: مسجد بنانا صَدَقۂ جاریہ ہے۔ مسجد بنانے والے کو جنَّت میں عالی شان محل عطا کیا جائے گا۔[2] مسجد بنانے والے کو ملنے والے ثواب کا اَندازہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مسجد قِیامت تک کے لیے مسجد ہوتی ہے اور جس نے مسجد بنائی ہو گی اُسے قِیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ لہٰذا جو مُخَیَّر حضرات ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی زِندگی میں کم از کم ایک مسجد ضَرور بنائیں جو ان کے لیے صَدَقۂ جاریہ ہو سکے۔ مسجد بنانے کے لیے ضَروری نہیں کہ کروڑوں روپے خَرچ کر کے خوب تزئین و آرائش کے ساتھ ہی مسجد بنائی جائے بلکہ چند لاکھوں میں بھی مسجد بنائی جاسکتی ہے۔ بعض علاقوں میں زمین کی قیمت بہت کم ہوتی ہے اور بعض علاقوں میں بہت زیادہ، تو جس کی جتنی گنجائش ہو وہ اسی کے مُطابق زمین خرید کر مسجد بنائے۔

مسجد ایسی جگہ بنانی چاہیے جہاں آبادی ہو، جنگل یا بیابان میں مسجد بنانا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے جنگل، بیابان یا کسی ویرانے میں مسجد بنائی تو وہاں مسجد کی نیت کرنے کے باوجود وہ مسجد نہیں کہلائے گی۔[3] نیز اس پر لگنے والی ساری رَقم بھی ضائع ہو جائے گی اور آبادی نہ ہونے کی وجہ سے وہ عمارت جانوروں کا ٹھکانا بن سکتی ہے۔ ہاں! اگر کسی ایسے علاقے میں مسجد بنائی جہاں مسجد بناتے وقت تو آبادی تھی مگر بعد میں وہ علاقہ ویران ہو گیا تو وہ جگہ بدستور مسجد ہی رہے گی کیونکہ جب کسی جگہ مسجد کی نیت کر لی جائے تو وہ قیامت تک کے لیے مسجد ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۶۸، حصہ:۶۔

2 ...... نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لیے مسجد بنائے تو اللہ پاک اس کے لیے جنَّت میں محل بنائے گا۔ (مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب فضل البناء المساجد و الحث علیھا، ص۲۱۴، حدیث: ۱۱۹۰)

3 ...... کسی شخص نے جنگل یا ویرانے میں مسجِد بنائی جہاں کسی کی رہائش نہ ہو اور لوگوں کا وہاں سے گزر بھی کم ہو تو وہ مسجِد نہ ہو گی کیونکہ اُس جگہ مسجِد بنانے کی حاجت نہیں ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد و القبلۃ...الخ، ۵/ ۳۲۰)

4 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۵۶۱، حصہ:۱۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

پھل کس وقت کھانے مُناسِب ہیں؟

سُوال: پھل کھانے سے پہلے اِستعمال کرنے چاہئیں یا کھانے کے بعد؟

جواب: پھل کھانے سے پہلے اِستعمال کرنے چاہئیں کہ قرآنِ کریم میں جہاں کھانوں کا ذِکر ہے وہاں پہلے پھل کا ذِکر کیا گیا ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر پھل اور کھانا ایک ساتھ پیش کیا جائے تو پہلے پھل کھانے چاہئیں۔(1) آج کل پہلے کھانا کھایا جاتا ہے پھر پھل، اِس اَنداز میں تبدیلی ہونی چاہیے پہلے پھل کھائے جائیں پھر اس کے بعد کھانا۔ ہاں! صِرف پھل کھانے ہوں تو پھلوں کے خواص پر لکھی گئی کُتُب کا مُطالعہ کرنا چاہیے کہ کس وقت کون سا پھل کھانا زیادہ مفید ہے؟

کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

سُوال: کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

جواب: ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے یہ تو میری نظر سے نہیں گزرا۔ ہو سکتا ہے یہ صِرف عوام کا خیال ہو کہ ”ٹانگیں ہلانا شیطانی طریقہ ہے“ حقیقت میں ایسی کوئی بات نہ ہو۔ بہر حال اِس طرح کی کوئی بھی بات کرنے سے پہلے عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام سے تَصدیق کروالینی چاہیے۔

قیامت کے دِن سب سے زیادہ حسرت کسے ہوگی؟

سُوال: وقت ہونے کے باوجود عِلمِ دِین حاصِل نہ کرنے والے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وقت ہونے کے باوجود عِلمِ دِین حاصِل نہ کرنا بہت بڑی محرومی کی بات ہے قیامت کے دِن ایسے شخص کو سب

---

1 ...... حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کیے جائیں کہ طِبّی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوافق ہے، یہ جلد ہَضم ہوتے ہیں لہٰذا اِن کو مِعدے کے نچلے حصّے میں ہونا چاہیے اور قرآنِ پاک سے بھی پھل کے مُقدَّم ہونے پر آگاہی حاصِل ہوتی ہے۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۲۰) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور میوے جو پسند کریں۔“ پھر اس کے بعد فرمایا: ﴿وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۲۱) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔“ پھر پھلوں کے بعد کھانے میں گوشت اور ثرید کو مُقَدَّم کرنا افضل ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، ۲/۲۱)

www.dawateislami.net

سے زیادہ حسرت ہو گی۔ چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دِن اُسے ہو گی جسے دُنیا میں عِلم حاصِل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عِلمِ دِین حاصِل کرنے کے بے شمار مَواقع ملتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا بھی سلسلہ ہوتا ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائی ان کورسز میں داخلہ لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل کا جذبہ پانے کا ذہن نصیب ہو گا۔

فوت شُدہ والدین کو کیسے راضی کیا جائے؟

سُوال: جو اولاد اپنے والدین کو زندگی میں راضی نہ کر سکے وہ ان کی وفات کے بعد کون سا ایسا عمل کرے جس سے ان کے والدین ان سے راضی ہو جائیں؟

جواب: جن کے والدین ناراضی کی حالت میں اِنتقال کر گئے ہوں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے بکثرت دُعائے مَغْفِرَت کریں کیونکہ فوت شُدگان کے لیے سب سے بڑا تحفہ دُعائے مَغْفِرَت ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا اِنتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ اِستِغْفَار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔[2] نیز اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کے ساتھ ساتھ فاتحہ خوانی یا دُرُود شریف وغیرہ پڑھ کر کثرت سے اِیصالِ ثواب کا سلسلہ جاری رکھے کہ جب اولاد کی طرف سے انہیں خوب اِیصالِ ثواب پہنچے گا تو اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ وہ اپنی اولاد سے راضی ہو جائیں گے۔ اپنے والدین اور دِیگر عزیز و اقارب کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مَدَنی رَسائل بھی تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ نیز اگر کوئی اپنے والدین یا دِیگر عزیز و اقارب کے اِیصالِ ثواب کے لیے مَدَنی رَسائل تقسیم کرنا

---

1 ...... تاریخ دمشق، ۵۱/ ۱۳۷۔

2 ...... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، ۶/ ۲۰۲ حدیث: ۷۹۰۲۔

www.dawateislami.net

چاہے اور ان پر اپنے والدین وغیرہ کا نام یا اپنا پتہ وغیرہ لکھوانا چاہے تو وہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے رابطہ کرلے۔[1]

کسی کو اپنا Autograph (یعنی دَستخط) دینا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ شخصیات سے ان کے Autograph (یعنی دَستخط) مانگتے ہیں، شخصیات کا انہیں اپنے Autograph (یعنی دَستخط) دینا کیسا ہے؟ نیز بعض اوقات Autograph (یعنی دَستخط) کے ساتھ ساتھ ایک آدھ لائن کی تحریر بھی لکھ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کو Autograph (یعنی دَستخط) دینے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ جو مسلمان Autograph (یعنی دَستخط) مانگ رہا ہے اس کی دِل جوئی کی نیت سے اسے دینا ثواب کا باعث ہے۔ ہاں! اگر اس میں کسی ناجائز صورت کا اِرتکاب کرنا پڑے مثلاً مانگنے والی کوئی نامحرم عورت ہے تو اسے دینا جائز نہیں، کیونکہ کسی مَرد کو نامحرم عورت کو سَلام کرنے، اس کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت کرنے حتّٰی کہ اس کے کسی عزیز کے اِنتقال پر اس سے تَعْزِیَت کرنے کی بھی اِجازت نہیں تو اسے Autograph (یعنی دَستخط) دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر کوئی مَرد اپنی محرم کے لیے پیر صاحب سے Autograph (یعنی دَستخط) لے تو پیر صاحب کا دینا جائز ہے۔

یوں ہی Autograph (یعنی دَستخط) کے ساتھ کچھ لکھ کر بھی دے سکتے ہیں لیکن اس میں یہ ضَرور خیال رکھا جائے کہ وہ تحریر وغیرہ گناہوں بھری نہ ہو۔ اگر کچھ لکھ کر دینا ہی ہے تو نیکی کی دَعوت پر مشتمل کوئی جملہ لکھا جائے مثلاً ”نماز قائم کرو“ وغیرہ تاکہ نیکی کی دعوت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو۔

❁❁❁

[1] ...... والدین یا دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے مَدَنی رَسائل تقسیم کرنے کیلئے اس ایڈریس پر رابطہ کیجیے: Fb/maktabatulmadina
order@maktabatulmadina.com 03112686522 twitter/maktabatulmadina www.maktabatulmadina.com

www.dawateislami.net

خون ٹیسٹ کروالیجئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

☆صحّت مند کو ہر 6 ماہ بعد اور مریض کو ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق کچھ ٹیسٹ (Test) کرواتے رہنا چاہئیں۔ ☆یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا کہ اگر کچھ نکلا تو علاج اور پرہیز کرنا پڑے گا دانشمندی نہیں کیونکہ بیماری سے لاپرواہی برتنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ☆**خون کے یہ ٹیسٹ کروانے مناسب ہیں: (1)** لِپڈ پُروفائل (Lipid Profile) ٹیسٹ (اس میں (Cholesterol) بھی شامل ہے اِس ٹیسٹ کے لئے 12 تا 14 گھنٹے خالی پیٹ ہونا ضروری ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ پاک کی رِضا کیلئے روزہ رکھ کر نمازِ عصر کے بعد Test کروالیجئے، ورنہ رات جلدی کھانا کھالیجئے اور صبح ناشتہ سے قبل کروالیجئے۔) **(2)** شوگر (Glucose) **(3)** یورِک ایسڈ (Uric Acid) **(4)** Serum Urea Creatinine (اس سے گردہ میں اگر کسی قسم کی خرابی یا فیل ہونے کا خطرہ شروع ہورہا ہو تو معلوم ہوسکتا ہے اور بروقت علاج کی ترکیب بن سکتی ہے اِس پر نظر رکھنا ضروری ہے کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں گردے فیل ہونے کے واقعات بڑھتے جارہے ہیں) **(5)** Urine DR (یہ بھی گردوں کا اہم ٹیسٹ ہے) ﴿(6)Blood CP (یہ خون کا بنیادی ٹیسٹ ہے)(7)SGPT (جگر کے حوالے سے اہم اور ابتدائی ٹیسٹ ہے)﴾ ☆رِپورٹ (Report) ڈاکٹر کو دکھا دیجئے۔ ☆رپورٹ خراب آئے تو ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق عمل کیجئے۔ **وزن کتنا ہونا چاہئے؟** ☆قد کے مطابق مرد کیلئے فی انچ (Inch) ایک کلو (1kg) وَزن مُناسب ہے۔ مثلاً: ساڑھے پانچ فِٹ کے مرد کا وزن تقریباً 66 کلو جبکہ سوا پانچ فِٹ کی عورت کا وزن تقریباً 59 کلو ہونا چاہئے۔ **مدنی پھول:** سو 100 دوا کی اِک دَوا **پرہیز** ہے۔(تفصیلی معلومات کے لئے "فیضان سنت" (جلد اول) کے باب "آدابِ طعام" کے صفحہ 619 تا 625 کا مطالعہ کیجئے)(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شوال المکرم 1439/ جون/جولائی 2018)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللّٰه پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللّٰه پاک اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟

سُوال: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو ایسی صورت میں اَولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو اُنہیں صبر کرنا چاہیے۔ نیز ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ باپ کا گریبان پکڑ کر مار دھاڑ کرنے کے بجائے حِکمتِ عملی اور نرمی سے ماں اور باپ دونوں میں صُلح کروائیں اور رِشتہ داروں کو بیچ میں ڈال کر ماں کو ظُلم سے بچائیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ ماں کو باپ کی مار سے بچانے کے لیے جائز طریقے بھی اپنائیں مثلاً باپ جب ماں کو مارنے لگے تو بیچ میں آڑے آجائیں یا باپ کو پکڑ لیں اور کہیں کہ ہم آپ کو مارنے نہیں دیں گے وغیرہ۔ یاد رکھیے! بچے جائز طریقوں سے تو اپنی ماں کو باپ کے ظُلم سے بچا سکتے ہیں مگر اُنہیں اپنے باپ کو اس طرح کی دھمکیاں دینے کی ہرگز اِجازت نہیں کہ اگر ہماری ماں کو مارا تو سر پھوڑ دیں گے اور چھوڑیں گے نہیں وغیرہ وغیرہ۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 22 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فِردوسُ الاخبار، باب المیم، ۲ / ۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳۔

www.dawateislami.net

والدین میں عَلیحدَگی کی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

سُوال: والدین میں اگر علیحدَگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

جواب: والدین میں اگر علیحدَگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اَولاد کو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ اِنصاف کرنا چاہیے۔ اَولاد کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ طَلاق دینے کے بعد باپ، باپ ہونے سے خارِج نہیں ہو جاتا بلکہ باپ ہی رہتا ہے لہٰذا باپ کے حقوق کی اَدائیگی ضَروری ہے۔ چونکہ عام طور پر ماں بچوں پر حاوی ہوتی ہے اس لیے ایسے موقع پر جوان بچے ماں کا ساتھ دے کر باپ کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ اِسی طرح بعض اوقات علیحدَگی کے بعد ماں بچوں کو اپنے باپ سے ملنے جُلنے سے روکنے کے لیے اِس طرح کی دَھمکیاں دیتی ہے کہ اگر اپنے باپ سے ملنے گئے تو دُودھ مُعاف نہیں کروں گی! ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ اپنی ماں کا حکم نہ مانیں، چُھپ کر باپ کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر باپ کو پیسوں کی ضَرورت ہو تو اُس کے لیے اپنی جیب اور تجوری کا مُنہ کُھلا رکھیں کہ اِس طرح کرنے سے اللہ پاک اُنہیں مالا مال کر دے گا۔ لڑائی جھگڑے میں اگر ماں حق پر تھی اس کے باوجود باپ نے غُصّے میں طَلاق دے ڈالی تب بھی اَولاد کو باپ کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے وَرنہ قیامت کا دِن تو دُور کی بات ہے ماں باپ کے نافرمان کو دُنیا ہی میں سزا دے دی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مُعاشرے میں ایسے قابلِ تحسین بچے بھی ہیں جو ماں باپ میں علیحدَگی ہونے کے بعد فساد سے بچنے کے لیے ماں سے چُھپ چُھپ کر باپ کی مالی مدد کرتے اور عِلاج مُعالجے کے اَخراجات اُٹھاتے ہیں۔ ماں کو بھی چاہیے کہ اگر طَلاق وغیرہ ہو جائے تو دِل بڑا رکھے اور اَولاد کو باپ کی نافرمانی کے گناہ پر نہ اُبھارے بلکہ ہو سکے تو اَولاد کو یہ سمجھائے کہ میرے اور تمہارے والِد کے دَرمیان جو کچھ ہوا اس سے صَرفِ نظر کرو اور میری بھی خِدمت کرو اور اپنے باپ کا بھی خیال رکھو۔ اگر اَولاد نے ماں یا باپ میں سے کسی پر ظُلم کیا ہے تو قدموں میں پڑ کر مُعافی مانگے اور اللہ پاک سے توبہ بھی کرے۔ اکثر و بیشتر معاملہ طَلاق تک نہیں پہنچتا اور ماں باپ لڑ جھگڑ کر الگ ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں اَولاد کو چاہیے کہ والدین میں صُلح کروا دے کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَالصُّلْحُ خَیْرٌ﴾ (پ۵، النسآء:۱۲۸) ترجمۂ کنز الایمان: "اور صلح خوب ہے۔" اور اگر صُلح نہ ہو پائے تو دونوں کی خِدمت کرے اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ ایک کی خِدمت کرے اور دوسرے کو چھوڑ

www.dawateislami.net

دے۔ جس طرح ماں باپ اَولاد کو بچپن میں بستر گندا کرنے اور شرارتیں کر کے گھر کے بَرتن توڑنے کے باوجود چھوڑ نہیں دیتے کیونکہ اس وقت اَولاد کو ماں باپ کی ضَرورت ہوتی ہے اِسی طرح اَولاد کو بھی چاہیے کہ جب وہ بڑی ہو جائے تو ماں باپ سے وَفا کرے اور انہیں ہرگز نہ چھوڑے کیونکہ اس وقت ماں باپ کو بھی اَولاد کی ضَرورت ہوتی ہے۔

اگر والِد مِلنا جُلنا چھوڑ دے تو اَولاد کیا کرے؟

سُوال: اگر والِد صاحب دوسری شادی کر لیں اور پہلی زوجہ کی اَولاد سے مِلنا جُلنا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں پہلی زوجہ کی اَولاد صَبر کرے اور اپنے والِد صاحب سے مِلنے جُلنے کی کوشش کرے۔ اگر اَولاد اپنے والِد صاحب کی خِدمت کرے گی تو وہ بھی ضَرور اُن سے میل جول رکھیں گے۔ جو اَولاد یہ کہتی ہے کہ باپ ہم سے مِلتا جُلتا نہیں اِس لیے ہم بھی اپنے باپ سے میل جول نہیں رکھیں گے، اگر باپ دُنیا سے چلا جائے تو یہی اَولاد وراثت کا مال حاصِل کرنے کے لیے دوڑ پڑے گی اور خواب میں بھی باپ کا چھوڑا ہوا مال لینے سے اِنکار نہیں کرے گی۔ اگر اَولاد اَمیر اور باپ غریب ہو تب بھی اَولاد کو اللہ پاک کی رِضا اور حُصولِ جنَّت کے لیے اپنے باپ کی خِدمت کرنی چاہیے۔ جنَّت کی کوئی قیمت نہیں کہ اُسے پیسوں اور خزانوں سے حاصِل کیا جا سکے البتہ ماں باپ کی خِدمت کے ذَریعے اللہ پاک کو راضی کر کے حاصِل کی جا سکتی ہے۔

ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہو جائے تو...؟

سُوال: اگر اَولاد نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ روٹھنے والا انداز اِختیار کیا اور اِس دَوران اُس کا اِنتقال ہو گیا تو اَب اَولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسی صورت میں اَولاد وہی کام کرے جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اُن کے لیے غسل اور تجہیز و تکفین کا اِنتظام، دُعائے مَغْفِرَت اور ایصالِ ثواب کرے۔

ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں بزرگانِ دِین کے اَعراس

سُوال: ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں کِن کِن بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِين کے اَعراس مَنائے جاتے ہیں؟[1]

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جواب: ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں کئی بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَعراس مَنائے جاتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی بزرگ ہستی صحابیِٔ رسول، نواسۂ رَسُول، جگر گوشۂ بَتول، امامِ عالی مقام، سَیِّدُ الشُّہداء حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذات مُبارَک ہے۔ ۱۰ مُحَرَّمُ الْحَرام ۶۱؁ھ آپ کا یومِ شہادت ہے۔

۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرام کو ہمارے حُضُور غوثِ اعظم سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پیر و مُرشد حضرتِ سَیِّدُنا شیخ اَبُو سَعید مُبارک مَخزُومی حَنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یومِ عُرس ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فقیہ، صُوفی، قاضیِ بغداد اور مدرسہ بابُ الازج کے بانی تھے۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ آپ ہی کے خلیفہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: شیخ عبدُ القادِر نے مجھ سے خِرقہ پہنا (یعنی مجھ سے خِلافت حاصل کی) اور میں نے ان سے اور ہم دونوں نے باہم ایک دوسرے سے تبرُّک لیا۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور یہیں ۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرام ۵۱۳؁ھ میں آپ کا وِصالِ باکمال ہوا۔ آپ کا مَزارِ مُبارَک بغداد شریف میں آپ کے قائم کردہ مدرسہ بابُ الازج میں ہے۔[2]

۱۴ مُحَرَّمُ الْحَرام کو تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیِٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یومِ عُرس ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادت باسعادت ۱۳۱۰؁ھ رضا نگر، محلہ سوداگران، مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دارُ الْعُلُوم منظرِ اسلام بریلی شریف کے عظیم فاضِل، عُلُوم و فُنُون کے ماہِر، مُفتیِ اِسلام، جَیِّد عالمِ دِین، مختلف کتابوں کے مصنف، شاعرِ اسلام اور مشہور شیخِ طریقت تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی 35 سے زائد تَصانیف و تالیفات ہیں، جن میں فتاویٰ مُصطفویہ اور نعتیہ کلام کا مجموعہ "سامانِ بخشش" بہت مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ۱۴۰۲؁ھ میں وِصال فرمایا اور آپ کو آپ کے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو (یعنی برابر) میں دَفن کیا گیا۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... قلائد الجواھر، ص ۵۔

2 ...... تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص ۲۲۵۔

www.dawateislami.net

مُفتیِ اعظم ہند کے زُہد و تقویٰ کے واقعات

سُوال: حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مُصطفےٰ رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے زُہد و تقویٰ کے کچھ واقعات بھی بیان فرما دیجیے۔[1]

جواب: حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا زُہد و تقویٰ مرحبا! آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا جو بھی جُملہ زبان سے نکلتا وہ جچا تُلا ہوتا، جب بھی کسی کے بارے میں سُنتے کہ اس کا اِنتقال ہو گیا ہے تو فوراً دُعائے مَغفِرت کے لیے ہاتھ اُٹھ جاتا۔ اِس طرح کے بہت سے خُطُوط بھی حضرت کی خدمت میں آتے۔ ایک مَرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مُفتی مُجیبُ الْاِسْلَام صاحِب سے فرمایا کہ یہ جواب لکھ دیں، میں دَستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مُفتی صاحِب نے جواب لکھا کہ ”آپ کا خط مِلا صاحبزادے کے اِنتقال کی خبر پڑھ کر بہت اَفسوس ہوا۔“ حضرت نے جواب سُننے کے بعد فوراً ٹوکا، بہت اَفسوس تو نہیں ہوا، ہاں اَفسوس ہوا۔[2]

دیکھا آپ نے کہ حضور مُفتیِ اعظم ہند رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا تقویٰ کیسا تھا کہ فرمایا: افسوس تو ہوا ہے مگر بہت افسوس نہیں۔ ہمارے ہاں تو کسی کی مَیِّت ہو جائے تو اہلِ خانہ کو اچھا لگانے کے لیے اِس طرح کے جُملے بولے جاتے ہیں کہ ”بہت افسوس ہوا، اِنتہائی افسوس ہوا، ہم آپ کے غم میں برابر کے شَریک ہیں“ اور حال یہ ہوتا ہے کہ مَیِّت کے اہلِ خانہ غم سے نڈھال ہوتے ہیں، ان سے کھایا پیا نہیں جا رہا ہوتا اور ”غم میں برابر کے شریک ہونے“ کا دَعویٰ کرنے والے ڈَٹ کر کھانے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے مَشروبات کی بوتلیں بھی چڑھا رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔

مُحتاط اَلفاظ میں تَعزِیَت کیجیے

مجھے بھی کافی تعزیتوں کا موقع مِلا ہے اور کئی بار میں نے تعزیتی خُطُوط بھی بھیجے ہیں، اب بھی آئے دن میرے تَعزِیَت کے صَوتی (یعنی آواز والے) اور صُوری (یعنی مووی والے) پیغامات جاتے رہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں ایسے اَلفاظ بولتے ہوئے اِحتیاط کرتا ہوں، اگر غم ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ مجھے غم ہوا ہے اور اگر غم نہیں ہوتا تو پھر بغیر کچھ بولے تَعزِیَت کر دیتا

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... جہانِ مفتیِ اعظم، ص ۳۱۹۔

www.dawateislami.net

ہوں کہ اللہ پاک مَرحوم کو غریقِ رَحمت کرے، بے حساب مَغْفِرَت کرے، آپ صبر کیجیے، اللہ پاک آپ کو صبر دے۔

نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں

حضور مُفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک جگہ مَدعو تھے، وہاں گھر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے قریب ہی ایک ٹونٹی لگی ہوئی تھی، جس سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے میزبان (یعنی جس کا گھر تھا، جس نے دعوت دی تھی اس) کو بُلایا اور اس کو اِسراف (یعنی فضول چیز ضائع کرنے) کے نقصانات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اس ٹونٹی کو فوراً دُرُست کراؤ، کیونکہ جب تک یہ بہتی رہے گی تم کو گناہ ہوتا رہے گا۔ اس نے عرض کیا حضور! ابھی دُرُست کر لیتے ہیں، مگر کافی دیر تک اس نے دُرُست نہ کیا۔ اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کو بُلا کر فرمایا: ہم جاتے ہیں کیونکہ آپ یہ ٹونٹی دُرُست نہیں کرواتے اور ہمیں اپنی آنکھوں کے سامنے اللہ پاک کی یہ نعمت (پانی) ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں ہے۔ میزبان بے حد نادِم ہوا اور بڑی مِنّتیں کر کے آپ کو راضی کیا اور ٹونٹی بھی فوراً دُرُست کرالی۔(1)

پانی ضائع ہونے سے بچایئے

ہمارے یہاں ایک چمچ یا ایک پیالہ دھونا ہوتا ہے تو اس کے لیے نَل کھول کر بالٹی بھر پانی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یوں ہی سردیوں میں گیزر کا گرم پانی لینے کے لیے پائپ میں موجود ٹھنڈے پانی کو نَل کھول کر بہا دیا جاتا ہے حالانکہ اس ٹھنڈے پانی کو کسی بَرتن میں نکال کر کسی اور کام میں اِستعمال کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اسے ضائع ہونے سے بچانے کا سسٹم بھی موجود ہے اور ہمارے یہاں لگا ہوا بھی ہے اور وہ یہ کہ گیزر کے ساتھ ایک پائپ ہوتا ہے، اس پائپ کے ساتھ ایک وال لگا دیتے ہیں، جب اس وال کو کھولا جائے تو پائپ میں موجود پانی دوبارہ ٹینک میں چلا جاتا ہے۔ اب بھی اگر آدھا لوٹا ٹھنڈا پانی رہ جائے تو میں نے اس کے لیے بالٹی رکھی ہوئی ہے اس میں نکال لیتا ہوں تو یوں ایک قَطرہ بھی پانی ضائع نہیں ہوتا اور گرما گرم پانی بھی مِل جاتا ہے۔ برتنوں میں ٹھنڈا پانی سنبھالنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کچھ رقم خرچ کر کے اِس طرح کا وال لگا لیا جائے۔ سمجھدار پلمبر ہو گا تو وہ یہ کام کر دے گا۔

(1) ...... جہانِ مفتی اعظم، ص۲۵۶۔

www.dawateislami.net

مفتیِ اعظم بڑی سرکار ہے جبکہ ادنیٰ سا گدا عطّار ہے
مفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
اعلیٰ حضرت کا رہوں میں باوفا اِستقامت کی دُعا درکار ہے

(وسائلِ بخشش)

عورتوں کو قبرستان جانے کی ممانعت

سُوال: شادی کے دوسرے دِن بیوی کو ساتھ لے کر اپنے والدین کی قبر پر جاسکتے ہیں؟

جواب: نہیں جاسکتے۔ عورت کو قبرستان نہیں جانا چاہیے کہ عُلَمَائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟

سُوال: بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟

جواب: بچہ سات بَرس کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔[2] بعض بچے ذہین ہوتے ہیں اور بعض کم ذہین ہوتے ہیں تو انہیں ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق تھوڑا تھوڑا سکھایا جائے جیسا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح اُٹھانے ہیں، ہاتھ کس طرح باندھنے ہیں اور رُکوع کس طرح کرنا ہے۔ آسان آسان سبق مثلاً سورۂ فاتحہ، تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ (یعنی اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ) پڑھنا انہیں سکھایا جائے تاکہ بالغ ہونے تک یہ مکمل طور پر نماز سیکھ کر تیار ہو چکے ہوں۔ اب اگر باپ دادا کو خود نماز نہیں آتی ہو گی تو وہ بچوں کو کیا سکھائیں گے، اِس لیے باپ دادا کو خود بھی صحیح طریقے سے نماز سیکھنی چاہیے اور

---

1 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فتاویٰ رضویہ جلد 9 کے صفحہ 541 تا 567 پر موجود رِسالے "جُمَلُ النُّوْرِ فِیْ نَھْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْر" (نور کے جملے، عورتوں کو زیارتِ قبور سے روکنے کے بارے میں) کا مُطالعہ کیجیے۔ یہ رِسالہ تسہیل شُدہ بنام "عورتیں اور مزارات کی حاضری" دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جب تمہارے بچّے سات بَرس کے ہوں، تو اُنہیں نماز کا حکم دو اور جب دَس بَرس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔

(ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، ۱/۲۰۸، حدیث: ۴۹۴)

www.dawateislami.net

اپنے بچوں کو بھی سکھانی چاہیے۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نماز کے مَسائل کا مُطالعہ نہیں کرتے اور اِس خوش فہمی کا شِکار ہوتے ہیں کہ ہمیں نماز آتی ہے مگر نماز کے بہت سارے مَسائل انہیں معلوم نہیں ہوتے۔

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر

سُوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سِن کے حِساب سے لڑکا 12 سے 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے جبکہ لڑکی 9 سے 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی علامات ہوتی ہیں اگر اس عمر کے دَوران ان علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو 15 سال کے ہوتے ہی دونوں (یعنی لڑکا اور لڑکی) بالغ ہو جائیں گے۔[1]

اگر بالغ اَولاد نماز نہ پڑھے تو...؟

سُوال: اگر بالغ اَولاد نماز نہ پڑھے تو کیا وبال والدین پر بھی آئے گا؟

جواب: اگر بالغ اَولاد کے متعلق ظَنِّ غالِب ہو کہ نماز کا بولنے پر مان جائے گی تب تو اسے نماز کا بولنا اور ترکِ نماز سے روکنا واجب ہے اور اگر ظَنِّ غالِب نہیں تو اب بولنا واجب نہیں لیکن پھر بھی والدین کو چاہیے کہ نیکی کی دعوت دیتے رہیں۔ بعض لوگ بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لیے اپنے ساتھ مسجد لاتے ہیں تو یاد رہے کہ اتنی کم عمر کے بچوں کو مسجد میں نہ لایا جائے جن سے پیشاب پاخانہ کا اَندیشہ ہو۔ یوں ہی اگر آٹھ، دَس سال کے بچے شرارتی ہوں تو انہیں بھی مسجد نہیں لاسکتے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایسے بچے مسجد میں بھاگ دوڑ کر کے ہلّا گلہ مچا دیتے ہیں، شور شرابا کر کے مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنتے ہیں تو ایسے شرارتی بچے اگرچہ سمجھ دار ہوں تب بھی انہیں مسجد نہیں لاسکتے ورنہ گناہ گار ہوں گے۔[2]

بچوں کو سمجھانے کا ایک غَلَط اَنداز

سُوال: بعض اوقات والدین اپنے بچے کو کسی سے مِلواتے وقت کہتے ہیں کہ اِس کے لیے دُعا کر دیں تاکہ نمازی ہو جائے

---

1 ...... درمختار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۹/ ۲۶۰ ماخوذاً۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: مسجدوں کو بچّوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابنِ ماجه، کتاب الصلوة، باب ما یکره فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰)

www.dawateislami.net

یا اسے سمجھائیں کہ یہ شرارتیں چھوڑ دے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: بچوں کو نصیحت کرنے کا یہ اَنداز دُرُست نہیں اِس لیے کہ اگر بچے کے سامنے کسی کو ایسا بولیں گے تو وہ شرمندہ ہو گا اور اپنے باپ کے متعلق اس کے دِل میں یہ بات آئے گی کہ اس نے مجھے فُلاں کے سامنے بے عزت کر دیا۔ ممکن ہے کہ اب اس شخصیت کی نصیحت بھی اس پر اَثر نہ کرے۔ میرے پاس بھی بعض لوگ اپنے بچوں کو لے آتے ہیں کہ اسے نماز پڑھنے کا بولیں، شرارتی بہت ہے، اسے سمجھا دیں کہ والدین کو تنگ نہ کیا کرے، تو ایسے موقع پر میں پہلے والد کو الگ سے سمجھاتا ہوں کہ یہ باتیں اس کے سامنے نہیں کرنی تھیں۔ مجھے لکھ کر یا کان میں کہہ دیتے۔ سامنے کہنے سے بچے کا یہ ذہن بنتا ہے کہ باپ نے میری بے عزتی کروا دی۔ اب نصیحت کا اس پر خاطر خواہ اَثر نہیں ہو گا۔ چونکہ اِصلاح ایک پھونک مارنے سے نہیں ہو جاتی اس کے لیے حکمت وتَدَبُّر سے کام لینا پڑتا ہے لہٰذا حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ بچے کو یہ اِحساس نہ ہونے دیا جائے کہ میری بے عزتی کروا دی ورنہ اس کا ذہن باغی ہو جائے گا۔ یوں ہی بار بار روک ٹوک کرنا بھی بچے کو باغی بنا دیتا ہے۔ موجودہ دور میں اَولاد کے باغی ہونے کے پیچھے خود والدین کا اپنا بھی کِردار ہوتا ہے۔ والدین بات بات پر جھاڑتے اور مارتے ہیں جس کے سبب بچے ضِدی اور باغی ہو جاتے ہیں، پھر نہ مار اَثر کرتی ہے اور نہ دَھاڑ لہٰذا اَدب سکھانے کے لیے ضَرورت سے زیادہ اور سب کے سامنے روک ٹوک نہ کی جائے۔ والدین کو چاہیے کہ اَولاد کی تَربیت کا ہُنر سیکھیں اور اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 188 صَفحات پر مشتمل کتاب ”تَربیتِ اولاد“ اور 32 صَفحات پر مشتمل رِسالے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قِسط 24“ کا مُطالعہ کیجیے۔

کیا رُوح مَر جاتی ہے؟

سُوال: کیا بندے کی موت پر اُس کی رُوح بھی مَر جاتی ہے؟

جواب: بندے کی موت پر اُس کی رُوح مَرتی نہیں بلکہ بدن سے نکلتی ہے۔ موت بدن سے رُوح کے جُدا ہونے کا نام ہے۔ رُوح کی موت کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔[1]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۴، حصہ:۱۔

www.dawateislami.net

مُنْکَر نَکِیر، مَلَکُ الْمَوْت اور مسئلہ حاضِر وناظِر

سُوال: مُنْکَر نَکِیر بیک وقت اتنی جگہوں پر کیسے پہنچ جاتے ہیں؟

جواب: (اس سُوال کے جواب میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) مُنْکَر نَکِیر کے متعلق دو طرح کے اَقوال ہیں: پہلا یہ کہ مُنْکَر نَکِیر فرشتوں کی ایک جماعت کا نام ہے جن میں سے الگ الگ دو فرشتے ہر قبر کے اندر پہنچتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دو ہی فرشتے ہیں جو ہر قبر میں پہنچ کر سُوالات کرتے ہیں۔(1) اسی سے مسئلہ حاضِر وناظِر کا ثبوت بھی ہوتا ہے کہ جب فرشتے ایک ہی وقت میں کثیر مقامات پر جاسکتے ہیں تو پھر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بِالْخُصُوص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدرجہ اولیٰ ایک وقت میں کئی مقامات پر جاسکتے ہیں۔

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسئلہ حاضِر وناظِر کو مَزید واضح کرتے ہوئے فرمایا:) موت کا فرشتہ جن کا نام حضرتِ سَیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور لقب مَلَکُ الْمَوْت ہے۔ یہ جب رُوح قبض کرتے ہیں تو ان کے ساتھ اگرچہ اور بھی فرشتے ہوتے ہیں لیکن رُوح آپ ہی قبض کرتے ہیں۔ نہ صِرف اِنسانوں کی بلکہ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی رُوح بھی آپ ہی قبض کرتے ہیں۔(2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ پاک نے فرشتوں کو کس قدر طاقت وتصرُّف سے نوازا ہے کہ بیک وقت وہ کئی جگہ حاضِر وناظِر ہو سکتے ہیں۔ اِس سے وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے متعلق حاضِر وناظِر اور دِیگر تَصرُّفات ماننے سے اِنکار کرتے ہیں۔ جو اللہ پاک فرشتوں کو یہ طاقت وتصرُّف دے سکتا ہے تو کیا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو نہیں دے سکتا؟ فرشتوں کے لیے تو یہ تَصرُّفات مان لیے جائیں لیکن اللہ پاک کے محبوب بندوں کے تَصرُّفات واِختیارات کا اِنکار کر دیا جائے! یقیناً اللہ پاک نے اپنے پیاروں کو بھی یہ اِختیارات کئی گنا بڑھا کر دیئے ہیں۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق کے سردار ہیں لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملنے والے فضائل وکمالات اور اِختیارات بھی سب سے زیادہ ہیں۔

---

1 ...... الحبائک فی اخبار الملائک، مسالۃ کیفیۃ مخاطبۃ منکر و نکیر... الخ، ص ۲۷۱۔

2 ...... تفسیر روح المعانی، پ۲۱، السجدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۱/ ۱۷۰۔

www.dawateislami.net

ذَبِیحُ اللہ کے معنیٰ

سُوال: ذَبِیحُ اللہ کے معنیٰ کیا ہیں اور یہ کس کا لقب ہے؟

جواب: ذَبِیحُ اللہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لقب ہے جس کے معنیٰ ہیں: اللہ کی راہ میں ذَبح ہونے والا۔ اِس کا اِجمالی واقعہ یہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراھِیم خَلِیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب اللہ پاک کی طرف سے بیٹا قربان کرنے کا حکم ہوا تو وہ بخوشی تیار ہو گئے، پھر جب انہوں نے اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اِس بات سے آگاہ کیا تو انہوں نے بھی لَبَّیْک کہا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراھِیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام انہیں ذَبح کرنے کے لیے جنگل لے گئے اور لِٹا کر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ دی، اب گلے پر چُھری رکھ کر چلانے ہی والے تھے کہ حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا کہ جنَّت سے مینڈھا لے جا کر اِسماعِیل کی جگہ رکھ دو۔ حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس وقت ساتوں آسمانوں سے اوپر سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پر تھے۔ حکمِ خُداوندی پاتے ہی آن کی آن میں جنَّت سے مینڈھا لا کر حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جگہ رکھ دیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراھِیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چُھری چلانے کے بعد جب آنکھوں سے پٹی کھولی تو دیکھا کہ بیٹے کی جگہ ایک مینڈھا ذَبح تھا۔ بظاہر عقل اِس بات کو قبول نہیں کرتی کہ سیکنڈ گزرنے سے بھی پہلے پہلے یہ ساری مَسافت کیسے طے ہو گئی لیکن ہمیں عقل پر نہیں بلکہ اللہ پاک کی قدرت پر نظر رکھنی چاہیے، اِس لیے کہ اس کی شان یہ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۲۰) کنزالایمان: "بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔" تو اس نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر ذَبح ہوئے ذَبِیحُ اللہ کے مَنصب پر فائز فرما دیا۔(1)

اچھی اور بُری صحبت کا اثر

سُوال: اچھی اور بُری صحبت کا اِنسان پر کیا اَثر پڑ سکتا ہے؟

جواب: "اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اَثر انداز ہوتی ہے۔" اچھی صحبت بندے کو اچھا اور بُری صحبت بُرا بنا دیتی ہے جیسا کہ

(1) ...... مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، باب بیان الاختلاف فی مقام ذبح... الخ، ۳/ ۴۲۶، حدیث: ۴۰۹۴ ماخوذاً – تفسیر رُوحُ البیان، پ۲۳، الصّٰٓفّٰت، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۷/ ۴۷۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

صُحْبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد
صُحْبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد [1]

یعنی اچھّے کی صحبت تجھے اچھّا بنادے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

عاشقانِ رسول کی صحبت پانے والے کو سُنَّتوں بھرے اِجتماعات، مَدَنی مذاکروں میں حاضری اور ٹی وی پر فقط مَدَنی چینل دیکھنے کی سوچ ملتی ہے جبکہ بُرے دوستوں کی بیٹھک میں بیٹھنے والا فلموں، ڈراموں اور دِیگر گناہوں بھرے چینل دیکھنے کا عادی ہوتا ہے۔ نمازی کی دوستی اِنسان کو نمازی بنادیتی ہے جبکہ کسی جواری کی دوستی جواری بنادیتی ہے۔ تو اچھی بُری صحبت کا اَثر انداز ہونا بالکل واضح سی بات ہے، جس کا اِنکار کوئی بھی عقل وشعور رکھنے والا نہیں کر سکتا۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی بُری صحبت کے اَثر کی صَراحت کی گئی ہے جیسا کہ رَسُولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: نیک ہم نشین (یعنی اچھے دوست) اور بد جَلِیس (یعنی بُرے دوست) کی مِثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مُشک (یعنی خوشبو) ہے اور دوسرا دھونکنی دھونک (یعنی آگ پھونکنے کے آلے سے پھونک) رہا ہے۔ مُشک والا یا تو تجھے مُشک ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے مول (یعنی خرید) لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا (یعنی دھونکنی دھونکنے والا) تیرے کپڑے جلادے گا یا تُو اس سے بدبو پائے گا۔ تو بدوں (یعنی بُروں) کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹّی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دُھواں جب بھی پہنچے گا۔ [2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اِنسان کے نیک یا بد ہونے میں صحبت کا کس قدر اَہم کِردار ہے لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ نیک نمازی بننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں عاشقانِ رسول کی صحبت فراہم کرتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ مَدَنی قافلوں میں سفر، نماز اور قرآنِ کریم پڑھنے اور سیکھنے کی توفیق ملے گی۔

---

1 ...... مثنوی مولویٔ معنوی، اول، ص ۱۰۲۔

2 ...... ابوداود، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، ۴/ ۳۴۰، حدیث: ۴۸۲۹۔

www.dawateislami.net

امامتِ کُبریٰ سے مُراد؟

سُوال: اِمامتِ کُبریٰ کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: امامتِ کُبریٰ کا لفظی معنیٰ ہے: بڑی امامت، پیشوائی، سرداری۔ (امیرِاہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اس سُوال کا مزید جواب دیتے ہوئے فرمایا:) شَرعی اِعتبار سے خِلافت کے منصب کو امامتِ کُبریٰ بولا جاتا ہے۔ اِسلامی شَرائط کا جامع ہر خلیفہ امامتِ کُبریٰ کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد خُلَفائے راشِدین امامتِ کُبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے، خِلافتِ راشدہ کی مُدَّت حدیثِ پاک میں 30 سال بیان کی گئی تھی جو حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسن مُجتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِلافت پر پوری ہوگئی۔[1] اس کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دِیگر حضرات امامتِ کُبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔ موجودہ دور میں تو خِلافت والا نِظام نہیں البتہ قُربِ قیامت میں حضرتِ سَیِّدُنا امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خِلافت کے منصب پر فائز ہوں گے۔

امامتِ کُبریٰ ایک اَہم منصب ہے جس کی اَہلیت ہر ایک نہیں رکھتا بلکہ شَریعت میں خلیفہ کے لیے کچھ شَرائط مُقرر ہیں مثلاً قریشی ہونا یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقدَّس قبیلے قریش سے اس کا تعلق ہو۔ آزاد ہونا، قادر ہونا یعنی اس کے اندر ایسی صَلاحیت ہو کہ خِلافت کے اُمُور سرانجام دے سکے وغیرہ وغیرہ۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) امامتِ کبریٰ کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لیے کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل کے پہلے حصّے کا مُطالعہ کیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ معلومات میں کافی اِضافہ ہوگا۔

نوکری اور دَرسِ نِظامی ایک ساتھ

سُوال: اگر کوئی دَرسِ نِظامی (یعنی عالم کورس) کرنا چاہے لیکن مَعاشی مَسائل کے سبب نوکری کرنا بھی ضَروری ہو تو اب وہ دَرسِ نِظامی کیسے کرے؟

---

1 ..... ابو داود، کتاب السنة، باب فی الخلفاء، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۶۴۶ - بہارِ شریعت، ۱/۲۴۱، حصہ ۱۔

www.dawateislami.net

جواب: نوکری اور دَرسِ نِظامی (یعنی عالم کورس) ایک ساتھ کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت جُز وقتی جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ کی بھی ترکیب ہے جہاں بہت سے عاشقانِ رَسُول نوکری اور کاروبار کے ساتھ ساتھ رات یا صبح میں دَرسِ نِظامی بھی کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت جَامِعَةُ الْمَدِیْنَہ آن لائن کی سہولت بھی موجود ہے۔ تو ان سے اِسْتِفادہ کرتے ہوئے ہر ایک کو عالِم کورس کرنا چاہیے بلکہ میرا تو مشورہ ہے کہ جس سے بَن پڑے وہ نوکری یا کاروبار چھوڑ کر صِرف دَرسِ نِظامی ہی کرے۔ اس لیے کہ نوکری اور کاروبار کی اُلجھن کی وجہ سے پڑھائی کی طرف مکمل دھیان نہیں رہے گا جبکہ ایک اچھا عالِمِ دِین بننے کے لیے پڑھائی میں یکسوئی اور سخت محنت دَرکار ہوتی ہے۔ نِصابی کُتُب کے عِلاوہ بھی بہت کچھ مُطالعہ کرنا پڑتا ہے جب جا کر اِنسان بہترین عالِمِ دِین بنتا ہے۔ اَلبتہ اگر کوئی معاشی مُعاملات کے سبب نوکری نہ چھوڑ سکے تو وہ دَرسِ نِظامی کرنا نہ چھوڑے اِس لیے کہ بالکل ہی نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ جُز وقتی پڑھنے سے بھی فائدہ تو ہو گا۔

دِینی طُلَبا کی حوصلہ شِکنی کرنا کیسا؟

سُوال: ہمارے مُعاشرے میں دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے طُلَبا کی حوصلہ شِکنی اور دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے، اِس سوچ کو کیسے بدلا جائے؟[1]

جواب: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اَفراد یا خود عالِم، مُفتی اور قاری والدین اپنی اولاد کی دِینی تعلیم حاصِل کرنے پر نہ صِرف حوصلہ اَفزائی کرتے ہیں بلکہ اِس کے لیے کوششیں بھی کرتے ہیں لیکن مُعاشرے کے عام اَفراد کا بچوں کو دِینی تعلیم دِلوانے کا ذہن نہیں ہوتا بلکہ اگر بچہ مَدَنی ماحول ملنے کے سبب حفظِ قرآن یا دَرسِ نِظامی کرنا چاہے تو اسے اِس طرح کے طعنے ملتے ہیں کہ کیا مولوی بَن کر مسجد کی روٹیاں توڑے گا؟ عالِم بن کر کھائے گا کیا؟ B.A کر یا ڈاکٹر یا اِنجینئر بن تاکہ اچھا روزگار ملے۔ یہ بات صِرف طعنوں کی حَد تک نہیں رہتی بلکہ باقاعدہ دِینی تعلیم سے روکنے کے لیے حَربے اِختیار کیے جاتے ہیں مثلاً اگر بیٹا دَرسِ نِظامی میں داخلہ لے لیتا ہے تو اب اس سے کما کر لانے کا مُطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ گھر میں مَعاشی تنگی کا سامنا بھی نہیں ہوتا جبکہ دوسری طرف دُنیوی تعلیم دِلوانے کے لیے پہلے اسکول میں دس سال اور پھر کالج اور

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

یونیورسٹی میں کئی کئی سال جیب سے پیسا دے کر پڑھاتے ہیں۔ اِس تعلیمی عرصے میں والدین ہر طرح کی سہولت دے کر اَولاد کو تعلیم کے لیے بالکل فارِغ کر دیتے ہیں۔ اگر اپنا ذاتی کاروبار ہو تو اس میں بھی دَخل اندازی سے منع کرتے ہیں تاکہ پڑھائی میں کوئی حَرج نہ ہو۔ موجودہ مُعاشرے میں بھی دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی خوب حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے۔ مختلف اِداروں کی طرف سے ان طُلَبا کو اسکالرشپ اور نوکریاں دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مَدارس میں پڑھنے والے طُلَبا کی تعداد اسکول کالج پڑھنے والوں کے مقابلے میں ایک فیصد بھی نہیں۔ گلی گلی اسکول کُھلے ہوئے ہیں لیکن مَدارس گِنے چُنے ہی ملیں گے۔ والدین اپنی اَولاد کو دُنیوی تعلیم کی رَغبت دِلانے کے لیے شروع سے ہی یہ ذہن دیتے ہیں:

پڑھو گے لکھو گے بنو گے نواب

کھیلو گے کودو گے ہو گے خراب

تو ایسے والدین کی بارگاہ میں عرض ہے کہ دُنیا ہی سب کچھ نہیں، اصل آخرت ہے اور آخرت میں ڈاکٹریٹ یا انجنیئرنگ کیا ہوا بیٹا کام نہیں آئے گا بلکہ حافِظ یا عالِمِ دِین بیٹا شَفاعت کرے گا جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دِن عالِم اور عابِد (یعنی عبادت گزار) کو اُٹھایا جائے گا۔ عابِد سے کہا جائے گا کہ جنَّت میں داخِل ہو جاؤ جبکہ عالِم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شَفاعت نہ کر لو، ٹھہرے رہو۔ [1]

یہ کہنا کہ مولوی بن کر کھائے گا کیا؟ یہ محض شیطانی وَسوسہ ہے۔ رِزق اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کَرم پر لیا ہوا ہے۔ اور دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے دُنیوی تعلیم والوں کے مقابلے میں زیادہ پُرسکون زندگی گزارتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ خبریں تو سننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں ڈاکٹر یا افسر نے خودکشی کر لی لیکن یہ خبر آج تک سننے کو نہیں ملی کہ فُلاں عالِمِ دِین نے پریشانیوں سے تنگ آکر موت کو گلے لگا لیا۔ میرا برسوں سے چیلنج ہے کہ ایسی مثال آج تک کوئی نہیں لا سکا کہ کسی عالِمِ دِین نے خودکشی کر لی ہو۔ اِس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کو اللہ پاک کی مَعْرِفَت ہوتی ہے۔ وہ اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی یہ صِفت خود قرآنِ پاک نے بیان فرمائی ہے جیسا کہ پارہ 22، سورۂ فاطر کی

---

[1] ...... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم وشرفه، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۷۱۷۔

www.dawateislami.net

آیت نمبر 28 میں اِرشادِ خُداوندی ہے: ﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے کِس قدر فَضائل ہیں کہ انہیں قیامت والے دِن شَفاعت کا مَنصب دیا جائے گا لہٰذا اپنی آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سارے ہی بچوں کو عالِمِ دِین اور حافظِ قرآن بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک بچے کو تو عالِمِ دِین بنا ہی ڈالیں۔ اللہ پاک نے چاہا تو گھر بلکہ خاندان والوں کی بخشش کا ذَریعہ بن سکتا ہے۔

جنتی جنَّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے

سُوال: بعض لوگ خواہ مخواہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بُرا بھلا کہتے ہیں، ایسوں کو کیسے سمجھایا جائے؟[1]

جواب: عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بُرا بھلا کہنے والے لوگ بہت بُرے ہوتے ہیں ایسوں کے سائے سے بھی بچنا چاہیے۔ اگر کسی ایک عالِمِ دِین سے کوئی غَلَطی ہوگئی تو اس کا ہرگز یہ مَطلب نہیں کہ سارے ہی عُلَمائے کِرام کو ہَدفِ تنقید بنا لیا جائے۔ عالِم اپنے عِلْم کے سبب عام لوگوں سے دَرَجے میں بڑا ہوتا ہے۔ عِلْم اللہ پاک کی صِفت ہے کہ وہ اپنی شایانِ شان عالِم ہے اب اس نے اپنے بندوں میں سے جس کو بھی عِلْم کا وَصف دیا تو وہ اللہ پاک کی اِس صِفت کا مظہر ہے۔ قرآن و اَحادیث میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے باکثرت فَضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ اِرشادِ رَبّانی ہے: ﴿ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ ﴾ (پ۲۳، الزمر:۹) ترجمۂ کنزالایمان: "تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔" آج یہ بے باک لوگ بھلے عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو مولوی یا مُلّا کہہ کر ان کا رُتبہ گھٹانے کی کوشش کریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عُلَما کی اَہمیت کبھی بھی کم نہیں ہو سکتی اس لیے کہ ہر ایک دُنیا میں بھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا مُحتاج ہے اور جنَّت میں جانے کے بعد بھی مُحتاج رہے گا جیسا کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنّتی جنَّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے۔ وہ یوں کہ ہر جمعہ کو انہیں اللہ پاک کا دِیدار نصیب ہو گا، اللہ پاک

---

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فرمائے گا: جو جی میں آئے مجھ سے مانگو! (اب جنَّت سے مکان میں جا کر کون سی حاجت باقی ہے کچھ سمجھ میں نہ آئے گا کہ کیا مانگیں؟ چنانچہ) عُلَما کی طرف متوجہ ہوں گے کہ ہم اپنے ربّ سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: اپنے رَبّ سے یہ مانگو وہ مانگو۔ تو لوگ جنَّت میں بھی عُلَما کے مُحتاج ہوں گے جیسے وہ دُنیا میں ان کے مُحتاج ہیں۔(1)

یاد رہے کہ یہ سارے فَضائل ان عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ہیں جو سُنّی صَحِیۡحُ الۡعَقِیۡدہ ہیں۔ عاشقانِ رَسول، عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت اور عاشقانِ اَولیا ہیں اور یہی حقیقی معنوں میں عُلَما ہیں۔ باقی رہے بدمذہب مولوی تو ان کی کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی ان کی تعظیم و توقیر کی جائے گی۔ قرآن و اَحادیث میں بیان کردہ فَضائل میں ان کا کوئی حصّہ نہیں۔ عِلم ہو اور عقیدہ دُرُست نہ ہو تو ایسا علم تو شیطان کو بھی حاصِل ہے بلکہ وہ اتنا بڑا عالِم ہے کہ مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت یعنی فرشتوں کا اُستاد بھی رہ چکا ہے، انہیں وَعظ و نصیحت کرتا تھا لیکن جب عقیدہ خراب ہوا تو قرآنِ کریم نے اس کے متعلق فتویٰ دے دیا: ﴿وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۝﴾ (پ۱، البقرۃ: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور کافر ہو گیا۔

بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی

سُوال: مُرید اگر نمازیں نہ پڑھے، قرآنِ پاک کی تلاوت اور دِیگر نیک کام نہ کرے تو کیا اُس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: مُرید اگر نمازیں نہیں پڑھتا اور گناہوں میں پڑا ہوا ہے تو یہ بے عملی ہے اور بے عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی۔ مُرید کو چاہیے کہ وہ نمازیں پڑھے، شریعت کے مُطابق زندگی گزارے اور بے عملی سے بچے۔ یاد رکھیے! بے عملی اگر گناہوں بھری ہوئی تو عذابِ نار کی حقداری ہوگی مگر بیعت نہیں ٹوٹے گی۔

مَدَنی چینل کے ذَریعے بیعت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مَدَنی چینل کے ذَریعے بیعت کی جاسکتی ہے؟

جواب: مَدَنی چینل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ کے ذَریعے جب بَراہِ راست بیعت کروائی جائے تو بیعت کی جاسکتی ہے اَلبتہ اگر ریکارڈنگ چل رہی ہو تو بیعت نہیں ہو سکتی۔

---

(1) فردوس الاخبار، باب الالف، فصل حکایۃ عن الانبیاء علیھم السلام، ۱/۱۳۸، حدیث: ۸۷۸۔

www.dawateislami.net

رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح

سُوال: رُکوع میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ہے یا سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْعَظِیْم؟

جواب: رُکوع میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ہے۔

شارک اور بلو ویل مچھلیوں کا شَرعی حکم

سُوال: کیا شارک اور بلو ویل مچھلیاں کھانا حلال ہے؟

جواب: شارک اور بلو ویل دونوں مچھلیاں ہی ہیں اِس لیے اِنہیں کھانا حلال ہے۔

اِمامِ عالی مقام کا سَرِ اَنور کہاں دَفن ہے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سَرِ اَنور کہاں دَفن ہے؟

جواب: اِمامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جسمِ مُقَدَّس تو کربلا شریف عِراق میں واقع آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مَزار شریف میں دَفن ہے جبکہ سَرِ اَنور کے بارے میں مختلف رِوایات ہیں۔ بعض رِوایات میں ہے کہ یزیدیوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سَرِ اَنور کو نیزے پر پھرایا اور پھر جسمِ مُقَدَّس کے ساتھ دَفن کر دیا۔ اِسی طرح بعض رِوایات میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سَرِ اَنور کو جَنَّتُ الْبَقِیْع میں خاتونِ جنّت حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے قُرب میں دَفن کیا گیا۔[1]

”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: ”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اِس طرح کہنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ اِس کا مَطلب یہ نہیں کہ جو میں کروں گا اس کا اللہ مالِک نہیں ہے بلکہ یہ اس معنیٰ میں ہے کہ فُلاں کام کرنے کی کوشش میری طرف سے اور تکمیل اللہ پاک کی طرف سے ہو گی جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ نیکی کی دعوت دینا ہمارا کام ہے اور ہدایت اللہ پاک دے گا۔ چونکہ ہر شے کا مالک اللہ پاک ہے۔ اگر کوئی اپنے قلم کے بارے میں کہے کہ قلم میرا ہے تو اس کا مَطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ پاک اس کا مالِک نہ رہا بلکہ اس کا حقیقی مالِک اللہ پاک

[1] ...... شامِ کربلا، ص ۲۴۶۔

www.dawateislami.net

ہی ہے اور اللہ پاک نے اسے عطا کیا ہے۔ اِسی طرح یہ بھی بطورِ محاورہ کہا جاتا ہے کہ "فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے" لہٰذا یہ مُحاورہ بولنے میں کوئی گناہ یا کُفر نہیں۔

ایک رُکن میں تین بار کُھجانے کا شَرعی حکم

سُوال: اگر کسی نے نماز کے ایک رُکن میں ایک بار داڑھی میں کُھجایا، پھر سر میں کُھجایا اور پھر جسم کے کسی اور حصّے میں کُھجایا تو کیا اس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اِس طرح ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ ایک رُکن میں دو بار کُھجانے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور اَگلے رُکن میں پھر سے دو بار کُھجانے کی اِجازت مِل جاتی ہے مثلاً قیام میں دو بار کُھجایا اور پھر رُکوع میں چلے گئے تو اَب رُکوع میں دو بار کُھجانے کی اِجازت مل جائے گی۔ ہاں! اگر کسی نے جسم پر ہاتھ رکھ کر اُسے چند بار اُنگلیوں سے آگے پیچھے حَرکت دی اور ہاتھ کو جسم سے نہ ہٹایا تو یہ ایک بار ہی کُھجانا کہلائے گا۔[1] جبکہ عملِ کثیر نہ ہو۔

ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز جیسے گھی یا تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز جیسے گھی تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اسے دَرج ذیل طریقے سے پاک کیا جاسکتا ہے: اگر شہد کو پاک کرنا ہو تو پہلے اسے گرم کر کے پتلا کر لیں تاکہ پاک کرنا آسان ہو جائے۔ پھر تین بَرتن لے کر ایک میں ناپاک شہد ڈالیں، دوسرے میں پاک پانی ڈالیں اور تیسرے بَرتن کو خالی چھوڑ دیں۔ اب پانی اور شہد والے بَرتن کو خالی بَرتن میں اِس طرح اُنڈیلیں کہ پہلے پانی کی دھار گرے پھر شہد کی دھار پانی کی دھار سے مِل کر اس بَرتن میں گِرے اِس طرح بَرتن میں گِرنے والا سارا شہد پاک ہو جائے گا۔ اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ناپاک شہد کی دھار پاک پانی کی دھار کے برابر رہے اور ناپاک شہد کا ایک قطرہ بھی اس سے جُدا ہو کر پاک شہد والے بَرتن میں نہ گِرے ورنہ اس میں موجود سارا شہد اور پانی ناپاک ہو جائے گا۔ جب کوئی چیز اِس انداز سے پاک کرنی ہو تو پہلے اس کی خوب مَشق کر لی جائے

[1] ..... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۴، حِصّہ: ۳۔

www.dawateislami.net

تاکہ غَلَطی کا اِمکان کم سے کم رہے۔

شہد کو پانی سے پاک کرنے کے بعد اس میں موجود پانی کو ختم کرنا چاہیں تو اس شہد کو خوب پکا کر جوش دے لیں اِس طرح پانی بھاپ بن کر اُڑ جائے گا۔ اگر شہد کا پانی ختم نہ بھی کریں تو کوئی حَرَج نہیں، کیونکہ شہد پانی کے ساتھ مِلا کر ہی پیتے ہیں خالِص شہد بہت کم اِستعمال کیا جاتا ہے۔ اَلبتہ پانی مِلنے کے بعد شہد کو رکھا نہ جائے بلکہ اِستعمال کر لیا جائے کیونکہ پانی مِلنے کے بعد شہد جلد خَراب ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب شہد میں سے پانی جُدا کرنے کے لیے اسے جوش دیا گیا ہو تو یہ شہد پک چکا ہو گا اسے فوراً اِستعمال کر لیا جائے یا لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے، کیونکہ شہد پکنے کے بعد جلد خَراب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز پاک کرنی ہو تو اسی کی جنس سے پاک کی جائے تاکہ پانی والا مسئلہ نہ رہے یعنی گھی کو گھی کے ساتھ، شہد کو شہد کے ساتھ اور تیل کو تیل کے ساتھ پاک کیا جائے۔

اگر ناپاک شہد زیادہ مِقدار میں ہو تو ایک ساتھ سارا شہد پاک کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا کر کے پاک کیا جائے تاکہ نادانستہ طور پر ناپاک شہد کا قطرہ پاک شہد میں چلا بھی جائے تو اسے دوبارہ پاک کرنا آسان ہو۔ اگر ایک ہی دَفعہ میں سارا شہد پاک کرنے کی کوشش کی گئی تو آزمائش ہو سکتی ہے۔ (اِس موقع پر رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) تھوڑا تھوڑا پاک کرنے میں یہ بھی آسانی ہے کہ اِبتداءً پاک شہد زیادہ مِقدار میں نہیں لینا پڑے گا بلکہ شروع میں پاؤ بھر بھی لیا تو کافی ہو گا کیونکہ اس ایک پاؤ شہد سے ایک پاؤ ناپاک شہد پاک ہو گا، اب اس کے پاس آدھا کلو پاک شہد ہو گا اور یوں تھوڑا تھوڑا کر کے سارا شہد پاک ہو جائے گا۔

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر کوئی پانی کے ذَریعے پاک کیے ہوئے شہد کو فروخت کرنا چاہے تو خریدار کو بتانا ضَروری ہو گا کہ اس میں پانی مِلا ہوا ہے یا میں نے اسے پانی سے پاک کیا تھا اور اس پانی کو بھاپ بنا کر اُڑا دیا ہے۔ شہد وغیرہ پاک کرنے کے لیے جو دھار کے ذَریعے شہد مِلانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اِسی انداز سے پاک شہد مِلانا ضَروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈھائی کلو ناپاک شہد میں ڈھائی کلو پاک شہد مِلا دیا جائے، کیونکہ اِس طرح وہ سارا شہد ناپاک ہو جائے گا۔ نیز بیان کردہ طریقے کے مُطابق ہر بہنے والی چیز مثلاً چینی کا شیرہ، گھی اور کھوپرے وغیرہ کے تیل کو

www.dawateislami.net

پاک کیا جا سکتا ہے۔

اپنی زوجہ سے اچھا سُلوک کیجیے

سُوال: اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ نَرمی کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں تم "زَن مُرید" بن گئے ہو اس کا کیا حَل ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خوفِ خُدا کے باعث اپنی زوجہ سے خوش اَخلاقی کے ساتھ پیش آتا ہے یا اس سے نَرم برتاؤ کرتا ہے اور لوگ اسے "زَن مُرید" ہونے کا طعنہ دیتے ہیں تو یقیناً یہ اس کی دِل آزاری کا سبب ہو گا۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک جاری رکھے لوگوں کے کچھ بھی کہنے پر دِل بَرداشتہ نہ ہو اور ہر گز اپنے رویے میں تبدیلی نہ لائے بلکہ مزید نَرمی کے ساتھ پیش آئے۔ فی زمانہ لوگوں کے انداز یک سر بدل چکے ہیں خُصُوصاً اپنی زوجہ کے ساتھ ان کا رویہ اِنتہائی ناگفتہ بہ ہوتا جا رہا ہے، اِس کے باوجود یہ لوگ اپنی زوجہ سے مُعافی مانگنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، حالانکہ بیوی پر ظُلم کیا ہو تو مُعافی مانگنا واجب ہے۔ انہیں چاہیے کہ اپنی زوجہ سے مُعافی تلافی کرتے رہا کریں۔ یہ ضَروری نہیں کہ ظُلم کیا ہو گا تو ہی مُعافی مانگی جائے گی بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگ لی جائے تب بھی حَرَج نہیں بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگنا میاں بیوی کے دَرمیان محبت میں اِضافے کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا معمول ہے میں اِحتیاطی مُعافی مانگتا رہتا ہوں جیسے کوئی بڑی رات یا بڑا دِن آتا ہے تو میں مُعافی تلافی کی ترکیب بنالیتا ہوں اِس سے ہر گز کسی کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی کسی کی عزت کم ہوتی ہے۔

مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا

سُوال: خوف اور مصیبت دُور کرنے کا وَظیفہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: خوف اور مصیبت دونوں الگ الگ چیزیں ہیں یعنی ہر خوف مصیبت نہیں ہوتا اور ہر مصیبت خوف نہیں ہوتی۔ جیسے اللہ پاک کا خوف اِنسان کے لیے نعمت ہے مصیبت نہیں۔ بعض اوقات خوف اور مصیبت ایک ساتھ جمع بھی ہو جاتے ہیں جیسے کسی دُنیوی چیز یا دُشمن کا خوف کہ یہ خوف بھی ہے اور مصیبت بھی۔ بہر حال مصیبت کے وقت حدیثِ پاک میں بیان کردہ اس دُعا کو پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ پاک

www.dawateislami.net

کے حکم کے مُطابق ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ پڑھے (اور یہ دُعا کرے) "اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا" (یعنی اے اللہ! میری اِس مصیبت پر مجھے اَجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما) تو اللہ پاک اسے اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب حضرتِ سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بہتر کون ہو گا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی ہے۔ پھر میں نے یہ دُعا پڑھ لی تو اللہ پاک نے ان کے بدلے مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرما دیئے (جو یقیناً حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بہتر ہیں۔)[1] نیز دُشمن سے حفاظت کے لیے سورۂ قریش بھی پڑھی جاتی ہے۔

مُسْتَعْمَل پانی کا مسئلہ

سُوال: کیا پانی پیتے وقت داڑھی یا مونچھ کے بال اس میں چلے جائیں تو وہ پانی مُسْتَعْمَل ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر داڑھی اور مونچھ کے بال بے دُھلے ہوں یعنی ان کو دھونے کے بعد وُضو توڑنے والا کوئی عمل پایا جائے تو ان کے پانی میں جانے سے وہ پانی مُسْتَعْمَل ہو جائے گا یعنی اب وہ پانی نا قابلِ وُضو ہو گیا۔ "اس کا پینا مکروہِ تنزیہی ہے۔"[2] البتہ اگر کوئی شخص مُسْتَعْمَل پانی پی لیتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ مُسْتَعْمَل پانی پاک ہوتا ہے لہٰذا اس کو پھینکا نہ جائے بلکہ یہ پانی کوئی بھی چیز دھونے کے لیے اِستعمال کر لیا جائے۔ نیز اگر اس پانی میں اس کی مِقدار سے زیادہ غیر مُسْتَعْمَل پانی مِلا دیا جائے تو اس سے مِلنے کے بعد یہ مُسْتَعْمَل پانی بھی قابلِ اِستعمال ہو جائے گا یعنی اب اس کو پینے یا اس سے وُضو کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

نذر و نیاز پورا سال کرنا جائز ہے

سُوال: عاشورا کے بعد امامِ عالی مَقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نیاز کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عاشورا کے بعد بلکہ پورا سال نَذر و نیاز کی جاسکتی ہے صِرف عاشورا میں ہی نیاز کرنا ضَروری نہیں ہے۔

---

1 ...... مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، ص۳۵۶، حدیث: ۲۱۲۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۱۲۲۔

مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟

سُوال: مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنائی جاتی ہے مگر ہوا چلنے کی وجہ سے چپلوں پر لگی ہوئی مٹی مَساجد میں آنے کا اَندیشہ ہوتا ہے کیا ایسی صورت میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا دُرُست ہے؟

جواب: مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا دُرُست ہے۔ اگر چپل رکھنے کی جگہ نہ بنائی جائے تو لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور چپل چوری ہونے کا خطرہ بھی رہے گا۔ نیز چپل کے ساتھ لگی ہوئی مٹی مَساجد میں آنے کی وجہ سے چپل رکھنے کی جگہ ختم نہیں کی جاسکتی، کیونکہ مٹی تو ہوا کے ذَریعے بھی مَساجد میں آجاتی ہے۔ مٹی کو مَساجد میں آنے سے روکنا اِنسان کے بس میں نہیں۔ اَلبتہ جس سے جتنا ہوسکے وہ مَساجد کو صاف رکھنے کی کوشش کرے۔

ایک دِن کے بچے کی نمازِ جنازہ

سُوال: بچے کے کان میں اذان نہ دی اور ایک دِن بعد اس کا اِنتقال ہو گیا کیا اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی بچے کے کان میں اذان نہ دی اور اس کا ایک دِن بعد اِنتقال ہو گیا تو اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی نیز اسے غسل اور کفن بھی دیا جائے گا۔

نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عِلمِ غیب

سُوال: جب مُنافقین نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلمِ غیب کا اِنکار کیا تھا تو اس وقت کون سی آیتِ مُبارَکہ نازل ہوئی تھی اور اس کا شانِ نُزول کیا تھا؟

جواب: جب مُنافقین نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلمِ غیب کا اِنکار کیا تو اللہ پاک نے یہ آیتِ مُبارَکہ نازل فرمائی:

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ(۶۵) لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْؕ (پ۱۰، التوبۃ: ۶۵-۶۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رَسُول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

www.dawateislami.net

اِس آیت کا ایک شانِ نُزول یہ ہے کہ غَزْوَۂ تَبوک میں جاتے ہوئے مُنافقین کے تین گروپوں میں سے دو رَسولِ کَریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں مَذاق اُڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ رُوم پر غالب آجائیں گے، کتنا بعید خیال ہے اور ایک گروپ بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سُن کر ہنستا تھا۔ حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو طَلب فرما کر اِرشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم راستہ طے کرنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دِل لگی کی باتیں کر رہے تھے اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔ دوسرا شانِ نُزول یہ ہے کہ کسی کی اُونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اونٹنی فُلاں جنگل میں فُلاں جگہ ہے۔ اس پر ایک مُنافِق بولا "محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فُلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟ اس پر اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ اُتاری۔ [1]

اِس آیتِ مُبارَکہ اور اِس کے شانِ نُزول سے دَرج ذیل مَدَنی پھول معلوم ہوئے: ❁ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم دیا تھا۔ ❁ تنہائی میں جو باتیں کی جاتی ہیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی خبر ہوتی ہے۔ ❁ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین دَرحقیقت اللہ پاک کی توہین ہے کیونکہ مُنافِقین نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے اَدَبی کی تھی مگر اللہ پاک نے اسے اپنی توہین قرار دیا۔ لہٰذا اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنا دَرحقیقت اللہ پاک کی تعظیم کرنا ہے۔ ❁ کفریہ گفتگو سُن کر رضامندی کے ساتھ خاموش رہنا یا ہنسنا کُفر ہے، کیونکہ کُفر پر راضی ہونا کُفر ہے۔ [2] مثلاً اگر کوئی شخص کُفر بک دے اور سُننے والا سمجھ جائے کہ اس نے کُفریہ بات کی ہے اس کے باوجود وہ اسے دُرست سمجھے یا اسے دُرست جانتے ہوئے ہنسے تو یہ بھی کفر ہے۔ خُصُوصاً کامیڈین (Comedian) عوام کو ہنسانے کی خاطر کُفریہ جملے بول دیتے ہیں اور سامعین اس پر خوب تالیاں بجاتے اور کِھل کِھلا کر ہنس رہے ہوتے ہیں، یہ بہت سخت مُعاملہ ہے۔ یوں ہی فلمی گانوں وغیرہ میں بھی اِس طرح کے کُفریہ جملوں کی بھرمار ہوتی ہے لہٰذا تمام مسلمانوں کو اِن تمام چیزوں سے بچنا ضَروری ہے۔ اللہ پاک ہمارے اِیمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1. تفسیر صراط الجنان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۶۵، ۴/ ۱۶۵۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۲۷۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِغوا سے حفاظت کے اَوراد(1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مسلمان جب تک مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہتا ہے، فرشتے اس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مَرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔**(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِغوا سے حفاظت کی اِحتیاطی تدابیر اور اَوراد و وَظائِف

سُوال: آج کل بچے بہت زیادہ اِغوا ہو رہے ہیں لہٰذا اِس حوالے سے اِحتیاطی تدابیر اور اَوراد و وَظائِف بتا دیجیے۔

(حیدر آباد سے سُوال)

جواب: جی ہاں! آج کل بچوں کے اِغوا ہونے کا سِلسِلہ جاری ہے۔ اللّٰہ پاک کَرم فرمائے پتا نہیں بچوں کو کیوں اِغوا کیا جا رہا ہے۔ مجھے صَوتی پیغام کے ذَریعے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ حال ہی میں زَم زَم نگر (حیدر آباد) میں ایک چھ سالہ بچی کو اِغوا کیا گیا اور پھر دوسرے دِن اُس کی لاش بوری میں بند ٹکڑوں کی صورت میں ایک کچرا کونڈی کے ڈھیر سے ملی۔ بے چاری چھ سالہ بچی کو اِس طرح بے دَردی کے ساتھ شہید کر کے کچرا کونڈی پر ڈال دینا سمجھ سے باہر ہے۔ عموماً دُشمنی اور خاندانی مَسائل کی بِنا پر لوگ اِس طرح کی وارداتیں کرتے ہیں۔ اِس واقعے میں بے چاری بچی کے ماں باپ کے لیے بڑے صَدمے کی بات ہے اللّٰہ پاک انہیں صبر عطا فرمائے۔ اِسی طرح تاوان کی رَقمیں وُصول کرنے کے لیے جب کسی

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۹ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... اِبنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب الصلوۃ علی النبی، ۱/۴۹۰، حدیث: ۹۰۷۔

www.dawateislami.net

کے بچے کو اُٹھایا جاتا ہو گا تو اس کے پورے خاندان، کنبے اور قبیلے کی نیند اُڑ جاتی ہو گی! ظاہر ہے بچوں کے اِغوا کی وارداتیں کرنے والے مَدَنی چینل نہیں دیکھتے ہوں گے کیونکہ اگر دیکھتے تو پھر اِس طرح کے کام نہ کرتے۔ بچے اِغوا کر کے لوگوں کو پریشان کرنے والوں کو اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے اور کاش! اُنہیں یہ سوچنے کے توفیق مل جائے کہ بچے اِغوا کرنا گناہ کا کام ہے اور انہیں عنقریب مَرنا ہے۔

بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے

بچوں کی حِفاظت کے لیے ایک اِحتیاطی تدبیر یہ ہے کہ بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے اور آنے جانے میں ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی بڑا ضَرور موجود ہو کیونکہ تنہا ہونے کی صورت میں یقیناً اُن کے اِغوا ہونے کا خطرہ بڑھ جائے گا اور کسی بڑے کے ساتھ ہونے کی صورت میں کم ہو جائے گا۔ نیز بچوں کو یہ تَربیت بھی دی جائے کہ انہیں جب کوئی پکڑنا چاہے تو وہ رونا دھونا اور چیخ و پکار شروع کر دیں تاکہ اِغوا کرنے والے اِس خوف سے گھبرا کر بھاگ جائیں کہ لوگ اکٹھے ہو کر انہیں کہیں پکڑ نہ لیں۔ بچوں کا یہ ذہن بھی بنایا جائے کہ کوئی کتنا ہی لالچ دے، ٹافیاں اور کھلونے دِکھائے مگر وہ اُس کے ساتھ نہ جائیں۔ ہمیں گھر میں شروع سے ہی یہ تعلیم و تَربیت دی گئی کہ کوئی پیسا یا کوئی اور چیز دے بلکہ میری والدہ تو یہاں تک کہتی تھیں کہ اگر کوئی سونے کا ڈھیر بھی تمہارے سامنے کر دے تب بھی اس کے پاس نہیں جانا۔

بچوں کی حِفاظت کا وَظیفہ

بچوں کی حِفاظت کا وَظیفہ یہ ہے کہ اَوّل و آخر ایک بار دُرُود شریف اور گیارہ بار "یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ" پڑھ کر اگر بچوں پر دَم کر دیا جائے تو حِفاظت کا حِصار مل جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ کوئی انہیں اِغوا نہیں کر پائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلسِ مکتوباتِ وتَعویذاتِ عطّاریہ کے تحت ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں بلکہ ہزاروں بستے قائم ہیں اور عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں بھی بستہ قائم ہے لٰہذا تَعویذاتِ عطّاریہ کے بستوں سے حِفاظت کا تَعویذ حاصِل کر کے بچوں کو پہنا دیا جائے تاکہ اگر کوئی انہیں اِغوا کرنا چاہے تو اس وقت انہیں چیخ و پُکار یاد آ جائے اور وہ چیخنا پُکارنا شروع کر دیں یا اللہ پاک اُن کی مدد کے لیے کسی کو بھیج دے اور اِغوا کرنے والے اُسے دیکھ کر بھاگ جائیں یا اِغوا کرنے کے لیے جب وہ بچوں کی

www.dawateislami.net

طرف ہاتھ بڑھائیں تو اُن پر خوف طاری ہو جائے اور وہ اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں تو تعویذ کی بَرَکت سے اللہ پاک کی طرف سے اِس طرح کے اَسباب پیدا ہو سکتے ہیں اور یوں تعویذ کے ذَریعے بچوں کی حفاظت کی صورت بن سکتی ہے۔

بڑوں کی حفاظت کا وَظیفہ

بڑوں کے لیے حفاظت کا وَظیفہ یہ ہے کہ جب وہ وُضو کریں تو ہر عُضو دھوتے وقت ایک بار ''یَا قَادِرُ'' پڑھ لیا کریں مثلاً جب وُضو شروع کریں تو سیدھا اور اُلٹا ہاتھ دھوتے ہوئے ایک بار ''یَا قَادِرُ'' پڑھ لیں، اِسی طرح جب ایک بار کلی کر لیں تو دوسری بار کلی کرنے سے پہلے ایک بار ''یَا قَادِرُ'' پڑھ لیں، پھر جب ایک بار ناک میں پانی چڑھا لیں تو اب رُک جائیں اور ایک بار ''یَا قَادِرُ'' پڑھ کر مزید دو بار ناک میں پانی چڑھا لیں۔ اِسی طرح ہر عُضو دھوتے اور سر کا مسح کرتے وقت ایک بار ''یَا قَادِرُ'' پڑھ لیں، اِس کے ساتھ ساتھ دُعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں مگر دُعاؤں کی جگہ دُرود شریف پڑھنا افضل ہے لہٰذا دُرود شریف پڑھ لیا جائے۔ اگر لوگ اِس طرح اِحتیاطیں بَرتیں گے اور اَوراد و وظائف پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بہتریاں آئیں گی۔

بیسن پر وُضو کرتے ہوئے ''یَا قَادِرُ'' پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا واش روم میں بیسن پر وُضو کرتے ہوئے بھی ''یَا قَادِرُ'' پڑھ سکتے ہیں؟[1]

جواب: آج کل پیسے والے لوگوں کے گھروں میں آسائشوں کا پورا اِنتظام ہوتا ہے اور زبردست ڈیکوریشن ہوتی ہے۔ اِسی طرح مُتَوَسِّط یعنی دَرمیانے طبقے کے لوگوں اور جو صِرف نام کے غریب ہوتے ہیں ان کے گھروں میں بھی ڈیکوریشن اور سجاوٹیں ہوتی ہیں مگر وُضو خانہ نہیں ہوتا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ لوگوں میں سے بھی کسی کسی کے گھر وُضو خانے کا اِہتمام ہوتا ہے حالانکہ گھروں میں وُضو خانہ بنانے کی بارہا تَرغیب دِلائی گئی ہے اور راہ نُمائی کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا شائع کردہ ''وُضو کا طریقہ'' نامی رِسالے میں وُضو خانے کا نقشہ بھی چھاپا گیا ہے۔ عام طور پر گھروں میں بیسن پر وُضو کیا جاتا ہے اور بیسن واش روم کے ساتھ بنا ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! اگر بیسن واش روم کے ساتھ بنا ہو تو وُضو کرتے ہوئے ''یَا قَادِرُ'' اور وُضو کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللہ'' نہیں پڑھ سکتے۔ چونکہ وُضو سے پہلے ''بِسْمِ اللہ'' پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور فقط اللہ پاک کا نام لینا

[1] یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔[1] اس لیے واش روم میں لگے ہوئے بیسن پر وُضو کرنے کے باعث اگر اسے چھوڑنے کی عادت بنائیں گے تو گناہ گار ہو جائیں گے لٰہذا ایسی صورت میں "بِسْمِ الله" پڑھنے کے لیے واش روم سے باہر نکلنا ضروری ہو جائے گا۔

W.C اور بیسن دونوں کو الگ الگ کیجیے

اگر واش روم کا اِحاطہ بڑا ہو تو W.C یا کموڈ (Commode) کو سلائیڈنگ ڈور یا گلاس (یعنی شیشہ) لگا کر اِس طرح کور کر لیں کہ یہ دیکھنے میں الگ لگے تو اِس صورت میں بیسن پر وُضو کرتے ہوئے "یَا قَادِرُ" اور "بِسْمِ الله" پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ یاد رہے خالی پلاسٹک کا پَردہ لگا کر W.C یا کموڈ کو کور کرنے سے کام نہیں چلے گا بلکہ اِس کے لیے کسی سولڈ چیز مثلاً لکڑی، سیمنٹ، اَلُومینیم یا ہارڈ بورڈ کی دِیواریں لگا کر کور کرنا ضَروری ہے۔ میں نے اپنے گھر کے واش روم میں اور فیضانِ مدینہ میں اپنے زیرِ اِستعمال واش روم میں W.C کو اِسی طرح کور کیا ہوا ہے۔ مجھے کبھی کبھار جب اَرب پتی لوگوں کے گھروں میں جانے کا اِتفاق ہوتا ہے تو وُضو کرنے میں مَزہ نہیں آتا کیونکہ بیسن پر کھڑے کھڑے وُضو کرنا پڑتا ہے۔ جن گھروں میں بیسن پر وُضو کرنا پڑتا ہے یا تو ان گھروں میں بڑے بوڑھے نہیں ہوتے ہوں گے یا پھر بے چارے کھڑے کھڑے وُضو کرتے ہوں گے جس کے باعث بے چاروں کی ٹانگوں میں دَرد ہو جاتا ہو گا اور بسا اوقات وہ گِر بھی پڑتے ہوں گے۔ خیال رہے کہ جب بوڑھا آدمی گِرتا ہے تو اگر اس کی کسی نازک جگہ پر چوٹ آ جائے یا پھر ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو وہ اُٹھ نہیں سکتا بلکہ اُسے کندھے پر اُٹھا کر لے جانا پڑتا ہے اور پھر بے چارے کو تکلیفیں اُٹھا کر زندگی کے سال دو سال پورے کرنے پڑتے ہیں کیونکہ کمزور ہونے کے باعث ہڈیاں آسانی سے جُڑتی نہیں ہیں۔ آج کل گھروں میں لوگ طرح طرح کی آسائشیں، سوئمنگ پول اور حوض بناتے ہیں مگر وُضو خانہ بنانے کے لیے اُن کے پاس دو گز جگہ نہیں ہوتی۔ اپنے گھروں میں ایسی جگہ کہ جہاں وُضو کرنے میں سُستی نہ ہو مسجد کے وُضو خانے کی طرح ایک وُضو خانہ بنائیے اور اس میں ایک یا دو نل لگائیے اِنْ شَآءَ الله وُضو کرنے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ اگر اِس نیت سے اپنے گھر میں وُضو خانہ بنائیں گے کہ الله پاک کا نام لے سکیں، دُرُودِ پاک پڑھ سکیں اور "یَا قَادِرُ" پڑھ سکیں تو یہ وُضو خانہ بنانا بھی عبادت بن جائے گا۔ وُضو خانہ کس طرح بنایا

---

1. البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ۱/۳۹-حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص۶۷۔

www.dawateislami.net

جائے اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه سے "وُضو کا طریقہ" نامی رِسالہ حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے، اس رِسالے میں وُضو خانہ بنانے کے مَدَنی پھول اور تَصویر بھی دی گئی ہے کہ کس طرح وُضو خانہ بنانا ہے۔

وُضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھئے

بیسن پر تو پورا ہاتھ بھی نہیں دُھلتا صِرف اُنگلیاں ہی دُھل پاتی ہیں کیونکہ بیسن پر ڈک شیپ کے چھوٹے سے نل لگے ہوتے ہیں البتہ کچن کے بیسن پر L شیپ کے نل لگائے جاتے ہیں لہٰذا اگر کچن میں وُضو کیا جائے تو اللہ پاک کا نام بھی لیا جا سکتا ہے اور قدرے بہتر طریقے سے وُضو ہو سکتا ہے مگر کچن کا نل وُضو کرنے کے لیے نہیں بلکہ بَرتن دھونے کے لیے ہوتا ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) چونکہ بیسن پر پاؤں دھونا مشکل ہوتا ہے اس لیے بڑے بوڑھے پاؤں دھونے کے لیے غسل خانوں کا رُخ کرتے ہیں اور وہاں کھڑے کھڑے نل کھول کر نیچے پاؤں رکھ لیتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد نل بند کر کے چل دیتے ہیں اور یوں پاؤں دھوتے ہوئے نہ تو اُنگلیوں کا خلال کرتے ہیں اور نہ ہی پاؤں کے تلوؤں کو دیکھتے ہیں کہ اُن پر پانی بہا ہے یا نہیں؟ اِسی طرح جب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوتے ہیں تو چُلو میں تین بار تھوڑا سا پانی لے کے اوپر سے بہا دیتے ہیں۔

(نگرانِ شُوریٰ کی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) اِس طرح وُضو کرنے سے صِرف وُضو کی رَسم ادا ہوتی ہے۔ آجکل لوگوں کو نہ تو دُرُست طریقے سے وُضو کرنا آتا ہے اور نہ نماز پڑھنا آتی ہے۔ وُضو اور نماز سیکھنے کے لیے جوان اور بزرگ سب سات دِن کا "فیضانِ نماز کورس" کریں اِنْ شَآءَ اللہ کسی حد تک وُضو اور نماز سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اِس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه کی کتاب "نماز کے اَحکام" حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کریں کہ اِس کتاب میں "وُضو کا طریقہ، نماز کا طریقہ، قضا نمازوں کا طریقہ، نمازِ عید کا طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور "مُسافر کی نماز" جیسے ضَروری مَسائل پر مشتمل 12 مَدَنی رَسائل ہیں۔

عِبرت ہی عِبرت

میری مَدَنی بیٹیاں "اِسلامی بہنوں کی نماز" نامی کتاب کا مُطالعہ کریں۔ اِسلامی بہنوں کے لیے راولپنڈی کی ایک

www.dawateislami.net

اِسلامی بہن اُمِّ الْحَسَنَیْن کا واقعہ عبرتناک ہے۔ یہ پہلے عام عورتوں کی طرح ایک ماڈرن خاتون تھیں، چھ سال پہلے انہوں نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے "فیضانِ شریعت کورس" میں داخلہ لیا جس کے باعث ان کا دِل چوٹ کھا گیا اور یہ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر شَرعی پَردہ کرنے لگیں۔ بے چاری ۶ مُحَرَّمُ الْحَرَام کو اپنے چار بچوں کے ساتھ غالباً روڈ کراس کرنے کے لیے کھڑی تھیں کہ قریب سے گزرنے والی جیپ بے قابو ہونے کی وجہ سے یا بَریک فیل ہونے کے سبب اچانک ان سے ٹکرا گئی جس کے سبب ان کے تین بچے تو بے چارے ہاتھوں ہاتھ وہیں دَم توڑ گئے، ایک بچے نے ہسپتال میں دَم توڑا اور اُمِّ الْحَسَنَیْن کَرب واِضطراب اور تکلیف میں رہیں بالآخر انہوں نے بھی ۱۰ مُحَرَّمُ الْحَرَام کی رات دَم توڑ دیا اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے سارا گھر اُجڑ گیا اور بچوں کے اَبو بے چارے رونے کے لیے اکیلے رہ گئے۔ اللہ پاک اس خاندان پر رَحم وکَرم فرمائے۔ اِس واقعے میں ہمارے لیے عبرت ہے کہ ہم کیا پھوں پھاں کریں! بچے اُٹھانے اور اِغوا کرنے والو تم بھی سُنو! تم نے یہ کیا لگا رکھا ہے؟ ڈاکوؤ تم بھی سُنو! تم نے یہ کیا دہشت پھیلا رکھی ہے؟ دہشت گردو تم بھی سُنو! تم نے یہ کیا مارا ماری لگا رکھی ہے؟ یاد رَکھو! تمہارا یہ ڈکیتیاں، چوریاں اور مارا ماری کرنا عارضی ہے، اِن کاموں میں تمہارے لیے تھوڑی سی لذّت ہے اور پھر اس کے بعد اندھیری قبر بلکہ اس سے پہلے نَزع کی سختیاں ہیں۔ موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سخت تر ہے۔ تلوار کی کاٹ بَرداشت کرنا تو دُور کی بات ہے اگر کسی کو ایک لاٹھی جو پولیس والوں کے پاس ہوتی ہے جسے اُردو میں بید اور ہماری گجراتی میں نیتر کہتے ہیں لگ جائے تو وہ چلا اُٹھے گا۔

نَزع کی سختیاں

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن مولا مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے جہاد کی تَرغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اگر راہِ خُدا میں شہید نہ ہوئے اور بستر پر مَرے تو یاد رَکھو مَر جاؤ گے۔[1] مَر جاؤ گے یہ بطورِ مُحاورہ کہا جاتا ہے اور اس سے مُراد یہ ہوتا ہے کہ مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ بندے کو نَزع کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے، جب رُوح نکلتی ہے تو پاؤں سے نکلنا شروع ہوتی ہے اور جوڑوں پر آکر رُک جاتی ہے اور پھر آگے بڑھ کر گلے میں اٹک جاتی ہے۔[2] اِس دَوران

1 ...... مکاشفۃ القلوب، الباب الرابع والاربعون فی بیان شدۃ الموت، ص ۱۶۷ ملخصاً۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثالث، ۵/ ۲۰۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

مجرموں کو فرشتے مارتے ہیں، ہم اللہ پاک سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔ بعضوں کی سکرات کئی کئی دِن تک چلتی ہے جسے ڈاکٹر کوما کا نام دیتے ہیں۔ خیال رہے کہ ہر کوما سکرات نہیں ہوتا کہ بعض لوگوں کو بے ہوشی کے بعد ہوش بھی آجاتا ہے مگر جسے واقعی سکرات لگتی ہے تو وہ واپس پلٹ کر نہیں آتا۔ ہاں اگر اللہ پاک چاہے تو مُردہ بھی زندہ ہو کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھی معجزات کے ذَریعے مُردے زندہ کیے ہیں، بِالْخُصُوص مُردے زندہ کرنا حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشہور مُعْجِزہ ہے۔ اِسی طرح میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُردے زندہ کیے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ اور اپنی والدۂ ماجدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو وفات کے بعد زندہ کیا، کلمہ پڑھا کر اپنی اُمَّت میں شامل فرمایا اور شرفِ صَحابیت سے نوازا۔[1] اِسی طرح حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی اپنی کَرامت سے مُردے زندہ کیے ہیں۔ مَرنے کے بعد زندہ ہونے کی یہ چند اِستثنائی صورتیں ہیں مگر عام طور پر جس پر سکرات طاری ہو اور اس کی رُوح قبض ہو جائے وہ پلٹ کر نہیں آتا۔ سکرات میں شدید تکلیف ہوتی ہے اور مومن کو اس پر اَجر ملتا ہے اور گناہوں کے کفارے ادا ہوتے ہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: موت ہر مومن کے لیے کفارہ ہے۔[2] اللہ پاک ہمارے لیے آسانی فرمائے اور ہم دُنیا سے اِس طرح جائیں کہ ہمیں موت کی تکلیف کا اِحساس نہ ہو! اگر موت کے وقت نگاہوں کے سامنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلوے ہوں تو اِنْ شَآءَ اللہ موت کے جھٹکوں کا اِحساس نہیں ہو گا۔ جس طرح آپریشن کرنے سے پہلے اِنجکشن لگا کر آپریشن والی جگہ کو سُن یا مریض کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے جس کے باعث مریض کو کاٹا پیٹی کا اِحساس ہی نہیں ہوتا اِسی طرح اگر ہم موت کے وقت سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلووں میں گم ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں موت کی تکلیف کا اِحساس نہیں ہو پائے گا۔

---

1 ...... الروض الانف، کتاب الحجر، وفاۃ آمنۃ وحال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم... الخ، ۱/۲۹۹۔ مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَرنے کے بعد دُنیا میں لوٹ کر نہ آنا یہ رَبّ کا قانون ہے اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا پر مُردوں کا زندہ ہو کر آنا یہ ان کی خُصُوصیت ہے قانون اور خُصُوصیات میں فرق ہے۔ یوں ہی حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا اپنے والدین کو زندہ کرنا، انہیں کلمہ پڑھانا، صحابی بنانا حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خُصُوصیات سے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۵۵۳)

2 ...... شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع... الخ، ۷/۱۷۱، حدیث: ۹۸۸۵۔

www.dawateislami.net

سکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

گر ترے پیارے کا جَلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نَزع کی کیوں کر میں سہوں گا یاربّ!

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دِکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یاربّ!

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کَرَم کر دے تو میں شاد رہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش)

صَبر کا ذہن کیسے بنایا جائے؟

سُوال: بعض لوگ اپنے دُکھڑے سُنا رہے ہوتے ہیں لیکن جب انہیں کوئی صَبر کی تَلقین کرے تو کہتے ہیں: "بس اب صَبر ہی کر رہے ہیں۔" تو کیا یہ صَبر کہلائے گا؟ نیز صَبر کا ذہن کیسے بنایا جائے؟

جواب: حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ صَبر اَوَّل صَدمے پر ہوتا ہے۔[1] بعد میں تو صَبر آ ہی جاتا ہے لہٰذا زبان سے اپنے دُکھڑے سُنانا اور پھر کہنا کہ بس اب صَبر ہی کر رہے ہیں تو یہ دُرُست نہیں۔ یوں ہی بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب انہیں صَبر کرنے کا کہا جائے تو کہتے ہیں: "سب صَبر کا ہی کہتے ہیں لیکن آپ ہمارے مسئلے کا کوئی حَل بھی کر دیں۔"

صَبر کا ذہن بنانے کے لیے کَربلا والوں کی مصیبت کو یاد کیا جائے کہ ان پر کیسے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے لیکن انہوں نے صَبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ بعض لوگوں کو جب کَربلا والوں کی مِثال دے کر صَبر کی تلقین کی جاتی ہے تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ "ہم ان جیسے نہیں جو صَدمہ بَرداشت کر سکیں۔" تو ایسوں کو یوں سمجھایا جائے کہ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم ان جیسے نہیں لیکن قرآن و اَحادیث میں بیان کردہ صَبر کے فَضائل اور تَرغیب اُن نُفوسِ قدسِیّہ کے ساتھ خاص تو نہیں بلکہ جو بھی صَبر کرے گا اُسے اَجر ملے گا لہٰذا ہمیں بھی صَبر کر کے اَجر کمانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صَبر کرنے والوں کے لیے اللہ پاک نے فرمایا: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۝۱۵۳ ﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: "بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔" تو اِس آیت مُبارَکہ میں اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی تَخصِیص نہیں کی گئی بلکہ جو بھی مسلمان صَبر کرے تو اللہ پاک اس کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ پاک ہو تو اس کی کیا ہی بات ہے۔ اسے

[1] اِبن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصبر علی المصیبة، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۱۵۹۶۔

www.dawateislami.net

اِس مثال سے سمجھیے کہ اگر کسی شخص کو کسی پولیس افسر یا دُنیوی عُہدے دار کا ساتھ حاصِل ہو تو وہ اپنے آپ کو طاقتور تصوُّر کرتا ہے تو جسے اللہ پاک کا ساتھ مِل جائے تو اس مسلمان کی شان کیا ہو گی۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

مصیبتیں دُور کرنے کے وَظائف

سُوال: پریشانیاں اور مصیبتیں دُور کرنے کے کچھ وَظائِف بھی بتا دیجیے۔

جواب: (اِس موقع پر رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا کہ) شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کُتُب و رسائل میں کچھ اَوراد و وَظائِف لکھے ہیں، ان میں سے چند پیشِ خدمت ہیں، اللہ پاک نے چاہا تو مَصائِب و آلام سے نجات ملے گی۔ ”یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب“ 500 بار، (اوّل آخر دُرُود شریف 11،11 بار) بعد نمازِ عشا قبلہ رُو باوُضو ننگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے دَرمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اِسلامی بہنیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں کسی اَجنبی یعنی غیر مَحرم کی نظر نہ پڑے۔[1] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مزید وَضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:) اگر گھر کی بالکونی، چھت یا صحن میں کھلا آسمان نظر آ رہا ہو تو وہاں بھی یہ وَظیفہ پڑھ سکتے ہیں، اَلبتہ اِسلامی بہنوں کو یہ اِحتیاط کرنی ہو گی کہ بالکونی میں جاتے وقت سامنے والے گھر والوں کی نظر نہ پڑے۔

(رُکنِ شُوریٰ نے مزید فرمایا:) جن لوگوں کا کام، کاروبار میں دِل نہیں لگتا ان کے لیے اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ وَظیفہ تحریر فرمایا کہ ”یَا اَللّٰہُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ جائز کام دَھندے اور حلال نوکری میں دِل لگ جائے گا۔“[2] اگر گھر میں بیماری اور غُربت و ناداری نے بسیرا کر لیا ہو تو بِلا ناغہ سات روز تک ہر نماز کے بعد ”یَا رَزَّاقُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ، یَا سَلَامُ“ 112 بار پڑھ کر دُعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ بیماری، تنگدستی و ناداری سے نَجات حاصِل ہو گی۔[3] اِسی طرح اگر آپ چاہتے ہیں کہ چوری سے حِفاظت ہو تو ”یَا جَلِیْلُ“ (اے بزرگی والے) 10 بار پڑھ کر اپنے مال و اَسباب اور رَقم وغیرہ پر دَم کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ چوری سے محفوظ رہے گا۔[4]

1. خود کشی کا علاج، ص۸۰۔
2. چڑیا اور اندھا سانپ، ص۲۹۔
3. چڑیا اور اندھا سانپ، ص۳۰۔
4. چڑیا اور اندھا سانپ، ص۲۹۔

www.dawateislami.net

خوشی و غمی کے رَسم ورَواج

سُوال: ہمارا مُعاشرہ خوشی اور غمی کی مختلف رَسم ورَواج میں جکڑا ہوا ہے۔خاندان کے بڑے بوڑھے بھی اِن رَسم و رَواج کا حِصّہ بننے پر زور دیتے ہیں تو آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ بہت اَہم اور جامع سُوال ہے۔ واقعی ہمارے مُعاشرے میں خوشی اور غمی کے مَواقع پر رَسم ورَواج کی بَھرمار ہے۔ہر قوم،ہر بَرادری میں رَسم ورَواج کا الگ الگ اَنداز ہے۔ منگنی،شادی،نِکاح،وَلیمے کے موقع پر مہندی،مایوں اورنہ جانے کیا کیارُسوم رائج ہیں۔گھر میں مَیِّت ہو جائے تو اس کے اپنے رَسم ورَواج ہیں۔ مَعلومات کی کمی کی وجہ سے مُعاشرے میں اتنا بگاڑ پیدا ہو گیا ہے کہ اللہ کی پناہ۔بظاہر مُعاشرے کے سُدھار کے اِمکانات بہت کم نظر آتے ہیں اِس لیے کہ اب جہالت اِس قدر بڑھ چکی ہے کہ جاہِل خود کو جاہِل ماننے کو تیار نہیں۔اگر ایسوں کو غَلَطی بتائی جائے تو رُجوع کرنے کے بجائے بحث وتکرار کرتے ہیں کہ ہمیں نہ سمجھائیں ہمیں سب معلوم ہے۔خاندان کے بڑے بوڑھے اور عورتیں اِن رُسوم کی ایسے پابندی کرتے اور کرواتے ہیں گویا شریعت کا حکم ہو۔ایسے لوگوں کی اِصلاح کیسے ہو گی جو خود کو غَلَط ماننے کو تیار ہی نہ ہوں۔ خاص کر بوڑھے اَفراد کو سمجھانا جُوئے شِیر لانے (یعنی مشکل یا ناممکن کام سرانجام دینے) کے مُترادِف ہے۔

ہم رَسم ورَواج کے نہیں شریعت کے پابند ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم رَسم ورَواج کے نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے پابند ہیں۔ ہمیں اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بجا آوری کرنی چاہیے اور یہ اَحکامات جاننے کے لیے ہمیں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا دامن پکڑنا ہو گا۔گھر میں خوشی غمی کی کوئی بھی تقریب ہو اُسے شَریعت کے مُطابق بجالانے کے لیے کسی عاشِقِ رَسول مُفتیِ اِسلام سے راہ نُمائی لی جائے کہ میری منگنی یا وَلیمے کی تقریب ہے اِس میں مجھے کیا کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں۔ موت مَیِّت کے موقع پر بھی راہ نُمائی لے لی جائے تاکہ تمام اُمُور شریعت کے مُطابق کیے جاسکیں۔ مُعاشرے کو رَسم ورَواج چُھڑا کر شَریعت کا پابند بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کو پَروان چڑھانا ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی سے

www.dawateislami.net

وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ہمیں شَرعی اَحکامات کے مُطابق اپنے مُعاملات بجالانے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کو (تادمِ بیان وتحریر ۱۹ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰؁ھ بمطابق 29 ستمبر 2018) تقریباً 38 سال ہونے کو ہیں، مجھ سمیت کئی ایسے اَفراد ہیں جنہوں نے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا ہے تومَدَنی ماحول سے وابستہ بوڑھے اَفراد اور عام بوڑھوں میں بہت فرق ہوگا۔عام بوڑھے لوگ خاندانی رَسم ورَواج کو تَرجیح دیں گے جبکہ مَدَنی ماحول سے وابستہ بوڑھے مَدَنی ذہن ہونے کی وجہ سے شَریعت کی پابندی کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام دُنیا بھر میں پہنچانے کے لیے خوب خوب مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور اپنی اِصلاح کے لیے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے۔ بعض لوگ مَدَنی ماحول سے تووابستہ ہوتے ہیں لیکن ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی مذاکرے میں شِرکت کے بجائے فقط بڑی راتوں کے اِجتماعات میں آتے ہیں تو ایسوں کو چاہیے کہ عِلمِ دِین سیکھنے کے لیے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی مذاکرے میں شِرکت کریں اور مَدَنی قافلوں کے مُسافر بنیں۔ بچہ بھی تو مسلسل اسکول، کالج اور یونیورسٹی جا کر ہی میٹرک اور اعلیٰ دُنیوی تعلیم حاصِل کرپاتا ہے تو اسی طرح عِلمِ دِین سیکھنے کے لیے بھی مسلسل کوشش ضَروری ہے۔

پڑھے لکھے جاہل سے مُراد

سُوال: آپ اپنی گفتگو میں پڑھے لکھے جاہِلوں کا تذکرہ کرتے ہیں، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی پڑھنے لکھنے کے باوجود جاہل ہو؟[1]

جواب: پڑھے لکھے جاہِلوں سے میری مُراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو دُنیوی تعلیم حاصِل کرکے اَعلیٰ ڈِگریاں لے لیتے ہیں لیکن دِینی تعلیم میں بالکل کورے کے کورے ہوتے ہیں۔ حتّٰی کہ انہیں دُرُست طریقے سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور وَعَلَیْکُمُ السَّلَام کہنا نہیں آتا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صحیح تَلَفُّظ سے نہیں پڑھ سکتے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ کو سُبْھَانَ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو اَلْھَمْدُ لِلّٰہ پڑھتے ہیں۔ دُنیوی تعلیم میں اعلیٰ اعلیٰ ڈِگریاں حاصِل کرنے والے قرآنِ کریم دیکھ کر نہیں پڑھ سکتے۔ ان میں سے جنہیں مان ہے کہ ہمیں نماز اور قرآنِ کریم آتا ہے تو وہ بھی جب کسی قاری صاحب کو سُنائیں گے تو حقیقت کُھل جائے گی کہ یہ مان بالکل غَلَط تھا۔ جو بندہ قرآنِ کریم دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو اسے

1...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

پڑھا لکھا کیسے کہہ سکتے ہیں! افسوس! اب مسلمان کے پاس دِینی تعلیم کے لیے وقت ہی نہیں۔ دُنیوی تعلیم کے حُصُول میں پیسا اور عمر کا قیمتی حصّہ ہر ایک لگا رہا ہے حالانکہ اس کا نفع صِرف دُنیا کی حد تک ہے۔

جہیز کی نُمائش کرنا کیسا؟

سُوال: بعض جگہ یہ رَواج ہے کہ جہیز میں دیئے گئے سامان کو باقاعدہ سجا کر مہمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، بعض جگہ ایک شخص کھڑے ہو کر اِعلان بھی کر رہا ہوتا ہے کہ یہ سونے کا سیٹ اتنے تولے کا ہے تو یہ سب کرنا کیسا؟

جواب: جہیز کی نُمائش کرنے میں کوئی شَرعی ممانعت تو نظر نہیں آتی اَلبتہ اِس میں اَخلاقی اور مُعاشرتی خَرابیاں ضَرور ہیں۔ مُعاشرے میں نمود و نمائش کا شوق اِس قدر سرایت کر چُکا ہے کہ مسجد میں چندہ دیتے وقت بھی خواہش کی جاتی ہے کہ نام لے کر دُعا کی جائے تاکہ لوگوں کو بھی پتا چل جائے کہ مابدولت نے مسجد کو چندہ دینے کا اِحسان کیا ہے۔

اپنے نَفس کی تَربیت کیسے کریں؟

سُوال: تُرکی سے آئے ہوئے اِسلامی بھائی کا سُوال ہے کہ ہم اپنے نَفس کی تَربیت کِس طرح کریں؟

جواب: نَفس کی تَربیت یہ تو بہت طویل مَوضوع ہے، آج کل بچے کی تَربیت ناکوں چنے چبوا دیتی ہے۔ نَفس تو ہے ہی بڑا مَکّار، دَغاباز اور شَرارتی کہ نیکیاں دِکھا کر گناہ کروا دیتا ہے اور بندہ سمجھتا ہے میں نیکی کر رہا ہوں۔ نَفس کی تَربیت کے لیے بعض اوقات اس کے خِلاف کرنا ہوتا ہے مثلاً نَفس بولے ٹھنڈا پانی پیو تو تم گرم پیو، نَفس بولے گرم کھانا کھاؤ تم ٹھنڈا کھاؤ، نَفس بولے بَریانی کھاؤ تو تم روٹی کھاؤ، اِس طرح نَفس کی مُخالفت نَفس کو تھکاتی ہے۔ اِس کے عِلاوہ اللہ پاک سے دُعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ پاک ہمیں نَفس کی شَرارتوں سے مَحفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رکھیے! نَفس کی تین قِسمیں ہیں: (۱) نَفسِ اَمّارَہ (۲) نَفسِ لَوّامَہ (۳) نَفسِ مُطْمَئِنَّہ۔ نَفسِ اَمّارَہ: یہ وہ ہے جو گناہوں میں ڈالتا ہے اور لذّتوں میں پھنساتا ہے۔ نَفسِ لَوّامَہ: یہ وہ ہے جب بندہ کچھ غَلَط کام کر لیتا ہے تو یہ اسے ملامت کرتا ہے جس کے باعث بندے کو شرمندگی ہوتی ہے اور اِحساس ہوتا ہے کہ یہ میں نے غَلَط کیا۔ نَفسِ مُطْمَئِنَّہ: (جو بندگانِ خُدا کو ذِکرِ خُدا سے سکون پہنچاتا ہے۔) یہ سب سے اچھا ہے اللہ پاک ہمیں نَفسِ مُطْمَئِنَّہ کی سعادت نصیب

www.dawateislami.net

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم [1]

شافعی مذہب والے حنفی اِمام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: عمان سے آئے ہوئے عمانی اِسلامی بھائی سُوال کر رہے ہیں کہ میں شافعی (یعنی حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مذہب کا پیروکار) ہوں اور یہاں (عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں) عصر کی نماز حَنَفی مذہب کے مُطابق تاخیر سے ہوتی ہے تو کیا مجھے اِجازت ہے کہ میں جماعت چھوڑ کر اَوَّل وقت میں اپنے مذہب پر نماز پڑھوں یا جماعت کے ساتھ حَنَفی مذہب پر ہی نماز پڑھوں؟

جواب: عصر کا وقت غُروبِ آفتاب تک باقی ہوتا ہے اور اِس سے تقریباً 20 مِنَٹ پہلے وقتِ کراہت شروع ہو جاتا ہے۔ مکروہ وقت سے پہلے پہلے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال شافعی مذہب والے حَنَفی اِمام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں اگر حَنَفی اِمام کوئی ایسا فعل کرے جس سے شافعی مذہب کے مُطابق وُضو ٹوٹ جاتا ہو یا نماز ہی نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں شافعی مذہب والا حنفی اِمام کی اِقتدا نہیں کر سکتا۔[2]

مَدَنی ماحول سے وابستگی اور دِین کا دِفاع

سُوال: یوکے سے آئے ہوئے اسلامی بھائی نے اپنے تاثرات دیتے ہوئے (۱۹ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 ستمبر 2018 کو) امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں عرض کی: میں نے کم و بیش پانچ سال پہلے اِسلام قبول کیا تھا اور آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

---

1 ...... تفسیر صراطُ الجنان، پ ۳۰، الفجر، تحت الآیۃ: ۲۸ ماخوذاً۔

2 ...... اِسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر معلوم ہے کہ اس وقت امام میں وہ بات ہے جس کے سبب میرے مذہب میں اس کی طہارت یا نماز فاسد ہے تو اقتدا حرام اور نماز باطل، اور اگر اس وقتِ خاص کا حال معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ یہ امام میرے مذہب کے فرائض و شرائط کی اِحتیاط نہیں کرتا تو اس کی اِقتدا ممنوع اور اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ اور اگر معلوم ہے کہ میرے مذہب کی بھی رِعایت و اِحتیاط کرتا ہے یا معلوم ہو کہ اس نمازِ خاص میں رِعایت کئے ہوئے ہے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے جبکہ سُنِّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ ہو نہ غیر مقلد کہ اپنے آپ کو شافعی ظاہر کرے اور اگر کچھ نہیں معلوم تو اس کی اِقتدا مکروہ تنزیہی۔

(فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۷۷)

www.dawateislami.net

جواب:(اس پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں اِصلاح کے مَدَنی پھول دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:) دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مَت چھوڑنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس میں آپ کے دِین مذہب کا دِفاع (Defence) ہوتا رہے گا۔ اللّٰہ پاک کَرم فرمائے حالات اگرچہ یہاں (وطنِ عزیز پاکستان) کے بھی صحیح نہیں ہیں مگر آپ کے ہاں (یوکے کا) ماحول بہت زیادہ خراب ہے، گناہوں کا سیلاب آیا ہوا ہے اور غیر مُسلموں کی اکثریت ہے۔ وہاں عاشقانِ رَسول کی صحبت میں رہیں گے اور ان کے ہمراہ سُنَّتوں کی تَربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِسلام میں ترقی کرتے رہیں گے۔ میرے لیے بے حساب مَغْفِرَت کی دُعا کیجئے گا۔

تُرکی کے بارے میں تاثرات

سُوال: کیا آپ کبھی تُرکی گئے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: ابھی (۱۹ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ مطابق 29 ستمبر 2018) تک تو تُرکی نہیں گیا لیکن جانے کا بہت دِل کرتا ہے۔ بس سُستی اور صحت رُکاوٹ بن رہی ہیں۔ وہاں استنبول میں توپ کاپی میوزیم (Topkapi palace museum) ہے، جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِستِعمال شُدہ نعمتیں ہیں جن کی زیارت کرنے کی میری خواہش دعوتِ اسلامی بننے سے بھی پہلے کی ہے، لیکن اس وقت جانے کے اَسباب نہ تھے، اب جا تو سکتا ہوں مگر صحت اور دِیگر عَوارِض رُکاوٹ بن رہے ہیں۔ وہاں صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے مَزارات بھی ہیں، اللّٰہ پاک چاہے گا تو حاضری ہو جائے گی۔

ابھی سفرِ مدینہ کر لیا ہے جس سے دِل کا دَریچہ کُھلا ہے کہ سفرِ حج کی آزمائشیں، تکلیفیں کعبہ شریف کا طواف اور سَعی میں جو تھکن ہوتی ہے وہ سب بھی تو بَرداشت ہو گئی ہیں۔ مگر کَرم کی جو بارشیں حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہیں وہ معلوم نہیں کہ دوسری جگہوں پر بھی ہیں یا نہیں، دوسری جگہوں میں اگر آزمائش ہو گئی تو پھر کیا کریں گے۔ یوں کئی طرح کے خوف لاحق ہیں کیونکہ صحت کے اِعتبار سے اب ہِمَّت نہیں ہو رہی۔ اللّٰہ پاک چاہے گا تو ہِمَّت بھی آجائے گی۔ مجھے جیتے جی اِستنبول کے توپ کاپی میوزیم کی زیارت کرنی ہے، پھر وہاں کے اسلامی بھائیوں سے بھی مِلنا ہے۔ تُرکی میں دعوتِ اسلامی کے بہت اہلِ محبت ہیں، میں ان کے عشقِ رَسُول سے بڑا مُتاثِر ہوا ہوں، ان لوگوں نے مسجدِ نبوی شریف

www.dawateislami.net

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعمیر کا جو کام کیا ہے اس کی تاریخ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے، ایک ایک پتھر کو مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً سے باہر جا کر تَراشتے تھے تاکہ ہتھوڑی کی آواز سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف نہ ہو۔ پھر پتھر اور سلیپ وغیرہ کو لگاتے ہوئے دُرُست کرنے کے لیے جو تھوڑی بہت ہتھوڑی اِستعمال کرنے کی ضَرورت پڑتی تو یہ لوگ ہتھوڑی پر رَبڑ لپیٹ کر اِستعمال کرتے تاکہ آواز پیدا نہ ہو اور یہ سارا کام کرنے والے حُفّاظِ کرام تھے۔ اِس طرح انہوں نے اَدب و اِحترام کے ساتھ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعمیر کا کام کیا۔[1]

میرے آقا کو کتنا صَدمہ پہنچتا ہو گا!

اب تو ایسی ہیوی مشینیں چل رہی ہوتی ہیں کہ اللہ پاک کی پناہ، ایک بار میں مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں غالباً سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشتِ اَطہر کی جانِب والے حصّے میں پناہ لیے ہوئے تھا کہ مسجدِ نبوی کی زمین لَرزنے لگی، یہ اللہ پاک کی رَحمت ہے کہ مجھ پر خوف طاری نہیں ہوا بلکہ میں نے کہا کہ لگتا ہے بقیع کی آرزو پوری ہو رہی ہے۔ میں سمجھا کہ زَلزلہ (Earthquake) ہو رہا ہے، ابھی زمین پھٹی اور میں اندر گیا، میں سنبھل کر بیٹھ گیا اور کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے لگا۔ مگر میرا ایسا نصیب کہاں! بہرحال زمین تھم گئی۔ پھر میری توجہ اِس طرف گئی کہ اس وقت تعمیرات کے سلسلے میں بہت ہیوی مشینیں کام کر رہی ہیں جس کے صَدمے سے وہ مُبارَک زمین ہل رہی تھی۔ مجھے مشین چلانے والوں پر بہت دُکھ ہوا کہ اِن ہیوی مشینوں کے چلنے سے ہم جیسوں کو تکلیف ہو رہی ہے تو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنا صَدمہ پہنچتا ہو گا۔ یہ میرے جذبات ہیں اور میں عشقِ رَسول اور مَحبّتِ رَسول کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کا اَدب و اِحترام

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مدینے شریف میں کسی کو کیل نہیں ٹھوکنے دیتی تھیں کہ یہاں میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں انہیں تکلیف ہو گی۔[2] اس وقت لوگ ایسے ٹھوک ٹھاک والے سب

1. ...... تاریخ مسجد و حجاز، مقدمہ، ص ۱۱ تا ۱۴ ماخوذاً۔
2. ...... الدرۃ الثمینۃ، الباب الخامس عشر، ص ۱۳۹ تا ۱۴۰۔

www.dawateislami.net

کام مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً سے باہر جا کر کرتے تھے، مدینے شریف کا ایسا اَدب تھا کہ وہاں اِستنجا کرنے کے بجائے مدینے شریف سے باہر ایک مَخْصُوص مقام پر جایا کرتے تھے۔ اس وقت کا سارا مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب مَسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حِصّہ بن گیا ہے، اب مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کا شہر کافی وَسیع ہو گیا ہے یہ بھی اگرچہ مدینہ ہی ہے لیکن حقیقت میں جو اس مُبارک دور کا اصل مدینہ تھا وہ پورا مسجدِ نبوی میں شامل ہو گیا ہے۔

تذکرۂ مولانا رُوم

سُوال: مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مَزار مُبارک کہاں ہے؟ نیز ان کی زندگی کا کوئی واقعہ بھی بیان فرما دیجیے۔[1]

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا جَلَالُ الدِّین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور ان کے پیر و مُرشد حضرتِ سَیِّدُنا شَمس تبریزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دونوں کے مَزارات تُرکی میں ہیں۔ اللہ پاک ان کے مَزارات کی حاضِری نصیب فرمائے۔ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک حوض کے کنارے اپنے کام (یعنی دَرس وتدریس) میں مَصروف تھے، سامنے چند کتابیں رکھی ہوئی تھیں، اچانک حضرتِ سَیِّدُنا شَمس تبریزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس طرف آ نکلے اور آپ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: یہ میری کتابیں ہیں، اِن میں میرا علم ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شَمس تبریزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے وہ کتابیں اُٹھائیں اور حوض میں ڈال دیں۔ مولانا رُوم گھبرا گئے اور کہا کہ اب میں کیا کروں میں تو خالی ہو گیا، آپ نے میری ساری کتابیں حوض میں ڈال دیں۔ (ان کی گریہ وزاری دیکھ کر) حضرتِ سَیِّدُنا شَمس تبریزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے وہ کتابیں جو پانی میں ڈوب گئی تھیں نکال نکال کر انہیں دینی شروع کر دیں جن پر پانی کا کوئی اَثر نہیں تھا۔ یہ کَرامت دیکھ کر مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان سے مُتاثر ہوئے کہ یہ تو باکَرامت وَلِیُّ اللہ ہیں اور ان کے مُرید ہو گئے اور پھر اس پر ایک شعر کہا:

مولوی ہرگز نشد مولائے رُوم　　تا غُلامِ شَمس تبریزی نشد [2]

یعنی مولوی ہرگز مولائے رُوم نہ بنا جب تک اس نے شَمس تبریزی کی غُلامی اِختیار نہ کی، میرے پاس جو کچھ ہے اور میں جو کچھ بنا ہوں یہ سب شَمس تبریزی کی غُلامی کا صدقہ ہے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... زیاراتِ تُرکی، ص۹۱۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا شمس تبریزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پیرو مُرشِد ہیں۔ مگر ان کی شُہرت کم اور مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شُہرت زیادہ ہے۔ مولانا رُوم کی مثنوی شریف بہت مشہور ہے جسے عام طور پر مثنوی مولانا رُوم کہا جاتا ہے، یہ ضخیم کتاب ہے، اِس کے کئی حصّے ہیں، اِس میں بڑے نصیحت آموز واقعات ہیں۔ (اصل کتاب فارسی میں ہے لیکن) اس کے اُردو میں تراجم بھی دَستیاب ہیں۔ اللہ پاک اِن دونوں ہستیوں پر اپنی رَحمتیں نازِل فرمائے اور ان کے صَدقے ہم سب کو بے حساب مَغْفِرَت سے مُشَرَّف فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نمازِ جنازہ میں سَلام کب پھیرا جائے؟

سُوال: نمازِ جنازہ میں سَلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہیے یا ہاتھ باندھے ہوئے بھی پھیر سکتے ہیں؟ (ہند سے سُوال)

جواب: نمازِ جنازہ میں سَلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہیے۔[1] پہلے ہاتھ چھوڑنے ہیں پھر سَلام پھیرنا ہے۔

مَرنے کے بعد اِنسان کی رُوح کہاں رہتی ہے؟

سُوال: کیا اِنسان کی رُوح ہمیشہ قبر میں رہتی ہے؟ (ہند سے سُوال)

جواب: رُوحوں کے مَقام حَسْبِ مَراتِب جُدا ہیں۔ بعض غیر مُسلموں کی رُوحیں ان کے مَرگھٹ میں قید ہوتی ہیں تو بعض کی دِیگر مَقامات پر۔ اِسی طرح مسلمانوں کی رُوحوں کے بھی مختلف مَقامات ہیں بعض مُؤمنین کی رُوحیں ان کی قبر کے پاس رہتی ہیں تو بعض کی رُوحیں آبِ زَمزم کے کنوئیں میں اور اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور وہ مسلمان جن پر اللہ پاک کَرم فرمائے گا ان کی رُوحیں اَعلیٰ عِلِّیِّیْن میں ہوتی ہیں، یہ سب سے اَعلیٰ دَرجے کا مَقام ہے، جس کا جیسا مَرتبہ ہوتا ہے اس کے مُطابق اس کی رُوح کا مَقام بھی ہوتا ہے۔[2]

بہر حال رُوح مسلمان کی ہو یا غیر مُسلم کی اس کا اپنے بدن سے تعلق باقی رہتا ہے اگرچہ بدن گل سڑ جائے۔ "عَجْبُ الذَّنب" ایک معمولی ذَرَّہ ہوتا ہے جو خورد بین سے بھی نظر نہیں آتا، نہ اسے آگ جَلا سکتی ہے اور نہ ہی زمین اسے گلا سکتی

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۹۴۔

2 ...... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رُوح کا مَقام بعدِ موت حَسْبِ مَراتِب مختلف ہے۔ مسلمانوں میں بعض کی رُوحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہِ زَمزم میں اور بعض کی آسمان و زمین کے دَرمیان اور بعض آسمانِ اَوّل دُوُم ہفتم تک اور بعض اَعلیٰ عِلِّیِّیْن میں اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں زیرِ عرش نُور کی قندیلوں میں۔ کفّار میں بعض کی رُوحیں چاہ وادیِ بَرہوت میں، بعض کی زمینِ دُوُم سوم ہفتم تک، بعض سِجِّیْن میں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۵۸)

www.dawateislami.net

ہے، یہ ذَرَّہ باقی رہتا ہے، اسی سے بدن کی دوبارہ ترکیب ہو گی، اس کے ساتھ رُوح کا تعلق باقی رہتا ہے۔ (1)

دو پیروں کا مُرید ہونے والا کِس کا مُرید کہلائے گا؟

سُوال: اگر کوئی شخص دو پیروں کا مُرید ہوا تو وہ ان دونوں میں سے کس کا مُرید کہلائے گا؟ (بہاولپور سے سُوال)

جواب: پہلے جس کا مُرید ہوا تھا اگر اس کی بیعت نہیں توڑی تھی یا اُس سے عقیدت ختم نہیں ہوئی تھی تو اُسی کا مُرید ہے۔

ایک مُرید کے دو پیر نہیں ہوسکتے

سُوال: کیا ایک وقت میں دو پیر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اس کی مِثال دی ہے کہ جس طرح ایک عورت کے (بیک وقت) دو شوہر نہیں ہوسکتے ایسے ہی ایک مُرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔ (2)

مَدَنی مذاکرے کے دَوران آپ کیا پیتے ہیں؟

سُوال: آپ مَدَنی مذاکرے کے دَوران مٹی کے پیالے میں کیا پیتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جب میں مَدَنی مذاکرے کے لیے آتا ہوں تو عموماً چائے پیتا ہوں پھر کچھ دیر بعد پانی پیتا ہوں۔ اگر مَدَنی مذاکرہ کافی دیر تک جاری رہتا ہے تو طاقت کا شربت پیتا ہوں۔ عموماً ڈاکٹر حضرات مریضوں کو یہ شربت پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی اسلامی بھائی ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر ایسا کوئی شربت اِستعمال نہ کرے۔

تبلیغِ دِین میں مَساجد کا کِردار

سُوال: دِینِ متین کی ترویج و اِشاعت میں مَساجد کا بہت بڑا کردار ہے، دعوتِ اسلامی کی مجلس ”امامت کورس“ منبر و محراب کو مَضبوط کر کے مَساجد کے ذَریعے محلے میں عشقِ رَسُول کی خوشبوؤں کو عام کرنے کے مُقدَّس جذبے کے تحت پانچ ماہ، دس ماہ کے اِمامت کورس کا اِہتمام کرتی ہے۔ دُنیا بھر میں اِمامت کورس کے دَرَجات بڑھانے کے لیے کثیر اَساتذہ کی ضَرورت ہے اِس سلسلے میں 14 اکتوبر 2018 بروز اِتوار سے عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مَدینہ بابُ المَدینہ (کراچی) میں

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۲، حصّہ: ۱۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۳۔

www.dawateislami.net

12 دن کا مُعلِّمِ اِمامت کورس شروع کیا جارہا ہے جس میں جامِعاتُ المدینہ کے فارِغُ التحصیل مَدَنی اِسلامی بھائی اور تجوید و قرأت پڑھے ہوئے عاشقانِ رَسول داخلہ لے سکیں گے۔ اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اِمامت کی اَہمیت پر کچھ مَدَنی پھول بھی بیان فرما دیجیے اور عاشقانِ رَسول کو اپنی زبانِ فیض رساں سے 14 اکتوبر 2018 سے شروع ہونے والے اِمامت کورس کی ترغیب بھی دِلا دیجیے۔ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: سُبْحٰنَ اللہ سُوال کے اندر ہی دعوت بھی دے دی گئی ہے اور امامت کی اَہمیت کو بھی بہت خوبصورت اَلفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں امام اس لیے چاہیے کہ وہ محلے میں عشقِ رَسول کی خوشبوئیں پھیلائے یہ بالکل دُرُست بات ہے کہ امام اگر عاشقِ رَسول ہو تو اُس کے ذَریعے محلے کے لوگوں میں عشقِ رَسول بڑھتا ہے۔ اِس کا یوں اَندازہ کیجیے کہ ہمارے گھر والے اولڈ سٹی ایریا بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک علاقے کھوڑی گارڈن میں رہائش پزیر ہوگئے اس وقت میری عمر صرف چھ ماہ تھی۔ اس محلے میں عاشقانِ رَسول کی مسجد تھی، اس مسجد میں بارھویں کے 12، مُحَرَّمُ الْحَرَام میں 10 اور رَجَبُ الْمُرَجَّب میں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چھٹی کے چھ وعظ ہوا کرتے تھے۔ نعت خواں نعتیں پڑھتے، صلاۃ و سلام ہوتا بلکہ امام صاحب خود بھی صلاۃ و سلام پڑھا کرتے تھے۔ پھر محفل کے اِختتام پر شیرینی تقسیم کی جاتی تو ہم دوڑ کر لائن بنا لیتے تھے۔ شیرینی میں عام طور بسکٹ یا بوندیاں تقسیم ہوتیں، اگر بڑی رات کی محفل ہوتی تو اس میں کیک بانٹے جاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے ہوش سنبھالا صلاۃ و سلام کی آوازیں کانوں میں رَس گھولتی رہیں نیز مَحافل سے ملنے والی شیرینی سے ایسی مٹھاس نصیب ہوئی کہ اللہ پاک کے کرم سے ہمارے عقیدے بھی میٹھے میٹھے ہوگئے اور اب مجھے لاکھوں عاشقانِ رَسول کی صُحبت میسر ہے۔

یہ سب اِس وجہ سے ہوا کہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رَسول کی مسجد تھی اور میرے بڑے بھائی عَبْدُ الْغَنِی مَرحوم جن کی ۱۵ مُحَرَّمُ الْحَرَام کو بَرسی ہوتی ہے وہ مجھے نمازِ فجر کے لیے مسجد لے کر جاتے تھے یوں ہی ہمار ا بقیہ نمازیں پڑھنے کا بھی معمول تھا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا مسجد کا ہی رُخ کیا اور خوش قسمتی سے مسجد بھی یَا رَسُوْلَ اللہ کہنے والوں کی ملی جس میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس اَنداز میں اِسْتِغَاثَہ کیا جاتا: "چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے" ہر سال اس مسجد میں جشنِ عیدِ مِیلَادُ النَّبِی کے موقع پر مُوئے مبارک کی زیارت کروائی جاتی تھی۔ اگر خُدانا خواستہ

www.dawateislami.net

کسی اور کی مسجد ہوتی اور یہ سب ماحول مُیَسَّر نہ آتا، وہاں کا امام عاشقِ رَسُول نہ ہوتا تو نہ جانے کیا مُعاملہ ہو جاتا۔ یادر کھیے! یہ دور بہت زیادہ فتنوں کا دور ہے اس میں اپنے اور اپنے گھر والوں کے عَقائد و نظریات کی حِفاظت کی کوشش کیجیے۔

لباسِ خضر میں ہزاروں راہ زن پھرتے ہیں　　اگر جینے کی تمنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام اپنے محلے کا بے تاج بادشاہ ہوتا ہے لہٰذا جو اسلامی بھائی اِمامت کورس کر سکتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اِمامت کورس کریں، نیز جن اسلامی بھائیوں میں 14 اکتوبر 2018 بروز اتوار کو شروع ہونے والے معلمِ امامت کورس میں داخلہ لینے کی شرائط پائی جائیں (یعنی وہ جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه سے فارغ التحصیل ہوں یا پھر انہوں نے تجوید و قراءت سیکھی ہوئی ہو) تو یہ اس کورس میں داخلہ لیں۔ امامت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں کو امامت کے مَسائل سکھائے جائیں گے۔ جو اسلامی بھائی پہلے سے ہی ان مَسائل سے آگاہ ہوئے تو ان کے مَسائل مزید پختہ ہو جائیں گے۔ گویا اِمامت کورس میں وہ سب کچھ سکھایا جائے گا جو ایک امام کو آنا چاہیے۔ اِمامت کورس مکمل کر کے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جب یہ اسلامی بھائی اِمامت کے لیے کسی مسجد میں اپنی خِدمات سر انجام دیں گے تو مدینہ مدینہ (یعنی بہت اچھا) ہو جائے گا، ان کے حُسنِ اَخلاق کے باعث محلے کی بڑی تعداد اِنْ شَآءَ اللّٰه خوش عقیدہ ہو جائے گی۔

اِجتماعی اِعتکاف کے فوائد و بَرکات

سُوال: جو اسلامی بھائی اِعتکاف کرنے کے بعد مَدَنی ماحول سے دُور ہو جاتے ہیں انہیں دوبارہ مَدَنی ماحول میں کیسے لایا جائے؟

(عالمی مَدَنی مرکز میں موجود ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: اِعتکاف کرنے کے بعد سارے مُعْتَکِفِیْن مَدَنی ماحول سے دُور ہو جاتے ہوں ایسی بات نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آج ہمیں یہ بہاریں نظر نہ آتیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد اِعتکاف کی وجہ سے ہی مَدَنی ماحول میں آئی ہے۔ دَعوتِ اِسلامی کے مُفتی فضیل رضا (دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه) کے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کا سبب بھی اِعتکاف ہی بنا، انہوں نے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کا واقعہ خود بتایا تھا کہ یہ پہلے مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه برائے بالغان میں پڑھنے آتے تھے پھر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے

www.dawateislami.net

اِجتماعی اِعتکاف میں شرکت کی۔ اِس اِعتکاف کی بَرَکت سے ان پر ایسا رنگ چڑھا کہ انہوں نے دَرسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) شروع کر دیا اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے قابلِ فخر مفتی ہیں بلکہ مفتیِ اِسلام بن چکے ہیں۔ اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے کئی مُبَلِّغِیْن اور ذِمّہ داران ہوں گے جنہوں نے اِعتکاف کی وجہ سے مَدَنی ماحول کو اپنایا ہو گا، ممکن ہے کہ کئی اَراکینِ شُوریٰ بھی ایسے ہوں جو اِعتکاف کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے ہوں۔

نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران بھی اِعتکاف ہی کی وجہ سے مَدَنی ماحول میں آئے تھے۔ اِعتکاف کرنے سے پہلے انہوں نے مَدَنی ماحول میں آنا جانا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ان پر کچھ نہ کچھ اثر ہوا، پھر جب انہوں نے اِعتکاف کیا تو ان کی دُنیا ہی بدل کر رہ گئی۔ یہ اپنے اس اِعتکاف کا ماحول خود بیان کرتے ہیں کہ ”جب میں اِعتکاف میں بیٹھا تو میرے دوست مجھ سے ملنے آتے تھے چونکہ میں خود بھی مذاق مسخری کا عادی تھا تو وہ مجھے بولتے کہ یہ سارے ڈرامے چھوڑ۔ کیا تو مولانا لوگوں کو تنگ کرنے کے لیے بیٹھ گیا ہے؟ مگر میں بالکل سنجیدہ ہو گیا اور ان سے ایسا کوئی مذاق نہ کیا۔“ پھر نگرانِ شُوریٰ پر اِعتکاف کا ایسا رنگ چڑھا کہ آج وہی عمران نگرانِ شُوریٰ بن کر لوگوں کے سامنے موجود ہیں اور دُنیا کی بہت بڑی تعداد ان کی عقیدت مند ہے۔ اکثریت ان کے بیان سے مُطْمَئِن ہوتی ہے نیز ان کا بیان سننے والے اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ساری بہاریں اِعتکاف کی وجہ سے ہی ہیں اس کے باوجود اگر کوئی شخص اِعتکاف کرنے کے بعد بھی نیکیوں کی راہ پر نہیں آتا اور اس کے اندر کسی قِسم کی تبدیلی نہیں ہوتی تو یہ اس کا اپنا نصیب ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بِن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں ان کے فرمان کا خُلاصہ ہے: **بعض لوگ عِلمِ دِین حاصِل کرتے ہیں اس کے باوجود سُدھرتے نہیں بلکہ ان میں خوب بگاڑ ہوتا ہے جو فَساد کا باعِث بنتا ہے۔**[1] یعنی اگر کسی کے دِل

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بِن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِلم کی مِثال تو بارِش کے اُس پانی کی طرح ہے جو آسمان سے صاف وشَفّاف اور میٹھا نازِل ہوتا ہے اور دَرخت اُس کو اپنی شاخوں کے ذَریعے جَذب کر لیتے ہیں۔ اب اگر دَرخت کَڑوا ہوتا ہے تو بارش کا پانی اُس کی کَڑواہٹ میں اِضافہ کرتا ہے اور اگر وہ دَرخت میٹھا ہوتا ہے تو اُس کی مِٹھاس میں اِضافہ کرتا ہے بس یونہی عِلم بذاتِ خود تو فائدے کا باعِث ہے مگر جب خواہشاتِ نفس میں گرفتار اِنسان اِسے حاصِل کرتا ہے تو یہ عِلم اُس کے تکبُّر میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور جب شَرِیْفُ النَّفس اِنسان کو یہ عِلم حاصِل ہوتا ہے تو یہ اُس کی شرافت، عبادت، خوف وخَشیَّت اور پرہیز گاری میں اِضافہ کرتا ہے۔

(حدیقۃ ندیۃ، المبحث الثالث فی اسباب الکبر والتکبر، ۲/۵۱۲)

www.dawateislami.net

میں فَساد کا بیج موجود ہو تو عِلمِ دِین حاصِل کرنے کے باوجود اس کے دِل سے فَساد ہی پیدا ہو گا کہ وہ بیج دِن بدن پَروَرِش پاتا رہے گا بالآخر تن آور دَرَخت بن کر فساد بَرپا کرے گا۔ کیونکہ پھل ہمیشہ بیج کی مثل ہی حاصِل ہوتا ہے جیسا بیج بویا جائے گا ویسا ہی پھل ملے گا اگر گیہوں (یعنی گندم) بوئیں گے تو گیہوں ملیں گے، جَو بوئیں گے تو جَو ملیں گے اور چاول بوئیں گے تو چاول ملیں گے۔ اِسی طرح بعض لوگوں کے دِلوں میں بدبختی اور شرارت کا بیج ہوتا ہے یہ لوگ عِلمِ دِین حاصِل کر بھی لیں تو اس بیج کی جڑیں ان کے دِل میں مَضبوط ہو چکی ہوتی ہیں یوں وہ لوگ فَساد پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ نیز جس خوش نصیب کے دِل میں شَرافت اور سعادت مندی کا بیج ہوتا ہے پھر وہ اس بیج کی عِلمِ دِین کے ذَرِیعے خوب آبیاری کرتا ہے اور اس میں مَزید نِکھار پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ شخص ایک نیک اِنسان اور عالِمِ باعمل بن کر مُعاشرے میں اُبھرتا ہے۔

اپنے وقت کی قدر کیجیے

ایسے کئی لوگ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں اِعتکاف کے لیے آتے ہیں جن کا اپنی اِصلاح کے حوالے سے کوئی ذہن نہیں ہوتا تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گروپ بنا کر فُضُول باتوں میں مَشغول ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دوست باہر سے کباب سموسے لے آئے تو وہ کھانے میں اپنا وقت بَرباد کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض تو مَدَنی مذاکرے تک میں شِرکت نہیں کرتے حالانکہ مَدَنی مذاکرہ اِعتکاف میں سب سے اہم سِلسلہ ہوتا ہے۔ ان کے کانوں تک مَدَنی مذاکرے کی آواز ضَرور پہنچتی ہے مگر دِل میں نہیں اُترتی کیونکہ یہ سننے کے لیے بیٹھے ہی نہیں ہوتے تو اس کی بَرکتوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! جو لوگ مسجد کے اندر بیٹھ کر توجہ سے مَدَنی مذاکرہ سننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں تو یقیناً اُن کے دِل پر بھی اَثر ہوتا ہے اور وہ ڈھیروں بَرکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔ لہٰذا مُعتکفین کو چاہیے کہ وہ اپنے وقت کی قَدر کرتے ہوئے اسے فُضُولیات میں ضائع کرنے کے بجائے عِلمِ دِین حاصِل کرنے کی کوشش کریں۔

سارا سال رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا اِنتظار

رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد میں ابھی کچھ ماہ باقی ہیں لہٰذا جس سے ہو سکے وہ نیت کر لے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں پورے ماہِ رَمَضان کا اِعتکاف کروں گا۔ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کا

www.dawateislami.net

نہایت خوبصورت ماحول ہوتا ہے لٰہذا حتَّی الاِمْکان فیضانِ مدینہ میں ہی اِعتکاف کرنے کی کوشش کیجیے، ورنہ اپنے اپنے شہروں اور مُلکوں میں جہاں دعوتِ اسلامی کے تحت اِعتکاف کروایا جاتا ہے وہاں اِعتکاف کرنے کی ترکیب بنائیے اِنْ شَآءَ اللّٰه بے شمار فوائد و بَرَکات نصیب ہوں گے۔ اگر ایک ماہ کا اِعتکاف کرنا ممکن نہ ہو تو دَس دِن کے اِعتکاف کی ترکیب کیجیے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اِعتکاف میں آنا جانا ہی کر لیجیے مثلاً کسی کو نوکری پر جانا ہے تو وہ جائے اور اپنا کام پورا کر کے واپس آ جائے اور جہاں اِعتکاف ہو رہا ہے وہیں رہے گھر نہ جائے بلکہ نوکری کے بعد سارا وقت اِعتکاف والوں کے ساتھ ہی گزارے ان کی صحبت اِختیار کرے ایسا کرنے سے بھی کافی کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہمیں سارا سال رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا اِنتظار رہتا ہے بلکہ ہم تو سارا سال یہ دُعا مانگتے ہیں ”اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ بِصِحَّةٍ وَّعَافِيَةٍ یعنی اے اللہ! ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ ماہِ رمضان سے مِلادے۔“ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی فضاؤں میں جو کیف و سُرور ہوتا ہے وہ دِیگر اَیّام میں نہیں پایا جاتا جیسے ہی رَمَضَانُ المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو دِل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور جیسے ہی عید کا چاند نظر آتا ہے دِل غم میں ڈُوب جاتا ہے کہ ہائے افسوس! رَمَضان کا بابرکت اور نہایت عظمت و شان والا مہینا ہم سے رُخصت ہو گیا، وہ سب کچھ چلا گیا جو رَمَضان کی وجہ سے ہمیں نصیب ہوا تھا۔ اللہ پاک ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ بار بار رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا مہینا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مُعَمَّر اسلامی بھائی اور مَدَنی مَرکز میں اِعتکاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پورے ماہِ رَمَضان کا اِعتکاف کرنے کی نیت فرما لیجیے چاہے آپ نے گزشتہ بَرَسوں میں ایک ماہ کا اِعتکاف کیا ہو یا نہ کیا ہو اور نیت کرتے ہی اس کی تیاری بھی شروع کر دیجیے۔ اگر نیت سچی ہوئی تو نیت کرتے ہی اس کا ثواب مِلنا شروع ہو جائے گا۔ بعض خوش نصیب تو اِعتکاف کے ایسے شیدائی ہوتے ہیں کہ طرح طرح کی آزمائشوں کے باوجود وہ اِعتکاف کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے خُصُوصاً ہمارے مُعَمَّر (یعنی بوڑھے) اسلامی بھائی سالہا سال سے اِعتکاف کر رہے ہیں انہیں منع بھی کیا جائے تو نہیں مانتے اور کسی حال میں اپنے گھر جانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ چونکہ اجتماعی اِعتکاف میں بہت رَش ہوتا ہے تو مَعذور اسلامی بھائی اور ہمارے مُعَمَّر بزرگ سخت آزمائش میں آ جاتے ہیں ان کو اِستنجا وُضو کے مُعاملات

www.dawateislami.net

میں کافی پریشانی ہو جاتی ہے اِسی وجہ سے اب ہم نے یہ اُصول بنا دیا ہے کہ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں50 سال سے زائد عمر کے اسلامی بھائیوں کو اِعتکاف میں نہ بٹھایا جائے۔ اَلبتہ فیضانِ مدینہ میں بعض ایسے مُعَمَّر اسلامی بھائی بھی ہیں جن کی عمر70 بَرَس ہو چکی ہے لیکن یہ کافی عرصے سے فیضانِ مدینہ میں ہی اِعتکاف کر رہے ہیں لہٰذا صرف ان اسلامی بھائیوں کو فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کی اِجازت ہے کیونکہ عرصۂ دراز سے فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کرنے کی وجہ سے ان اسلامی بھائیوں کو کافی تجربہ ہو چکا ہے، انہیں مَدَنی مَرکز کے اُصولوں اور جَدوَل وغیرہ کا علم ہوتا ہے اس وجہ سے اُمّید ہے کہ یہ دِیگر اسلامی بھائیوں کی تکلیف کا سبب نہیں بنیں گے۔ نئے آنے والے مُعَمَّر اسلامی بھائی جن کی عمر50 بَرَس سے زائد ہو انہیں فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کرنے کی اِجازت نہیں کیونکہ انہیں فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کا تجربہ نہیں ہو گا چونکہ پہلے ہی عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے جسم کافی کمزور ہو چکا ہو گا پھر اِعتکاف کے جَدوَل کی وجہ سے مزید کمزوری ہو جائے گی، اگر یہ بیمار ہو گئے تو انہیں سنبھالنا مشکل ہو گا۔ نیز اِستنجا خانوں اور وُضو خانوں پر شدید بھیڑ ہونے کی وجہ سے بھی یہ پریشان ہو جائیں گے لہٰذا ایسے مُعَمَّر اسلامی بھائی عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کرنے کے لیے تشریف نہ لائیں۔

کیا اسلامی بہنیں اِجتماعی اِعتکاف کر سکتی ہیں؟

سُوال: کیا اسلامی بہنیں اِجتماعی اِعتکاف کر سکتی ہیں؟ (عالَمی مَدَنی مَرکز میں موجود ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: جی نہیں! اسلامی بہنیں اِجتماعی اِعتکاف نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ عورت کے لیے مسجدِ بیت یعنی گھر کا وہ حِصّہ جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مَخْصُوص کیا ہو اسی میں اِعتکاف کرنے کی اِجازت ہے۔[1] لہٰذا اگر کسی اسلامی بہن کو اِعتکاف کرنا ہو تو وہ صِرف مسجدِ بیت ہی میں کرے۔ اگر گھر میں کوئی جگہ نماز پڑھنے کے لیے مَخْصُوص نہ ہو تو اِعتکاف سے پہلے کوئی جگہ جیسے گھر کا کوئی کمرہ یا حصہ مَخْصُوص کر لے کہ وہ اسی جگہ نماز پڑھے گی پھر وہیں اِعتکاف بھی کر لے۔

اسلامی بہنوں کا مُعاشرے میں کردار

سُوال: اسلامی بہنیں مُعاشرے کو سُدھارنے میں اپنا کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟[2]

1. ...... درمختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ۳/ ۴۹۴ ماخوذاً۔
2. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اسلامی بہنیں مُعاشرے میں بہت اَہم کِردار ادا کر سکتی ہیں۔ ہر شخص کے لیے سب سے پہلی تَربیت گاہ ماں کی گود ہی ہوتی ہے، اگر ماں کے اندر خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ ہوگا تو اس کا اثر اولاد میں بھی مُنْتَقِل ہوگا۔ لہٰذا تمام اسلامی بہنوں کو چاہیے وہ اپنے اوپر اِسلامی تعلیمات کو نافذ کرنے کی بھرپور کوشش کریں اپنی ذات کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالیں، نیز اپنی گفتار، کِردار اور اَخلاق کو عمدہ سے عمدہ بنانے کے لیے خوب تگ و دو کریں۔ تاکہ ان کی گود میں تربیت پانے والے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی منّیاں ان کا یہ اَثر لے کر مُعاشرے میں مُثْبَت تبدیلی کا سبب بنیں۔ اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی بہترین تَربیت کرنے کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی شائع کردہ کتاب ”تربیتِ اَولاد“ کا مُطالعہ کریں۔

اِسلامی بہنوں کا گھر میں رہنے کا اَنداز

سُوال: اِسلامی بہنوں کا گھر میں رہنے کا کیا اَنداز ہونا چاہیے؟ (1)

جواب: اِسلامی بہنیں اپنے والدین، بہن بھائی اور اپنے سُسرال والوں کے ساتھ اچھا بَرتاؤ رکھیں۔ تلخ لہجہ اپنانے کے بجائے ہمیشہ نَرمی سے پیش آئیں۔ ساس اور نندوں کو اپنی ماں اور بہن کی جگہ سمجھیں۔ اگر ان کی طرف سے دِل آزار لہجہ اپنایا جائے تو اسے بَرداشت کریں اور ہرگز جوابی کاروائی نہ کریں۔ اگر اِسلامی بہنیں میرے بیان کَردہ ان مَدَنی پھولوں پر عمل کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ اپنے سُسرال میں ہر ایک کی منظورِ نظر ہونے کے ساتھ ساتھ پورے سُسرال پر راج کریں گی۔ یوں (غیبت وغیرہ) گناہوں کا دَروازہ بھی نہیں کھلے گا اور میکے اور سُسرال میں مَدَنی بہار بھی آ جائے گی اور سارے گھر والے نیکیوں کے راستے پر چل پڑیں گے۔

کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ

سُوال: کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔ (2)

جواب: عموماً کھانے کے بعد بَرتنوں میں بچا ہوا سالن، ہانڈی میں لگے ہوئے کھانے کے ذَرّات اور بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے حالانکہ کھانے کے وہ ذَرّات جو کھائے جا سکتے ہوں انہیں پھینک دینا اِسراف ہے جو سَراسَر

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کھانے کے بچے ہوئے اَجزاء کو پھینک دینے کے بجائے ان کی ثَرید بنا لی جائے۔ ثَرید سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھی۔ [1]

ثَرید بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ کھانا بچے یعنی سالن، دال اور چاول وغیرہ اسے فریج میں محفوظ کر لیں۔ جب یہ بچا ہوا کھانا زیادہ مِقدار میں جمع ہو جائے ان سب کو ایک ساتھ پکانے کے لیے ہانڈی میں ڈال دیں اور اوپر سے روٹی کے ٹکڑے ڈال کر اس میں بھگو لیں، سالن کم ہو تو تھوڑا پانی مِلا لیں اور حسبِ ذائقہ نمک مرچ اور زیرہ ڈال کر اسے ڈھک دیں اور کوئی وزنی چیز اس کے ڈھکن پر رکھ دیں پھر اس کو خوب اچھی طرح پکائیں۔ جب اَندازہ ہو جائے کہ یہ خوب اچھی طرح پک چکا ہے تو اس کو تھال میں نکال لیں اور اوپر سے کھجور کے ٹکڑے ڈال دیں اِس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ کھانا ضائع ہونے سے بھی بچ جائے گا اور بہترین غِذا بھی تیار ہو جائے گی۔ اگر کوئی روٹی کے ٹکڑے اور غِذا کے دانے وغیرہ سے اِس طرح ثَرید نہ بنائے تو وہ انہیں پھینکنے کے بجائے مُرغیوں، چیونٹیوں یا بکریوں کو کِھلا دے تو بھی یہ غِذا ضائع ہونے سے بچ جائے گی۔

روزانہ کتنا دُرُود شریف پڑھنا چاہیے؟

سُوال: دُرُود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ تَرغیب دِلائی جاتی ہے تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ روزانہ کتنی تعداد میں دُرُود شریف پڑھا جائے؟ (لندن کے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: دُرُود شریف جتنا زیادہ پڑھا جائے اتنا ہی فائدہ ہے لہٰذا زیادہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کا مَعمول بنانا چاہیے۔ روزانہ کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھ لینا چاہیے۔

دو بہترین خوبیاں

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دو چیزیں (یعنی خوبیاں) جس شخص میں دیکھو تو جان لو کہ ان دو کے عِلاوہ بھی اس کی ساری صفات اچھی ہوں گی: (۱) زبان کو قابو میں رکھنا اور (۲) نماز کی حفاظت کرنا۔

(حسن السمت فی الصمت، ص۳۶، رقم: ۸۰)

---

1 ...... ابو داود، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الثرید، ۳/ ۴۹۲، حدیث: ۳۷۸۳۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گُلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟

سُوال: عموماً لوگ گلاب کی پتیوں پر نہیں چلتے ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ان پر پاؤں نہیں رکھنا چاہیے، آپ اِس بارے میں کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: دَراصل بعض ایسی رِوایات ہیں جن میں یہ ذِکر ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینۂ مُبارَکہ کا قطرہ زمین پر تشریف لایا تو اس سے گلاب کا پُھول پیدا ہوا ہے۔ اکثر مُحدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے اِن رِوایات کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں مَوضُوع (یعنی مَن گھڑت) قرار دیا ہے۔ چونکہ اِن رِوایات میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پسینے سے گلاب کے پُھول کے پیدا ہونے کا ذِکر ہے، اِس تصوُّر کی وجہ سے لوگ ان پر پاؤں رکھنا پسند نہیں کرتے۔

بہر حال اگر کسی کے پاؤں میں گلاب کے پھول کی پتیاں آ گئیں اور اس نے ان پر پاؤں رکھ دیا تو اس میں کوئی حَرج نہیں ہے۔ اگر کوئی ان پر پاؤں نہیں رکھتا تب بھی اس میں حَرج نہیں ہے۔ پُھول کی پتیاں نچھاور کرنے کا عُرف ہے۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۶ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 6 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شُعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸ / ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

www.dawateislami.net

عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر بھی یہ پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، ظاہر ہے جب پتیاں نچھاور کریں گے تو وہ زمین پر ہی آئیں گی، جب زمین پر آئیں گی تو لوگوں کے پاؤں بھی ان پر پڑیں گے لہٰذا ان پر پاؤں رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

قرآنِ پاک کا یاد ہو جانا مُعْجِزَہ ہے

سُوال: قرآنِ پاک آسانی کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ نابینا لوگ بھی اسے یاد کر لیتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: مَاشَآءَ اللہ یہ قرآنِ کریم کا مُعْجِزَہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔ دُنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو حَرْف بَحَرْف حِفظ کیا جائے۔ بالفرض اگر کسی نے کوئی کتاب حِفظ کر بھی لی جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں اس لیے کہ قرآنِ کریم تو لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہوتا ہے اور یہ سِلسلہ آج سے نہیں بلکہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے دور سے چلا آ رہا ہے۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم میں بھی ایک تعداد حافِظِ قرآن تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ میں ہزارہا طَلَبائے کِرام حِفظ کر رہے ہیں اور ہزارہا حِفظ کی سعادت پا کر سَنَد لے چکے ہیں۔[1] دیکھا یہ گیا ہے کہ نابینا اَفراد میں زیادہ حافِظِ قرآن پائے جاتے ہیں۔ اِس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے حافظے بہت مَضْبوط ہوتے ہیں۔ عام طور پر بد نگاہی حافظے کی کمزوری کا سبب بنتی ہے جبکہ یہ بد نگاہی کر ہی نہیں پاتے۔ اگر کوئی نابینا حافِظِ قرآن نہ بھی ہو تب بھی عموماً لوگ اسے حافِظ جی بولتے ہیں، تو نابینا اَفراد کا بھی حافِظ بن جانا یقیناً قرآنِ کریم کا اِعجاز ہے۔ بہر حال اس سے ان لوگوں کو ضَرور سبق حاصِل کرنا چاہیے جو آنکھوں والے ہیں لیکن دیکھ کر بھی قرآنِ پاک نہیں پڑھ سکتے۔ یقیناً یہ بڑی بد نصیبی کی بات ہے۔ جس سے ہو سکے اسے کچھ نہ کچھ سورتیں زبانی یاد کرنی چاہئیں، ورنہ کم از کم دیکھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ کریم ہم سب کو قرآنِ کریم سے محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَجَرِ اَسْوَد کِس نے نصب کیا تھا؟

سُوال: حَجَرِ اَسْوَد خانۂ کعبہ میں کس نے نصب کیا تھا؟

---

1 ...... دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے پاکستان میں مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن کی تعداد 1892 ہے، جن میں پڑھنے والے طلبائے کرام کی تعداد 91139 ہے اور 2017 تک کی کارکردگی کے مُطابق مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن سے حِفظ کی سعادت پا کر سند حاصِل کرنے والے حُفّاظِ کرام کی تعداد 74329 ہے۔ جبکہ مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات کی تعداد 764 ہے جن میں پڑھنے والی طالبات کی تعداد 39586 ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبہ شریف کی تعمیر کرنے کے بعد حجرِ اَسود کو اس میں نصب فرمایا تھا۔ اب اس کا نام حَجَرِ اَسْوَد (یعنی سیاہ پتھر، Black Stone) ہے جبکہ اس وقت یہ حَجَرِ اَبْیَض یعنی سفید پتھر تھا۔ پھر اِنسانوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ کالا پڑ گیا۔[1] نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مبارک جب 35 سال ہوئی تو بارش اور سیلاب کے سبب کعبہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی۔ قریش نے مِل جُل کر نئی تعمیر شروع کی۔ جب حَجَرِ اَسْوَد نصب کرنے کا مُعاملہ آیا تو قبائل میں سخت جھگڑا ہو گیا، ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ ہم حَجَرِ اَسْوَد اس کی جگہ نصب یعنی فکس کریں چنانچہ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رائے سے حَجَرِ اَسْوَد کو چادر میں رکھا گیا اور یہ طے پایا کہ تمام قبیلوں میں سے ایک ایک شخص آئے اور سب چادر تھام کر مُقَدَّس پتھر (Sacred Stone) کو اُٹھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب حَجَرِ اَسْوَد اپنے مقام تک پہنچ گیا تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بَرَکت والے ہاتھوں سے اس مُقَدَّس پتھر کو اُٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔[2]

اچھی اور بُری دُنیا کی پہچان کا طریقہ

سُوال: دُنیا کے مُعاملات کی خَرابی تو ہم سب جانتے ہیں، اب اس دُنیا میں رہتے ہوئے اس سے کیسے بچیں؟

(مانسہرہ، خیبر پختونخواہ سے سُوال)

جواب: بے شک دُنیا اچھی نہیں بلکہ خَراب ہے۔ اب خَراب دُنیا سے مُراد کون سی دُنیا ہے تو اِس کی پہچان کا ایک آسان فارمولا (یعنی قاعدہ کلیہ) یہ ہے کہ جس دُنیوی مُعاملے سے آخرت کو نقصان پہنچے تو وہ خَراب ہے اور دُنیا کا جو مُعاملہ آخرت کو فائدہ پہنچائے تو وہ اچھا ہے، مثلاً ماں باپ بھی دُنیا میں ہیں لیکن ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کر کے ہم جنَّت حاصِل کر سکتے ہیں تو دُنیا کا یہ مُعاملہ اچھا ہے۔ یہ وہ دُنیا نہیں جس کی مَذمَّت بیان کی گئی ہے۔ اِسی طرح بال بچوں کی پَرورش کرنا، رِزقِ حَلال اِس لیے حاصِل کرنا کہ خود کو سُوال سے بچائے، اپنے ماں باپ اور بال بچوں کا پیٹ بھرے، ان کی خِدمت کرے، راہِ

---

1 ...... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی فضل الحجر الاسود و الرکن، ۲/۲۴۸، حدیث: ۸۷۸۔

2 ...... سیرۃ ابن ھشام، حدیث بنیان الکعبۃ...الخ، ص۷۷-۷۹ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

خُدا میں خَرچ کرے تو ان اچھی نیتوں سے کمائی کرنا خراب دُنیا والا حصّہ نہیں۔ بہر حال یہ مَدَنی پھول ذہن میں رکھیے کہ دُنیا کا جو مُعاملہ آخرت کو نقصان پہنچائے تو وہ خَراب دُنیا ہے اور جو مُعاملہ آخرت کو فائدہ پہنچائے تو وہ اچھی دُنیا ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعارف اور آمد

سُوال: نُزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کچھ بتادیجیے۔

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے مشہور نبی اور رَسول ہیں۔ یہ دُنیا میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے تشریف لائے۔ ان کے بعد پھر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھا لیا گیا، انہیں ابھی وفات پیش نہیں آئی۔ قُربِ قیامت میں چوتھے آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جس وقت زمین پر اُتریں گے تو نماز کی جماعت ہو رہی ہو گی۔ مسلمانوں کے امام یعنی امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نماز پڑھا رہے ہوں گے۔ بعد میں نمازیں حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پڑھایا کریں گے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صَلیب توڑیں گے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ یعنی اِنجیلِ مُقدّس کی تعلیم اس وقت عام نہیں کریں گے بلکہ قرآنِ کریم کی تعلیمات عام فرمائیں گے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بَرَکت سے لوگوں کے دِلوں سے حَسد، بُغض اور کینہ وغیرہ یہ سب چیزیں نکل جائیں گی کیونکہ کسی کے دِل میں دُنیا کی محبت نہ رہے گی۔ ہر ایک کو دِین واِیمان کی لگن لگ جائے گی۔ چونکہ محبتِ دُنیا ہی ان سب کی جَڑ ہے، جب جَڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کیسے رہیں گی۔ نیز مختلف دِین (مذہب) نہ رہیں گے، سب کا دِین ایک اِسلام ہو گا۔ غرض کہ نہ دُنیوی جھگڑے رہیں گے، نہ دِینی اِختلافات، نہ کسی کو حرصِ مال ہو گی، نہ عِزّت و جاہ کی خواہش غرض کہ آپ کی بَرَکت سے دِلوں کی دُنیا بدل جائے گی۔ لوگوں کو مال کی نہ ضَرورت رہے گی نہ ہوس، کِفایت اور قناعت دونوں چیزیں مُیَسَّر ہوں گی اس لیے مال لینا منظور نہیں کریں گے کہ انہیں رَغبت نہ ہو گی۔[2]

1 ..... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۴۰۔

2 ..... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۳۹۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نکاح کریں گے، اَولاد بھی ہو گی اور پھر 45 سال دُنیا میں رہ کر وفات پائیں گے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں آرام فرما ہیں اُسی کے ساتھ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مَزار شریف بنے گا۔ آج بھی سبز سبز گنبد کے اندر ایک قبر کی جگہ موجود ہے جہاں حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دَفن کیے جائیں گے۔[1]

اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی زندگی میں ہی اپنی قبر تیار کر لے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے لیے پہلے سے قبر تیار رکھنے کو بے جا فرمایا ہے[2] اِس لیے کہ عام آدمی کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ کہاں اس کی وفات ہو گی؟ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعاملہ الگ ہے، اِس لیے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ انور کی جگہ کا تَعَیُّن خود فرمانِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوا ہے۔[3] لہٰذا اِس پر عام آدمی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

وُضو میں مِسواک کب مُسْتَحَب ہے؟

سُوال: وُضو کرنے کے بعد نماز نہ پڑھنی ہو تو کیا پھر بھی وُضو میں مِسواک کرنا مُسْتَحَب ہے؟

جواب: مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبْلِیَہ ہے، یعنی جب بھی وُضو کرنا ہو تو اس سے پہلے مِسواک کی جائے گی۔[4] چاہے اس وُضو سے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔

گیارھویں کا ختم دِلانا کیسا؟

سُوال: گیارھویں شریف کا ختم دِلانا جائز ہے یا نہیں؟ (اوکاڑہ پنجاب سے سُوال)

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۴۱ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۶۵۔

3 ...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، ۲/ ۳۰۶، حدیث: ۵۵۰۸۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، جز: ب، ۱/ ۸۳۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: گیارھویں شریف کا ختم بالکل جائز ہے۔ یہ اِیصالِ ثواب کی ہی ایک صورت ہے۔ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اِیصالِ ثواب کریں تو اسے گیارھویں شریف، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اِیصالِ ثواب کریں تو اسے چھٹی شریف اور میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اِیصالِ ثواب کریں تو اسے پچیسویں شریف کہہ دیتے ہیں۔ ابھی 100 سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت کی بھی آمد آمد ہے، اِنْ شَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی بھی دھوم دھام سے صد سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت مَنائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس کی تیاریاں ابھی سے جاری ہیں۔ بارھویں شریف بھی کَرم فرما ہو گی تو وہ بھی دھوم دھام سے مَنائیں گے۔ گیارھویں شریف، بارھویں شریف یہ سب اِیصالِ ثواب ہی کی صورتیں ہیں انہیں مَنانے میں کوئی حَرج نہیں بلکہ ثواب ہی ثواب ہے۔

بے نمازی کے لیے وَعیدات

سُوال: بے نمازیوں کے لیے کیا کیا وعیدیں ہیں اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: بے نمازی کی سب سے بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نافرمان ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جگہ جگہ نماز کا حکم فرمایا ہے لیکن یہ اس حکم کو عملی جامہ نہیں پہنا رہا۔ اِسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بے شمار مَواقع پر نماز کا حکم دیا ہے لیکن یہ اس حکم کو عملی طور پر نہیں اپنا رہا، تو یہ اس کی بد بختی اور بد نصیبی ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرے گا تو اس کے لیے جہنم کا مَخْصُوص دَروازہ ہے جس سے وہ جہنم میں داخِل کیا جائے گا۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو نماز قضا کرتا ہے تو وہ ہزاروں سال جہنم کے عذاب کا حقدار ہے۔[2] بہر حال مسلمان کو ہر حال میں نماز قائم رکھنی چاہیے، بے نمازی اِنسان کس کام کا؟ بچوں بلکہ گھر کے تمام اَفراد کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔ اگر وہ نہیں بھی پڑھتے جب بھی ہمیں بولنے (یعنی نیکی کی دَعوت دینے) کا ثواب تو ملے گا، نیز بار بار بولنے اور سمجھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ نماز کی توفیق بھی مل ہی جائے گی۔

ہم پہلے بلیک بورڈ اور نُمایاں جگہوں پر لکھا ہوا دیکھتے تھے کہ "نماز قائم کرو" یہ دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنے کا ذہن بنتا کہ نماز

---

1 ...... حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹، حدیث:۱۰۵۹۰۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۵۸۔

www.dawateislami.net

بہت اَہم ہے، اسے ترک نہیں کرنا چاہیے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نماز بہت اَہم ہے۔ لہٰذا اب بھی اگر ہم بات بات پر نماز کا تذکرہ کرتے رہیں تو سُننے والوں کو تَرغیب ملتی رہے گی، یوں وہ نمازی بنیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ مَساجد بھی آباد ہوں گی۔

”مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مَطلب

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ایک شعر ہے ”بے نِشانوں کا نِشاں مِٹتا نہیں، مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کیا مَدَنی پھول عطا فرما رہے ہیں بیان فرمادیجیے۔

جواب: اِس شِعر میں عین ممکن ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مَطْمَحِ نظر (یعنی اصلی مقصد) یہ ہو کہ اپنے عمل کو چُھپایا جائے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں یہ مَضامین موجود ہیں کہ جو مُخلِص ہوتا ہے وہ اپنے عمل کو چاہے کتنے ہی پردوں میں چُھپائے اللہ پاک اس کے عمل کو ظاہر کر ہی دیتا ہے۔[1] جو اپنے آپ کو بے نشان رکھتا ہے، اپنا نام نہیں چاہتا، شُہرت کا طالب نہیں ہوتا، حُبِّ جاہ سے بچتا ہے اور وہ اپنے اس عمل میں مُخلِص بھی ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے مشہور کر دیتا ہے اور لوگوں کے دِلوں میں اس کی عزّت ڈال دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ایک کلام کا مَقْطَع بھی ہے:

رضا جو دِل کو بنانا تھا جَلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رَہیدہ ہونا تھا (حدائقِ بخشش)

یعنی اپنے آپ کو کچھ سمجھنے سے خود کو آزاد کرنا ہو گا کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں، جو اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو وہ بہت کچھ بن جاتا ہے

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: اگر تم میں سے کوئی شخص ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دَروازہ ہو اور نہ ہی روشندان، تب بھی اس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (مسندِ امام احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۷، حدیث: ۱۱۲۳۰) اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مفسر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم ریا کر کے اپنے ثواب کیوں بَرباد کرتے ہو؟ تم اِخلاص سے نیکیاں کرو خُفیہ کرو اللہ پاک تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا، لوگوں کے دِل تمہیں نیک ماننے لگیں گے، یہ نہایت ہی مُجرَّب ہے۔ بعض لوگ خُفیہ تہجد پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجد خواں کہنے لگتے ہیں، تہجد بلکہ ہر نیکی کا نُور چہرے پر نُمودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہدہ ہو رہا ہے۔ لوگ حضور غوثِ پاک، خواجہ اجمیری (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا) کو وَلی کہتے ہیں کیونکہ ربّ کہلوا رہا ہے یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۵)

www.dawateislami.net

اور جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے وہ کچھ بھی نہیں رہتا۔

بعض لوگوں میں اَنانیت بہت ہوتی ہے، بات بات پر کہتے ہیں میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا، انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ بکری "میں میں" کرتی ہے اور بالآخر چُھری کے نیچے آجاتی ہے۔ اِس لیے "میں میں" نہیں کرنی چاہیے۔ تعریف وہ اچھی ہوتی ہے کہ لوگ کسی کی تعریف کریں۔ اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا اور اپنی تعریف کے پُل باندھنا لوگوں کو بدظن کرتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اسے جب دیکھو اپنی واہ واہی کرتا رہتا ہے۔

مِٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مَرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مِل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے

کیا کمزور دُبلے پتلے بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟

سُوال: بھوک سے کم کھانا سُنَّتِ مُبارکہ ہے لیکن جو کمزور دُبلے پتلے بچے ہوتے ہیں انہیں والدین کہتے ہیں کہ تم زیادہ کھانا کھایا کرو تو کیا وہ پیٹ بھر کر کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک سُنَّت تو یہ ہے کہ دِن میں ایک بار کھانا تناول فرماتے۔ اب تو فوڈ کلچر کا دور ہے، ہر وقت لوگ جانوروں کی طرح کھاتے رہتے ہیں، گویا اِنسانوں اور جانوروں کے کھانے کا مقابلہ ہے کہ دونوں میں کون زیادہ کھاتا ہے۔ بَہر حال اگر کوئی پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو وہ گناہگار نہیں ہے۔ ہاں اتنا کھالیا کہ ظَنِّ غالِب ہے کہ اب مَزید کھاؤں گا تو پیٹ خَراب ہو جائے گا اور بیمار ہو جاؤں گا تو یہ جو مزید کھا رہا ہے یہ حرام ہے۔[1] اگر کسی کمزور شخص کے لیے سحری میں کم کھانے کی وجہ سے دِن میں روزہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، اِس لیے وہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے تاکہ روزہ پورا کر سکے تو اس کا یہ پیٹ بھر کر کھانا بھی کارِ ثواب ہے۔ اِسی طرح محنت مَزدوری کے کئی ایسے کام ہوتے ہیں کہ اگر بندہ کم کھائے گا تو وہ کام کر نہیں پائے گا تو بھلے پیٹ بھر کر کھالے مگر اتنا نہ کھائے کہ بیمار پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بھوک کے تین حصّے کر لیے جائیں ایک حِصّہ غِذا، ایک حِصّہ پانی اور ایک حِصّہ سانس کے لیے۔[2] اگر کوئی اِس پر کاربند ہو

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۷۴، حصہ ۱۶۔

2 ...... شُعَبُ الایمان، باب فی المطاعم والمشارب... الخ، الفصل الثانی فی ذم کثرۃ الاکل، ۵/ ۲۸، حدیث: ۵۶۵۰۔

www.dawateislami.net

جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ نہ تو وہ کمزور ہو گا اور نہ ہی بیمار پڑے گا۔ کم کھانے کی عادت بنانے کے لیے تھوڑا تھوڑا کھانا کم کیا جائے، اگر کوئی ایک دَم کھانا کم کر دے گا تو اسے کمزوری محسوس ہو گی۔

رہی بات کمزور دُبلے پتلے بچوں کی کہ انہیں والدین کہتے ہیں کہ تم زیادہ کھانا کھایا کرو تو انہیں ماں باپ کی اِطاعت کرتے ہوئے کھالینا چاہیے۔ ویسے بھی میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ ہوتا ہے۔ جو بچے ماں باپ کی اور کوئی بات نہیں مانتے تو کم از کم یہ بات ماننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کہ اَمّی کہتی ہے بیٹا کھالو لہٰذا اور کھالیتا ہوں حالانکہ نفس پہلے سے ہی زیادہ کھانے کے لیے چیخ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال والدین کے کہنے پر بھی نقصان کی حد تک نہ کھایا جائے۔

ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟

سُوال: ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟

جواب: ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت سُن کر کُفّار چِلّاتے تھے اِس لیے اِن نمازوں میں قِراءَت آہستہ رکھی گئی ہے۔ جبکہ مغرب میں کُفّار کھانے میں مصروف ہوتے تھے، عشا میں سو جاتے تھے اور فجر میں بھی سوئے رہتے تھے اِس لیے اِن نمازوں میں قِراءَت بلند آواز میں رکھی گئی ہے۔(1)

حج و عمرے میں نیا اِحرام ہونا ضَروری نہیں

سُوال: کیا عمرہ کرنے کے لیے نیا لباس پہننا ضَروری ہے؟ نیز جتنی بار طواف کریں گے اتنی ہی بار نیا لباس پہننا ہو گا؟

جواب: مَرد عمرہ کریں گے تو اس کے لیے اِحرام باندھیں گے۔ اِحرام کو لباس کہہ تو سکتے ہیں لیکن اِس کو اِحرام ہی کہا جاتا ہے۔ لباس عام طور پر ہمارے یہاں سِلا ہوا ہوتا ہے۔ بہر حال حج و عمرے کے لیے نیا اِحرام ہونا شَرط نہیں ہے، دُھلا ہوا اِحرام بھی صحیح ہے، البتہ اسے پاک صاف ہونا چاہیے۔

چند مَخْصُوص اَسمائے اِلٰہیہ

سُوال: وہ کتنے اور کون کون سے اَسمائے اِلٰہیہ ہیں جنہیں لفظ عَبد لگائے بغیر بندوں کے لیے اِستعمال کرنا جائز نہیں؟

---

(1) ..... فتاویٰ رضویہ، ٦/ ٣٤٩۔

www.dawateislami.net

جواب: وہ چند اَسمائے مُبارَکہ ہیں جن کے ساتھ عَبد لگانا ضَروری ہے مثلاً اَللّٰہ، صَمَد، قُدُّوس اور مُقْتَدِر۔ ہو سکتا ہے اِس کے عِلاوہ اور بھی اَسمائے مُبارَکہ ہوں جن سے پہلے عَبد لگانا ضَروری ہو۔(جانشینِ امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) رَحْمٰن، قَیُّوم، قَدِیر اور بَارِی اِن اَسمائے مُبارَکہ سے پہلے بھی عَبد لگانا ضَروری ہے۔

سفید داغ والے کی مسجد کی حاضِری اور اِمامت کا حکم

سُوال: اگر کسی شخص کو ایسا سفید داغ ہو جو لوگوں کو نظر بھی آتا ہو تو کیا وہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ نیز کیا ایسا شخص اِمامت کروا سکتا ہے؟(مُبارک پور ہند سے سُوال)

جواب: بعض اوقات فقط سفید داغ ہوتے ہیں، ان سے مَواد نہیں نکلتا اور نہ ہی بدبو آتی ہے تو اِس صورت میں ظاہر ہے ایسے شخص کے مسجد آنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، ایسا شخص اِمامت بھی کروا سکتا ہے۔ چونکہ ایسے شخص سے عموماً لوگ تھوڑا بہت کَتراتے ہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو اِمام رکھنے کے بجائے کسی اور کو اِمام بنا لیا جائے۔ ہاں اگر ان سفید داغوں سے مَواد نکلتا اور بدبو آتی ہو جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو پھر ایسے شخص کو مسجد میں آنے کی اِجازت نہیں بلکہ مسجد خالی ہونے کی صورت میں بھی ایسے شخص کا مسجد میں داخِلہ منع ہے کہ اس کی بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہو گی۔

مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ

سُوال: جن مَساجد میں نمازی نہیں ہوتے ان مَساجد کو کیسے آباد کیا جائے؟ نیز بے نمازی کو نمازی کیسے بنایا جائے؟

جواب: اگر ہر نمازی اپنا کوئی ہَدَف بنا لے کہ میں روزانہ اتنوں کو نماز کی دَعوت دوں گا، مثلاً روزانہ 12 بے نمازیوں کو میں نماز کی دَعوت دوں گا، وہ نمازی بنیں یا نہ بنیں کیونکہ نمازی بنانا ہمارے اِختیار میں نہیں، ہِدایت دینے والا اللہ پاک ہے۔ روزانہ 12 بے نمازیوں تک نماز کی دَعوت پہنچائے، بھلے 12 اَفراد خاص ہوں بلکہ گھر کے جو اَفراد نماز نہیں پڑھتے انہیں بھی اِن 12 اَفراد میں شامِل کر لے۔ جب تک یہ نمازی نہیں بَن جاتے انہیں نماز کی دَعوت دیتا رہے۔ یوں اگر ہر آدمی بارہ بارہ اَفراد کو نماز کی دَعوت دینا شروع کر دے تو جہاں بے نمازی اَفراد نمازی بنیں گے وہاں مَساجد بھی آباد ہوں گی۔ اِسی طرح اگر ہر ایک مسجد جاتے ہوئے نماز کی دَعوت دیتا جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، جماعت تیار ہے، نماز کے

www.dawateislami.net

لیے مسجد کی طرف چلیے تو اِنْ شَآءَ الله ہماری مَساجد آباد ہو جائیں گی۔

جنّت میں لے کے جائے گی اے بھائیو نماز　　دِیدارِ حق دِکھائے گی اے بھائیو نماز

سادہ اِحرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟

سُوال: ہمارے پاس بعض اوقات لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ڈیزائن والا اِحرام چاہیے جس پر کچھ پُھول وغیرہ بنے ہوں تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ ڈیزائن والا اِحرام بہتر ہے یا سادہ؟

جواب: اِحرام سادہ ہونا چاہیے۔ اِس میں زینت اور ٹیپ ٹاپ نہیں ہونا چاہیے۔

مسجد کی مِحراب بنانا کیسا؟

سُوال: مسجد کی مِحراب بنانا کیسا ہے؟

جواب: طاق نُما مسجد کی مِحراب پہلے نہیں تھی بعد میں بنی ہے اور یہ بدعَتِ حَسَنہ (یعنی اچھی بدعَت) ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عَبْدُ الْعَزِیْز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے سب سے پہلے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مِحراب بنانے کی اِبتدا کی۔[1] مِحراب دَراصل مسجد کے بالکل بیچ کا حصّہ ہوتا ہے، امام کا وہاں کھڑا ہونا سُنَّت ہے، چاہے وہ طاق نُما بنا ہو یا نہ بنا ہو۔[2] اب مَساجد کی پہچان مِحراب سے ہی ہوتی ہے لہٰذا مِحراب بنانی چاہیے۔

قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ

سُوال: فوت شُدہ کی قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: فوت شُدہ نے جتنی نمازیں قضا کی ہیں ان کا حِساب لگایا جائے، اب اگر عمر بھر نمازیں نہیں پڑھیں تو جب سے بالغ ہوا اس وقت سے حِساب لگایا جائے۔ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب بالغ ہوا تھا تو مَرد کا 12 سال اور عورت کا نو سال کی عمر سے حِساب لگایا جائے۔ یہ حِساب ہجری سِن کے اِعتبار سے لگانا ہو گا نہ کہ عیسوی سِن سے کیونکہ دونوں میں فرق ہے۔ اِسلامی مُعاملات سارے کے سارے ہجری سِن کے حِساب سے ہوتے ہیں۔ بد قسمتی سے مسلمانوں کا سِن ہجری کی طرف

1. ...... وفاء الوفا، الفصل الثالث، محراب المسجد النبوی، ۱/ ۳۷۰۔
2. ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دھیان ہی نہیں۔ ہجری سِن کو فاروقی سال بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہجری سِن کو باقاعدہ جاری فرمایا تھا۔[1] اگر اسے اسلامی سال بولیں تو بھی دُرُست ہے۔

بہرحال فوت شُدہ کی عمر سے اِس طرح قضا نمازوں اور روزوں کا حِساب لگایا جائے۔ حِساب لگانے کے بعد مثلاً ایک ہزار(1000) دِن کی قضا نمازیں بنتی ہیں، اب روز کی یوں تو پانچ نمازیں ہیں مگر وتر کا بھی فِدیہ دینا ہو گا تو یوں ایک دِن کے چھ فِدیے بنیں گے۔ اِسی طرح مثلاً ایک ہزار(1000) دِن کے روزے بھی قضا بنتے ہوں تو ہر روزے کا بھی ایک فِدیہ دینا ہو گا۔ تو یوں ہزار(1000) دِن کی قضا نمازوں اور روزوں کے سات ہزار(7000) فِدیے بن جائیں گے۔ اب ایک فِدیہ کی مِقدار ایک صَدَقۂ فطر ہے جو ہم رَمَضانُ المبارک میں دیتے ہیں مثلاً اِس سال (۱۴۳۹ھ بمطابق 2018ء کو) ایک صَدَقۂ فطر کی قیمت گیہوں (یعنی گندم) کے حِساب سے 100 روپے تھی جبکہ کھجور اور کِشمِش کے حِساب سے زیادہ بنتی ہے۔ اب اگر گیہوں (یعنی گندم) کی رَقم کے حِساب سے مسکین کو سات ہزار(7000) فِدیوں کی قیمت دیں گے تو یہ (700000) بنے گی۔ اب اگر اتنی رَقم پاس نہیں تو اس میں حیلے کی بھی گنجائش ہے مثلاً اس کے پاس ایک ہزار (1000) فِدیے کی رَقم ہے، وہ رَقم فِدیے کے طور پر کسی شَرعی فقیر کو دے، شَرعی فقیر اس رَقم پر قبضہ کرنے کے بعد تحفے کے طور پر یہ رَقم اسے واپس لوٹا دے اور یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر اس شَرعی فقیر کو فِدیے میں یہ رَقم دے تو اِس طرح سات بار کرنے سے سات ہزار (7000) فِدیوں کی ادائیگی ہو جائے گی۔ ساری عمر کے روزوں کا حِساب لگانے میں جس جس رَمَضان کے 29 دِن کا ہونا یقینی معلوم ہو تو اسے 29 شمار کیا جائے۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی شائع کردہ کتاب "نماز کے اَحکام" میں موجود رِسالے "قضا نمازوں کا طریقہ" کا مُطالعہ کیجیے، یہ رِسالہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے الگ سے بھی مِل سکتا ہے۔

پاگل کتا کاٹے تو کیا اِحتیاطی تدابیر اِختیار کی جائیں؟

سُوال: اگر کسی کو پاگل کتا کاٹ لے اور شدید زخمی کر دے تو عِلاج مُعالجے کے ساتھ کیا اِحتیاطی تدابیر اِختیار کی جائیں؟ سُنا ہے کہ ایسا شخص سورج کی روشنی میں نہ نکلے، اس پر پانی کا پرچھانواں اور لائٹ کی روشنی بھی نہ پڑے، کیا یہ باتیں دُرست ہیں؟

---

1 ...... تھذیب الاسماء واللغات، فصل بدء التاریخ الھجری، ۱/ ۴۷۔

www.dawateislami.net

جواب: سُوال میں جو قُیُود ات بتائی گئیں ہیں ان کا مجھے علم نہیں۔ البتہ بسا اوقات تجربہ کار لوگ ایسی باتیں بتاتے ہیں اور ان کی بتائی ہوئی بعض باتیں دُرُست بھی ہوتی ہیں۔ اب تو ترقی یافتہ دور ہے، ایسے اِنجکشن بھی آتے ہیں کہ جن سے پاگل کتے کے کاٹے کا علاج ہو جاتا ہے۔ پاگل کتے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ جس شخص کو پاگل کتا کاٹے اگر وہ شخص کسی اور کو کاٹ لے تو اسے بھی وہ مَرض ہو جاتا ہے لہٰذا اِحتیاط کی جائے۔ اَپنے آپ کو پاگل کتے سے اِتنا دُور رَکھا جائے کہ وہ کاٹنے ہی نہ پائے۔ یاد رَکھیے! یہ ضَروری نہیں کہ پاگل کتا کاٹے ہی کاٹے گا بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاگل کتا نہیں کاٹتا۔

ہر غیرِ عالِم جاہِل نہیں ہوتا

سُوال: کیا دُنیا میں صِرف دو ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں عالِم اور جاہِل، اگر کوئی عالِم نہیں تو اب چاہے وہ کتنا ہی مُطالعہ کر لے وہ جاہِل ہی کہلائے گا؟

جواب: ہر غیرِ عالِم جاہِل ہی ہو ایسا نہیں ہے۔ یاد رَکھیے! ہر مسلمان کے لیے اپنی ضَرورت کے شَرعی مَسائل سیکھنا فرض ہے لہٰذا جو مسلمان اپنی ضَرورت کے فرض عُلُوم جانتا ہو اگرچہ وہ عالِم کی تعریف (Definition) پر پورا نہ اُتر رہا ہو مگر وہ جاہِل بھی نہیں ہے۔ عالِم کی تعریف کچھ اِس طرح ہے کہ اُسے اپنی ضَرورت کے فَرض عُلُوم معلوم ہوں، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ضَرورت کے مَسائل بغیر کسی کی مدد کے کتابوں سے نکالنے کی صَلاحیت رکھتا ہو اور اُسے اپنے عَقائد بھی معلوم ہوں انہیں بھول نہ گیا ہو۔[1] ہر غیرِ عالِم کو جاہِل نہیں کہنا چاہیے۔

گوشت یا زندہ مُرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ گوشت یا زندہ مُرغ اپنے اوپر سے وار کر جنگل میں پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: صَدَقے کی کئی اَقسام ہیں فرض صَدَقہ جیسا کہ زکوٰۃ، واجِب صَدَقہ جیسا کہ فِطرہ اور دِیگر صَدَقاتِ واجبہ۔ نفلی صَدَقہ جیسے کسی غریب قوم میں ثواب کی نیت سے رَقم دینا جسے اُردو میں خیرات کہا جاتا ہے یہ بھی صَدَقہ ہی ہے۔ اِس کے

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۵۸- فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۷۵۔

www.dawateislami.net

عِلاوہ صَدَقے کی بعض صورتیں اور بھی ہیں جیسا کہ جان کا صَدَقہ دینا وغیرہ۔ اگر جان کا صَدَقہ دینا ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ جان کے بدلے یوں جان کا صَدَقہ دیا جائے کہ حَلال جانور ذَبح کر کے دے دیا جائے۔[1] لہٰذا جان کا صَدَقہ نکالنے کے لیے بکرا یا مُرغی ذَبح کر کے دینا زیادہ اچھا ہے اور زندہ دینے میں بھی کوئی حَرج نہیں۔ اِسی طرح رَقم، کپڑا اور اَناج وغیرہ چیزیں بھی صَدَقے میں دی جاسکتی ہیں۔ سُوال میں جو صَدَقے کی صورتیں بتائی گئیں یہ باباجی لوگوں کے ڈھکوسلے ہوتے ہیں انہیں اِختیار کرنے سے بچنا چاہیے۔ صَدَقہ نکالنے کے لیے زندہ مُرغ پھینک دینا یا بکرے کی سِری یا پائے قبرستان کے چوراہے میں دَفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے اور ایسا صَدَقہ جس میں مال کو ضائع کیا جائے حرام ہے۔[2]

رہی بات پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنے کی تو مجھے لگتا ہے کہ یہ باباجی لوگوں پر تأثر (Impression) ڈالنے کے لیے بولتے ہوں گے کہ مُرغ پھینک دینا اور پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ باباجی ایسی جگہ مُرغ یا بکرا پھینکوا رہے ہوں کہ جہاں پہلے سے ہی باباجی کے بندے موجود ہوں کہ جیسے ہی بکرا یا مُرغ چھوڑا جائے وہ اسے پکڑ کر لے جائیں لہٰذا باباجی اس خوف سے کہ اگر مُرغ یا بکرا چھوڑنے والے نے مُڑ کر دیکھ لیا تو کہیں میرا بھانڈا پھُوٹ نہ جائے۔ اِس لیے صَدَقہ نکالنے والے کو یہ کہہ کر خوفزدہ کر دیتے ہوں کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا اور اگر دیکھنے پر کچھ ہوا تو مجھے نہیں بولنا۔

بعض صورتوں میں "مُڑ کر نہ دیکھنا" بطورِ مُحاوَرہ بھی اِستعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے "راہِ خُدا میں دیا تو مُڑ کر مَت دیکھو" اِس سے مُراد یہ ہوتا ہے کہ راہِ خُدا میں دینے کے بعد یہ تمنا نہ کرو کہ مجھے واپس مل جائے یا میں واپس لے لوں وغیرہ۔ بہرحال باباجی جو بولتے ہیں کہ "پیچھے مُڑ کر مَت دیکھو" اِس میں ان کی کیا حِکمت ہے مجھے معلوم نہیں اور اس سے متعلق جو باتیں میں نے ذِکر کیں یہ بطورِ تَفَنُّن کے ہیں۔

کسی پر نفسیاتی اَثر ڈالنا کیسا؟

سُوال: کسی پر نفسیاتی اَثر ڈالنا کیسا ہے؟[3]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۸۶ ماخوذاً۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۴۵۵ ماخوذاً۔
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: نفسیاتی اَثر ڈالنا ہر صورت میں ناجائز نہیں ہوتا بلکہ بعض صورتوں میں جائز بھی ہوتا ہے جیسا کہ مریض کو اگر دو چار باتیں ایسی بتائی جائیں کہ جس میں اُس کا نقصان نہ ہو اور اُن باتوں کا تعلق نفسیات سے ہو اس سے اُسے سکون ملے گا تو صحیح ہے۔ جب لوگ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو اس کے گلے میں اسٹیتھوسکوپ (Stethoscope) لگا ہوتا ہے لہٰذا اگر مَریض بولتا ہے کہ مجھے نَزلہ ہو رہا ہے یا کھانسی آ رہی ہے تو ڈاکٹر صاحِب اسٹیتھوسکوپ (Stethoscope) کو کان میں لگا کر مَریض کے سینے اور پیٹھ پر رکھتے، مَریض کا پیٹ اور پیٹھ دَباتے اور دو چار سُوالات بھی کرتے ہیں جس کے باعث مَریض یہ سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر بہت اچھا ہے اور بڑی دیکھ بھال کر کے مجھے دَوا دے رہا ہے، حالانکہ ڈاکٹر کو پتا ہوتا ہے کہ اُس نے مَریض کو کیا دَوا دینی ہے۔ مجھے تو یہ مَحسُوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مَریض پر نفسیاتی اَثر ڈالنے کے لیے اِس طرح چیک کرتے ہوں گے۔ اِسی طرح جب دَوا بن رہی ہوتی ہے تو اِس دَوران اگر مَریض بولے کہ ڈاکٹر صاحب مجھے یوں بھی ہوتا ہے تو ڈاکٹر صاحب دَوا تو دے چکے ہوتے ہیں لہٰذا اب مَریض پر مَزید نفسیاتی اَثر ڈالنے کے لیے کمپاؤنڈر کو آواز دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایکوا (Aqua) کر دینا جس کے سبب مَریض یہ سمجھتا ہے کہ کمپاؤنڈر کو مزید دَوا ڈالنے کا کہا جا رہا ہے حالانکہ ایکوا (Aqua) پانی کو کہتے ہیں یعنی ڈاکٹر صاحب کمپاؤنڈر کو کہتے ہیں کہ دَوا میں پانی مِلا دینا۔

نفسیاتی اَثر دِلانے والا وہ اَنداز کہ جس میں نہ تو جھوٹ ہو، نہ ہی کوئی گناہوں بھری صورت ہو اور نہ ہی اس میں مَریض کا کوئی نُقصان ہو تو ضَرورتاً ایسے اَنداز کا جائز ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ بسا اوقات نفسیاتی گفتگو سے بہت فَوائد حاصِل ہوتے ہیں اور مَریض موج میں آ جاتا ہے۔ یاد رَکھیے! اگر مَریض کو ڈرایا جائے مثلاً اگر اُسے کہا جائے کہ جو مَرض تمہیں ہے یہی مَرض ہمارے پڑوسی کو بھی ہوا تھا جس کے باعِث وہ چار دِن میں بستر پر آ گیا اور آٹھ دِن بعد اُس کا جنازہ اُٹھا، اب تمہیں بھی وہی بیماری لگ گئی ہے، اب تمہارا کیا ہو گا؟ اِس طرح کی باتیں کرنا گویا مَریض کے لیے بلیک وارنٹ جاری کرنا ہے لہٰذا اب وہ سنبھل نہیں پائے گا۔ اگر مَریض کو دُعائیں دی جائیں مثلاً اِس طرح کہا جائے کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں؟ تمہارا مَرض کیا اللہ پاک کی قدرت سے باہر ہے؟ کیا تمہارا مَرض اللہ پاک ٹھیک نہیں کر سکتا؟ اللہ پاک چاہے تو دھول کی ایک چٹکی کے ذَریعے بھی تمہیں شِفا مل سکتی ہے لہٰذا تم بھی دُعا کرو اور میں بھی دُعا کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو

www.dawateislami.net

جائے گا۔ اِس طرح کی باتیں سُن کر مَریض کو تسلی ہو گی۔ خیال رہے کہ دُعا نفسیاتی اَثر نہیں بلکہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مُؤمن کا ہتھیار ہے۔[1] لہٰذا مَریض کو دُعا دینی چاہیے نہ کہ اُسے ڈرانا چاہیے اور نہ ہی اُس کے سامنے اپنے چہرے سے اِس طرح کا اِظہار کیا جائے کہ جس کے باعث مَریض کو یہ محسوس ہو کہ میرا مَرض بڑا تشویشناک ہے۔

ناپاک کپڑے پاک کپڑوں کو بھی ناپاک کر دیں گے

سُوال: اگر واشنگ مشین میں پاک کپڑے دُھل رہے ہوں اور ناپاک کپڑے ڈال دیئے جائیں تو کیا تمام کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: جس طرح بالٹی کے پانی میں پاک اور ناپاک کپڑے ڈال دینے سے سارے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اِسی طرح مشین میں بھی اگر پاک کپڑوں کے ساتھ ناپاک کپڑے ڈالے جائیں گے تو سارے ناپاک ہو جائیں گے۔ لہٰذا ناپاک کپڑوں کو پہلے الگ سے پاک کر لیا جائے اور پھر میل اُتارنے کے لیے دوسرے میلے کپڑوں کے ساتھ انہیں مشین میں ڈال دیا جائے تاکہ سب اکٹھے دُھل جائیں اِس میں کوئی حَرج نہیں۔[2]

"صفائی نِصف اِیمان ہے" کی وَضاحت

سُوال: عام طور پر جب صفائی نِصف اِیمان کی بات ہوتی ہے تو خوبصورتی اور بعض صفائیاں دِکھائی جاتی ہیں تو کیا صِرف اِسی صفائی کی اِسلام میں اَہمیت ہے یا کچھ اور بھی صفائی کا مفہوم ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ (یعنی پاکی نِصف ایمان ہے۔)[3] اور ایک ہے نَظافت جس کے بارے میں کہا گیا: اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ (یعنی نَظافت ایمان سے ہے۔)۔ نَظافت اور طُہُور دونوں میں کچھ فرق ہے۔ صفائی ستھرائی کو نَظافت اور پاک ہونے کو طُہُور کہا جاتا ہے۔ نَظافت اور طُہُور کے فرق کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر میلے کپڑوں میں نماز پڑھی تو ہو جائے گی اور اگر کپڑے ناپاک ہیں اگرچہ ناپاکی نظر نہیں آ رہی مگر اُن میں اتنی زیادہ نجاست لگی ہوئی ہے کہ جو نماز کے لیے

---

1. مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل...الخ، باب الدعاء سلاح المؤمن وعماد الدین، ۲/۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵۔
2. مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه کے رِسالے "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
3. ترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت: ۹۲)، ۵/۳۰۸، حدیث: ۳۵۲۹۔

www.dawateislami.net

رُکاوٹ ہے تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو گی ہی نہیں۔ ایسی صفائی جس میں ناپاکی نہ ہو اور نہ ہی میل کچیل تو یہ تَنظِیف ہے اور یہ سُنَّت بھی ہے۔ اگر کوئی چیز ناپاک ہے تو وہ صاف نہیں کہلائے گی اور اگر وہ ناپاک نہیں ہے اور اس پر میل کچیل لگی ہوئی ہے تب بھی اُسے صاف نہیں کہا جائے گا البتہ اگر اس پر میل کچیل تو ہے مگر وہ ناپاک نہیں ہے تو وہ پاک ہے۔

(**امیرِ اہلِ سنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے مَزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:) ایک حدیثِ پاک میں اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (یعنی پاکی نصف اِیمان ہے۔)[1] کے اَلفاظ بھی ہیں۔ شَطْر بمعنٰی نِصف ہوتا ہے۔ مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اِس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ پاکی کو نصف اِیمان کیوں کہا جاتا ہے؟ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ طُھُوْر سے ظاہری پاکی اور اِیمان سے عُرفی ایمان مُراد ہے۔ چونکہ اِیمان بھی گناہوں کو مِٹاتا ہے اور وُضو بھی، لیکن اِیمان چھوٹے بڑے سارے گناہ مِٹا دیتا ہے اور وُضو صِرف چھوٹے، اِس لیے اسے آدھا اِیمان فرمایا۔ اِیمان باطن کو عیبوں سے پاک فرماتا ہے اور وُضو ظاہر کو گندگیوں سے، اور ظاہر، باطن کا گویا نِصف ہے یا اِیمان دِل کو بُرائیوں سے پاک اور خوبیوں سے آراستہ کرتا ہے اور طہارت جسم کو فقط گندگیوں سے پاک کرتی ہے، لہٰذا یہ نِصف ہے۔[2]

مسجد میں دھونی دینے میں اِحتیاطیں

سُوال: اگر مسجد میں دھونی دینی ہو تو اِس میں کیا اِحتیاطیں کرنی ہوں گی؟

جواب: اب تو مَساجد کو خوشبو دار کرنے کے لیے اسپرے کے اِستعمال کا رَواج ہے۔ اگر کوئی مسجد میں دھونی دینا چاہے تو اس کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ہو گا مثلاً مسجد میں راکھ نہ اُڑے۔ ❀ دیا سلائی یعنی ماچس کی تیلی مسجد میں جلانا جائز نہیں کیونکہ اس کے بارود کی بدبو اُڑتی ہے اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجِب اور خوشبو دار بنانا ثواب کا کام ہے لہٰذا اتنی دور سے جلا کر لایا جائے کہ بارود کی بدبو مسجد میں داخل نہ ہو۔ ❀ بعض جگہ دھونی دینے کے لیے کوئلہ بھی جلاتے ہیں تو اگر کوئلہ بدبو والا ہو جیسا کہ بعض کوئلوں سے بدبو آتی ہے تو اسے مسجد میں جلانے سے بچنا ہو گا لہٰذا اسے باہر اتنی دیر جلالیں کہ بدبو ختم ہو جائے۔ ❀

---

1 ...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، الفصل الاول، ۱/ ۷۲، حدیث: ۲۸۱۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۳۲۔

www.dawateislami.net

طوافِ کعبہ میں بعض مالدار شُیُوخ جب طواف کرتے ہیں تو ان کے آدمی عُود کی لکڑی خوشبودان میں جَلا کر رکھتے ہیں، جس سے چاروں طرف خوشبو پھیل رہی ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے اِحرام والوں کے لیے آزمائش ہوتی ہے اس لیے کہ حالتِ اِحرام میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا مکروہِ تنزیہی یعنی اچھا نہیں ہے۔[1] ❁ لائٹر بھی مسجد میں نہ جَلایا جائے کیونکہ اس میں پیٹرول ہونے کے سبب بدبو پیدا ہو گی۔ پیٹرول اور مٹی کے تیل والے کپڑے بھی مسجد میں نہیں لاسکتے۔ گوشت اور مچھلی والے بھی اپنے کام کے کپڑے تبدیل کر کے مسجد آئیں نیز اگر بدن سے بدبو آتی ہو تو اچھی طرح نہا کر بلکہ ہو سکے تو خوشبو لگا کر مسجد میں داخِل ہوں۔ ❁ اِستنجا خانے بھی ایسی جگہ پر نہ ہوں کہ ان کا دَروازہ یا کھڑکی مسجد کی طرف کھلنے پر مسجد کے اندر بدبو آتی ہو۔ اگر ایسا ہے تو ان کی نئے سرے سے تعمیر کر کے دَروازے یا کھڑکی کارُخ اس طرف کیا جائے جہاں کھلنے پر بدبو مسجد میں داخِل نہ ہو۔ ایگزاسٹ فین (Exhaust fan) بھی لگایا جاسکتا ہے لیکن بجلی جانے کی صورت میں یہ بند ہوتا رہے گا اور بدبو آنے کا مسئلہ باقی رہے گا۔ بہر حال ایسا کوئی مستقل اِنتظام کرلیا جائے کہ مسجد میں بدبو داخِل نہ ہونے پائے۔[2]

کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟

سُوال: اگر کسی نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں توبہ کی تو کیا اس کی توبہ قبول ہو جائے گی؟

جواب: اگر آخری وقت سے مُراد یہ ہے کہ کسی کو پھانسی دی جارہی ہو اور اس وقت وہ توبہ کرلے تو یہ توبہ بالکل مقبول ہے چاہے توبہ گناہوں سے ہو یا کُفر سے۔ اور اگر آخری وقت سے مُراد وہ لمحات ہیں جب نَزع کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور فرشتے نظر آنے لگتے ہیں تو اس وقت گناہوں سے توبہ تو مقبول ہے لیکن کُفر سے توبہ قبول نہیں لہٰذا اس وقت اگر کوئی اِیمان لائے تو مسلمان نہیں ہو گا کیونکہ اِیمان بالغیب ضَروری تھا جبکہ یہ تو آنکھوں سے دیکھ چکا۔ بہر حال مؤمن جب بھی توبہ کرے چاہے اس کی رُوح گلے میں اٹکی ہو اس وقت بھی اس کی توبہ قبول ہے۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ اس وقت توبہ کا ہوش ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو اللہ پاک ہی بہتر جانے۔[3]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۷۹، حصہ: ۶۔

2 ...... مسجد کو بدبو سے بچانے اور خوشبودار رَکھنے سے متعلق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا رِسالہ ”مسجدیں خوشبودار رَکھیے“ کا مُطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۶۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے یہ کہا: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ 70 فرشتے ایک ہزار دِن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد

سُوال: بعض اوقات بچوں کی وِلادت ہوتی ہے تو ان کی کچھ پیدائشی کمزوریوں کی وجہ سے ڈاکٹر انہیں وینٹی لیٹر پر ڈال دیتے ہیں اور کچھ ہی دِنوں بعد بعض بچوں کا اِنتقال ہو جاتا ہے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ حمل کے دَوران کیا ایسی حِفاظتی تدابیر اِختیار کی جائیں کہ جن سے ان مَسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے؟ نیز بچوں کو دھوپ لگانے کے حوالے سے کچھ مَدَنی پھول بھی بیان فرما دیجیے۔ (3)

جواب: ہمارے بچپن بلکہ جوانی میں بھی ایسا سُننا دیکھنا یاد نہیں پڑتا، پہلے ایسے مَسائل بہت کم ہوتے ہوں گے اب یہ مَسائل بہت ہو رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ بچہ Ventilator (یعنی سانس لینے کا مَصنوعی آلہ) کے لائق ہوتا بھی ہے یا صِرف پیسے نکلوانے کے لیے اس کو وینٹی لیٹر پر ڈال دیتے ہیں۔ اِس مُعاملے میں ہر ڈاکٹر بُرا ہو یا ہر لیڈی ڈاکٹر بُری ہو اور وہ خیانت

---

1. یہ رِسالہ ۴ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 13 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. مُعجَم اَوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۸۲، حدیث: ۲۳۵۔
3. اس سُوال کا دوسرا حصّہ شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی کا عطا فرمودہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کرے یہ ضَروری نہیں مگر دور بڑا نازک ہے اور ہر ایک کو پیسے کمانے کی حرص لگی ہوئی ہے۔ حمل کے دَوران کی کئی اِحتیاطیں ہیں جو دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتب "گھریلو علاج" اور "مَدَنی پنج سورہ" میں بیان کی گئی ہیں ان کا مُطالعہ کیجیے۔

بچوں کو شروع سے ہی دھوپ میں ڈالا جائے، دھوپ کے بڑے فَوائد ہوتے ہیں۔ صبح جب سورج نکلتا ہے، اس کے بعد کی جو دھوپ ہوتی ہے وہ بچوں اور بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید ہوتی ہے۔ یوں ہی سورج ڈوبنے سے پہلے جو پندرہ بیس مِنَٹ ہوتے ہیں اس وقت کی دھوپ بھی بہت بہتر ہوتی ہے، اس دھوپ میں بچوں کو پندرہ بیس مِنَٹ کے لیے ڈال دیا جائے۔ آج کل لوگ بچوں کو دھوپ نہیں لگاتے حالانکہ دھوپ بچوں کے لیے ضَروری ہے بِالْخُصُوص بچی کے لیے کہ بچی کے جسم میں ایک ہڈی ہوتی ہے، اس کا تعلق بچے کی پیدائش سے ہوتا ہے، دھوپ نہ ملنے کی وجہ سے وہ ہڈی سُکڑ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے (اس بچی کے ماں بنتے وقت) آپریشن کی ضَرورت پیش آتی ہے۔

آپریشن کے ذَریعے بچوں کی پیدائش میں اِضافہ

سُوال: اَخبار میں یہ خبر آئی ہے کہ گزشتہ 15 سالوں میں آپریشن کے ذَریعے بچوں کی پیدائش میں خطرناک حد تک اِضافہ ہوا ہے۔ اَعداد و شُمار کے مُطابق صِرف 2015ء میں تین کروڑ بچوں کی پیدائش آپریشن کے ذَریعے کی گئی جو اس سال پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد کا 21 فیصد ہے اور ان میں سے تقریباً 44 لاکھ 55 ہزار بچوں کی پیدائش میں آپریشن کی ضَرورت ہی نہیں تھی۔ اِس سلسلے میں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ لاکھوں خواتین غیر ضَروری طور پر آپریشن کے مَرحلے سے گزر کر خود کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب میرا لڑکپن تھا تو اس وقت میں نے آپریشن کا نام ہی نہیں سُنا تھا، سب کی سب ڈلیوریاں نارمل ہوتی تھیں اور ہسپتال جانے کی ضَرورت ہی پیش نہ آتی تھی۔ اس دور میں عام طور پر ڈلیوریاں گھروں پر ہوتی تھیں اور دائیاں (Midwives) گھروں پر آتی تھیں اور اپنے تجربات کی بنا پر آپریشن کے بغیر نارمل ڈلیوری کیا کرتی تھیں۔ اِس حوالے سے مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو مجھے کسی نے بتایا تھا کہ ایک غیر مسلم دائی کو اپنے کسی کیس میں یہ مُعاملہ پیش آیا کہ ڈلیوری

www.dawateislami.net

نہیں ہو پا رہی تھی اور مَرِیضہ کو بہت دُشواری اور تکلیف کا سامنا تھا۔ اس دائی نے کمرے کے دَروازے سے باہر نکل کر اِس طرح کہا: ”اے مسلمانوں کے غوثِ پاک! میں نے سُنا ہے کہ آپ اپنے مُریدوں کی مدد کرتے ہیں، اگرچہ میں تو مسلمان نہیں ہوں لیکن یہ عورت مسلمان ہے، آپ کی مُریدنی ہے اور آپ کو ماننے والی ہے اِس کا مسئلہ حَل نہیں ہو پا رہا آپ اِس کا مسئلہ حَل فرما دیجیے!“ یہ کہنے کے بعد جب وہ دائی اَندر گئی تو نارمل ڈلیوری ہو گئی۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ کَرامت دیکھ کر وہ دائی مسلمان ہو گئی۔

ڈلیوری کیس سے متعلق اِنکشافات

پھر ڈلیوری (Delivery) کیس کے سلسلے میں رَفتہ رَفتہ ہسپتال کا رُخ کیا جانے لگا۔ اَب ہسپتال کے کروڑوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں اور پھر ڈاکٹروں کی تنخواہیں بھی ٹھیک ٹھاک ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپریشن کرنے کی صورت میں بھی ان کا اچھا خاصا حِصّہ ہوتا ہے تو یوں میں سمجھتا ہوں کہ آجکل Profession(یعنی پیشے) کے طور پر زیادہ تر آپریشن ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ میرے پاس اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کے ایسے کیس سُننے میں آئے ہیں کہ ایک لیڈی ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ آپریشن ہو گا تو دوسری لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ آپریشن کی ضَرورت نہیں ہے اور میں بغیر آپریشن کے ڈلیوری (Delivery) کر دوں گی اور پھر جب اس نے بغیر آپریشن کے ڈلیوری کر دی تو جس ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا اس کی Insult(یعنی بے عزتی) ہوئی اور یہ اس لیڈی ڈاکٹر پر بَرہم ہوئی کہ تم نے بغیر آپریشن کے ڈلیوری کیوں کی؟

اِسی طرح ایک کیس یہ بھی ہوا کہ جب ایک ہسپتال گئے تو کہا گیا کہ آپریشن ہو گا اور اتنی رَقم لگے گی اور پھر جب دوسرے ہسپتال گئے تو پہلے والے ہسپتال سے زیادہ رَقم بتائی گئی اور کہا گیا کہ اتنا اتنا خرچہ ہو گا مگر ہم نارمل ڈلیوری کر دیں گے اور پھر زیادہ پیسے لے کر نارمل ڈلیوری کر دی گئی۔ یہ دونوں کیس میرے بالکل قریبی لوگوں کے ساتھ پیش آئے ہیں۔

پیسوں کی خاطر کسی کی جان تکلیف میں نہ ڈالیے

بدقسمتی سے آج کل یہ Business(یعنی کاروبار) چل رہا ہے اور ڈاکٹر، لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ چوروں اور ڈاکوؤں کو سب بُرا بولتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ڈاکٹر اِن سب سے بُرے ڈاکو ہیں جو پیسوں کی خاطر لوگوں کی جانوں سے

www.dawateislami.net

کھیلتے ہیں۔یاد رہے سب ڈاکٹر ایسے نہیں ہوتے، ان میں آپ کو رحم دِل بھی ملیں گے جیسا کہ ایک لیڈی ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا جبکہ دوسری نے زیادہ پیسے بھی نہیں لیے تھے اور شاید خوفِ خُدا کی وجہ سے نارمل ڈلیوری بھی کر دی تھی جس کی بنا پر پہلی ڈاکٹر اس سے بگڑ گئی کہ تو نے میرا گاہک کیوں خَراب کیا؟ البتہ جو ڈاکٹر لوگوں کی جانوں سے کھیلتے ہیں یہ سفید پوش ڈاکو ہیں اور میرے پاس ڈاکو سے بڑا کوئی لقب نہیں ہے جو میں انہیں دے سکوں۔ آپریشن فیل ہونے کے سبب اگر بندہ مَر بھی جائے تب بھی ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ یہ ہر آپریشن میں پہلے سے ہی اِس بات پر سرپرست سے سائن کروا لیتے ہیں کہ ”اگر دَورانِ آپریشن مَریض فوت ہو گیا تو ہماری کچھ ذِمَّہ داری نہیں۔“ ہسپتالوں میں اِس طرح کی Formality(یعنی رَسم) رائج ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیانت داری سے آپریشن بھی کیا جائے، مگر اَب تو بد دِیانتیاں ہو رہی ہیں۔ اگر کوئی ڈاکٹروں پر کیس بھی کرے گا تو جیتیں گے یہی، کیس کرنے والا ہار جائے گا۔ میں ڈاکٹروں کو یہی مشورہ دوں گا کہ اللہ پاک روزی دینے والا ہے لہٰذا آپ اللہ پاک سے ڈریں اور چند سِکوں کی خاطر کسی کی جان تکلیف میں مَت ڈالیں!

بِلا ضَرورت آپریشن اور ٹیسٹ کے اَخراجات

اگر ڈاکٹر کہیں کہ ہم نارمل ڈلیوری کرتے ہیں لیکن پیسے آپریشن جتنے لیں گے تو شاید لوگ کم ہی تیار ہوں اس لیے یہ آپریشن کر کے پیسے لیتے ہیں۔ اگر کوئی واقعی انہیں زیادہ پیسے دینا شروع کر دے تو ہو سکتا ہے کہ آپریشن نہ کریں مگر یہ صورت بھی کیسے ہو کہ جس لیڈی ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے اگر اسے کہا جائے پچاس ہزار لے لو اور بغیر آپریشن کے ڈلیوری کر دو تو وہ پچاس ہزار میں نارمل نہیں کرے گی بلکہ وہ بولے گی کہ نہیں چالیس ہزار میں آپریشن کے ساتھ ہی کروں گی کیونکہ اسے پتا ہے کہ اگر میں نے پچاس ہزار میں آپریشن کے بغیر ڈلیوری (Delivery) کر دی تو میں ڈی گریڈ اور بدنام ہو جاؤں گی لہٰذا عزت بچانے کے لیے اُس نے آپریشن ہی کرنا ہے۔ خالی ڈلیوری کیس کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ مہنگی دَوائیں لکھ کر دینا اور پیسوں کی خاطر بِلا ضَرورت مختلف ٹیسٹ کروا کر ہزاروں لاکھوں روپے کے اَخراجات کروا دینا وغیرہ بے شُمار مَسائل ہیں۔ عام طور پر ڈاکٹروں کے کمیشن بندھے ہوئے ہوتے ہیں اور لیبارٹری بھی ان کی فکس ہوتی ہے کہ دوسری لیبارٹری کی رِپورٹ کو یہ دُرست نہیں مانتے اور مَریض کو کہتے ہیں کہ فُلاں لیبارٹری سے ہی ٹیسٹ کروا کر لاؤ

کیونکہ وہاں سے ان کا کمیشن بندھا ہوتا ہے۔اِسی طرح ڈاکٹر مَریض کو یہ بھی کہتے ہیں کہ فُلاں کمپنی کی دَوا کیوں اُٹھا کر لے آئے؟ یہ دَوا صحیح نہیں ہے اور جس کمپنی کی دَوا میں نے لکھی تھی اُسی کی لے کر آؤ کیونکہ اس کمپنی سے ان کی ترکیب ہوتی ہے اور انہیں وہاں سے کمیشن ملنا ہوتا ہے حالانکہ اِس طرح کا کمیشن رِشوت ہے۔

بندہ رہے یا نہ رہے مگر اپنی جیب بھری رہے

نزلہ ہو یا کھانسی یا مَعَاذَ اللہ کینسر جتنے بھی اَمراض ہیں ان سب میں یہ گیم چل رہے ہوتے ہیں اور بائی پاس کے آپریشن اور نہ جانے کیا کیا ہو رہا ہوتا ہے۔کئی جگہ اِس کی ضَرورت نہیں بھی ہوتی ہوگی تب بھی ڈاکٹر پیسے کھینچنے کے لیے چُھریاں چلا دیتے ہوں گے اور ان کی یہ سوچ ہوتی ہوگی کہ چاہے بندہ کل کے بجائے آج مَر جائے مگر اپنی جیب بھری رہے۔اِس طرح کرتے ہوئے یہ اپنی موت کو بھول جاتے ہیں کہ آخر ان کو بھی مَرنا ہے۔یاد رکھیے! ڈاکٹر بھی مَرتے ہیں، لیڈی ڈاکٹر بھی مَرتی ہیں، میڈیکل اسٹور والے بھی مَرتے ہیں اور دَواؤں کی کمپنیوں والے بھی مَرتے ہیں لیکن سب پیسوں کے پیچھے اندھے ہوئے پڑے ہیں اور لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں مگر جو اچھے ڈاکٹر ہیں وہ اچھے ہیں اور جو بُرے ہیں وہ بُرے ہیں۔اللہ پاک اچھوں کے صَدَقے بُروں کو بھی اچھا کر دے بلکہ ہم سب کو اچھا کر دے اور مسلمانوں کی ہمدردیاں کرنے والا کر دے۔اے کاش! ہم مسلمانوں کے حقیقی خیر خواہ اور اُن کی بھلائی چاہنے والے بن جائیں۔

نارمل ڈلیوری کا وَظیفہ

سُوال: نارمل ڈلیوری کا کوئی وَظیفہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: عورت سورۂ مَریم روزانہ پڑھتی رہے، اگر خود نہیں پڑھ سکتی تو کوئی اور سورۂ مَریم پڑھ کر پانی پر دَم کر کے اسے دے اور وہ پیتی رہے اِنْ شَآءَ اللہ حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی مَریم رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی بَرکت سے نارمل ڈلیوری ہوگی۔

قد کے اِعتبار سے وزن کتنا ہونا چاہیے؟

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس سال (یعنی ۱۴۳۹ھ میں) حج کے موقع پر مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں آپ سے مُلاقات کی سَعادت حاصِل ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے دَم کرنے کے ساتھ ساتھ وزن کم کرنے کی تَرغیب دِلائی تھی۔ جس پر لَبَّیْک کہتے

www.dawateislami.net

ہوئے میں نے ایک ماہ میں 11 کلو وزن کم کر لیا ہے اور مزید کم کرنے کی کوشش جاری ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وزن کم کرنے سے اندرونی کمزوری ہو سکتی ہے۔ اِس پر آپ کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجئے۔ (موریشس سے سُوال)

جواب: اللہ کریم آپ کو صحت، عافیت اور راحتوں والی زندگی نصیب کرے۔ وزن کم کرنا اچھی بات ہے لیکن یہ آہستہ آہستہ ہو تو مُفید رہتا ہے۔ اگر جذبات میں آ کر یکدم وزن کم کریں گے جیسا کہ آپ نے ایک ماہ میں 11 کلو (11.Kg) وزن کم کر لیا تو یہ کمزوری کا سبب بَن سکتا ہے لہٰذا اِعتدال سے کام لیتے ہوئے ہر ماہ پانچ کلو وزن کم کرنے کا ہَدَف بنا لیجئے۔ یاد رہے کہ وزن بہت زیادہ کم ہو جانا بھی نقصان دِہ ہو سکتا ہے لہٰذا اچھی صحت کے لیے قد کے مُطابق وزن ہونا چاہیے مثلاً اگر کسی کا قد چھ فٹ ہے تو اس کا وزن اَوسطاً 72 کلو ہونا چاہیے یعنی ایک اِنچ پر ایک کلو وزن۔ چونکہ چھ فٹ میں 72 اِنچ ہوتے ہیں تو یوں اَوسطاً 72 کلو وزن ہونا چاہیے۔

منبر کے تین زینے کیوں؟

سُوال: مسجد میں جو منبر شریف ہوتا ہے تو اس کی تین سیڑھیاں ہی کیوں ہوتی ہیں؟ (ہند سے سُوال)

جواب: منبر کے تین زینے ہونا شروع سے چلا آ رہا ہے۔ اب بھی تقریباً تمام ہی مَساجد میں تین زینوں والا منبر ہوتا ہے۔ جب میری مَدِینۃُ الْمُرْشِد بَریلی شریف حاضِری ہوئی تو مسجدِ رضا میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے منبر شریف کی زیارت بھی ہوئی تھی جو تین سیڑھیوں والا تھا۔ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے منبر مُبارک کی تفصیل دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 328 صَفحات پر مشتمل کتاب "عاشقانِ رَسُول کی 130 حکایات" میں دیکھی جا سکتی ہے۔ [1]

1...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس منبر کے تین زینے اس تخت کے علاوہ تھے جس پر بیٹھا جاتا ہے۔ حضور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَرَجہ بالا پر خطبہ فرمایا کرتے، صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دوسرے پر پڑھا، فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے تیسرے پر، جب زمانہ ذُوالنُّوْرَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا آیا پھر اَوّل پر خطبہ فرمایا۔ سبب پوچھا گیا، فرمایا: "اگر دوسرے پر پڑھتا لوگ گمان کرتے کہ میں صِدِّیق کا ہمسر ہوں اور تیسرے پر تو وہم ہوتا کہ فاروق کے برابر ہوں لہٰذا وہاں پڑھا جہاں یہ اِحتمال مُتَصَوَّر ہی نہیں۔" اصل سُنَّت اَوّل دَرَجہ پر قیام ہے۔ حضرتِ صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدَب کی بِنا پر ایسا کیا اور حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے اَدَب کی خاطر۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۳۴۳)

www.dawateislami.net

چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا کیسا؟

سُوال: میں اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھتا رہتا ہوں تو کیا ایسا کرنا دُرست ہے؟ (مدینۂ مُنوَّرہ سے سُوال)

جواب: اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کلمۂ طَیِّبَہ پڑھنا اچھی بات ہے البتہ بَیْتُ الْخَلَا اور دِیگر گندی جگہوں پر پڑھنے سے بچنا ہوگا۔

خوفناک طوفان میں مسجد و مزار کا بچ جانا

سُوال: گزشتہ دِنوں انڈونیشیا میں خوفناک سونامی آیا۔ مناظر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ طوفان کے سبب پوری بستی ملبے کا ڈھیر بن گئی لیکن ایک مسجد بالکل صحیح سَلامت دِکھائی دے رہی ہے تو مسجد کے اِس طرح بچ جانے کو مُعْجِزَہ یا کرامت کہا جاسکتا ہے؟

جواب: مسجد کے بچ جانے کو مُعْجِزَہ نہیں کہا جاسکتا اِس لیے کہ مُعْجِزَہ نبی سے اِعلانِ نبوت کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔[1] البتہ اتنے شدید طوفان یا زلزلے میں کوئی مسجد یا مزار شریف سلامت رہے تو اسے اللہ پاک کی رَحمت کہہ سکتے ہیں۔ اگر سَلامت نہ بھی رہیں جب بھی مسجد یا مزار شریف کی عظمت پر کوئی حَرف نہیں آئے گا۔ خود کعبہ شریف کی تاریخ میں ایسا ملتا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے شہید ہو گیا تھا۔[2] نیز جب یزیدی لشکر نے مِنْجَنِیْق کے ذَریعے پتھر بَرسائے تھے تو اس وقت بھی کعبہ شریف کے غلاف میں آگ لگ گئی تھی۔[3] تو مُقَدَّس مقامات یا جگہوں پر کوئی اچھی علامت نظر آئے تو مَرحبا لیکن اگر اِس طرح کا کوئی نقصان ہو جائے تو ان کی عظمت و شان پر شک و شُبہ نہیں کیا جاسکتا۔

کیا طوطے کے سَلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟

سُوال: طوطے کو سَلام کرنا سکھایا گیا ہے، اب وہ بار بار سَلام کرتا ہے تو کیا اس کے سَلام کا جواب دینا بھی واجب ہوگا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: طوطے کے سَلام کا جواب دینا واجِب نہیں۔

---

1 ...... وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہوں جیسے مُردوں کو زندہ کرنا، اِشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا، اُنگلیوں سے چشمے جاری کرنا، ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں، ان کو "مُعْجِزَہ" کہتے ہیں۔ (کتاب العقائد، ص۱۹)

2 ...... سیرۃ حلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفہا اللہ تعالٰی، ۱/ ۲۰۴۔

3 ...... البدایۃ والنہایۃ، دخول سنۃ اربع وستین، ۵/ ۷۳۸ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ثواب کے لیے نِیَّت ضَروری ہے

سُوال: اِسلامی مُعاشرے میں اللہ پاک کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ناپ تول پورا کرنے، غریبوں کی مدد کرنے، اچھے اَخلاق سے پیش آنے، دوسروں کو تکلیف نہ دینے وغیرہ باتوں کا بھی ذہن دیا جاتا ہے تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا اِن کاموں کو کرنے سے پہلے بھی اچھی نیت ضَروری ہے؟

جواب: کسی بھی مُباح (یعنی جائز) کام میں ثواب جبھی ملے گا جب وہ اچھی نیت سے کیا جائے گا اور جو چیز باعثِ ثواب ہے اس میں بِلانیت بھی ثواب ہے۔ اَلبتہ اس میں مزید اچھی نیتیں کر کے ثواب بڑھایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اِن کاموں میں بھی اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں۔ یاد رکھیے! اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے تو جیسی نیت ویسا اس کا پھل۔

تَسْبِیح زبان سے پڑھنا اَفضل ہے یا دِل میں؟

سُوال: ذِکر و اَذکار یا نماز کے بعد تَسْبِیحِ فاطمہ زبان سے پڑھنا بہتر ہے یا بغیر زبان ہلائے دِل میں پڑھنا افضل ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے بلوچستان سے سُوال)

جواب: جہاں کچھ پڑھنا ہوتا ہے تو وہاں زبان سے پڑھنا ضَروری ہے اور آواز بھی اتنی ہو کہ عُذر نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سُن لے۔[1] لہٰذا تَسْبِیحِ فاطمہ بھی زبان سے پڑھنی ہوگی۔

مَیِّت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے اَخراجات کا حکم

سُوال: شادی شُدہ بہنوں یا بیٹیوں کا اِنتقال ہو جائے تو ہمارے یہاں اُن کی تجہیز و تکفین کا خَرچ والدین اُٹھاتے ہیں، اِس کا کیا حکم ہے؟ نیز ان کے اِیصالِ ثواب کے لیے کی جانے والی قرآن خوانی وغیرہ میں ہونے والے اَخراجات کا کیا حکم ہے؟

جواب: مَیِّت کو کفن دینا فرضِ کفایہ ہے، یوں ہی مَیِّت کو دَفن کرنا بھی فرضِ کفایہ ہے۔[2] مَیِّت نے جو مال چھوڑا اس میں سے بھی کفن دے سکتے ہیں اور اگر خاندان میں سے کوئی دوسرا شخص اپنے طور پر کفن دینا چاہے تو وہ بھی دے سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر خاندان میں کوئی کفن دینے والا نہیں تو کوئی بھی مسلمان کفن دے دے تو فرضِ کفایہ اَدا ہو جائے

---

1. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ۱/ ۶۹۔
2. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۱- ۱۶۳۔

www.dawateislami.net

گا۔ اَلبتہ عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اُس کا کفن شوہر کے ذِمّہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقِط ہو جاتا۔(1)

نابالغ کے حصّہ سے اِیصالِ ثواب کا کھانا نہیں بنا سکتے

مَیِّت کے اِیصالِ ثواب کے لیے غُربا اور مَساکین کو کھانا کھلانا ایک مُستَحَب کام ہے۔ مَیِّت نے جو مال چھوڑا ہے اس میں سے کھانا کھلانے کے مَسائل ہیں۔ مَیِّت کے بالغ بیٹے بیٹیاں سارے وُرَثا اگر اِتفاقِ رائے سے اِیصالِ ثواب کے لیے کھانا پکانے کی اِجازت دے دیتے ہیں تو پھر جائز ہے اور اگر وُرَثا میں سے کوئی نابالغ ہے تو وہ اِجازت دے تب بھی اِیصالِ ثواب کے لیے کھانے وغیرہ کا اِہتمام نہیں کیا جا سکتا البتہ اس نابالغ کا حِصّہ الگ کرنے کے بعد باقی بالغان کی اِجازت سے اِیصالِ ثواب کے لیے کھانے پینے وغیرہ کا اِہتمام کیا جا سکتا ہے۔(2)

داڑھی کا خط بنانا کیسا؟

سُوال: داڑھی کا خط بنانا کیسا ہے؟

جواب: جہاں تک داڑھی کا خط بنانے کا مسئلہ ہے تو اس میں یہ دیکھنا ہے کہ داڑھی کی حد کہاں تک ہے؟ (پھر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہاتھوں کے اِشارے سے داڑھی کی حد بتائی کہ) وہ ہڈی جو آنکھوں کی لائن سے ملتی ہے اس کے اُوپر قلمیں اور سر کے بال ہیں اور اس کے نیچے سے داڑھی شروع ہوتی ہے۔ یہاں سے جہاں تک قدرتی بال جمتے ہیں یہ سب

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۰، حصہ: ۴۔
2. کسی شخص کا اِنتقال ہونے پر اُسے ثواب پہنچانے کے لئے وُرَثاء سوئم، دَسواں، چالیسواں، فاتحہ اور نذر و نیاز کا اِہتمام کرتے ہیں، یہ اچھے اور باعثِ ثواب اَعمال ہیں لیکن اِس میں بعض اوقات یہ غفلت بَرتی جاتی ہے کہ اِن اُمور پر ہونے والے اَخراجات مَیِّت کے چھوڑے ہوئے مال سے کئے جاتے ہیں اور اس کے وارثوں میں یتیم اور نابالغ بچے بھی ہوتے ہیں اور ان کے حصے سے بھی وہ اَخراجات لئے جاتے ہیں، حالانکہ یتیموں یا دیگر نابالغ وُرَثاء کے حصے سے یہ کھانے پکا کر لوگوں کو کھلانا ناجائز و حرام ہے بلکہ اگر یتیم یا کوئی نابالغ وارث اِجازت بھی دے دے تب بھی ان کا مال ان کاموں میں استعمال کرنا جائز نہیں لہٰذا نہایت ضَروری ہے کہ اس طرح کے کھانے صِرف بالغ وُرَثاء کی رضامندی سے ان کے حصے سے کئے جائیں، نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ جنازے کے بعد کا کھانا اور سوئم کا کھانا ہمارے ہاں کے عُرف و رواج میں دعوتِ مَیِّت کے طور پر ہوتا ہے اور یہ کھانا صِرف فقیروں کے لئے جائز ہے، مالداروں کے لئے نہیں، لہٰذا اگر بالغ وُرَثاء بھی ان کھانوں کا اِہتمام کریں تو صِرف فقراء کو کھلائیں۔ (مالِ وِراثت میں خیانت نہ کیجیے، ۲۴ تا ۲۵)

www.dawateislami.net

داڑھی ہے لیکن مذہبی لوگوں کی ایک تعداد ہے جو بھول کر جاتی ہے اور گہرا خَط بنا دیتی ہے۔ بہت سے لوگ خود کو خوبصورت بنانے کے لیے گڑھا ڈال دیتے ہیں اور یوں اپنے آپ کو خوبصورت سمجھتے ہیں حالانکہ ایک آدھ دِن بعد پھر شیو ڈبڑھ جاتی ہے اور بندہ اُلٹا بدصورت نظر آتا ہے۔ جو بال گالوں پر جمے ہوئے ہوں انہیں چھیڑنا نہیں چاہیے، کسی نے اس طرح میرا خَط بنا ہوا کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔ داڑھی کے بالوں سے اوپر چھوٹے چھوٹے اور پتلے بال آجاتے ہیں جسے لوگ روئیں بولتے ہیں اور ہماری میمنی زبان میں انہیں رُواڑی کہا جاتا ہے تو اِس طرح کے باریک بال جو داڑھی سے بالکل الگ اُگ جاتے ہیں انہیں لے سکتے ہیں لیکن اگر انہیں لیں گے تو بعد میں یہاں بھی سخت بال نکلنا شروع ہو جائیں گے۔ اس لیے میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر ضَرورت نہ ہو تو یہاں اُسترا یا بلیڈ کچھ بھی نہ لگایا جائے۔ جو لوگ داڑھی پوری نہیں مونڈتے وہ گڑھے ڈال کر تھوڑا حِصّہ مونڈ ڈالتے ہیں۔ اِسی طرح مذہبی لوگوں کی ایک تعداد ہے جو بعض اوقات عِلم رکھنے کے باوجود نچلے ہونٹ کے نیچے داڑھی کے بال لے رہی ہوتی ہے جسے بُچّی بولتے ہیں، اسے لینے کی بھی ممانعت ہے لہٰذا ان بالوں کو جُوں کے توں چھوڑ دینا چاہیے۔ البتہ اِکّادُکّا بال جو کھانے کے دَوران مُنہ میں آجاتا ہو اُسے کاٹ سکتے ہیں۔ (1)

داڑھی کا خط بنوانے میں غلطی نہ کیجیے

لوگوں کی ایک تعداد ہو گی کہ اُن کے حِساب سے اُن کی داڑھی پوری ہو گی مگر انہوں نے غَلَطیاں کی ہوئی ہوں گی، انہیں چاہیے کہ توبہ کریں اور صحیح داڑھی رکھیں۔ چہرے پر جو روئیں آجاتے ہیں ان کا خط بنانا تو جائز ہے مگر جس کو عوام خط سمجھتے ہیں اور داڑھی ایک مٹھی سے کم کر دیتے ہیں وہ جائز نہیں ہے۔ جو داڑھی ایک مٹھی سے کم کرے گا وہ گناہ گار ہو

❶...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عَرضاً اس کا بالائی حِصّہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارِج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخِل نہیں یہ بال قدرتی طور پر مُوئے رِیش (یعنی داڑھی کے بالوں) سے جُدا مُمتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مَخروطی شکل پر جانبِ ذَقن (یعنی ٹھوڑی کی طرف) جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جُدا ہوتے ہیں نہ ان میں مُوئے مَحاسِن (یعنی داڑھی کے بالوں) کے مِثل قُوّتِ نامِیہ (یعنی بڑھنے کی قُوّت) ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پَرورِش باعثِ تَشْوِیۂ خَلق و تَقْبِیحِ صورت (یعنی مخلوق کی تشویش اور چہرے کی بدصورتی کا سبب) ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۹٦)

www.dawateislami.net

گا۔ اب تو لوگوں نے داڑھی مُنڈانا کم کر دیا ہے اور چھوٹی داڑھی رکھتے ہیں اور پھر اس میں طرح طرح کی ڈیزائنگ کرتے ہیں۔ پتا نہیں کسی فلمی ایکٹر نے اِس طرح کی داڑھی رکھی ہے جسے دیکھ کر یہ اس کی نقالی کر رہے ہیں۔ یاد رہے اگر میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں گے تو جنَّت ملے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت کرتا ہے اُس کا حشر بھی اُسی کے ساتھ ہو گا۔[1] ہم پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے ہیں لہٰذا اگر ان کی پیروی کریں گے، ان کی نقالی کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ان کے پیچھے پیچھے جنَّت میں جائیں گے اور اگر فلمی ایکٹر کی نقالیاں کریں گے، ان سے محبتیں رکھیں گے، مَعَاذَ اللہ ان کی تصویریں سنبھال کر رکھیں گے اور انہیں اپنا آئیڈیل بنائیں گے تو پھر انجام خطرناک ہو سکتا ہے۔

مکڑی کو مارنا کیسا؟

سُوال: اکثر دیکھا گیا ہے کہ گھروں کے اندر کونوں میں مکڑی جالا تَن دیتی ہے، بعض لوگ ان جالوں کی صفائی کرتے ہوئے تنگ آکر مکڑی کو بھی مار دیتے ہیں، یہ اِرشاد فرمایئے کہ مکڑی کو مارنا کیسا ہے؟

جواب: مکڑی کو مارنے میں حَرَج نہیں ہے۔ مکڑی کے جالے بھی گھروں سے صاف کرنے چاہئیں ورنہ تنگدستی آتی ہے۔[2]

مَرحوم تختۂ غسل پر مُسکرا دیئے

سُوال: ایسا کیا عمل کیا جائے جس کے سبب نَزع کے عالَم میں بندے کے چہرے پر مُسکراہٹ آجائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: نَزع کے عالَم میں اللہ پاک کے نیک بندوں کے چہروں پر مُسکراہٹ کا دیکھا جانا ثابِت ہے۔ حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِنتقال کے وقت یا اِنتقال کے بعد چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ نَزع کے عالَم میں چہرے پر مسکراہٹ کا کوئی وِرد تو مجھے معلوم نہیں اور نہ ہی میں نے کہیں پڑھا یا سُنا ہے۔ ہاں جس پر اللہ پاک کی رَحمت اور اس کا کَرم ہو جائے تو مَرتے وقت اس کے چہرے پر مُسکراہٹ آجاتی ہے۔

---

1 ...... بخاری، کتاب الأدب، باب علامة حب الله...الخ، ۴/۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۸۔

2 ...... حضرتِ سیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو کیونکہ انہیں (گھروں میں لگا ہوا) چھوڑ دینا ناداری کا باعث ہوتا ہے۔ (مدارک، پ۲۰، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۴۱، ص ۸۹۳)

www.dawateislami.net

مَرحوم عَبْدُ الْغَفَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دعوتِ اسلامی کے بالکل شروع کے مبلغ تھے، اس وقت دعوتِ اسلامی دُنیا میں اتنی پھیلی نہیں تھی۔ جس طرح اِس وقت دعوتِ اسلامی میں نگرانِ شُوریٰ حاجی عمران کا مقام ہے ایسے ہی پہلے مَرحوم عَبْدُ الْغَفَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا بھی تھا۔ ان کی آواز اچھی تھی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گانے گاتے تھے۔ جب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے تو گانوں کے بجائے نعتیں پڑھنے لگے۔ اس وقت ہمارے پاس دعوتِ اسلامی کے سب سے بہترین نعت خواں یہی تھے۔ نیک اور متقی اسلامی بھائی تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی مَسائل پوچھا کرتے تھے۔ جوانی میں ان کا اِنتقال ہو گیا، مَرحوم کو غسل دیا جا رہا تھا، میں بھی غسل میں شامل ہو کر اسلامی بھائیوں کو غسل کی سُنَّتیں بتا رہا تھا۔ میں اس وقت مَرحوم کی پُشت کی طرف تھا، میرے عِلاوہ جتنے اسلامی بھائی چہرے کی طرف تھے شاید سبھی نے یہ منظر دیکھا کہ مَرحوم عَبْدُ الْغَفَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جس طرح اپنی زندگی میں مُسکرایا کرتے تھے اس طرح مُسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی۔

قبر کو پکّا کرنا کیسا؟

سُوال: قبر کو پکّا کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر کو اوپر سے پکّا کرنا جائز ہے۔ البتہ وہ زمین جس پر مَیِّت رکھی جاتی ہے وہ کچی ہونی چاہیے، میرے خیال میں اسے کوئی پکّا کرتا بھی نہیں۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحب نے فرمایا:) قبر کے اندرونی حصّے میں مَیِّت کے قریب آگ میں پکی ہوئی اِینٹیں لگانے سے بچنا چاہیے کہ ان میں آگ کا اَثر ہوتا ہے۔ اگر ایسی اِینٹیں لگائی ہوئی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کے اوپر گیلی مٹی کو لیپ دیا جائے۔

گناہوں سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اِختیار کرنے کا حکم

سُوال: جھوٹ، غیبت اور چُغلی وغیرہ عام ہے تو کیا ان گناہوں سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اِختیار کر سکتے ہیں؟ (پشاور سے سُوال)

www.dawateislami.net

جواب: گوشہ نشینی کے کچھ آداب ہیں، ہر ایک ان آداب کو نہیں جانتا۔ اس کی آفتیں بھی ہوتی ہیں۔[1] اگر کوئی عوام میں بھی آتا جاتا ہے، نماز پڑھنے کے لیے جاتا ہے، رِزقِ حلال کے لیے جدوجہد کرتا ہے اور اس کے عِلاوہ باقی وقت گھر میں رہتا ہے تو اسے گوشہ نشینی نہیں کہیں گے اگرچہ یہ اچھا کام ہے۔ بِلا ضَرورت لوگوں سے ملنے جلنے میں عموماً غیبت، بدنگاہی، بدگمانی، بدکلامی اور اس کے عِلاوہ دِیگر بہت سے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ آپس میں ملنے سے اگر کسی کے پاس روحانیت ہو تو وہ بھی مُتأثر ہوتی ہے۔ طرح طرح کے لوگوں سے چونکہ واسِطہ پڑتا ہے اور ان کے اَثرات غیر محسوس طریقے سے ایک دوسرے پر پڑتے ہیں جس کی وجہ سے روحانیت باقی نہیں رہتی اور مُعاملات خَراب ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کا عوام کے ساتھ مِلنا جُلنا رہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اِستِغفَار کی کثرت کرتا رہے تاکہ لوگوں سے ملنے کے منفی اَثرات جو ہمیں نظر نہیں آتے ان سے بچا جا سکے۔ اِستِغفَار کے کئی صیغے ہیں جن میں سے ایک اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھنا بھی ہے۔ روزانہ 70 یا 100 مَرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھ لینا چاہیے۔

اچھی بُری صحبت کے غیر محسوس اَثرات

اچھی بُری صحبت کے غیر محسوس طریقے سے اَثرات پڑ رہے ہوتے ہیں ہمیں پتا نہیں چلتا۔ اچھی صحبت والا شخص کچھ بھی نہ بولے پھر بھی اس کے اَثرات پڑتے ہیں۔ آپ نے کئی لوگوں کو یہ کہتے سُنا ہو گا کہ جب میں فُلاں سے مِلتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے، نماز پڑھنے اور گناہوں سے بچنے کو دِل کرتا ہے، فُلاں مَزار پر حاضِری دیتا ہوں تو سکون مِلتا ہے لیکن جیسے ہی میں وہاں سے نکلتا ہوں تو پھر ویسے کا ویسا ہو جاتا ہوں۔ اِسی طرح جو بُرے لوگوں مثلاً ظالموں، رِشوت خوروں، بے نمازیوں، غیبت کرنے اور گالیاں بکنے والوں کے پاس اُٹھے بیٹھے گا تو یہ لوگ اسے یہ نہیں بولیں گے کہ تو گالیاں نکال یا لوٹ مار کر، ان کے ساتھ بیٹھنے سے ہی اس کے کِردار میں بُرائیوں کے اَثرات پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ صحبت کا اَثر تو پڑتا ہی ہے۔ جتنا ہو سکے ایسے لوگوں سے بچا جائے جن کے منفی اَثرات پڑ سکتے ہوں۔ لیکن کسی کو حقیر بھی نہ جانا جائے کہ

---

[1] گوشہ نشینی کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 373 اور اِحیاءُ الْعُلُوم (مترجم) جلد 2 کے صفحہ 797 تا 884 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

میں تمہارے پاس اس لیے نہیں آتا کہ کہیں تمہارے غَلَط اَثرات مجھ پر نہ پڑ جائیں کیونکہ یہ اس کی دِل آزاری کا باعث ہے اور اپنے سے دوسرے کو حقیر جاننا یہ تکبُّر ہے اور ایسا شخص گناہگار ہے۔ ہر کام کے لیے عِلم ہونا چاہیے۔ عِلم کے بغیر اَندھا اور اَنجان دونوں برابر ہیں۔

بہر حال اگر کوئی ان بُرائیوں سے بچنے کے لیے اکیلا رہتا ہے اور عوام سے مِلتا جُلتا نہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے بلکہ جس سے ہو سکے وہ یہی کرے۔ نیکی کی دعوت دینے، اِنفرادی کوشش کرنے اور کاروبار کرنے کے لیے بے شک لوگوں میں جائے، نماز تو باجماعت مسجد ہی میں لوگوں کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ اِس کے عِلاوہ جو فارغ اَوقات ہیں ان میں بیٹھکیں لگانے اور گپ شَپ کرنے سے بچے۔ سوشل میڈیا سے بھی اِجتناب کیجیے کہ اس کی صحبت بھی اچھی نہیں ہے، اگرچہ اس کا صحیح اِستعمال بھی ہے مگر زیادہ تر غَلَط اِستعمال ہے اور یہ بات تقریباً سبھی سمجھتے ہیں لٰہذا اس سے بھی بچا جائے۔

❁❁❁

چار نصیحتیں

حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم بِن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: میں کوہِ لبنان میں کئی اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی صحبت میں رہا ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں ان چار باتوں کی نصیحت کرنا: (1) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہو گی (2) جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں بَرَکت نہ ہو گی (3) جو صِرف لوگوں کی خوشنودی چاہے گا وہ رضائے اِلٰہی سے مایوس ہو جائے گا (4) جو غیبت اور فُضُول گوئی زیادہ کرے گا وہ دِینِ اِسلام پر نہیں مرے گا۔ (مِنۡهاجُ العابِدِین، الباب الثالث، العقبة الثالثة وهی عقبة العوائق، ص۹۸)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم اپنی مجالس کو مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر آراستہ کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نُور ہو گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ پانی پینے کے بعد بچا ہوا پانی پھینک دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟[3]

جواب: بچا ہوا پانی نہیں پھینکنا چاہیے مگر افسوس ایسا کرتے ہوئے بالکل ڈر نہیں لگتا۔ پانی پئیں گے تو آدھا بچا کر پھینک دیں گے۔ بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے رکھ لیں اور بعد میں پی لیں یا کسی دوسرے مسلمان کو پلا دیں۔ اگر جُوٹھا ہے تو کیا ہوا؟! ناپاک تو نہیں ہو گیا بلکہ دوسرا مسلمان پیے گا تو اس کے لیے شِفا کا سبب بنے گا جیسا کہ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔[4] لٰہذا جُوٹھا پانی پھینکنے کے بجائے کسی نہ کسی اِستعمال میں لے لینا چاہیے۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۰ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 20 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فردوس الاخبار، باب الزای، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی، کتاب النکاح، باب الولیمۃ، ۴/۵۲۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت کا ہر قسم کے اِسراف سے بچنے کا ذہن

جب میں پانی پیتا ہوں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک ایک قطرہ ضائع ہونے سے بچانے کا اِہتمام کرتا ہوں چنانچہ پانی پی چکنے کے بعد پیالے کی دیواروں سے پیندے میں دو تین قطرے جمع ہو جاتے ہیں تو انہیں بھی پی لیتا ہوں۔ بعض اوقات پھر دیکھتا ہوں کہ ایک آدھ قطرہ اور جمع ہو گیا ہے تو اُسے بھی پی لیتا ہوں۔ مَدَنی چینل کے ناظرین نے بھی مجھے ایسا کرتے ہوئے بارہا دیکھا ہو گا۔ بہر حال پانی کے عِلاوہ بجلی اور دِیگر نعمتوں میں بھی اِسراف سے بچنے کا میرا اپنا ذہن ہے۔ پانی تو کیا مجھے ہر چیز کے اِسراف سے گویا الرجی ہے اور ہمارے گھر میں بھی اِسی طرح کا ذہن ہے کہ ہر چیز میں اِسراف سے بچنا ہے۔ بس اللہ پاک ہم سب کو عقلِ سلیم عطا فرمائے، توبہ کی سَعادت بخشے، ہم اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر کرنا سیکھ جائیں اور اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرانے والے بنیں۔ جب اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرائیں گے تو پھر اِسراف سے بچنے کی کوشش بھی کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اِسراف سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔

مُلکِ پاکستان اور دِیگر ممالک میں پانی کا بحران

سُوال: اِس وقت دُنیا بھر میں بِالْخُصُوص مُلکِ پاکستان میں پانی کی کمی ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ میرا خود ایک مُلک میں جانا ہوا تو اُس مُلک میں باقاعدہ گھروں میں مَحدود مِقدار میں پانی اِستعمال کرنے کی اِجازت ہے۔ اگر اس سے زائد پانی اِستعمال کیا تو ان کے لیے مَسائل ہوتے ہیں۔ دُنیا بھر میں بِالْخُصُوص مُلکِ پاکستان میں پانی کی بچت کے لیے مختلف اَنداز پر کام کیا جا رہا ہے۔ آپ اِس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجئے کہ ایک عام شخص پانی کی بچت میں اپنا کیا کِردار ادا کر سکتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: پانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اِس کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ یہ بھی اللہ پاک کا کَرم ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ اَہم ہوتی ہے وہ ہمارے لیے یا تو سَستی رکھی گئی ہے یا بالکل ہی مُفت جیسے ہوا، یہ زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضَروری ہے کہ آکسیجن کے بغیر آدمی زندہ نہیں رہ سکتا لیکن یہ اللہ پاک کی رَحمت سے بالکل مُفت مِل رہی ہے۔ ہوا کے

www.dawateislami.net

بعد اِنسان کو پانی کی بھی شدید حاجت ہے یہ نعمت بھی مُفت ہی مل رہی ہے۔[1] اب کہیں کہیں پانی پینے کے لیے بِک بھی رہا ہے اور جہاں جہاں پانی کی کمی ہے وہاں واٹر ٹینکر کے ذَریعے پانی خریدنا پڑتا ہے۔ بہرحال پانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اِس ایک نعمت کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اِس نعمت کو صحیح اِستعمال کرنے کے بجائے بہت ضائع کیا جاتا ہے، اتنا ضائع کیا جاتا ہے کہ بس خُدا کی پناہ! ایک چھوٹا سے پیالہ دھونا ہوتا ہے جس کے لیے آدھا پیالہ پانی کافی ہے لیکن پورا نَل کھول کر بالٹی جتنا پانی بہا دیتے ہیں اور یوں بڑی بے دَردی سے اللہ پاک کی اِس نعمت کو ضائع کرتے ہیں۔

پیالہ اور دِیگر بَرتن دھونے کا طریقہ

پیالہ دھونے کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ اِس میں چند قطرے پانی کے ڈالیں اور پھر بَرتن دھونے کے Liquid (لکویٹ) کے ایک دو قطرے ڈال کر جھاگ وغیرہ سے مَل لیں، اب ہلکا سا نَل کھول کر اس کے نیچے دھولیں تاکہ میل کچیل اور غِذا کے اَثرات صاف ہو جائیں۔ اِس طرح دھونے سے پانی بہت کم اِستعمال ہو گا۔ اگر زیادہ بَرتن دھونے ہوں تو نَل کے نیچے دھونے سے بہتر ہے کہ کسی بڑے بَرتن میں پانی نکال کر اس میں ڈبو کر دھوئے جائیں۔ پہلے بَرتن دھونے کا یہی طریقہ رائج تھا لیکن اب نَل سسٹم آ گیا ہے جو پانی کے ضیاع کا بڑا سبب ہے۔ میں جب کسی کو نَل کے نیچے کچھ دھوتے دیکھتا ہوں تو پانی کا بے دَریغ اِستعمال دیکھ کر بَرداشت نہیں کر پاتا، مجھے یہ قطعاً پسند نہیں کہ یوں ضَرورت سے زائد پانی بہایا جائے۔

گرم پانی لینے کیلئے ٹھنڈا پانی ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے؟

سردیوں میں ٹھنڈا پانی آزمائش کا سبب بنتا ہے لہٰذا گرم پانی کے لیے گیزر لگائے جاتے ہیں۔ اب گیزر سے گرم پانی حاصِل کرنے کے لیے پائپ میں موجود ٹھنڈے پانی کو بڑی بے دَردی کے ساتھ بہا دیا جاتا ہے حالانکہ تھوڑی سی توجہ کر کے یہ پانی بچایا جا سکتا ہے مثلاً کسی بالٹی میں یہ پانی نکال لیں یا پھر پائپ کا ایسا سسٹم بَنوا لیں کہ پانی زمین دوز ٹینک میں واپس چلا جائے۔ خود میں نے بھی اپنے گھر میں ایسا سسٹم بنوایا ہوا ہے، گرم ٹھنڈا پانی مِکس کرنا بھی ایک مَسئلہ ہے کہ اس میں بھی پانی بہت ضائع ہوتا ہے لہٰذا مکسچر کرنے میں بھی ایسی اِحتیاط سے کام لیں کہ بچت کی صورت بنے مثلاً مکسچر کے لیے ایسے

[1] تفسیر کبیر، پ۲، البقرة، تحت الآیة: ۱۶۴، ۲/ ۱۷۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

نَل لگوا لیے جائیں جو Automatic (یعنی خود بخود) ٹھنڈا گرم پانی مکس کر دیتے ہیں، یہ نَل اگرچہ کچھ مہنگے ہوتے ہیں لیکن پانی کے ضیاع سے بچنے کے لیے کار آمد ہیں۔

پانی ضائع کرنے والوں کو ممکنہ صورت میں سمجھایئے

کپڑے اور فَرش وغیرہ دھونے میں بھی پائپ اِستعمال کیا جاتا ہے جس کے سبب ضَرورت سے بہت زیادہ پانی بہتا ہے لیکن آہ! ان لوگوں کو بولنے، روکنے ٹوکنے اور سمجھانے والا کوئی نہیں ہے۔ مَساجد کے دھونے میں بھی بے تحاشا پانی ضائع کیا جاتا ہے مگر افسوس کوئی کسی کو بولنے والا نہیں ہوتا، حالانکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم بولیں گے تو یہ مان جائے گا اور پانی بقدرِ ضَرورت ہی اِستعمال کرے گا لیکن پھر بھی وہ نہیں بولتے کیونکہ ان کا اپنا پانی کی بچت کا ذہن نہیں ہوتا، یہ خود اس سے دَس گنا بڑھ کر پانی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ مُعاشرے میں سب ایسے نہیں ہوتے، بعض لوگوں کا اِسراف سے بچنے کا ذہن ہوتا ہے اور وہ بچتے بھی ہیں لیکن جو اِسراف سے نہیں بچتے ان کی سزا میں اگر پانی کی کمی ہوئی تو اس کا سامنا تو سبھی کو ہی کرنا پڑے گا۔ بہر حال پانی کا اِسراف بہت زیادہ ہو گیا ہے، ہو سکتا ہے کہ اِسی کی سَزا میں آج پانی کی تنگی کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ اگر اب بھی ہم نے اِسراف کی عادت ختم نہ کی تو آگے چل کر نہ جانے کیا ہو گا؟ اللہ پاک ہم سب کو عقلِ سلیم عطا فرمائے کہ ہم نعمتوں کو ضائع کرنے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مالی کِس طرح پانی ضائع کرتا ہے؟

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) پانی کی قِلَّت جو اِس وقت ایک گھمبیر مَسئلہ بنا ہوا ہے اِس کا ایک سبب ضَرورت سے زائد پانی کا اِستعمال بھی ہے۔ پانی ضائع کرنے میں جہاں گھر کے اَفراد شامل ہیں وہاں باغ کے مالی کا بھی اِس مُعاملے میں اپنا ریکارڈ ہے۔ جب وہ باغ میں پانی دے رہا ہوتا ہے تو بس وہ ہوتا ہے، پائپ ہوتا ہے اور پانی ہوتا ہے، اِس قدر پانی ضائع کرتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ پانی دینے کے دَوران اگر کوئی اسے بُلالے تو پانی بند کرنا گوارہ نہیں کرتا بلکہ یوں ہی پائپ چھوڑ کر جواب دینے کے لیے آجائے گا حالانکہ پائپ سے بڑی تیزی کے ساتھ پانی بہہ رہا ہوتا ہے لیکن مالی کو اِس بات کی

www.dawateislami.net

کوئی فکر نہیں ہوتی کہ پانی ضائع ہو رہا ہے۔

گاڑی دھونے اور دِیگر کاموں میں پانی کا اِسراف

اِسی طرح جہاں کار پارکنگ پاوَج ہوتا ہے تو وہاں ڈرائیور حضرات گاڑی دھونے میں جتنا پانی ضائع کرتے ہیں تو یہ بھی اپنی مِثال آپ ہے۔ پیٹرول پمپ پر جو کار واش کرنے والے ہوتے ہیں یہ بھی بے تحاشا پانی ضائع کرتے ہیں۔ ٹرک اَڈّوں پر جو ٹرک یا دِیگر گاڑیاں دھو رہے ہوتے ہیں وہ بھی بالٹیاں بھر بھر کر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اِس کے عِلاوہ جو لوگ گائے، بھینس اور دِیگر جانور اپنے فارم ہاؤس یا گھروں میں پالتے ہیں انہیں دھلانے میں بھی بہت زیادہ پانی اِستعمال کرتے ہیں۔ شیمپو یا صابن اِستعمال کرتے وقت بہت سے لوگ پانی بہتا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس وقت شاور یا نَل کُھلا ہوا نہیں ہونا چاہیے کہ بے جا پانی بہہ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال ہمیں اِسراف سے بچنے کی سوچ بنانی ہو گی۔ جب یہ سوچ بن جائے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم پانی، بجلی، رَقم اور وقت وغیرہ نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

امیرِ اہلِ سنَّت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟

سُوال: میں نے آپ کو کئی مَرتبہ دیکھا ہے کہ پانی کے اِستعمال میں بہت زیادہ اِحتیاط فرماتے ہیں، اگر آپ اپنی کچھ اِحتیاطیں بھی بیان فرما دیں تو آپ سے محبت کرنے والے اور چاہنے والے بھی ان چیزوں کو اِختیار کر کے پانی کی بچت کر سکیں گے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: میرا پانی کی بچت کا ذہن بہارِ شریعت کا یہ مَسئلہ پڑھ کر بنا کہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دَورانِ وُضو ناک میں پانی چڑھانے کے لیے آدھا چُلّو کافی ہے، پورا چُلّو پانی لینا یہ اِسراف ہے۔[1] اسے پڑھ کر میرا ذہن بنا کہ پانی ضَرورت کے مُطابق ہی اِستعمال کرنا چاہیے، ضَرورت سے کچھ بھی زائد لیا تو

1 …… بہارِ شریعت میں ہے: چُلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اِسراف ہو گا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چُلّو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضَرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چُلّو کافی ہے تو پورا چُلّو نہ لے کہ اِسراف ہو گا۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۳۰۲، حصہ ۲)

www.dawateislami.net

اِسراف ہو گا۔ فتاویٰ رضویہ میں کُلّی کے لیے بھی آدھا چُلّو پانی کافی لکھا ہے۔[1] لہٰذا آدھے چُلّو پانی سے کُلّی کرنی چاہیے لیکن ہمارے یہاں ایک کُلّی کے لیے کئی چُلّو پانی بہا دیتے ہیں، وہ اِس طرح کہ چُلّو بھرنے کے لیے پورا نَل کھول دیتے ہیں، اب ایک کے بجائے دَس چُلّو کا پانی بہہ جاتا ہے۔ پھر ناک میں پانی ڈالتے وقت بھی ایسے ہی پورا نَل کھول کر پانی بہاتے ہیں لیکن پھر بھی سُنَّت کے مُطابق ناک دُھلتا نہیں کیونکہ پانی ناک میں نَرم بانسے تک چڑھانا ہوتا ہے جبکہ عموماً لوگ چڑھاتے نہیں بلکہ ناک کی نوک سے لگاتے ہیں۔

یاد رکھیے! وُضو میں ناک کی نَرم ہڈّی تک پانی پہنچانا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور غسل میں فرض ہے۔ ناک کی نوک پر پانی لگانے کے سبب نہ جانے کتنے لوگوں کا غسل نہیں اُترتا ہو گا۔ نہ صحیح وُضو کرنا آتا ہے نہ غسل، بس اندھیر نگری چوپٹ راجا والا مُعاملہ چل رہا ہے۔ دِینی مُعاملات ہوں یا دُنیوی ان میں لوگوں کو دِینی معلومات حاصِل کرنے سے کوئی غَرَض ہی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام مختلف مقامات پر سات دِن کا نماز کورس کروایا جاتا ہے جس میں نماز، وُضو اور غسل وغیرہ کے مَسائل بھی سِکھائے جاتے ہیں یہ کورس کرنے کے لیے سات دِن دینے کو بھی لوگ تیار نہیں ہوتے۔ دُنیا حاصِل کرنے کے لیے تو دَس سال پڑھ کر میٹرک کی سَند لیں گے جس کی خاص ویلیو بھی نہیں اور پھر مَزید اعلیٰ تعلیم کے لیے آگے پڑھیں گے، اِس مُلک میں جائیں گے اُس مُلک میں جائیں گے، دُنیا حاصِل کرنے کے لیے وقت ہی وقت ہے مگر نماز سیکھنے اور دُرُست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا سیکھنے کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا۔

واش روم میں پانی کا اِستعمال

سُوال: واش روم میں پانی کے اِستعمال میں کیا اِحتیاطیں کی جائیں؟[2]

جواب: واش روم میں بھی پانی بقدرِ ضَرورت ہی اِستعمال کرنا چاہیے۔ آج کل واش روم میں شاور لگانے کا رَواج ہے۔ شاور دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک تو وہ شاور ہوتا ہے جس کا بٹن دبائیں گے تو پانی نکلے گا اور دوسرا شاور وہ ہے جس کا کوئی

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۷۶۵۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بٹن یا ہینڈل نہیں ہوتا، بالکل اوپن ہوتا ہے۔ نَل کُھلتے ہی پانی کی تیز دھار نکلنا شروع ہو جائے گی، اِس میں پانی روکنے کا کوئی سِسٹم نہیں ہوتا، اِس کی چھینٹیں بھی اُڑتی ہیں اور بِلا ضَرورت پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔ مجھے تو اِس سے چڑ ہے کہ اِس کو اِستعمال کیسے کریں؟ ہر صورت میں پانی ضائع ہوتا ہے۔

حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں بھی اِسی طرح کا پائپ لگا ہوتا ہے، جس کے سبب پانی ضائع ہونے سے بچانا جوئے شیر لانے (یعنی مشکل یا ناممکن کام سرانجام دینے) کے مُترادِف ہے۔ ممکن ہے کہ ہینڈل والا شاور اِس لیے اِنتظامیہ نہ لگاتی ہو کہ جلدی خَراب ہو جاتے ہیں اور ان کا یہ عُذر قابلِ سَماعت ہو بھی سکتا ہے۔ بہر حال جس بھی عُذر کے تحت یہ شاور لگائے گئے ہوں ان کے اِستعمال میں پانی ضَرور ضائع ہوتا ہے۔ اگر واش روم میں شاور کے بجائے لوٹا اِستعمال کیا جائے تو پانی کی کافی بچت ہو گی۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں بھی پہلے لوٹے ہی رکھے ہوتے تھے۔ گھروں میں بھی لوٹا سِسٹم ہی تھا، اب آہستہ آہستہ شاور کا رَواج بڑھتا جا رہا ہے۔

بارش ہونے کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟

سُوال: سوشل میڈیا پر بارش کے حوالے سے اِس طرح کی خبریں چلتی ہیں کہ فُلاں وقت بارش ہو گی، اِسی طرح محکمۂ موسمیات کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً بارش ہونے کی پیشن گوئیاں کی جاتی ہیں تو ان پر یقین کرنا کیسا ہے؟

جواب: محکمۂ موسمیات بارش ہونے کی پیشن گوئیاں کرتا ہے مگر عام طور پر لوگ اِن پیشن گوئیوں پر یقین نہیں کرتے کیونکہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ اِن کی پیشن گوئیاں غَلَط ثابِت ہو جاتی ہیں۔ (اس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا کہ) اِس طرح کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنے کی اِجازت نہیں ہے کیونکہ بارش ہونے کا قَطعی عِلم تو کسی صورت حاصِل نہیں ہو سکتا جبکہ یقین، قَطعی عِلم پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ بارش کے بارے میں جو خبریں چلتی ہیں یہ اندازے ہوتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک کو کچھ نہ کچھ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اِن خبروں میں غَلَطی ہو سکتی ہے۔ محکمۂ موسمیات والوں نے جو کہہ دیا وہ حَرفِ آخر ہے اور ایسا ہی ہو گا، کوئی بھی اِس طرح کا یقینی اور قَطعی اِعتقاد نہیں رکھتا اور نہ ایسا اِعتقاد رکھنے کی شَرعاً اِجازت ہے۔

www.dawateislami.net

کیا جہنم میں عذاب پر مامُور فرشتوں کو بھی تکلیف ہو گی؟

سُوال: جہنم میں جو فرشتے عذاب دینے پر مامُور ہوں گے کیا انہیں تکلیف ہو گی؟

جواب: جہنم میں عذاب دینے پر جو فرشتے مامُور ہوں گے انہیں خود کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ اِسی طرح دُنیا میں جو مُوذی (یعنی اِیذا دینے والے) جانور ہیں وہ جہنم میں عذاب دینے کے لیے جائیں گے لیکن خود انہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔(1) کفّار جن بُتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ بُت بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے لیکن ان بُتوں کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ بُتوں کو اِس لیے جہنم میں ڈالا جائے گا تاکہ کفار کو حَسرت بالائے حَسرت ہو کہ جن کو یہ خُدا سمجھ کر پوجتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ وہ خود کو بھی بچا نہ پائے اور ان کے ساتھ آگ میں جَل رہے ہیں۔(2)

دعوتِ اسلامی کو محبتِ رَسُول لکھنا کیسا؟

سُوال: یامُرشِدی! یہ شعر کہنا کیسا ہے؟

جَلال کو جَلالی لکھ دیا میں نے　　نبی کا غُلام ہوں غُلامی لکھ دیا میں نے

مجھ سے پوچھا کہ محبتِ رَسُول کیا ہے؟　　قلم لیا اور دعوتِ اِسلامی لکھ دیا میں نے

جواب: اِس شعر میں اَلفاظ کا کھیل ہے کہ جَلال کو جَلالی لکھ دیا اور کمال کو کمالی لکھ دیا، مجھے تو فُضُول اَلفاظ لگ رہے ہیں۔ محبتِ رَسُول دعوتِ اسلامی میں ہی منحصر تو نہیں۔ دُنیا میں کروڑوں ایسے مسلمان ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی کا نام تک نہیں سُنا ہو گا لیکن ان کے سینوں میں بھی محبتِ رَسُول ہو گی۔ اَلبتہ اگر شاعر کی مُراد یہ ہو کہ دعوتِ اسلامی میں آکر دیکھو تو پتا چلے گا کہ محبتِ رَسُول کیا ہے؟ تو یہ تاویل دُرُست ہے۔ یہ کہنا غَلَط ہو جائے گا کہ دعوتِ اسلامی ہی محبتِ رَسُول کا دَرس دیتی ہے۔ اَلبتہ دعوتِ اسلامی بھی محبتِ رَسُول کا دَرس دیتی ہے یہ کہنے میں حَرَج نہیں۔

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۵۳۵۔

2 ...... تفسیرِ قرطبی، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۹۸، ۶/۲۰۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اَطراف گاؤں میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی ضَرورت

سُوال: ٹِیل والہ جٹّاں والی چک نمبر 114، پنجاب، (پاک اَطراف سیرانی کابینہ) میں بَراہِ راست (Live) مَدَنی مذاکرہ کا سِلسلہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج (یعنی ۱۰ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 20 اکتوبر 2018 کو) ہم نے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن کے لیے جگہ بھی دعوتِ اسلامی کے نام وَقف کروائی ہے اور یہاں پر مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن کا اِفتتاح بھی ہے۔ آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اس مدرسے کی کامیابی کے لیے دُعا فرمادیں۔ نیز اطراف گاؤں میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی بہت زیادہ حاجت ہے، اِس حوالے سے مَدَنی پھول بھی اِرشاد فرمادیں تاکہ یہاں اَطراف گاؤں میں قرآنِ کریم کی تعلیم عام ہو۔

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ ٹِیل والہ میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کے اِفتتاح کی خوشخبری سُنائی گئی جس پر میری طرف سے بہت بہت مُبارَک ہو۔ مدرسہ بنالینا یقیناً بہتر اِقدام ہے لیکن اسے بھرنا بھی اَہم کام ہے لہٰذا اسے بھرنے کے لیے بھی بھرپور کوششیں کریں اور خوب خوب اَجر و ثواب کمائیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] ہر ایک کو قرآنِ کریم سیکھنا چاہیے بلکہ قرآنِ کریم کی ایک آیت کا زبانی یاد ہونا فرض ہے ورنہ تو نماز ہو گی ہی نہیں۔ سورۂ فاتحہ اور تین چھوٹی آیات کا یاد ہونا واجِب ہے۔[2] لہٰذا قرآنِ کریم کی مَخْصُوص مِقدار جو فرض یا واجب ہے وہ تو یاد کرنی ہی ہو گی، اِس کے عِلاوہ مَزید بھی یاد کرنا چاہیے۔ قرآنِ کریم جو دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اب اس کو کیا لَقب دیا جائے۔ دُنیوی اِعتبار سے ایک سے ایک پڑھے لکھے آپ کو ملیں گے لیکن ان میں ایک تعداد ہو گی جنہیں قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا ہو گا، اب جنہیں قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا تو انہیں پڑھا لکھا کیسے کہا جائے؟ ہر ایک کو قرآنِ شریف پڑھنا سیکھنا چاہیے اور جنہیں آتا ہے انہیں تلاوت کرکے اس کی بَرکتیں حاصِل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تعلیمِ قرآن عام کرنے کے لیے مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ میں بھی اِضافہ ہونا چاہیے۔ بالِغان کو قرآنِ کریم سکھانے کے

---

1. بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷۔
2. درمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ۲/۳۱۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

لیے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان بھی قائم ہونے چاہئیں تاکہ کام کاروبار کرنے والے حضرات بھی قرآنِ پاک سیکھ سکیں۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کا دورانیہ تقریباً 63 مِنٹ کا ہوتا ہے اور اس کارات میں ہی لگانا شرط نہیں بلکہ جہاں جیسی سہولت ہو، فجر، ظہر یا کسی بھی مُناسِب وقت میں مدرسہ لگانے کی تَرکیب بنالی جائے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم کی بَرکتیں ہم سب کو نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ

سُوال: آجکل والدین بچوں پر کم توجہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے کئی بچے حادثات کا شِکار ہو جاتے ہیں تو کیا پہلے بھی ایسا ہوتا تھا؟

جواب: جی ہاں! پہلے بھی ایسا ہوتا تھا چنانچہ میرے بچپن یا لڑکپن کا واقعہ ہے کہ ایک بار میں اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑا تھا کہ ہمارے گھر کے سامنے والی بلڈنگ کی پہلی منزل کی بالکونی سے ایک بچی گری جو پہلے گھر کے نیچے موجود دُکان کے چھجے سے ٹکرائی اور پھر اُچھل کر زمین پر جا گری مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ زندہ بچ گئی۔ یوں غیر محتاط انداز شروع سے ہی چلتے آ رہے ہیں مگر پہلے اتنے اَسباب نہیں تھے، اب اَسباب بڑھ گئے ہیں۔ پہلے ہم نے فریزر کا نام نہیں سُنا تھا پھر فریزر اور اِس طرح کی دِیگر چیزیں آ گئیں، بعض اوقات بچے ان میں بند ہو کر بے چارے ٹھنڈے ہو جاتے ہوں گے یا پھر فریج کے نیچے لگے ہوئے پلگ میں اُنگلی ڈال کر چپک جاتے ہوں گے۔ اِسی طرح پہلے لوہے کی وزن دار اِستری ہوا کرتی تھی جس میں لوگ کوئلے جلاتے اور کوئلوں سے اُسے گرم کر کے کپڑے اِستری کرتے تھے۔ اُس اِستری میں حادثے کا اِمکان نہ ہونے کے برابر تھا مگر پھر الیکٹرونک اِستری آ گئی جس کے سبب حادثات بڑھ گئے تو یوں جتنی تَرقیاں ہو رہی ہیں اِن ترقیوں کے باعث ہلاکتوں میں بھی اِضافہ ہو رہا ہے اور بچے بے چارے فوت ہو رہے ہیں۔ اِسی طرح پہلے گھروں میں سوئمنگ پولوں کا نہیں سُنا تھا لیکن اب گھروں میں بھی سوئمنگ پول ہوتے ہیں جن میں بچے ڈوب جاتے ہیں۔ جب بالٹی میں ڈوب کر بچے فوت ہو سکتے ہیں تو پھر سوئمنگ پول میں بدرجۂ اولیٰ ڈوب کر بھی فوت ہو سکتے ہیں بلکہ بالٹی میں گر کر ڈوبنے کے چانس کم ہوتے ہیں جبکہ سوئمنگ پول میں ڈوبنے کے چانس زیادہ ہیں۔

www.dawateislami.net

سڑک پار کرنے کا طریقہ

سُوال: سڑک کس طرح پار کرنی چاہیے؟[1]

جواب: ہم نے بچپن سے سُنا ہے کہ سڑک پار کرتے وقت بھاگنا نہیں چاہیے۔ جب بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے روڈ کے کنارے کھڑے ہو کر دونوں طرف دیکھ لیں کہ کوئی گاڑی وغیرہ تو نہیں آ رہی اور پھر روڈ پار کریں۔ بسا اوقات گاڑی دُور ہوتی ہے جس کے سبب بندہ سمجھتا ہے کہ میں گزر جاؤں گا لیکن جب وہ گزرنے لگتا ہے تو پتھر وغیرہ کے آنے، پاؤں پھسل جانے یا ہوائی چپل کی پٹی نکل جانے کے سبب روڈ میں رُکنا پڑ جاتا ہے اور یوں گاڑی اوپر چڑھ جاتی ہے۔

بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟

سُوال: بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟

جواب: بچوں کو حادثات سے بچانے کے لیے انہیں سمجھایا جائے کہ روڈ پر بھاگنا نہیں ہے بلکہ روڈ پار کروانے کے لیے کوئی نہ کوئی بڑا بچوں کے ساتھ ضَرور ہو۔ اگر والدین بچوں کو روڈ پار کرنے سے ڈراتے رہیں گے اور وقتاً فوقتاً سمجھاتے رہیں گے تو بچے حادثات کا شِکار ہونے سے بچ جائیں گے۔ جب ہمارا گھر کھوکلی اولڈ سٹی ایریا (بابُ المدینہ کراچی) میں تھا تو ہمارے گھر سے روڈ پار کر کے ککری گراؤنڈ تھا جہاں پہلے دعوتِ اِسلامی کا سُنّتوں بھرا اِجتماع ہوا کرتا تھا، میری والِدہ مجھے ککری گراؤنڈ جانے اور روڈ پار کرنے سے منع کرتی تھی جس کی وجہ سے میں روڈ پار کر کے ککری گراؤنڈ جانے سے ڈرتا تھا کہ والِدہ نے منع کیا ہے لٰہذا اگر والِدین بچوں کو اِس طرح سمجھاتے اور ڈراتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور اِس کا فائدہ ہو گا۔

❁❁❁

---

1 ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والا دونوں شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

گھریلو زندگی خوشگوار بنائیے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

شوہر کے لئے مَدَنی پھول © بیوی سے حکمتِ عَمَلی اور میانہ روی کے ساتھ نرمی والا برتاؤ رکھئے © خدانخواستہ کسی بھی قسم کی حق تلفی ہونے کی صورت میں بیوی سے مَعذِرت کرلیجئے © کھانے میں نمک کم یا زیادہ ہونے، کپڑوں کی اِستری برابر نہ ہونے وغیرہ کی صورت میں طیش میں آنے کی بجائے نرمی سے سمجھانا مفید بلکہ محبّت میں زیادَتی کا باعث ہوگا © اپنی ضرورت کے کام حَتَّی الْاِمْکان خود ہی کرلیجئے، ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے حکم چلاتے رہنا گھر کے اَمْن کو متأثّر کرتا ہے © خدانخواستہ ماں اور بیوی میں اِختِلاف ہوجانے پر اِنصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیجئے، ایسی صورت میں ماں کو جھاڑنے یا بیوی کو مارنے کے بجائے صِرف نرمی سے کام لیجئے۔ **بیوی کے لئے مَدَنی پھول** © شوہر کا ہر وہ حکم جو شریعت کے مطابق ہو ضرور بجالائیے © شوہر کا کھڑے ہو کر اِستقبال کیجئے اور اِسی طرح رُخصت بھی کیجئے © شوہر سے بے جا مُطالَبات کرنے سے بچئے اور اُن کی اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے باہر مت نکلئے © ساس اور سُسر سے والدین کی طرح عزّت واِحترام سے پیش آیئے جبکہ نند کو اپنی بہن کا درجہ دیجئے © ان سے بگاڑنے کے بجائے خدمت کرکے ثواب کی حقداری حاصل کیجئے © ساس کی جھڑکیاں ماں کی ڈانٹ سمجھ کر برداشت کرلیجئے، ورنہ جوابی کاروائی کی صورت میں گھر کا اَمْن متأثّر ہونے کا اِمکان ہے © سُسرال کی بدسُلوکی کی داستان میکے میں سنانے کے بجائے **"ایک چپ 100 سکھ"** کے اُصول پر عمل اور دعائے خیر کیجئے © گھر کے دیگر افراد کی موجودگی میں شوہر سے **"کاناپھوسی"** مت کیجئے، یوں ہی بہو کی موجودگی میں ماں اور بیٹی بھی **"کاناپھوسی"** سے بچیں، اِس طرح وسوسوں سے حفاظت ہوگی۔ **متفرق مَدَنی پھول** © میاں بیوی اپنے والدین یا گھر کے دیگر افراد کی کمزوریاں اور کوتاہیاں ایک دوسرے کو بتانے سے مکمل گریز کریں © "ہم تو برا کسی کا دیکھیں، سنیں نہ بولیں" اگر گھر میں یہ اُصول نافذ کرلیا جائے تو مدینہ مدینہ © والدین کا اِحترام ہمیشہ ہر حال میں لازم ہے © شرعی پردے کے اِہتمام کے ساتھ ساتھ گھر میں فیضانِ سنّت کا درس جاری کردیجئے © "زبان کا قفلِ مدینہ" گھر کے اَمْن کو بحال رکھنے میں بہترین مُعاوِن ہے © گھر میں کہیں سے تعویذ برآمد ہوجائے تو بلا ثُبوتِ شرعی ایک دوسرے پر اِلزام تراشی سے گریز کیجئے، کہ یہ کام شیطان کا بھی ہوسکتا ہے © گھر کے تمام افراد مَدَنی انعامات پر عمل کو مضبوطی سے تھام لیں۔ (ماخوذ از مکتوبات عطار)

رہے شاد و آباد میرا گھرانا کَرَم از پئے مصطفےٰ! غوثِ اَعظم

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص553)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالحجۃ الحرام 1439 / اگست/ستمبر 2018)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

توبہ پر اِستقامت کا طریقہ(1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق اور محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

توبہ پر اِستقامت کا طریقہ

سُوال: گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں پھر دوبارہ مبتلا ہو جاتا ہوں۔ برائے کرم گناہوں سے بچنے اور توبہ پر اِستقامت پانے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔ (سوشل میڈیا کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: سچی توبہ کرنے کے ساتھ پکا عہد کریں کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ توبہ کا جو طریقہ ہے اس کے مُطابق توبہ کریں مثلاً توبہ میں اُس گناہ کا تذکرہ ہو جس سے توبہ کرنی ہے، دِل میں ندامت و شرمندگی بھی ہو، افسوس کی کیفیت ہو کہ یہ میں نے کیا کر دیا ہے اور پھر توبہ میں Final Decision (یعنی حتمی فیصلہ) ہو کہ اب آئندہ یہ گناہ میں نے کرنا ہی نہیں ہے تب جا کر یہ سچی توبہ کہلائے گی۔ اگر توبہ کرتے وقت گناہ چھوڑنے کا اِرادہ مُتزلزِل ہو کہ چلو گناہ سے بچنے کی کوشش کر کے دیکھ لیتا ہوں، نہ بچ پایا تو دوبارہ سہ بارہ توبہ کر لوں گا تو یہ توبہ نہیں۔ لہٰذا توبہ کرنے کا Final Decision (یعنی حتمی فیصلہ) ہو کہ بس اب میں گناہ نہیں کروں گا اور پھر بچنے کی پوری کوشش بھی کی جائے جب جا کر اس کا اَثر ظاہر ہو گا اور گناہوں سے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۸ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 27 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مُعْجَمِ کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

www.dawateislami.net

بچنے میں کامیابی ملے گی۔ اگر پھر بھی گناہ سرزد ہو گیا تو اِسی طریقے سے پھر توبہ کی جائے۔

توبہ پر اِستقامت کا وَظیفہ

توبہ پر اِستقامت پانے کے لیے وَظائِف بھی پڑھتے رہیں۔ روزانہ صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) گیارہ مَرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی بَرَکت سے شیطان سے بچت رہے گی اور یوں گناہوں سے بھی حفاظت ہو گی۔[1]

پتنگ بازی کا حکم اور اِس کے نُقصانات

سُوال: پتنگ اُڑانے کا شوق بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں میں بھی پایا جاتا ہے اور یہ شوق بسا اوقات موت کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پچھلے دِنوں (22 اکتوبر 2018ء کو) بابُ المدینہ (کراچی) میں ایک اسلامی بھائی پتنگ کی ڈور گردن میں پھرنے سے زَخمی ہو گئے۔ آپ سے عرض ہے کہ پتنگ بازی کے متعلق کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیں، نیز یہ بھی اِرشاد فرما دیجیے کہ بچوں کو اِن کاموں سے روکنے کے لیے والدین کی کیا ذِمّہ داری بنتی ہے؟

جواب: پتنگ بازی کا مَرض بھی ایک نَشہ ہے۔ جب پتنگ اُڑاتے ہیں تو اس میں ایسے بدمَست ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ ہوش ہی نہیں رہتا۔ اِسی طرح جب پتنگ کٹتی ہے تو اسے لوٹنے کے لیے نوجوان ایسے مَست ہو کر بھاگتے ہیں کہ بعض اوقات حادثات کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ پتنگ اُڑانا اور اس کی ڈور لوٹنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر لوٹی گئی ڈور سے کپڑا سلا ہوا ہے تو اس کپڑے کو پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہو گی کیونکہ وہ لوٹنے والے کے حق میں حرام کی ڈور ہے۔ اصل میں یہ اس کی مِلک ہے جس کی پتنگ تھی لہٰذا اس کو لوٹنا جائز نہ تھا اور اگر لوٹ لیا تو اب اس کا اِستعمال کرنا جائز نہیں تھا۔[2]

---

1. ...... شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۲۱ ماخوذاً۔
2. ...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کَن کَیّا اُڑانا لَہو ولَعِب اور "لہو" ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: "کُلُّ لَھْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلَاثَۃٌ مسلمان کے لئے کھیل کی چیزیں سِوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔" ڈور لوٹنا نُہبٰی (لوٹ مار) اور نُہبٰی حرام ہے کہ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوٹ مار سے منع فرمایا۔ لوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے کہ اسے دے دی جائے اور اگر نہ دی اور بغیر اس کی اِجازت کے اس سے کپڑا سیا تو اس کپڑے کا پہننا حرام ہے، اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا پھیرنا واجب ہے۔ (احکامِ شریعت، حصّہ اوّل، ص۳۷)

www.dawateislami.net

بہر حال پتنگ ہر گز نہ اُڑائی جائے اور نہ ہی کٹی پتنگ لوٹنی چاہیے۔ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی اَولاد کو پتنگ نہ اُڑانے دیں بلکہ اِس کام کے لیے انہیں پیسے بھی نہ دیں۔ اگر کسی اور ذَریعے سے پتنگ حاصِل کر کے اُڑاتے ہیں تو پتا چلنے پر ان کو نَرمی اور ضَرورت پڑنے پر گرمی سے سمجھائیں تا کہ وہ اِس سے باز رہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔[1]

کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے؟

سُوال: کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے؟

جواب: مَقولہ ہے: ”طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيْتُ الْقَلْبَ یعنی مَیِّت کا کھانا دِل مُردہ کر دیتا ہے۔“ اِس سے مُراد یہ ہے کہ اِس بات کی خواہش رکھی جائے کہ کوئی مَرے اور اُس کا دَسواں، چالیسواں یا بَرسی آئے تا کہ مجھے کھانا ملے (یعنی جو لوگ مَیِّت کے کھانے کی تمنا میں مسلمانوں کی موت کے مُنْتَظِر رہتے ہیں ان کا دِل مُردہ ہو جاتا ہے)۔ کسی کی موت پر کھانا ملنے کی خواہش کرنا اچھی بات نہیں۔[2]

کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟

سُوال: اگر گھر میں کسی فَرد کی بغیر کسی وجہ کے اچانک موت ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے گھر والوں میں کوئی گناہگار ہے جس کی وجہ سے یہ ہو گیا ہے تو کیا ایسا کہنا دُرُست ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: موت تو آنی ہی ہے، چاہے وہ اچانک آئے یا بندہ بستر پر ایڑیاں رَگڑ رَگڑ کر فوت ہو۔ بہر حال موت سب کو آ کر ہی رہے گی۔ (اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا:) ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۵) ترجمۂ کنزالایمان: ”ہر جان کو موت چکھنی ہے۔“ لہٰذا موت آنے میں گناہگار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی تَعَلُّق نہیں۔ اچانک موت آنے پر یہ کہنا کہ کسی گناہگار کے سبب ایسا ہوا تو یہ لوگوں کا اپنا خیال ہے۔ اچانک موت تو بسا اوقات اچھی بھی ہوتی ہے مثلاً اچانک دیوار گر گئی اور بندہ دَب کر فوت ہو گیا تو یہ شہادت کی موت ملی۔ یوں ہی کشتی اُلٹ جانے اور ڈوب کر فوت ہونے، زَلزلے میں لوگوں کا ملبے تلے

---

1 ...... پتنگ بازی کے نُقصانات اور شَرعی اَحکامات کے مُتعلق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا 24 صفحات پر مشتمل رسالہ ”بسنت میلا“ مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَه سے ہدیۃً حاصِل کر کے خود بھی مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں میں بھی تقسیم فرمائیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۶۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دَب جانے، سیلاب آنے اور کئی اَفراد کو بہا کر لے جانے وغیرہ وغیرہ اَسباب کے ذَریعے اچانک اَموات کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔[1] اصل یہ ہے کہ جب کسی کے سانسوں کی گنتی پوری ہو جائے تو اُسے موت آجاتی ہے۔ بس اللہ پاک ہمارا اِیمان سَلامت رکھے اور ہمیں بُرے خاتمے سے بچائے۔ ہم کمزور بندے سُوال کرتے ہیں کہ اللہ پاک اِیمان وعافیت کے ساتھ ہمیں مدینۂ پاک میں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت کی موت نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے مَرنا ہے آقا گُنبدِ خضرا کے سائے میں
وطن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یَارَسُوْلَ اللہ (وسائلِ بخشش)

قبر پر سَلام کرنے کا طریقہ

سُوال: قبر پر جائیں تو کِس طرح سَلام کریں؟

جواب: جب قبرستان میں جائیں تو کعبہ کی طرف پیٹھ کرکے قبر والوں کی طرف مُنہ کرکے یوں سَلام کیا جائے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْر! یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَر یعنی اے قبر والو! تم پر سَلام ہو۔ اللہ پاک ہماری اور تمہاری مَغفِرَت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔[2] اگر کسی نیک بندے کے مَزار پر جائیں تو اُنہیں سَلام کرنے کا طریقہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ اِرشاد فرمایا کہ ان کے چہرے کی طرف سے آکر سَلام کریں کیونکہ پیٹھ کی طرف سے سَلام کیا تو ان کو مُڑ کر دیکھنے کی زَحمت ہو گی لہٰذا قدموں کی طرف سے ہوتا ہوا چہرے کی طرف آئے اور چار ہاتھ یعنی کم و بیش دو میٹر دور کھڑا ہو کر عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یعنی اے میرے آقا! آپ پر سَلام ہو۔[3]

---

1 ...... رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچانک موت غضب کی پکڑ ہے۔ (ابوداود، کتاب الجنائز، باب موت الفجاۃ، ۳/۲۵۲، حدیث: ۳۱۱۰) اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہارٹ فیل کی موت غضبِ ربّ کی علامت ہے کیونکہ اِس میں بندے کو توبہ، نیک عمل، اچھی وَصیت کا موقع نہیں ملتا مگر یہ کافر کے لیے ہے، مؤمن کے لیے یہ بھی نعمت ہے کیونکہ مؤمن کسی وقت رَبّ سے غافل رہتا ہی نہیں۔ دیکھو حضرتِ سلیمان و یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کی وفات اچانک ہی ہوئی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اچانک موت مؤمن کے لیے راحت ہے اور کافر کے لیے پکڑ۔ (مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/۴۶۲، حدیث: ۲۵۰۹۶) کہ مؤمن اس موت میں بیماریوں کی مصیبت سے بچ جاتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۴۱)

2 ...... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما یقول الرجل اذا دخل المقابر، ۲/۳۲۹، حدیث: ۱۰۵۵۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۲۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے

قبرستان والوں کو سَلام کرتے ہوئے یَا اَہْلَ الْقُبُوْر! کے اَلفاظ تو سب کہتے ہیں لیکن یَا رَسُوْلَ اللہ! یاغوث پاک! یاغریب نواز! بولنے پر شیطانی وَساوِس کا شکار ہو جاتے ہیں کہ لفظِ ”یا“ تو صِرف اللہ کے لیے بولنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب عام قبر والوں کو لفظِ ”یا“ کے ساتھ پکارنا جائز ہے تو پھر اللہ پاک کے مُقرَّب بندوں کو کیوں نہیں پکارا جاسکتا؟ یہاں یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ قبرستان والے چونکہ قریب ہیں اِس لیے انہیں پکارا جارہا ہے جبکہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم دُور ہوتے ہیں اِس لیے انہیں نہیں پکار سکتے کیونکہ قبرستان تو میلوں میل تک پھیلے ہوتے ہیں، جب کوئی بندہ ایک جگہ کھڑے ہو کر آہستہ آواز سے یَا اَہْلَ الْقُبُوْر! کہتا ہے تو اللہ پاک میلوں میل دور، مَنوں مٹی تلے دَفن قبر والوں تک اس کی آواز پہنچا دیتا ہے تو بالکل اِسی طرح وہی ربّ سینکڑوں ہزاروں میل دور تشریف فرما اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو بھی پکارنے والوں کی آواز پہنچا دیتا ہے لہٰذا وَساوِس میں آنے کے بجائے اللہ پاک کی قدرت پر یقین رکھنا چاہیے۔ اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے اور نہ چاہے تو سامنے بیٹھا بندہ بھی بہرہ ہونے کے سبب آواز سُن نہیں پاتا۔[1]

محفل میں کانا پُھوسی کرنا کیسا؟

سُوال: بعض اَفراد محفل میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے کانا پُھوسی کرتے رہتے ہیں، اِس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: موقع کی مُناسبَت سے ہی کانا پُھوسی کے بارے میں کچھ کہا جاسکتا ہے مثلاً کسی محفل میں اگر تین اَفراد ہیں اور اُن میں سے دو کانا پُھوسی کریں تو اس سے تیسرے کو اِیذا پہنچ سکتی ہے اور اُس کے ذہن میں یہ آسکتا ہے کہ شاید یہ میرے بارے میں کچھ کہہ رہے ہیں اس لیے اس کی مُمانَعت ہے۔ نیز ایسے موقع پر کانا پُھوسی کرنے سے تیسرا شخص اِحساسِ مَحرومی کا بھی شِکار ہو گا کہ یار جب دیکھو آپس میں کانا پُھوسی کرتے ہیں، میرے اوپر اِعتماد نہیں کرتے اور مجھ سے باتیں

[1] ...... مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 25 ”انبیا و اولیا کو پُکارنا کیسا؟“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

چھپاتے ہیں۔[1] محفل کے آداب کے بھی یہ مُناسِب معلوم نہیں ہوتا کہ بندہ بار بار آپس میں کانا پھوسیاں کرتا رہے۔اِسی طرح اِشاروں میں گفتگو کرنا یہ بھی دُرُست نہیں ہے۔بعض اَوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ محفل میں اپنی زبان میں گفتگو شروع کر دیتے ہیں اور پاس بیٹھے دوسرے لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا جس کے باعِث انہیں تشوِیش کا سامنا ہو سکتا ہے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جب کسی مَجلس یا محفل میں بیٹھیں تو اُسی زبان میں گفتگو کریں جسے سب سمجھتے ہوں اور بِلاضَرورت کسی اور زبان میں گفتگو کرنے سے بچیں۔ضَرورت بھی ایسی ہو کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو، نہ یہ کہ اپنی زبان میں بات چیت کرنے کا موڈ ہوا تو اسے ضَرورت بنا لیا جائے۔ البتہ وہ لوگ جو تھوڑا بہت سمجھ لیتے ہیں اور مفہوم تک پہنچ جاتے ہیں ان کے سامنے دوسری زبان میں بات کرنے سے ان کے تَشوِیش میں پڑنے کے چانس کم ہوتے ہیں۔ بہرحال دوسروں کے دِلوں میں اُترنے، ان کے دِلوں میں محبت پیدا کرنے اور انہیں اپنے قریب لانے کے لیے ہم سب کو چاہیے کہ وہ اَنداز اِختیار کریں جو بالکل صاف ہو اور کسی کے لیے بھی تکلیف، تشوِیش اور پریشانی کا باعث نہ ہو۔

ایک صَوتی پیغام کی وَضاحت

سُوال: آپ نے دوسری زبان میں بات چیت کرنے سے مُتَعَلِّق اِصلاح فرمائی تو آپ نے حج کے موقع پر اپنے شہزادے حاجی عبید رضا کو میمنی زبان میں ایک صَوتی پیغام بھیجا تھا اس کی وَضاحت فرما دیجیے۔ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: پہلے جب ہم مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کا سفر اِختیار کرتے تھے تو عام طور پر صحرائے مدینہ میں مچھلی کھاتے تھے، اِس بار[2] جب میری 16 سال بعد مدینے شریف حاضِری ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ اَب وہ نِظام اور ہوٹل جہاں پہلے ایک

---

1 ...... بِلاضَرورت کسی کی موجودگی میں اس کی اِجازت کے بغیر خُفیہ مشورہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اِس طرح مشورہ کرنے سے تیسرے شخص کو اِیذا ہو گی اور یہ تشوِیش میں مبتلا ہو گا کہ شاید یہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں یا مجھ پر بہتان لگا رہے ہیں یا مجھے اِس قابل ہی نہیں سمجھتے یا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وغیرہ۔(الحدیقة الندیة، النوع الخامس والخمسون من الانواع الستین... الخ، ٢/٣٥٥) رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں یہاں تک کہ مجلس میں بہت سے لوگ نہ آ جائیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ اس تیسرے کو رَنج پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثة... الخ، ٤/١٨٥، حدیث: ٦٢٩٠)

2 ...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سفرِ حج پر رَوانگی وطنِ عزیز پاکستان سے ٢٧ ذِیْقَعْدَۃُ الْحَرَام ١٤٣٩ھ مُطابق 10 اگست 2018ء کو ہوئی جبکہ واپسی ١٧ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ١٤٣٩ھ مُطابق 29 اگست 2018ء کو ہوئی۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مَخْصُوص اَنداز پر پکی ہوئی مچھلی ملتی تھی ختم ہو گئے ہیں اور اب نئے اَنداز پر ہوٹل بن گئے ہیں جہاں پہلے کی طرح مَخْصُوص اَنداز میں پکی ہوئی مچھلی نہیں ملتی۔ چونکہ یہ بتانے والے بہت تجربہ کار اسلامی بھائی تھے اس لیے میں نے کہا چلو کوئی بات نہیں مچھلی کے بغیر بھی زندہ رہنا ممکن ہے۔ جب (صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ میں) میرے بیٹے حاجی عبید رضا مدینۂ پاک زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا حاضر ہوئے تو انہوں نے میرے پاس وہی پہلے والے مَخْصُوص انداز پر پکی ہوئی مچھلی بھیجی تو میں نے تَعَجُّب کیا کہ شاید یہ اپنے گھر سے لائے ہوں گے کیونکہ مجھے تجربہ کار اسلامی بھائی بتا چکے تھے کہ اب مدینے شریف میں اس طرح کی مچھلی نہیں ملتی، مگر حاجی عبید رضا نے مجھے یہ پیغام دیا کہ ”مدینہ شریف کے قدیم راستے سے ہم گئے تھے تو وہاں ابھی تک وہی پُرانے اَنداز کے ہوٹل باقی ہیں جہاں اِس طرح کی مچھلیاں ملتی ہیں، ہم نے یہ مچھلی بدر شریف والے قدیم راستے میں موجود ایک ہوٹل سے خریدی تھی۔“ پتہ چلا کہ تجربہ کار بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ یوں حج کے موقع پر میں نے اپنے بیٹے حاجی عبید رضا کو مدینہ شریف کی مچھلی کھانے سے متعلق میمنی زبان میں صَوتی پیغام دیا تھا۔

بسا اوقات ہماری بھی محفل میں میمنی زبان میں بات چیت ہو جاتی ہے لیکن ہم سب کو اِحتیاط کرنی چاہیے، چونکہ اپنی زبان میں بات چیت کرنے کی عادت ہوتی ہے اس لیے بعض اوقات اپنی زبان میں بات چیت ہو جاتی ہے۔ اگر میں اور حاجی عبید رضا محفل کے عِلاوہ آپس میں میمنی زبان میں بات چیت کریں تو حَرَج نہیں مگر جب مجلس میں کریں گے تو دوسروں کو تشویش ہو سکتی ہے کہ یہ باپ بیٹے کیا باتیں کر رہے ہیں؟ بعض اوقات ایک دو لفظ دوسری زبان کے بولے جاتے ہیں جس سے دوسروں کو تشوِیش کم ہوتی ہے اور جو بولا جائے انہیں اس کا اَندازہ ہو جاتا ہے جیسے بچے کو بُلانے کے لیے ہاتھ سے اِشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ میمنی زبان میں کہا ”اِڈاں اَچ“ تو اب دوسری زبان والے بھی سمجھ جائیں گے کہ بچے کو بُلایا جا رہا ہے، اِس طرح کی باتیں Sign Language (یعنی اِشاروں میں کی جانے والی باتوں) میں شامل ہیں جن کا اُردو، پنجابی اور میمنی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

بغیر دعوت کے محفل یا وَلیمے میں شرکت کرنے کا حکم

سُوال: بغیر دعوت کے کسی کی محفل یا وَلیمے میں جانا اور کھانا پینا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: محفل اور وَلیمہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ عام محافل ہوتی ہیں تو ان میں اِنتظار کیا جاتا ہے کہ لوگ آئیں اور ایسا لگتا ہے کہ کھانے کی ترکیب بھی اس لیے کی جاتی ہو گی کہ اِس بہانے لوگ آ جائیں اور ہماری محفل کامیاب ہو جائے۔ ہمارے یہاں کامیابی کا Concept (یعنی تصوُّر) عوام زیادہ جمع کر لینے پر ہے حالانکہ حقیقت میں کامیابی عوام زیادہ جمع کر لینے پر نہیں بلکہ اِخلاص پر ہے۔ اِجتماع کی کامیابی کا پتا تو مَرنے کے بعد چلے گا کہ کامیاب ہوا تھا یا نہیں؟ اِخلاص کے ساتھ اِجتماع کیا تھا یا لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ واہ کروانے یا کسی اور مقصد کے لیے کیا تھا؟ مَرنے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ ہمارے حق میں کیا فیصلہ ہوتا ہے؟ اگر معلوم ہے کہ یہ محفل عام ہے تو وہاں جانے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہی بات وَلیمے کی تو یہ عام نہیں ہوتا، یوں ہی شادی کے کھانے اور گھروں میں کی جانے والی دَعوتیں بھی عام نہیں ہوتیں، اِن میں مَخْصُوص لوگوں کے لیے مَحْدُود کھانا پکایا جاتا ہے لہٰذا ایسی خاص دَعوتوں میں چاہے کھانا مَحْدُود ہو یا 100 دیگیں ہوں بغیر بُلائے جانا جائز نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی کی دَعوت میں بغیر بُلائے گیا تو وہ چور بَن کر گُھسا اور غارت گر بن کر نکلا۔[1] لہٰذا کسی کی دَعوت میں بن بُلائے کھانے کے لیے پہنچ جانا گناہ ہے۔

بغیر بُلائے کسی کی خاص دعوت میں نہیں گُھسنا چاہیے مگر ایک تعداد ہے جو چلی جاتی ہے اور کھانا کھا کر دَعوت کرنے والے کی حَق تلفی کرتی ہے، بعض لوگ تو اِس مُعاملے میں ایسے ماسٹر اور ماہِر ہوتے ہیں کہ خوب ٹیپ ٹاپ کر کے اور مِسٹر بن کر شادی ہالوں میں جاتے ہیں تاکہ کوئی ان کو روکے نہیں اور لڑکے والے سمجھیں کہ یہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو گا اور لڑکی والے سمجھیں کہ یہ لڑکے والوں کی طرف سے ہو گا اور یوں وہ حرام کھا کر واپس چلے آتے ہیں۔ ایسے لوگ جہنَّم کی آگ پیٹ میں بھر کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو بے وقوف بنا دیا ہے مگر مَرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کتنا لوگوں کو بے وقوف بنایا ہے! ایسے لوگوں کو اِس طرح کرنے سے توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے توبہ کرنی ہو گی۔ ایسوں کو اب مُعافی مانگتے ہوئے بھی شَرم آئے گی کہ یہ کس طرح کہیں ہم بغیر دَعوت کے گُھس گئے تھے مگر انہیں مُعافی مانگنی پڑے گی اور جتنا کھایا اس کی رَقم دَعوت کرنے والے کو دینی پڑے گی۔ ہاں! اگر وہ مُعاف کر دے تو یہ الگ بات ہے۔

---

1 ...... ابو داود، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی اجابة الدعوة، ۳/۴۷۹، حدیث: ۳۷۴۱۔

www.dawateislami.net

گھریلو نیاز میں بھی بغیر دَعوت کے نہ جایا جائے

یادرَکھیے! اگر کسی نے نیاز کا کھانا بنایا مگر وہ گھریلو نیاز ہے عوامی نہیں ہے تو اس میں بھی اگر کوئی بغیر دَعوت کے جائے گا تو گنہگار ہو گا۔ ایسا نہیں کہ نیاز کے کھانے پر سب کا حَق ہو گیا بلکہ جس نے نیاز کی وہ اس کھانے کا مالِک ہے جسے چاہے کِھلائے اور جسے چاہے نہ کِھلائے۔ بعض اوقات لوگ اِس پر تنقید بھی کرتے ہیں کہ نیاز کے کھانے سے منع کیوں کیا ہے؟ حالانکہ نیاز کرنے والے اِس سے منع کر سکتے ہیں کیونکہ وہ اِس کھانے کے مالِک ہیں۔ اِسی طرح اگر کوئی حج سے واپس آیا اور اپنے ساتھ مدینے کی کھجوریں بھی لایا تو اب اگر کسی نے اُس سے کھجوریں مانگیں کہ مجھے کھجور کا پیکٹ دے دو اور اس نے نہیں دیا تو اسے منع کرنے کا حق ہے کیونکہ وہ اس کا مالِک ہے۔ اب کوئی یہ کہتا پھرے کہ اس نے مدینے کی کھجوریں دینے سے منع کر دیا ہے تو یہ اگر غیبت کی صورت بن گئی تو اِس طرح کہنے والا پھنس جائے گا۔

خاص مَحافل میں شِرکت کرنے کی اِستثنائی صورت

سُوال: بعض اوقات بہت زیادہ قریبی تَعَلُّقات ہوتے ہیں اور یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ اپنے جانے سے دَعوت کرنے والوں کو اچھا لگے گا اور ہمیں دَعوت دینا ان کے ذہن سے نکل گیا ہو گا، جب ہمیں دیکھیں گے تو کہیں گے ہم آپ کو دعوت دینا بھول گئے تھے اچھا ہوا کہ آپ خود آ گئے۔ اِسی طرح بسا اوقات عقیدتوں اور محبتوں والا مُعاملہ ہوتا ہے اور یہ ذہن بنتا ہے کہ فُلاں کی دَعوت میں جائیں گے تو وہ خوش ہو جائے گا تو اِس طرح کی صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے؟

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ایسی صورت میں بہت غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات یہ خوش فہمی ہوتی ہے کہ ہمارے جانے سے وہ خوش ہو جائے گا حالانکہ حقیقت میں وہ خوش نہیں ہوتا ہو گا لہٰذا عافیت نہ جانے میں ہی ہے۔ ہاں اگر بالکل ہی اپنائیت ہے اور واضح قرائن ہیں کہ یہ مجھے دَعوت دینا بھول گیا ہے جیسا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی قریبی دوست کی شادی ہوتی ہے اور عام طور پر آنا جانا کھانا پینا ایک ساتھ ہوتا ہے تو اب معلوم ہے کہ وہ واقعی دَعوت دینا بھول گیا ہے تو اس کی شادی کی دَعوت میں شرکت کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ ایسا میرے ساتھ بھی ہو چکا ہے۔ چنانچہ میری شادی کے

www.dawateislami.net

بعد (سَیِّد عبدُ القادِر ضیائی) باپو شریف رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے مجھ سے کہا تھا کہ تم نے مجھے شادی کی دَعوت نہیں دی تھی لیکن میں آیا تھا، باپو شریف تو میرے ساتھ ہوتے تھے اور میں واقعی اِن کو دَعوت دینا بھول گیا تھا اور اگر باپو شریف نہ آتے تو مجھے محسوس ہوتا کہ باپو نہیں آئے۔ اِس طرح بہت قریبی آدمی ہو تو بغیر بُلائے اُس کے یہاں جانے میں گنجائش رہتی ہے اور جانا مُفید بھی ہوتا ہے لیکن ایسی دَعوت میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کرنے میں نفس کا عمل دَخل نہ ہو ورنہ یہ گُل کِھلائے گا، بھول کروائے گا اور گناہ میں پھنسوائے گا۔ یاد رکھیے! نفس کی راہ نمائی بڑی خطرناک ہوتی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مالدار کو اچھا لگانے کے لیے تو چلے جائیں اور غریب دَعوت دے تب بھی نہ جائیں۔

اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کی تَرغیب

سُوال: اس ہفتے (۱۸ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ اکتوبر 2018) مُطالعہ کرنے کے لیے رِسالہ اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کا اِعلان ہوا ہے، اِس رِسالے میں عَرَبی میں وَظائف، ان کے تَراجم اور فَضائل تحریر ہیں، ایک تعداد پڑھنے والوں اور والیوں کی ایسی بھی ہوتی ہے جو یہ وَظائِف دُرُست نہیں پڑھ سکتی اب ایسوں کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا صِرف اُردو پڑھنے سے رِسالہ پڑھنا شمار کر لیا جائے گا یا ایسوں کے لیے آپ آڈیو سُننے کی تاکید فرماتے ہیں؟

جواب: جو دُرُست وَظائف نہیں پڑھ سکتے انہیں آڈیو سُن لینی چاہیے۔ اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ یہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے اُن اَوراد و وَظائِف کا مجموعہ ہے جو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے شہزادے حُجَّۃُ الْاِسْلَام مولانا حامِد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ان اَوراد و وَظائِف کو جمع کیا ہے۔ اِس رِسالے کو پڑھنے کی تَرغیب اِس لیے دِلائی گئی ہے تاکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اِن اَوراد و وَظائف کا پتا چلے اور وہ اپنی اپنی سہولت کے مُطابق اس میں سے کچھ اَوراد و وَظائِف مُنْتَخَب کر لیں اور آئندہ اس میں سے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھتے رہیں۔ جو پڑھ نہیں سکتے وہ بولتا رِسالہ بھی سُن سکتے ہیں لیکن پڑھنے کا فائدہ اپنی جگہ پر ہے۔ عَرَبی بھی ساتھ ساتھ پڑھی جائے اِنْ شَآءَ اللّٰه اِس کی بَرکتیں حاصِل ہوں گی۔ اَلْبَتَّہ جو صحیح نہیں پڑھ سکتا وہ صِرف سُننے پر ہی اِکتفا کرے۔ (شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس رِسالے کو پڑھنے والوں اور والیوں کو جو دُعا دی ہے وہ یہ ہے:) یَا اللّٰه! جو کوئی یہ رِسالہ اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ صفحہ 12 سے صفحہ 38 تک

www.dawateislami.net

پڑھ یا سُن لے دونوں جہانوں کی بھلائیاں اس کا مُقدَّر کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خزاں پھٹک نہ سکے پاس، دے بہار ایسی
رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یاربّ (وسائلِ بخشش)

جنَّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے

سُوال: کیا جنَّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے؟

جواب: جنَّت میں صِرف سَر، پلکوں اور بھنووں کے بال ہوں گے، اِس کے عِلاوہ جنتیوں کے جِسم پر کہیں بھی بال نہیں ہوں گے۔(1)

تین دِن راہِ خُدا کیلئے اور 27 دِن دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟

سُوال: ہمارے یہاں مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی یوں تَرغیب دِلائی جاتی ہے کہ تین دِن راہِ خُدا کے لیے رکھیں اور 27 دِن دُنیا کے لیے، حالانکہ اِنسان 27 دِن کسبِ حَلال کما کر گھر والوں کے اَخراجات پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی رضا والے کام بھی کر رہا ہوتا ہے، جبکہ مَدَنی قافلے میں بھی تو ایسا نہیں ہے کہ کوئی تین دِن کسی قسم کی کوئی شَرعی غَلَطی نہ کرے، اِس کے باوجود یہ کہنا کہ تین دِن راہِ خُدا کے لیے اور 27 دِن دُنیا کے لیے، اِس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: تین دِن راہِ خُدا کے لیے اور 27 دِن دُنیا کے لیے یہ تَرغیب کے لیے کہا جاتا ہے اور اِس کا یہ مَطلب نہیں ہوتا کہ 27 دِن میں کیا جانے والا کوئی بھی کام اللہ کے لیے نہیں ہوتا یا 27 دِن تک آپ اپنی آخرت کو نُقصان پہنچانے والے کاموں میں لگے رہیں اور صِرف تین دِن آخرت کی بہتری کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر کریں۔ ورنہ 27 دِن تو کیا اِنسان کا ایک سانس بھی اِس طرح نہیں گزرنا چاہیے جس سے اس کی آخرت کو نُقصان پہنچ رہا ہو۔

بہر حال یہ تَرغیب دِلانے کا ایک اَنداز ہے اور اِس کا مَطلب یہ ہوتا ہے کہ 27 دِن آپ اپنی نوکری اور کاروبار وغیرہ

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۵۹، حصہ: ۱۔

www.dawateislami.net

کرتے رہیں اور تین دِن اپنی اِن مَصروفیات کو چھوڑ کر راہِ خُدا میں سفر کریں۔ حج و عمرہ کے لیے اِنسان جاتا ہے تو اُس وقت بھی وہ دُنیوی کام نہیں کرپاتا، دُنیوی کاموں کو چھوڑ کر ہی جاتا ہے۔ اِسی طرح جو عاشقانِ اَولیا بغداد شریف، اجمیر شریف اور دِیگر مقامات پر مَزاراتِ اَولیا پر حاضِری دینے کے لیے جاتے ہیں وہ بھی دُنیوی کام کاج چھوڑ کر ہی جاتے ہیں لٰہذا تین دِن راہِ خُدا کے لیے اور 27 دِن دُنیا کے لیے کہنے میں کوئی حَرج نہیں۔

فجر کی نماز دِن کی نماز ہے

سُوال: فجر کی نماز کا شُمار دِن کی نماز میں ہوتا ہے یا رات کی نماز میں؟

جواب: فجر کی نماز کا شُمار دِن کی نماز میں ہوتا ہے۔[1]

مکروہِ تحریمی اور حَرام میں فرق

سُوال: مکروہِ تحریمی اور حَرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: مکروہِ تَحریمی واجِب کے مُقابِل ہوتا ہے، جبکہ حرام فرض کے مُقابِل ہوتا ہے۔ مکروہِ تَحریمی اَفعال بھی ناجائز و گناہ ہوتے ہیں۔ مَزید تعریفات اور معلومات حاصِل کرنے کے لیے بہارِ شریعت جلد اوّل کے دوسرے حصے کا مُطالعہ کیجیے۔[2]

قبر سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: سُنا ہے اگر کسی کے اِنتقال پر قبر کھودی جائے تو وہ قبر اس مَیِّت کا اِنتظار کرتی ہے اور اگر اِنتقال پر قبر نہ کھودی

---

1 ...... جیسا کہ پارہ 12 سورۂ ہود کی آیت نمبر 114 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”اور نماز قائم رکھو دِن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصّوں میں۔“ اِس آیتِ کریمہ کے تحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: دِن کے دو کناروں سے صبح و شام مُراد ہیں۔ زَوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخِل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصّوں کی نمازیں مَغرب و عشا ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ:۱۱۴، ص۴۳۸)

2 ...... حَرامِ قَطعی: یہ فرض کا مُقابِل ہے، اس کا ایک بار بھی قَصْداً کرنا گناہِ کبیرہ و فِسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔ مکروہ تَحْرِیمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا اِرتکاب کبیرہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۸۳، حصہ:۲)

www.dawateislami.net

جائے تو وہ مَیِّت قبر کا اِنتظار کرتی ہے کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: ایسا کچھ بھی نہیں ہے، اَلبتہ بعض رِوایات میں یہ موجود ہے کہ قبر روزانہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! کیا تو مجھے بھول گیا؟ یاد رَکھ! تو عنقریب میرے اندر آئے گا، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں اندھیرے کا گھر ہوں، میں تنہائی اور وَحشت کا گھر ہوں۔[1] حدیث شریف کے مُطابق قبر روزانہ اِس طرح نِدا کرتی ہے حالانکہ اسے ابھی کھودا نہیں گیا ہوتا بلکہ کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون کہاں دَفن کیا جائے گا۔ زمین میں دَفن ہونا نصیب ہوگا بھی یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی دَرندہ کھا جائے اگر ایسا ہوا تو اس کے لیے اسی دَرندے کا پیٹ ہی قبر قرار پائے گا اور منکر نکیر کے سُوالات بھی وہیں ہوں گے۔ اِسی طرح جو لوگ لمبے عرصے کے لیے بَحری سفر پر جاتے ہیں اگر ان میں سے کسی کا اِنتقال ہو جائے تو وہ لوگ وہیں اس کو غُسل اور کفن دینے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں پھر اسے کسی وزن دار چیز سے باندھ کر سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔ ممکن ہے اس کے جسم کو مچھلیاں اور سمندری جانور کھا جاتے ہوں۔ یہاں بھی بظاہر قبر نہیں ہوتی مگر سمندر ہی اس کی قبر بن جاتا ہے۔[2] لہٰذا یہ کہنا کہ قبر کھودی گئی ہے تو وہ مَیِّت کا اِنتظار کرتی ہے اور اگر نہیں کھودی گئی تو مَیِّت اُس کا اِنتظار کرتی ہے یہ بالکل دُرُست نہیں۔

مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں

سُوال: اگر معلوم ہو کہ قبرستان میں قبروں کے نشانات ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو جو لوگ مَیِّت کو دَفنانے کے لیے اس راستے پر سے چل کر جاتے ہیں، کیا ان کا جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یقینی طور پر معلوم ہو کہ اِس جگہ قبروں کے نشانات مِٹا کر راستہ بنایا گیا ہے تو اس پر چلنا حرام ہے۔[3] بلکہ صِرف شُبہ ہے تب بھی اس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔[4] البتہ تین چار آدمی جو مَیِّت کو دَفن کریں گے صِرف انہیں ضَرورتاً

---

1 ...... معجم اوسط، باب المیم، ۶/ ۲۳۲، حدیث: ۸۶۱۳۔

2 ...... الحدیقۃ الندیۃ، الباب الثانی، ۱/ ۲۶۶ ماخوذاً۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب القول مرجح علی الفعل، ۱/ ۶۱۲۔

4 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، ۳/ ۱۸۳۔

www.dawateislami.net

جانے کی اِجازت ہے۔[1] ان کے عِلاوہ جو دِیگر لوگ مَیِّت کے ساتھ جُلُوس کی صورت میں ہوتے ہیں وہ اس راستے پر نہیں جاسکتے۔ اگر کسی کو معلوم ہی نہ ہو اور نہ ہی کسی قسم کا شک وشُبہ ہو کہ قبرستان میں قبروں کے نشانات ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو اب جانے میں حَرَج نہیں۔[2]

کسی کام میں نیت کرنا کب مُفید ہوتا ہے؟

سُوال: نیک کام کرنے کے دَوران یا نیک کام کرنے کے بعد نیت کر سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جب نیک کام مکمل کر لیا تو اب نیت کا محل ہی باقی نہ رہا لہٰذا اب نیت نہیں کر سکتے۔ ہاں! اگر کوئی نیک کام کر رہا ہے اور وہ ابھی ختم نہیں کیا تو دیکھا جائے گا کہ وہ کس قسم کا کام ہے، کیونکہ بعض کاموں کو شروع کرنے کے بعد نیت کرنا دُرُست ہے بعض میں نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کھانا کھا رہا ہے جو ایک مُباح (یعنی جائز) کام ہے لیکن قیامت کے دِن اس کا حِساب ہو گا۔ اگر اس نے کھانا شروع کرنے سے پہلے نیت نہیں کی تو یاد آنے پر نیت کر سکتا ہے، جو کھا چُکا وہ تو بغیر نیت کے ہی کھانا کہلائے گا مگر جو باقی بچا ہے اس میں نیت دُرُست ہو گی۔ وہ یہ نیت کر لے کہ میں عبادت پر قوت حاصِل کرنے کے لیے کھانا کھا رہا ہوں۔

وہ اَعمال جن میں عمل شروع کرنے سے پہلے نیت کرنی ہوتی ہے مثلاً نماز، نماز شروع کرنے کے بعد نیت نہیں کی جا سکتی لہٰذا پہلے ہی نیت کرنی ہو گی۔ اِسی طرح زکوٰۃ کی اَدائیگی کا بھی مَسئلہ ہے کہ اگر کسی نے زکوٰۃ کی رَقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی مگر دینے کے بعد یاد آیا کہ زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی تو اب نیت کا محل اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ رَقم مستحقِ زکوٰۃ کے ہاتھ میں رہے گی، اگر اس نے وہ رَقم ہلاک کر دی یعنی اس کو اِستعمال کر لیا تو اب زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ

---

1. قبرِستان میں مَیِّت کے لیے قبر کھودنے یا دَفن کرنے جانا چاہتے ہیں، بیچ میں قبریں حائل ہیں، اس حاجت کیلئے اِجازت ہے، پھر بھی جہاں تک بَن پڑے بچتے ہوئے جائیں اور ننگے پاؤں ہوں، ان اَموات (یعنی قبر والوں) کیلئے دُعاواِستِغفار (یعنی مَغفِرت کی دُعائیں) کرتے جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۴۷)

2. قبورِ مُسلِمین پر چلنا جائز نہیں، بیٹھنا جائز نہیں، ان پر پاؤں رکھنا جائز نہیں، یہاں تک کہ ائمہ نے تَصرِیح فرمائی ہے کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہوا اس میں چلنا حرام ہے اور جن کے اَقربا ایسی جگہ دَفن ہوں کہ ان کے گِرد اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ممکن نہ ہو، دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۸۰)

www.dawateislami.net

کی نیت نہیں کر سکتا کہ محل فوت ہو گیا۔[1] مثلاً کسی مستحق زکوٰۃ کو 1000 روپے دیئے، وہ یہ رَقم لے جانے لگا تو خیال آیا کہ زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی تو اب نیت کرنا دُرُست ہے کیونکہ اس نے ابھی تک وہ رَقم خرچ نہیں کی اور اگر وہ رَقم خرچ کر دیتا تو نیت کا محل باقی نہ رہنے کی وجہ سے نیت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

یوں ہی بعض روزوں میں پہلے سے نیت کرنا ضَروری ہوتا ہے مثلاً نذرِ غیرِ مُعَیَّن اور قضا روزوں کے لیے صبحِ صادق سے پہلے نیت کرنا ضَروری ہے۔[2] جبکہ بعض روزوں میں صبحِ صادق کے بعد بھی نیت کی جا سکتی ہے جیسے رَمَضانُ المبارک، نذرِ مُعَیَّن اور نفلی روزوں میں صبح صادق کے بعد نِصفُ النَّہار شَرعی[3] یعنی سورج کے سر پر پہنچنے سے پہلے پہلے تک نیت کی جا سکتی ہے جبکہ صبحِ صادق کے بعد سے اب تک جان بوجھ کر کچھ کھایا پیا نہ ہو۔[4]

(**اِس** موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنَّت نے نذرِ مُعَیَّن اور نذرِ غیرِ مُعَیَّن کی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ) نذرِ غیرِ مُعَیَّن کی مثال یہ ہے جیسے کسی نے مَنَّت مانی کہ میں رَجَبُ الْمُرَجَّب میں تین روزے رکھوں گا اور کوئی دِن مُعَیَّن نہیں کیا تو رجب کے کوئی سے بھی تین دِنوں میں روزے رکھ سکتا ہے لیکن اس کے لیے صبحِ صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضَروری ہے۔ اور اگر کسی نے دِن مُعَیَّن کر کے مَنَّت مانی جیسے کہا کہ میں 25، 26 اور 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھوں گا تو اس میں صبحِ صادق سے لیکر نِصفُ النَّہار شَرعی سے پہلے تک نیت کرنے کی گنجائش ہے اور دِن میں نیت کرتے وقت یہی نیت ہو کہ میں صبحِ صادق سے روزہ دار ہوں۔[5]

❁❁❁

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۸۸۶، حصہ: ۵ ماخوذاً۔
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۹۷۱، حصہ: ۵ ماخوذاً۔
3. طلوعِ صبحِ صادق سے غُروبِ آفتاب تک کے نِصف کو نِصفُ النَّہار شَرعی کہتے ہیں، اِسی کا دوسرا نام ضَحوۂ کُبریٰ ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/ ۸۵)
4. بہارِ شریعت، ۱/ ۹۶۷، حصہ: ۵ ماخوذاً۔
5. بہارِ شریعت، ۱/ ۹۶۸، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

دُھوپ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت سورج بھی ہے اور اس کی دُھوپ (Sunlight) میں کثیر فوائد رکھے گئے ہیں، جسمِ انسانی کی صحّت کیلئے دُھوپ کا اَہم کردار ہے، ایک کہاوت ہے: ”جس گھر میں سورج داخِل نہیں ہوتا اُس میں ڈاکٹر داخِل ہوتا ہے۔“ بے شُمار جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو دُھوپ اور تازہ ہوا سے مَر جاتے ہیں ☆ سورج کی اَلٹرا وائیلٹ شُعاعیں (Ultra Violet Rays) جب انسانی جِسْم پر پڑتی ہیں تو کھال میں سویا ہوا وِٹامن D بیدار ہو کر مُتَحَرِّک (Active) ہوتا اور وِٹامن ڈی 3 (Vitamin D3) میں تبدیل ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے جو کہ آنتوں سے کیلشیم اور فاسفورَس (Phosphorus) کو خون کے اندر جذب کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ دونوں چیزیں ہماری ہڈّیوں کی صحیح نَشوونُما کیلئے بے حد ضَروری ہیں ☆ سورج کی وہ شُعاعیں جو بند کھڑکیوں کے شیشے سے پار ہو کر انسانی جسم تک پہنچتی ہیں ان میں اَلٹرا وائیلٹ شُعاعیں نہیں ہوتیں جو سوئے ہوئے وِٹامن ڈی 3 کو بیدار کر کے کارآمد بنا سکیں ☆ 6 ماہ سے 2 سال کی عمر کے درمیان بچّوں کی ہڈّیاں تیزی سے بڑھتی ہیں۔ اگر ہڈیوں کی صحیح نشوونُما نہ ہو تو ان میں ”رِکٹس“ نامی بیماری پیدا ہوتی ہے، جس کی سب سے بڑی وجہ تنگ مَحَلّوں اور چھوٹی چھوٹی گلیوں کے اندر بڑی بڑی عمارتوں کے بند گھروں میں رہائش ہے کہ جہاں سورج کی اَلٹرا وائیلِٹ شُعاعیں (Ultra Violet Rays) صحیح طور پر انسانی جِسْم تک نہیں پُہنچ پاتیں اور نتیجتاً بچّہ اس بیماری کا شکار ہو سکتا ہے ☆ بچّوں کو آئندہ کی مصیبتوں سے بچانے کیلئے ضَروری ہے کہ ایک یا دو ماہ کی عمر ہی سے مناسب دُھوپ مُہَیّا کی جائے نیز 4 ماہ کی عُمر سے غِذا میں انڈے کی زَرْدی بھی استِعمال کروائی جائے ☆ وٹامن D3 کی کمی کی وجہ سے کُولھے کی ہڈّی کی صحیح نشوونُما نہیں ہوتی اور یہ بجائے پھیلنے کے سُکڑ جاتی ہے جس سے عورت کو بچّے کی وِلادت کے وقت طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے اور آخرکار آپریشن کرنا پڑتا ہے۔

دُھوپ حاصِل کرنے کا طریقہ طُلوعِ آفتاب کے فوراً بعد اور غُروبِ آفتاب کے آخری لمحات میں کم اَز کم بارہ مِنَٹ کیلئے (موسم کے لحاظ سے وقت میں کمی بیشی کرکے) بچّے کو ایسی جگہ لِٹائیے یا بٹھائیے جہاں مکمَّل دُھوپ آتی ہو، ہر عُمر میں دُھوپ کھانا ضَروری ہے لہٰذا اِنہیں اَوقات میں ہر ایک کو اتنی دیر تک مکمَّل دُھوپ میں رہنا چاہئے کہ کھال گرم ہو جائے۔ بیان کردہ اَوقات بہترین ہیں، اگر نہ بَن پڑے تو دن بھر میں کسی بھی وَقت میں کچھ نہ کچھ دُھوپ حاصِل کر لینی چاہئے۔ اگر چھاؤں میں ہوں اور دُھوپ آنی شروع ہو جائے تو کچھ دُھوپ اور کچھ چھاؤں میں مَت بیٹھئے بلکہ وہاں سے ہَٹ جائیے یا مکمَّل دُھوپ میں آجائیے یا مکمَّل چھاؤں میں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں اگر کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور اُس پر سے سایہ ہَٹ جائے اور اس کا کچھ حصّہ دُھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو اُس کو چاہئے کہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو۔“ (ابوداؤد، 4/338، حدیث: 4821) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ 1440/جنوری 2019)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دَس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟

سُوال: جب مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ملا تو میں آپ کا مُرید بنا اور پھر آپ کی زبان سے پہلی بار اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کا ذِکر سُنا، اِس سے پہلے اعلیٰ حضرت کا نام سُننا یاد نہیں پڑتا یا اگر سُنا تھا تو توجہ نہیں ہوگی۔ یوں میری طرح ایسے لاکھوں اِسلامی بھائی ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی میں آکر آپ کے بیانات کے ذَریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کا نام اور تعارُف سُنا ہو گا۔ اب اگر کوئی مجھ سے سُوال کرے کہ اعلیٰ حضرت کا نام کیسے سُنا اور تعارُف کیسے ہوا؟ تو میں جواب دوں گا کہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے ذَریعے۔ اب اگر یہی سُوال کوئی آپ سے کرے کہ آپ کو اعلیٰ حضرت کا نام کیسے پتا چلا، اِس قدر وارفتگی اور محبت کیسے ملی تو آپ کیا جواب دیں گے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو محلے کی بادامی مسجد (کوگلی میٹھادر اولڈ سٹی بابُ المدینہ کراچی) سے دُرُود و سَلام اور نعتوں کی آوازیں سُنیں۔ چونکہ بچہ سادہ لوح (یعنی سادہ تختی کی مانند) ہوتا ہے تختی پر جو لکھا جائے وہ نقش ہو جاتا ہے تو

1 ...... یہ رِسالہ ۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 3 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی... الخ، ص ۱۷۲، حدیث: ۹۱۲۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بچپن میں نعت و دُرُود والا ماحول ایسا ذہن میں رَچا بسا کہ اب تک باقی ہے۔ اگر محلّے کی مسجد میں عاشقانِ رَسول کی اِنتظامیہ ہو یا امام عاشقِ رَسُول ہو تو وہ عشقِ رَسُول کے جام بھر بھر کر تقسیم کرے گا اور اگر مُعاملہ اِس کے اُلٹ ہوا تو اب اَثر بھی اُلٹا پڑے گا اور عَقائِد میں خرابی ہو سکتی ہے۔ عَقائِد میں خرابی ہو اللہ پاک اس سے پہلے اِیمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارُف

بادامی مسجد کی اِنتظامیہ کے ایک فَرد حاجی زَکریا گونڈل کے میمن تھے۔ گونڈل ہند گجرات کا ایک شہر ہے جہاں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ میری حاضری ہوئی تھی۔ وہاں کے اِسلامی بھائیوں نے بتایا تھا کہ یہاں ایک بھی بدمذہب نہیں ہے جتنے بھی کلمہ گو ہیں سب کے سب عاشقانِ رَسُول ہیں۔ ایک بار میں اسی بادامی مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھا تھا کہ حاجی زَکریا مَرحوم نے دَورانِ گفتگو اعلیٰ حضرت کا نام لیا اور مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہا۔ اب میری عمر اُس وقت تقریباً نو سال تھی لیکن اتنی سمجھ تھی کہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کسی وَلی کے نام کے ساتھ ہی بولا جاتا ہے کیونکہ ہم میمنوں کے گھروں میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا ذِکر کثرت سے ہوتا ہے اور ان کی نیاز اور ان کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بولنے کا اِلتزام کیا جاتا ہے لٰہذا حاجی زَکریا سے اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سُن کر میں چونکا کہ کیا یہ بھی کوئی وَلی ہیں جو ان کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لگایا ہے؟ اِس پر حاجی زَکریا نے اعلیٰ حضرت کا اچھے اَلفاظ کے ساتھ تَعارُف کروایا کہ یہ بہت نیک آدمی اور بہت بڑے وَلِیُّ اللہ تھے۔ یوں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا پہلا تَعارُف ہوا۔

اعلیٰ حضرت کی مَعرِفت کا بیج تناور دَرخت بن گیا

اس سے پہلے اَشعار میں رضا رضا سُنتا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں پڑتی تھی کہ یہ رضا کون ہیں؟ لیکن پھر اُس دِن پتا چلا کہ یہ رضا کوئی عام شاعر نہیں بلکہ بہت بڑی شخصیت کے مالِک ہیں۔ پھر دِن گزرتے گئے اور حاجی زَکریا نے رضا کی حقیقت اور مَعرِفت کا جو بیج بویا تھا وہ اندر جڑ پکڑتا گیا اور 60 سال کے عرصے میں بڑھتے بڑھتے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تناور دَرخت بن گیا ہے۔ تحدیثِ نعمت کے لیے کہہ رہا ہوں کہ آج ایک دُنیا ہے جو اِس دَرخت کا پھل کھا رہی ہے اور رضا رضا پکار رہی ہے۔

www.dawateislami.net

بس یہ اللہ پاک کی رَحمت اور اس کا کَرم ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ جس طرح اس نے دُنیا میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فیوض وبَرکات سے ہمیں مالا مال فرمایا آخرت میں بھی ان کی بَرکات سے ہمیں محروم نہ کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت سے مُتأثر رہنے پر اِستقامت پانے کا سبب

سُوال: اِنسان کسی سے مُتأثر ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات مستقل مُتأثر رہتا نہیں ہے۔ مُتأثر ہونا یہ اپنی جگہ پر ہے لیکن مستقل طور پر کوئی کسی سے مُتأثر رہے یہ ایک الگ موضوع ہے۔ آپ کے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ذاتِ مُبارَکہ سے مُتأثر ہونے اور پھر اِس پر اِستقامت پانے کے اگر کوئی اَسباب ہوں تو بیان فرما دیجئے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اصل میں یہ اپنی اپنی قسمت کی بات ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری خوش نصیبی کہ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے مُتأثر ہو گیا اور پھر یہ عقیدت دِن بدن بڑھتی چلی گئی۔ جب میں نے جوانی کی دَہلیز پر قدم رکھا تو کسی لائبریری کا ممبر بن گیا۔ وہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فتاویٰ کے مجموعے مثلاً اَحکامِ شَریعت، عِرفانِ شریعت اور ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت وغیرہ لیتا اور انہیں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا کہ اگر یہ ختم ہو گئی تو پھر کیا پڑھوں گا؟ بس یہ میرے جذبات تھے اور ان مختصر کُتُب میں شَرعی مَسائل پڑھ کر مجھے اتنا مَزہ آتا تھا کہ بس پڑھتا چلا جاتا۔ پتنگ اُڑانا کیسا ہے؟ جھینگا کھانا کیسا؟ اِس طرح کے دِلچسپ مَسائل جو عموماً عوام کو معلوم نہیں ہوتے انہیں پڑھ کر لُطف آتا۔ فتاویٰ رضویہ شریف کا تو شاید اس وقت نام بھی نہیں سُنا تھا۔ بہر حال اللہ پاک نے بڑا کَرم کیا کہ اپنے وَلیِّ کامل، عاشقِ رَسول اور عظیم عالِمِ دِین و مُفتیِ اِسلام کا دامن عطا فرمایا۔ عالِم اور مُفتی تو اور بھی بہت ہیں مگر احمد رضا جیسا کوئی نہیں۔ آخری دو چار صَدیوں میں آپ جیسا کوئی پیدا ہوا ہو میری معلومات میں نہیں ہے۔ اِس بات کی گواہی ہر وہ شخص دے گا جو فتاویٰ رضویہ کا بغور مُطالَعہ کرے۔ کوئی بھی علم دوست شخص جس کی اُردو اچھی ہو اور کچھ نہ کچھ عَربی فارسی بھی سمجھ لیتا ہو تو جب وہ فتاویٰ رضویہ پڑھے گا تو وہ مُتأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لیے کہ اس میں علمی تحقیق کی اتنی گہرائی پائے گا کہ جس کا تلہ نہیں ملے گا۔ اگر کوئی نیوٹرل آدمی بھی اُردو فتاویٰ کا تقابل کرے تو وہ فتاویٰ رضویہ کو ہی ہر لحاظ سے فائق (بڑھ کر) پائے گا۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت کی داڑھی والوں سے محبت

سُوال: سنا ہے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ داڑھی والوں کو اپنی مجلس میں خاص مقام دیتے تھے ؟[1]

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ داڑھی والے اَشخاص کو خاص مقام دیتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کی مجلس میں جب شیرینی بٹتی تھی تو ساداتِ کِرام اور داڑھی والوں کو دُگنی دی جاتی تھی۔ عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو چاہیے کہ اپنے چہروں کو سُنَّتِ مصطفےٰ سے سجائیں کہ جن کا ہم 100 سالہ عُرس مَنا رہے ہیں وہ داڑھی والے تھے، ان کے شہزادوں کی بھی داڑھی تھی۔ داڑھی تو ہر مسلمان کو رکھنی چاہیے کیونکہ داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟

سُوال: دُنیا والوں کے اِعتبار سے عاشِق تو دِل پھینک ہوتا ہے، کبھی اِدھر دِل دے دیا کبھی اُدھر دے دیا لیکن آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ میں ایسی کیا خاص بات دیکھی کہ انہیں کو دِل دیا اور پھر انہیں کے ہو کر رہ گئے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اپنا تو یہ ذہن ہے کہ جب دِل ایک کو دے دیا تو اب کسی اور کو نہ دو۔ جیسا کہ بیکل بہرام پوری مَرحوم کی ایک رُباعی ہے:

تارے خموش ہیں بڑی اندھیاری رات ہے   ایماں کے لوٹنے کے لیے ڈاکوؤں کی گھات ہے

اے ڈاکوؤ! یہ جسم لو یہ جان لوٹ لو   یہ دِل نہ دوں گا اس میں مدینے کی بات ہے

یعنی یہ دِل میں نے مدینے والے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیا ہے، اب یہ تمہیں نہیں دوں گا، باقی جو چاہو لُوٹ لو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِتنا کَرم ہے کہ میرا ایمان تم نہیں لُوٹ سکتے، اس لیے کہ میں نے یہ دِل مدینے والے کے قدموں میں ڈال دیا ہے اب وہاں سے چُرانے کی ہمت کسی میں نہیں۔

اِسی طرح میرے دِل میں عاشقوں کے امام مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی محبت بھی ایسی گھر کر گئی ہے کہ اب میں اِس طرح کسی اور سے مُتاَثر نہیں ہو پاتا۔ جو چاہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی محبت اُس کے دِل میں اُتر

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جائے تو اُسے چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے جو رضا رضا کرتے ہوں اور اس کے عِلاوہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی کُتُب اور آپ کی سیرت کا مُطالعہ بھی کرتا رہے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ نَس نَس میں اعلیٰ حضرت کی محبت رَچ بس جائے گی۔

یاد رہے کہ اعلیٰ حضرت کی محبت دِل میں رَچنے بسنے سے یہ مُراد نہیں کہ مَعَاذَ اللّٰہ اب کسی اور بزرگ سے محبت نہیں کرنی۔ ہم تو فیضانِ انبیا و اَولیا کے قائل ہیں۔ تمام اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی مانتے ہیں، تمام صحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رِضۡوَانُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو بھی مانتے ہیں اور تمام اَولیائے کِرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم کو بھی مانتے ہیں۔ کسی میں کچھ بھی نَقص بیان نہیں کرتے۔

آپ اعلیٰ حضرت کی کِس خوبی سے مُتاثِر ہوئے؟

سُوال: جب بندہ کسی سے مُتاثِر ہوتا ہے تو کئی خوبیاں اس کے پیشِ نظر ہوتی ہیں مگر بعض خوبیاں ایسی ہوتی ہیں جو دِل کو زیادہ بھاتی ہیں۔ ایک مُرید کو بھی پیر صاحب کی بعض خوبیاں زیادہ پسند ہوتی ہیں، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی ذات اگرچہ خوبیوں کا مجموعہ ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا مُرید ہونے کے ناطے کیا آپ کو بھی ان تمام اچھی خوبیوں میں سے بعض زیادہ پُرکشش لگتی ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: میں اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی خوبیوں کو باہم تَرجیح دینے میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کیونکہ مجھے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی کسی خوبی میں کوئی کمزوری نظر نہیں آ رہی کہ جسے دیکھ کر میں دوسری خوبی کو اس پر تَرجیح دے سکوں۔ ساری ہی خوبیاں وزن دار ہیں۔ اللّٰہ پاک کی محبت میں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ عشقِ رَسول کا وَصف دیکھو تو معراج کی بلندیوں پر ہے۔ قرآنِ کریم کے فہم میں ان کا کوئی مِثل نہیں، ان جیسا کوئی مُفَسِّر نہیں، ان جیسا کوئی مُحَدِّث نہیں، ان جیسا کوئی مُفتی نہیں، ان جیسا کوئی علّامہ نہیں، بس ہر طرف رضا کے جلوے ہی نظر آ رہے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس سَمت آ گئے ہیں سِکّے بٹھا دیئے ہیں۔ ہر جگہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام دِکھائی دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی بابُ المدینہ تشریف آوری

سُوال: کیا اعلیٰ حضرت کبھی بابُ المدینہ (کراچی) تشریف لائے ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے پتا چلتا ہے کہ کراچی کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے قدم چُومنے کی سعادت ملی ہے۔

اَمیرِ اہلِ سنّت کی بَریلی شریف میں حاضری

سُوال: کیا اعلیٰ حضرت کے مَزار شریف پر آپ کا جانا ہوا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بَریلی شریف میں دو بار سفر کر کے حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی ذِہانت کے چند واقعات

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ذِہانت کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ذِہانت کا اَندازہ اِس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو ایک کتاب کی ضَرورت تھی جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کسی سے حاصِل کیا۔ دینے والے نے کہا: جب مُلاحظہ فرما لیں تو بھیج دیجیے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے وہ کتاب لی اور ایک رات میں اس کا مُطالعہ کر لیا۔ پھر کتاب واپس کرتے ہوئے فرمایا: اس کتاب کی کچھ عبارتیں یاد ہو گئی ہیں اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عمر بھر ذہن سے نہیں جائے گا۔[1] اِسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی سیرتِ طیبہ میں یہ حِکایت بھی ملتی ہے کہ لوگوں نے جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "حافظ" لکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو یوں محسوس ہوا کہ لوگ مجھے حُسنِ ظَن کی وجہ سے حافِظ کہتے ہیں حالانکہ میں حافِظ نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک رَمضان شریف کے مہینے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مغرب اور عشا کے دَرمیان ایک پارہ غور سے دیکھ لیتے جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو یاد ہو جاتا اور یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ماہِ رَمضان میں پورا قرآنِ کریم حِفظ کر لیا۔[2] اِس سے اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا کتنا زبردست اور زور دار حافظہ تھا! جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ بات کرتے کرتے بُھول جاتے ہیں اور دوسروں سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا بول رہے تھے؟ اللہ پاک ہمیں بھی قوتِ حافظہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جن سے کتاب لی وہ مولانا وصی احمد مُحدِّث سورتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تھے اور وہ کتاب "عُقُوْدُ الدُّرِّیَّۃ فِیْ تَنْقِیْحِ الْفَتَاوِی الْحَامِدِیَّۃ" ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۳ ماخوذاً)

2 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸ بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

کُتُب کے نام، جلد، صفحہ اور سطر تک یاد ہوتی

اِسی طرح ایک بزرگ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیمار ہوئے تو آپ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو طبیب نے خود فتویٰ لکھنے سے منع کر دیا، اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا آپ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه اس کا کچھ مضمون لکھ کر مجھ سے فرماتے کہ الماری سے فُلاں کتاب کی فُلاں جِلد نکال کر لاؤ، میں جب وہ کتاب لے کر آتا تو فرماتے کہ اتنے صفحے لوٹ لو اور فُلاں صفحہ پر اتنی سَطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہو رہا ہے اسے یہاں نقل کر دو۔ وہ بزرگ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں وہ پورا مضمون لکھتا اور سخت مُتَحَیِّر (یعنی بہت حیران) ہوتا کہ کون سا وقت مِلا تھا کہ جس میں صفحہ اور سَطر گِن کر رکھے گئے تھے۔ غَرض یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا حافظہ اور دِماغی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔ [1]

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه اتنے ذہین تھے کہ بچپن میں آپ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو جو قاری صاحب قرآنِ پاک پڑھایا کرتے تھے انہوں نے ایک بار اکیلے میں پوچھا کہ صاحبزادے سچ سچ بتاؤ تم اِنسان ہو یا جِن؟ مجھے پڑھانے میں دیر لگتی ہے مگر تمہیں یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے قاری صاحب سے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه میں اِنسان ہی ہوں۔ [2]

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رَسُول

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے عشقِ رَسُول کے بارے میں کچھ بیان فرما دیجیے۔ [3]

جواب: اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا عشقِ رَسُول بھی بے مثال تھا۔ اگر کسی کو تھوڑی بہت سمجھ پڑتی ہو تو وہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے نعتیہ کلام حدائقِ بخشش کو تھوڑا تھوڑا رَٹنا شروع کر دے اِنْ شَآءَ الله بہت بڑا عاشقِ رَسُول بن جائے گا۔ جس شے کو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے نسبت حاصِل ہے اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه اُس شے کا اَدب فرماتے، یہاں تک کہ آپ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے کُتّے کا بھی اَدب فرمایا کرتے اور اِس حوالے سے آپ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه

---

1. یہ واقعہ بیان فرمانے والے بزرگ مولوی محمد حسین میرٹھی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۲ ماخوذاً)
2. حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۶۸ ماخوذاً۔
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

نے حدائقِ بخشش میں اَشعار بھی لکھے ہیں چنانچہ ایک مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش)

اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے آپ کو مخاطب کر کے اِرشاد فرما رہے ہیں کہ ” اے رضا! کبھی تو نے مدینے کے کُتّے کے پاؤں بھی چومے ہیں؟ تجھے اتنی سمجھ نہیں کہ مدینے کے کتے کے پاؤں چومے جاتے ہیں۔“ بعض عقلمندوں کی سمجھ میں ایسے اَشعار نہیں آتے جس کے باعث وہ تنقید کرنے لگتے ہیں۔ یہ نصیب کی بات ہے کہ کوئی تنقید کرتا ہے اور کوئی اللہ پاک کے وَلیوں کے پیچھے چل کر اپنے لیے جنَّت کا سامان کرتا ہے۔ جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مدینے کے کُتّوں کا اتنا اَدب کرتے ہیں تو مدینے کے ساتھ نسبت رکھنے والے دِیگر جانوروں کا کتنا اَدب کرتے ہوں گے، پھر جو مدینے والے سے نسبت رکھتے ہیں جیسے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم، اہلِ بیتِ اَطہار اور ساداتِ کِرام ان کا کتنا اَدب واِحترام کرتے ہوں گے۔ عام لوگ ساداتِ کِرام کا کتنا اَدب کرتے ہیں یہ مجھے پتا ہے اور آپ کو بھی اِس کا تجربہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی والے ساداتِ کِرام کا بڑا اَدب کرتے ہیں اور یہ سارا اَدب میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فیضان سے تقسیم ہوا ہے۔

مصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
سُنّیوں کے دِلوں میں جس نے تھی شمعِ عشقِ رسُول روشن کی
وہ حبیبِ خُدا کا دِیوانہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش)

اعلیٰ حضرت اور ساداتِ کِرام کا اَدب واِحترام

سُوال: ساداتِ کِرام کے اَدب واِحترام کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے کچھ واقعات بیان فرمادیجیے۔[1]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ساداتِ کِرام کا بہت اَدب و اِحترام کرتے تھے۔ پہلے کے دور میں گاؤں دیہات کے لوگ جب کسی بڑی شخصیت کا اِحترام کرتے اور عزّت دیتے تو اسے کہیں لے جانے کے لیے ڈولی میں سوار کرتے تھے، جسے چار اَفراد کندھا دے کر چلتے تھے۔ اس دور میں عُلَما و مشائخ کا اِحترام بھی اِسی طریقے سے کیا جاتا تھا چنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہیں مدعو کیے گئے تھے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بھی یونہی ڈولی میں سوار کیا گیا، جب کہاروں نے ڈولی اُٹھائی اور لے کر چلنے لگے تو اچانک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حکم فرمایا کہ ڈولی روک کر نیچے رکھ دی جائے۔ کہاروں نے ڈولی روک کر نیچے رکھی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ڈولی سے باہر تشریف لائے اور کہاروں سے فرمایا: ڈولی میں بیٹھ کر میرے دِل میں اِضطراب پیدا ہوا اور مجھے کسی آلِ رسول کی خوشبو آ رہی ہے لٰہذا سچ بتاؤ آپ میں سے سَیِّد کون ہے؟ تو اُن کہاروں میں سے ایک آگے بڑھا اور عرض کی حضور میں سَیِّد ہوں! بس اتنا سُننا تھا کہ لوگوں نے یہ منظر دیکھا کہ اپنے وقت کا امام اپنا عمامہ اُتار کر اس سَیِّد زادے کے قدموں پر رکھتا ہے اور مِنَّت وسَماجت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے سَیِّد زادے! اے آلِ رسول! مجھے مُعاف کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دِن آپ کے نانا جان مجھ سے یہ فرمائیں کہ تمہاری ڈولی اُٹھانے کے لیے کیا میری اَولاد کا کندھا ہی رہ گیا تھا۔ اب وہ سَیِّد صاحِب حیران و پریشان کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان سے مُعافیاں مانگے جا رہے ہیں۔ بہر حال اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اُس سَیِّد زادے سے مِنَّت کی کہ اب آپ ڈولی میں بیٹھیے اور احمد رضا ڈولی کو کندھا دے گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اِصرار کر کے اُس سَیِّد صاحب کو ڈولی میں بیٹھنے پر مجبور کیا اور جب وہ سَیِّد صاحب ڈولی میں بیٹھے تو دیگر تین اَفراد کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی ڈولی کو کندھا دیا۔ جو ڈولی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عزّت اَفزائی کے لیے لائی گئی تھی اب اُسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خود اُٹھا کر چل رہے تھے۔[1]

ساداتِ کِرام کے اَدب و اِحترام کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِس طرح کے واقعات پڑھ کر میرا یہ ذہن بنا کہ سَیِّد بادشاہ ہیں اور ہمارے سَر کے تاج ہیں۔

اِسی طرح ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے گھر کے کام کاج کے لیے ایک لڑکا بطورِ خدمت گار رکھا گیا، بعد میں پتا

1 ...... انوارِ رضا ص ۴۱۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

چلا کہ وہ سَیِّد ہے چنانچہ یہ پتا چلتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے گھر میں سب کو تاکید کر دی کہ خبردار! یہ خادِم نہیں، مَخدُوم زادے ہیں اِن سے کوئی خِدمت نہیں لینی بلکہ ہم ان کی خِدمت کریں گے اور جو بھی سیلری طے ہوئی ہے وہ بطورِ نَذرانہ انہیں پیش کی جائے گی۔ اب وہ سَیِّد صاحب کام کاج کے لیے تشریف لاتے مگر ان سے کوئی کام نہ لیا جاتا اور جو ماہانہ سیلری طے ہوئی تھی وہ انہیں بطورِ نَذرانہ پیش کی جاتی رہی، کچھ عرصے بعد وہ سَیِّد صاحب خود ہی تشریف لے گئے۔[1] جب میرے پاس ڈاکٹر اور دُکاندار وغیرہ بڑے لوگ آتے ہیں تو میں انہیں یہ سمجھاتا رہتا ہوں کہ سادات کا خیال رکھا کرو اور اُن سے آدھا چارج لے لیا کرو اور اگر غریب سَیِّد ہو تو ویسے ہی نَذر کر دیا کرو۔ یوں ہی غریبوں سے ہمدردی کرتے ہوئے ان سے بھی آدھا چارج لیں اور ہو سکے تو مُفت چیک اپ کر دیں۔ اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا مال جائے گا نہیں بلکہ آپ کے پاس آئے گا۔ سادات کی دُعائیں لیں گے تو ان کے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسا نوازیں گے کہ دُنیا تو دُنیا آخرت بھی سَنور جائے گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اللہ پاک نے ہر خوبی اتنی عطا کی ہے کہ جس خوبی کی بات کریں بس اس میں بڑھتے ہی چلے جائیں کہ گویا اس کا سرا ہی نہیں ہے۔ اب جو شخص ایسی خوبیوں کا جامع، کامِل ولی اور ہمارا مُرشِد ہو تو پھر ہمیں ان کا دامن چھوڑ کر کسی اور کی طرف کیا دیکھنا ہے۔ اسے اِس مثال سے سمجھیے کہ ہم نے بہترین اور لذیذ بریانی کھائی پھر کہیں سے اُبلے ہوئے چاول آگئے تو انہیں کھانے کو اب ہمارا جی کہاں چاہے گا؟ لہٰذا جب ہم اعلیٰ حضرت جیسی ہَمہ جہت اور عبقری شخصیت کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو اب ہمارا یہ ذہن ہونا چاہیے:

اب میری نِگاہوں میں جچتا نہیں کوئی

جیسے میرے رضا ہیں ایسا نہیں کوئی

اعلیٰ حضرت اور پابندیٔ نماز

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے شوقِ نماز کے حوالے سے کچھ مَدَنی پھول بیان فرما دیجیے۔[2]

جواب: جس طرح میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بہت بڑے عاشقِ رَسُول تھے اِسی طرح بہت بڑے عاشقِ اِلٰہی

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۹۷ ملخصاً۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب سے سمجھدار ہوئے تب سے ہی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے عادی تھے اور عمر بھر صاحبِ تَرتیب[1] رہے۔[2]

اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صِرف نماز ہی کے نہیں جماعت کے بھی پابند تھے، اِس سلسلے میں ایک واقعہ پیشِ خِدمت ہے چنانچہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاؤں مُبارَک کا انگوٹھا پک گیا اور زخم ہو گیا تو اُن دِنوں Surgeon جَرّاح (یعنی زَخموں اور پھوڑے پھنسیوں کا عِلاج کرنے والے) ہوا کرتے تھے۔ شہر کے سب سے بڑے اور ہوشیار جَرّاح نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے انگوٹھے کا عملِ جَراحَت (یعنی آپریشن) کیا اور پٹی باندھنے کے بعد عرض کیا: حضور! اگر آپ حَرَکت (یعنی ہِل جُل) نہیں کریں گے تو یہ زخم دَس بارہ دِن میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگ سکتا ہے، یہ کہہ کر وہ Surgeon جَرّاح چلے گئے۔ اب اس عاشقِ اِلٰہی کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی تَرک کر دے لہٰذا جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے وُضو کیا مگر مسجد جانے کے لیے کھڑے نہیں ہو پا رہے تھے، اب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے اپنے مَکانِ عالی شان کے دَروازے تک پہنچ گئے، جب لوگوں نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مسجد کی جماعت چھوڑتے ہی نہیں تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو کُرسی پر بٹھایا اور پھر کُرسی کو اُٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور پھر محلے اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ پانچوں نمازوں کے وقت ہم میں سے چار مَضبوط آدمی کُرسی لے کر حاضِر ہو جایا کریں گے اور پھر پلنگ سے ہی کُرسی پر بٹھا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو مسجد کے محراب کے قریب پہنچا دیا کریں گے۔ چنانچہ یہ سِلسِلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا، پھر جب زَخم اچھا ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو کُرسی پر مسجد پہنچانے کا مُعاملہ ختم ہو گیا۔[3] یاد رکھیے! جو حقیقی بزرگ ہوتے ہیں اُن کی سیرت

---

1 ...... صاحبِ تَرتیب وہ ہوتا ہے کہ جس کی چھ نمازیں قضا نہ ہوئی ہوں اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو وہ صاحبِ تَرتیب ہونے سے نِکل گیا اور اگر چھ سے کم نمازیں قضا ہوئیں تو وہ صاحبِ تَرتیب ہی کہلائے گا۔ صاحبِ تَرتیب سے متعلق شَرعی مَسائل جاننے کے لیے بہارِ شریعت جلد 1 حصہ 4 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... سیرتِ اعلیٰ حضرت معہ کرامات، ص۳۸ ملخصاً۔

3 ...... سیرتِ اعلیٰ حضرت معہ کرامات، ص۳۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

میں آپ کو تقویٰ و پرہیزگاری، نماز روزوں کی پابندی اور سُنَّتوں پر عمل کرنا ملے گا اور جو صِرف باتوں کے بزرگ ہوتے ہیں ان میں یہ چیزیں نظر نہیں آتیں اور وہ اس ڈبّے کی طرح ہوتے ہیں جو خوب بَج رہا ہوتا ہے مگر اندر سے خالی ہوتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تقویٰ بے مثال تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سُنَّتوں کے پابند اور بہت ہی زبردست شخصیت کے مالِک تھے۔

اِسی طرح ایک عالِم صاحب جنہیں چند سال آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خِدمت میں رہتے ہوئے فتاویٰ لکھنے کا شَرف مِلا وہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تمام عمر لازمی طور پر جماعت سے نماز پڑھی اور خواہ کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ عمامہ شریف اور انگرکھا اِہتمام کے ساتھ پہنتے تھے۔[1] انگرکھا (ایک لمبا مَردانہ لباس جس کے دو حصّے ہوتے ہیں چولی اور دامن) غالباً کُرتے کے اُوپر پہننے والی پوشاک کا نام ہے۔

نماز کے لیے خاص لباس کا اِہتمام

سُوال: نماز میں لباس کیسا ہونا چاہیے؟ نیز فجر کی نماز میں لباس کے حوالے سے بڑا بُرا حال ہے اِس پر بھی کچھ مَدنی پھول بیان فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عمامہ شریف سجا کر اور انگرکھے جیسا عمدہ لباس پہن کر نماز کے لیے حاضِر ہوتے تھے۔ یاد رَکھیے! عمدہ لباس پہننا اور خوشبو لگانا اِس آیتِ مُبارَکہ ﴿خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (پ۸، الاعراف:۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔" کے تحت داخِل ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی نماز پڑھنے کے لیے عمامہ شریف اور بہت عُمدہ اور قیمتی لباس کا اِہتمام کر رکھا تھا کہ جس کی قیمت 1500 دِرہم سے بھی زائد تھی۔[2] میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نماز کے لیے عُمدہ لباس پہنتے تھے اور یہ مُسْتَحَب ہے لہٰذا عُمدہ لباس پہن کر نماز پڑھیں، کام کاج کے کپڑوں میں اور میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[3] آج کل عموماً لوگ جب کسی کے ہاں دَعوت میں جانا ہو یا

1 ...... امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات، ص ۶۲ ماخوذاً۔

2 ...... مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ للموفق، جز:۱، ص ۲۳۸۔

3 ...... شرح الوقایۃ، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ... الخ، ۱/۱۹۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

صَدر، وزیرِ اعظم، ایم این اے بلکہ اگر کسی کونسلر کے پاس بھی جانا ہو تو اچھا لباس پہنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کہیں لباس میں سلوٹیں تو نہیں پڑی ہوئیں تاکہ اِستری کر کے انہیں دور کر لیا جائے۔ اِسی طرح ہر داماد بخوبی جانتا ہے کہ وہ سُسرال میں کس طرح کا لباس پہن کر جاتا ہے۔ دُنیوی مُعاملات میں تو عُمدہ سے عُمدہ لباس پہنا جاتا ہے مگر نماز میں بارگاہِ خُداوندی کی حاضِری کے وقت لباس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا بلکہ جو لباس ہاتھ آئے اُسے چڑھا کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نمازوں کی قدر نصیب فرمائے اور زہے نصیب! ہم نمازوں کے لیے کوئی خاص جوڑا الگ سے بنائیں اور اُسے پہن کر نماز پڑھنے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اِہتمام کیجیے

فجر کی نماز میں لوگ Night Dress (یعنی رات جس لباس کو پہن کر سوتے ہیں اسی) میں ہی مسجد پہنچ جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ نماز کے لیے عُمدہ لباس ہونا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ مسجد اور نماز کی تعظیم کی نیت سے خوشبو بھی لگانی چاہیے کہ یہ مُسْتَحَب اور ثواب کا کام ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نماز کے لیے Special (یعنی خاص) اور عمدہ لباس کا اِہتمام فرماتے اور اسے پہن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نماز پڑھتے تھے۔ اِس وقت (یعنی ۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ کو) مَدِیْنَۃُ الْمُرْشِد بَرِیلی شریف میں بہت بڑا اِجتماع ہو رہا ہے، پورے ہند بلکہ دُنیا کے کئی ممالک سے عاشقانِ رضا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے صَد سالہ عُرس میں جمع ہوئے ہوں گے۔ تمام عاشقانِ رضا کو چاہیے کہ ایک آدھ جوڑا نماز کے لیے خاص کر لیں اور اس کا نام رضوی جوڑا رکھ لیں اور اسے پہن کر نماز پڑھا کریں۔ مگر یہ پینٹ شرٹ اور اوٹ پٹانگ قسم کا لباس نہ ہو بلکہ عُمدہ، قیمتی، بہترین اور سُنَّت کے سانچے میں ڈھلا ہوا صحیح اِسلامی لباس ہو اور خوبصورت عمامہ شریف سَجا ہوا ہو۔ کاش مجھے بھی یہ توفیق مل جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے نماز پڑھنے کا انداز کیسا ہوتا تھا؟[1]

(1)...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہماری طرح جلدی جلدی نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اِطمینان اور سُکون کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ ایک مفتی صاحِب فرماتے ہیں: امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جس قدر اِطمینان اور سُکون کے ساتھ نماز پڑھتے اِس کی مِثال ملنی مشکل ہے۔ ہمیشہ میری دو رَکعت ہوتی تو ان کی ایک، جبکہ میری چار رَکعت دوسرے لوگوں کی چھ اور آٹھ رَکعتوں کے برابر ہوتی۔[1] یہ بات مُفتی صاحب نے 100 سال سے بھی پہلے کی بیان فرمائی تھی کیونکہ (۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ میں) 100 سال تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے عُرس کو ہو گئے ہیں۔ آج کل تو لوگوں کے نماز پڑھنے کا جو حال ہے توبہ توبہ۔ اُس وقت کم از کم لوگوں کو نماز پڑھنا تو آتی ہو گی اب تو نہ نماز پڑھنی آتی ہے اور نہ ہی نماز سیکھنے کا ذہن ہوتا ہے! کچھ ہی نمازی ایسے ہوں گے جنہیں صحیح طریقے سے نماز پڑھنا آتی ہو گی۔ ہمارے ہاں وقتاً فوقتاً عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ اور دِیگر کئی شہروں میں سات دِن کا "فیضانِ نماز کورس" کروایا جاتا ہے جس میں نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ اور کئی ضَروری مَسائل سِکھائے جاتے ہیں۔ سات دِن کے "فیضانِ نماز کورس" کی دعوت دی جاتی ہے مگر افسوس! لوگوں کے پاس نماز سیکھنے کے لیے وقت نہیں ہوتا۔

اپنی نماز دُرُست کریں نماز آپ کو دُرُست کر دے گی

کئی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں مگر اِس کے باوجود وہ نمازی نہیں ہوتے، اگر اِس طرح جلدی جلدی نماز پڑھی کہ حُرُوف چَب گئے اور معنیٰ ہی بدل گیا تو نماز ہو گی ہی نہیں۔ اِس کے عِلاوہ بھی نماز میں ہزارہا غَلَطیاں ہوتی ہیں، اللہ پاک کرے ہم نام کے نہیں بلکہ کام کے نمازی بن جائیں۔ جب ہم واقعی نمازی بن جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بُرائیاں ہماری جان چھوڑ دیں گی۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾[2] (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵) ترجمۂ کنز الایمان:

---

1. یہ بات بیان فرمانے والے مولوی محمد حسین صاحب چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں۔ (انوارِ رضا، ص ۲۵۸)
2. اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان بُرائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک اَنصاری جوان سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا اِرتکاب کرتا تھا حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اس کی شکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۱، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۴۵)

www.dawateislami.net

"بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔" آج کل لوگ نماز پڑھنے کے باوجود بھی بُرائیوں سے رُک نہیں پاتے کیونکہ صحیح نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے بلکہ صِرف نماز کی رَسم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی صحیح نماز ادا کرے جیسے شریعت نے حکم دیا ہے تو نماز ضرور بُرائیوں سے بچائے گی۔ اللہ پاک کا کلام سچا ہے، ہم سچے ہو جائیں اور اپنی نماز دُرُست کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہ ہماری نماز ہمیں بھی دُرُست کر دے گی۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حَرارت والوں نے
مَن اپنا پُرانا پاپی ہے بَرسوں میں نمازی بن نہ سکا

اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اِہتمام

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو 52 سال کی عمر میں جب دوسری بار سفرِ حج کی سعادت ملی، تو مَناسِکِ حج ادا کرنے کے بعد آپ صاحبِ فراش (یعنی بیمار) ہو گئے، یہاں تک کہ دو مہینے تک بیماری کے سبب بستر پر تشریف فرما رہے۔ جب کچھ صحتیاب ہوئے تو زیارتِ رَوضۂ اَقدس کے لیے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا رُخ کیا۔ جدّہ شریف سے ہوتے ہوئے کشتی کے ذَریعے (اب یہ کشتیوں کا سفر نہیں ہے اس دور میں ہوتا ہو گا) تین دِن کے بعد رابغ کے مقام پر پہنچے اور وہاں سے مدینۂ پاک کے لیے کرائے کے اونٹ پر سوار ہو گئے، پہلے لوگ قافلے کے ساتھ اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ جب بیرِ شیخ (یہ ایک مقام کا نام ہے) پر پہنچے تو مدینہ شریف قریب تھا زیادہ دور نہیں تھا لیکن فجر کا وقت تھوڑا رہ گیا تھا۔ چونکہ منزل قریب تھی اس لیے جمّال (اونٹ چلانے والوں) نے منزل ہی پر اونٹ روکنے کی ٹھانی، لیکن اس وقت تک نمازِ فجر کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ تھا۔ اعلیٰ حضرت جو کہ عاشقِ نماز تھے، جب آپ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو قضائے نماز کا Risk (یعنی خطرہ) نہ لیا اپنے رُفقا (یعنی ساتھیوں) سمیت وہیں ٹھہر گئے اور قافلے کو جانے دیا کہ جان تو جا سکتی ہے نماز نہیں جا سکتی، قافلہ تو جا سکتا ہے نماز نہیں جا سکتی میں نے نماز پڑھنی ہے چنانچہ آپ رُک گئے قافلہ چلا گیا۔[1]

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاس ایک کِرمِچ (یعنی مَخْصُوص ٹاٹ کا بنا ہوا ڈول) تھا، مگر رَسی نہیں تھی اور

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کنواں بھی گہرا تھا، ڈول کے ساتھ رَسی باندھے بغیر پانی نہیں نکالا جا سکتا تھا، پھر عمامے شریف ڈول کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا اور وُضو کر کے وقت کے اندر اندر نمازِ فجر ادا فرمائی۔ چونکہ دو ماہ کے طویل عرصے تک بیمار رہنے کی وجہ سے کافی کمزوری ہو گئی تھی، اِس لیے اب یہ فِکر لاحق ہوئی کہ منزل تک پیدل کیسے چلیں گے! اِسی سوچ میں تھے کہ مُنہ پھیر کر دیکھا کہ ایک اجنبی جَمّال (یعنی ایک انجان اونٹ والا) اپنا اونٹ لیے اِنتظار میں کھڑا ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه حمدِ اِلٰہی بجالا کر اس اونٹ پر سوار ہو گئے۔[1] نماز کی بَرَکت سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی یہ غیبی مدد ہوئی۔

اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عاشقِ اِلٰہی بھی تھے، عاشقِ رَسول بھی تھے، عاشقِ صحابہ بھی تھے، عاشقِ اَولیا بھی تھے اور خود بھی صاحبِ وِلایت (یعنی وَلِیُّ الله) تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑ کر وَالله، بِالله، تَالله ٹھوکر نہیں کھائی بلکہ ہم نے اس دَر کے لیے دُنیا ٹھکرائی ہے۔ الله کرے کہ اعلیٰ حضرت کا دامن ہمارے ہاتھوں سے نہ چھوٹے، ان کا دَروازہ مضبوطی سے پکڑنا ہے کہ ''یَكْ دَرْ گِیْر مُحْکَم گِیْر یعنی ایک ہی دَروازہ پکڑو مگر پکڑو مَضبوطی سے۔''[2] کی تعلیم بھی اعلیٰ حضرت ہی نے دی ہے۔ یہ بھی ٹھیک تو وہ بھی ٹھیک نہیں بلکہ جو رضا کہیں وہ ہی ٹھیک ہے کیونکہ رضا کوئی بھی بات قرآن وحدیث سے ہٹ کر نہیں کرتے۔ جب ہم نے ان کے فتاویٰ، ان کی کُتُب اور ان کی سیرت کا مُطالعہ کیا تو ہماری سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ رضا کی زبان سے وہی نکلتا ہے جس کی تائید و تصدیق قرآن و حدیث سے ہوتی ہے۔ اس لیے رضا پر اپنی آنکھیں بند کر دیں، اگر آنکھیں کھولیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ مشکل کھڑی ہو جائے اور دِل کی آنکھیں بند ہو جائیں لٰہذا آنکھیں بند کر کے رضا کے پیچھے پیچھے چلتے جایئے اِنْ شَآءَ الله غوثِ پاک کے دامن تک پہنچ جائیں گے اور غوثِ پاک اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے قدموں تک لے جائیں گے۔

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پُھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷ تا ۲۱۸ ماخوذاً۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۴۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب

سُوال: آپ کہتے ہیں ”اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ پر ہماری آنکھیں بند ہیں“ اِس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ سر کی آنکھیں بند ہیں بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ پر کسی بھی قسم کی تنقید نہیں کرتے اور نہ ہی ہمیں ان کی بیان کردہ کسی بات کے بارے میں کوئی شُبہ ہوتا ہے کہ اگر غَلَطی ہوئی تو کیا ہو گا۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے مُعاملے میں آنکھیں بند کرنے میں ہی عافیت ہے، اِس بارگاہ میں آنکھیں کھولیں گے تو ٹھوکر لگنے کا خدشہ ہے۔ یاد رکھیے! ہم اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کو اللہ پاک کا ولی مانتے ہیں نبی نہیں مانتے، اللہ پاک کے بے شمار اَولیائے کِرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم ہیں ان ہی میں سے ایک اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ بھی ہیں کیونکہ وِلایت کا دَروازہ بند نہیں ہوا بلکہ نبوت کا دَروازہ بند ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی تحریر کی کوئی انوکھی بات ہو تو بیان فرما دیجیے۔ نیز آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی سب سے آخری تحریر کیا تھی؟[1]

جواب: اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی ایسی عظیم الشان شخصیت ہے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ جس سَمت آ گئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی کوئی صبح ایسی نہ تھی جس کی اِبتدا نامِ اِلٰہی تحریر کرنے سے نہ ہوتی اور کوئی دِن ایسا نہیں تھا جس کے اِختتام پر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ دُرُود شریف تحریر نہ کرتے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی زندگی کی سب سے آخری تحریر جو 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340 سنِ ہجری جُمُعَۃُ الْمُبَارَک کے دِن وِصالِ باکمال سے چند لمحات پہلے لکھی وہ یہ تھی: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْن۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی روزانہ کی جو آخری تحریر ہوتی تھی بوقتِ وصال بھی وہی تھی۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کتنے بڑے عاشقِ اِلٰہی اور عاشقِ رَسول تھے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اُسی احمد رضا کا واسِطہ جو میرے مُرشِد ہیں عطا کر دو مجھے اپنی محبت یَارَسُوْلَ اللہ

یقیناً آپ کا اِنعام ہے یہ مِل گئے مجھ کو شَہَنشاہِ بَرِیلی اعلیٰ حضرت یَارَسُوْلَ اللہ

مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر اِستقامت دو بنوں خِدمت گزارِ اہلِ سنّت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش)

دعوتِ اسلامی اور بزرگانِ دِین کے تذکرے

سُوال: صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم، حضور غوثِ اعظم اور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا نے بھی تو دِین کا کام کیا ہے لیکن آپ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا ہی اتنا نام کیوں لیتے ہیں؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا تذکرہ عموماً موقع محل کے اِعتبار سے کیا جاتا ہے ابھی چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے عُرس کے اَیّام ہیں تو ہم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جب گیارھویں شریف کا مہینا شروع ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ گیارہ راتیں مَدَنی مذاکرہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا تو برسوں سے یہ سِلسِلہ چلا آرہا ہے کہ گیارھویں شریف کا مہینا شروع ہوتے ہی غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا ذِکرِ خیر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے تذکرے میں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شان بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو جو عظیمُ الشان مَرتبہ حاصِل ہوا ہے وہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی غُلامی ہی کی وجہ سے حاصِل ہوا ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے قدموں سے لپٹ کر ہی یہاں تک پہنچے ہیں۔

مَزرعِ چِشت و بخارا و عِراق و اجمیر

کون سی کِشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا (حدائقِ بخشش)

یعنی اے غوثِ اعظم! وہ کون سا کھیت ہے جس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے کَرَم کا بادِل نہیں برسا، چاہے وہ اجمیر ہو یا عراق ہر کھیت پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے کَرَم کی برسات ہوئی ہے۔ یقیناً اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بھی اسی دَربارِ گوہر بار کے غُلام اور فیض یافتہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم لوگ بارہا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا بھی تذکرہ کرتے ہیں بلکہ یہ نعرہ کہ ”ہر صحابیِ نبی

www.dawateislami.net

جنتی جنتی"، بھی ہم نے ہی لگایا ہے۔ نیز جب بارھویں شریف کا مہینا تشریف لائے گا تو ہم اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو یقیناً اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل ہستی ہیں ان کا تذکرہ کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ مرحبا کی ایسی دھومیں مچائیں گے کہ ہماری آوازیں بادلوں سے ٹکرا جائیں گی۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) اِنْ شَآءَ اللہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِس شعر کو اپنے لیے مَشعلِ راہ بنائیں گے:

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ

دَم میں جب تک دَم ہے ذِکر اُن کا سُناتے جائیں گے (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب

سُوال: اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی میں سب سے پہلی کون سی کتاب لکھی ہے؟

جواب: (یہاں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے آٹھ سال کی عمر میں عِلمِ نحو کی مشہور کتاب ھِدَایَۃُ النَّحْو کی شَرح عربی زبان میں تحریر فرمائی تھی۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خُداداد صَلاحیتیں تھیں کہ اتنی چھوٹی عمر میں عِلمِ نحو کی کتاب پر عربی میں شَرح تحریر فرمائی۔ عِلمِ نحو یہ ایک فَنّ ہے، شاید ہمیں تو بعد میں یہ بھی یاد نہ رہے کہ کِس فَنّ پر کتاب لکھی تھی لیکن اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت ہیں کہ اتنی کم عمری میں عربی شَرح لکھ ڈالی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی Hand Writing (یعنی ہاتھ کی لکھائی) بھی بہت خوبصورت تھی۔ اعلیٰ حضرت کے قلمی نسخے جنہیں مَخْطُوطَات بھی کہا جاتا ہے ان میں خوبصورت کتابت دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسا کہ پیشہ ور کاتِب سے لکھوائے گئے ہوں حالانکہ وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔

اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو...؟

سُوال: بسا اوقات نماز کے وقت کوئی گاہک دُکان پر آجاتا ہے، اب اس وقت دُکاندار کو کیا کرنا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: نماز کے وقت Customer (یعنی گاہک) آجائے تو اسے بھی اپنے ساتھ نماز کے لیے چلنے کی دعوت دیجئے اور دعوتِ اسلامی کی نمازی بڑھاؤ تحریک کا حصّہ بن جایئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تو دورانِ سفر نماز کی خاطر قافلہ ہی چھوڑ دیا تھا۔[1] اور ہم ہیں کہ ایک گاہک چھوڑنے کو تیار نہیں۔ Customer (یعنی گاہک) اگر آپ کی نمازِ باجماعت کی دعوت دینے پر مسجد نہیں جاتا جب بھی آپ کو نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو مل ہی جائے گا۔ ہمارا کام مَنوانا نہیں بس دَعوت پہنچانا ہے۔

بچیوں کو پردے کی عادت کب سے ڈالیں؟

سُوال: مَدَنی ماحول سے وابستہ گھرانوں میں مَدَنی منیاں اپنے طور پر نماز پڑھنے کی کوشش کرتی ہیں، سجدہ کرتی ہیں، دُعا کرتی ہیں، ذِکر واَذکار کرتی ہیں، بیان کرتی اور نعرے بھی لگاتی ہیں تو کیا اسلامی بہنیں مَدَنی منیوں کو پَردہ کرنے کی تَرغیب بھی دِلائیں، اِس بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: بچہ بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب گھر میں کوئی بڑا نماز پڑھتا ہے تو بچہ برابر میں جاکر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے اَنداز میں رُکوع اور سجدے کرتا ہے پھر اُٹھ کر بھاگ جاتا ہے۔ زہے نصیب! بچپن سے ہی دِیگر اچھی عادات کے ساتھ ساتھ مَدَنی مُنّیوں کو پَردہ کرنا بھی سِکھایا جائے۔ ان کا لباس بھی حیا والا ہونا چاہیے۔ بعض لوگ چھوٹی بچیوں کو چُست چِپکا ہوا پاجامہ پہناتے ہیں تو ایسے لباس کے بجائے ڈھیلا ڈھالا سا لباس ہو جس میں رانوں اور پنڈلیوں کی گولائی نظر نہ آئے۔ پھر جب بچی کچھ سمجھدار ہو تو اسے شَرم و حیا کا دَرس دیا جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ لڑکیوں کو سُورۂ یوسف کی تفسیر نہ پڑھائی جائے بلکہ سُورۂ نور کی تفسیر پڑھائی جائے کیونکہ سُورۂ یوسف میں عورت کے مَکر کا ذِکر ہے۔[2] زلیخا کو حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عشق ہو گیا تھا۔ یہ عشق یک طرفہ یعنی صِرف زلیخا کی طرف سے تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دامن اس سے پاک تھا۔ بعض

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷ ماخوذاً۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

لوگ مَعَاذَ الله اپنے جھوٹے سڑے ہوئے عشق کو دُرُست ثابت کرنے کے لیے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بھی عشق کا اِلزام لگاتے ہیں تو ان کا ایسا کہنا بالکل غَلَط ہے۔ چونکہ سُورۂ یوسف کی تفسیر میں ایک عورت کے عشق کا واقعہ ہے لہٰذا لڑکیوں کو اِس سورت کی تفسیر پڑھنے سے منع کر دیا گیا کہ کہیں وہ پڑھ کر غَلَط اَثر نہ لے لیں۔

لڑکیوں کے مُعاملے میں ہم کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی اِحتیاط بتائی ہے۔ اِس سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو گھروں میں فِلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے چینلز چلاتے ہیں۔ عشقیہ فِسقیہ کہانیاں، ڈانس، گانے باجے جب لڑکیاں دیکھیں گی تو ان پر کس قدر بُرا اَثر پڑے گا۔ ایسے ماحول میں پَرورش پانے والی لڑکیاں جب گھر سے بھاگ جاتی ہیں، Civil Marriage (یعنی عدالتی شادی) کر لیتی ہیں تو پھر والدین سر پکڑ کر روتے ہیں کہ ہائے یہ کیا ہو گیا؟ ایسی نوبت آنے سے پہلے ہی جتنا ممکن ہو کنٹرول کیا جائے۔ اگر آپ نے اپنے بچوں کو پکا مسلمان، نیک نمازی بنانا ہے، بچیوں کو باحیا بنانا ہے تو پھر ہاتھ جوڑ کر مَدَنی اِلتجا ہے کہ اپنے گھر میں مَدَنی چینل چلائیں۔ صِرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے رہیں تب جا کر بچت ہو گی ورنہ باقی چینلز پر تو عورتوں کے طرح طرح کے فیشن ایبل انداز اور فیشن شو کے نام پر دُنیا بھر کے گلے سڑے لباس دِکھاتے ہوں گے۔ ہم تو مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام ہیں، جو ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھا لگے وہی ہم کو بھی اچھا لگنا چاہیے۔ بہر حال گھروں میں صِرف مَدَنی چینل ہی دِکھائیں اور بچیوں کو سُورۂ نور کی تفسیر پڑھائیں تاکہ بچیوں کو حیا کا دَرس ملے۔ مُفتی خلیل خان صاحب بَرکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے سُورۂ نُور کی باقاعدہ تفسیر لکھی ہے جو "چادر اور چار دیواری" کے نام سے ملتی ہے نیز مولانا مفتی قاسم صاحِب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بھی "تفسیر سُورۂ نور" مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے شائع کی ہے ان کُتُب کا مُطالعہ کیجئے۔

❁❁❁

www.dawateislami.net

”فیضانِ امام اہلسنّت“ پڑھنے کی ترغیب

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 100 سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت (۱۴۴۰ھ) کے سلسلے میں مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی طرف سے 252 صفحات پر مشتمل خُصُوصی شمارہ بنام ”فیضانِ امامِ اہلسنّت“ جاری کیا گیا ہے۔ اِس شمارے میں آپ کو بہت مُنْتَخَب اور مُفید مَضامین پڑھنے کو ملیں گے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجیے اور ایک، دو، تین یا پچیس کی نسبت سے 25 خرید کر تقسیم بھی فرمایئے کہ جتنا شہد ڈالیں گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔ کم از کم اپنے محلے کی مَساجد کے دو چار امام صاحبان تک پہنچائیں۔ ائمہ کِرام اس میں سے بیانات کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ بہت فائدہ ہو گا۔ اِس کے عِلاوہ عام اسلامی بھائیوں، محلے داروں، رِشتہ داروں اور شادی وغیرہ کے مَواقع پر بھی خوب خوب تقسیم فرمائیں۔ یہ شمارہ جس کے گھر میں جائے گا کوئی نہ کوئی تو کھول کر دیکھے گا کہ اس میں ہے کیا؟ اور اس پر میرے اعلیٰ حضرت کی نظر پڑ گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ پکا عاشِقِ رَسول بن جائے گا۔ (نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) اُس شمارے کے پڑھنے کا تعلق صرف صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے کے ساتھ ہی خاص نہیں یہ تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پیاری پیاری سیرت کے پیارے پیارے مَضامین پر مشتمل ہے، یہ سب کو کام آنے والا ہے لہٰذا اِس کو پڑھتے ہی رہنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیارے آقا کا پیارا بچپن(1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مَرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔**(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات وواقعات

سُوال: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے کچھ حالات وواقعات بیان فرما دیجیے۔

جواب: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے پہلی مَرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس حال میں زیارت کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونی لباس پہنے ریشمی بستر پر آرام فرما رہے تھے، میں نے نَرمی سے جگایا تو مُسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھا، اتنے میں مُبارک آنکھوں سے ایک نُور نِکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا، یہ دیکھ کر میں نے شوق و محبت کے عالَم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک چُوم لی۔(3) میرا قبیلہ بنی سَعد قحط میں مبتلا تھا، اَناج (یعنی کھانے پینے کے سامان) کی تنگی تھی اور بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔ جب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 10 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... اِبنِ ماجه، کتاب اقامة الصلوة والسنة فيها، باب الصلوة على النبى، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۷۔

3 ...... مدارج النبوة، قسمِ دوم، باب اول، ذکر نسب وحمل ... الخ، ۲/ ۱۹۔

www.dawateislami.net

اپنے قبیلے میں پہنچی تو قحط دُور ہو گیا، اَناج کی تنگی دُور ہو گئی، زمین سرسبز ہو گئی، دَرخت پھلدار اور جانور فربہ (یعنی موٹے) ہو گئے، میرا گھر روشن رہنے لگا۔ ایک دن میری پڑوسن (اُمِّ خولہ سَعدیہ) مجھ سے بولی: اے حلیمہ! تیرا گھر ساری رات روشن رہتا ہے، کیا تو اپنے گھر میں رات کو آگ جَلایا کرتی ہے؟ میں نے اس سے کہا: یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نورانی چہرے کی چمک ہے۔[1]

سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں کہ میرے پاس سات بکریاں تھیں جو بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں۔ قبیلے والے ایک دِن مجھ سے بولے کہ اے حلیمہ! اِس بچے کی بَرکتوں سے ہمیں بھی حِصّہ دو۔ چنانچہ میں نے ایک تالاب (یعنی پانی کے بڑے حوض) میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارَک ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو اُن بکریوں نے بچے جنے اور ہماری قوم ان بکریوں کے دُودھ سے خوشحال و مالدار ہو گئی۔[2] ایک شاعِر نے اپنے کلام کے مقطع میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن مُبارَک پر اپنی عقیدت کا اِظہار کچھ اِس طرح کیا ہے:

امجد کا دِل مٹھی میں لے کر سوتے ہو کیا انجان
ننھے قدموں پہ سر کو رکھ کر ہو جاؤں قربان

پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا

میرے مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو ماہ (Two Month) کی عُمر میں (گھسٹ کر) چلنا شروع کر دیا، (پانچ ماہ کی عمر میں کھڑے ہو کر چلنے لگے)، آٹھ ماہ (Eight Month) کی عُمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس طرح بولنے لگے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات سُنی اور سمجھی جا سکتی تھی، نو ماہ (Nine Month) کی عُمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل صاف گفتگو فرماتے تھے اور جب عُمرِ مبارک دَس ماہ (Ten Month) ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں

---

1. الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ ماخوذاً۔
2. الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ تا ۹۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کے ساتھ تیر چلا لیتے تھے۔[1] یہ اِس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ جس طرح آج کل ہمارے یہاں طیاروں، توپوں اور گَنوں سے جنگیں ہوتی ہیں اُس دور میں تیر اور تلوار سے جہاد ہوا کرتا تھا اور دُشمن کے حملوں سے حفاظت کے لیے بچوں کو بچپن ہی سے ٹریننگ دی جاتی تھی۔ یاد رکھیے! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنے زیادہ ذہین تھے کہ کائنات کا کوئی بچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر نہ ذہین ہوا اور نہ ہو گا۔

بکری نے آگے بڑھ کر سرِ مُبارک پر بوسہ دیا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ سورج کی روشنی جیسا نُور اُترتا اور پھر نِگاہوں سے غائب ہو جاتا۔[2] ایک دِن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لیے ہوئے تھی کہ چند بکریاں قریب سے گزریں تو ان میں سے ایک بکری نے آگے بڑھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا اور سرِ مُبارک پر بوسہ دیا۔[3] بکری نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا تو وہ شریعت کی مُکَلَّف ہی نہیں ہے۔ اِسی طرح اونٹ کا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرنے کا ذِکر بھی اَحادیثِ مُبارکہ میں موجود ہے۔ جانوروں کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کے واقعات کے ذَریعے کفار کو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت دِکھائی گئی تاکہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آئیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دامنِ اَقدس سے وابستہ ہوں۔

آپ کی بَرَکت سے جنگل ہَرا بھرا ہو جاتا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لڑکے کھیلنے کے لیے بُلاتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِرشاد فرماتے کہ مجھے کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے بچوں کے ساتھ بکریاں چَرانے جنگل تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دِن میرے بیٹے نے مجھ سے کہا: اَمّی جان! (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بڑی شان والے ہیں کیونکہ یہ جس جنگل میں جاتے ہیں وہ ہَرا بھرا ہو جاتا ہے، دھوپ میں چلتے ہوئے ایک

---

1 ...... شواھد النبوۃ، رکن ثانی در بیان آنچہ از مولد تا بعثت ظاھر شدہ است، ص ۳۸۔

2 ...... سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/ ۱۳۴۔

3 ...... سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/ ۱۳۳۔

www.dawateislami.net

بادل ان پر سایہ کرتا ہے، ریت پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمِ مُبارَک کا نشان نہیں پڑتا، پتھر ان کے مُبارَک پاؤں تلے خمیر (یعنی گُندھے ہوئے آٹے) کی طرح نَرم ہو جاتا ہے جس پر قدمِ مُبارَک کا نشان بن جاتا ہے اور جنگل کے جانور آتے ہیں اور ان کے قدم چُوم کر چلے جاتے ہیں۔[1]

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن!

اس خُدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سَلام (حدائقِ بخشش)

سَجاوٹ دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟

سُوال: عیدِ مِیْلَادُ النَّبِی بڑے زور و شور سے مَنائی جاتی ہے اور سَجاوٹ کا بھی اِہتمام کیا جاتا ہے، سَجاوٹ دیکھنے کے لیے مَردوں کے ساتھ ساتھ خَواتین بھی جاتی ہیں اور جُلُوسِ میلاد میں بھی شامل ہو جاتی ہیں، اِس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: جو عورتیں مَردوں کی بھیڑ بھاڑ میں جاتی ہیں انہیں خَواتین نہ کہا جائے کیونکہ خاتون نیک عورت کو کہتے ہیں جیسے خاتونِ جنَّت۔ مُطلقاً بھی عورت کو خاتون بولا جاتا ہے لیکن میں زَجر (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ عِزَّت کا لفظ ایسی عورتوں کے لیے نہ بولا جائے جو مَردوں کے مجمع میں گُھستی ہیں۔ ہماری طرف سے تنظیمی طور پر تمام اسلامی بہنوں کو سَجاوٹ دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلنا منع ہے۔ اسلامی بھائیوں کو بھی تاکید ہے کہ وہ چَراغاں دِکھانے کے لیے گھر کی خَواتین کو ہرگز ہرگز نہ لے جائیں۔ اگر کوئی اپنے دِل کو یوں مَنا لے کہ میں تو کار میں لے جاتا ہوں جس کے دَروازے بند ہوتے ہیں تو اِس طرح بھی لے جانے کی ہماری طرف سے اِجازت نہیں۔ اِس لیے کہ جو دیکھے گا وہ اپنے لیے دَلیل بنائے گا کہ دیکھو فُلاں دعوتِ اسلامی والا اپنے گھر کی خَواتین کو چَراغاں دِکھانے کے لیے لے جاتا ہے لہٰذا میں بھی لے جاتا ہوں۔ بَرائے مہربانی کوئی بھی اِسلامی بھائی ایسا کام نہ کرے۔

جشنِ وِلادت مَنانے میں بے اِعتدالیاں

سُوال: جشنِ وِلادت مَنانے میں جو بے اِعتدالیاں کی جاتی ہیں بَرائے کَرم ان کی نشاندہی فرما دیجئے۔[2]

1. ……الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۹ تا ۱۰۰ ماخوذاً۔
2. …… یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: جَشنِ وِلادت کے موقع پر چَراغاں کرنا اچھی بات ہے، ہماری طرف سے اِس کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے لیکن یہ کام جائز طریقے سے ہونا چاہیے۔ بعض لوگ چَراغاں کرنے میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں مثلاً گلیوں میں اسٹیج لگا کر راستہ بند کر دیتے ہیں، گڑھے کھود کر بانس گاڑھتے ہیں، چَراغاں کے لیے بجلی چوری کرتے ہیں اور کان پھاڑ آواز میں نعتیں چلا کر حقوقِ عامہ تلف کرتے ہیں۔ جَشنِ وِلادت یقیناً ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دِل کا سُکون ہے لیکن حقیقت میں جَشنِ وِلادت وہی ہے جس سے مسلمان کے دِل، بدن بلکہ رُوئیں رُوئیں کو راحت پہنچے۔ یہ کیسا جَشنِ وِلادت مَنانے کا انداز ہے کہ کان پھاڑ آواز میں نعتیں چلا کر لوگوں کی نیند بَرباد کر دو؟ جوشیلے نعرے لگا کر مَریضوں کے آرام پر پابندی لگا دو؟ اب جس مریض کو گولی کھا کر نیند آتی ہے تو اس شور میں اسے گولی کھانے کے بعد بھی نیند نہیں آئے گی۔ بالفرض اگر کوئی کہے کہ ہم نے محلے والوں سے نعتیں چلانے کی اِجازت لے لی ہے تو ایسوں سے عرض ہے کہ کیا دودھ پیتے بچوں سے بھی اِجازت لے لی ہے؟ تیز آواز سے بچہ ڈر کر ایسا روئے گا کہ ماں باپ کا سکون بھی بَرباد کر دے گا۔

نیاز اور چندہ کرنے میں بے اِعتدالیاں

یوں ہی دادا گیر قسم کے لوگ چندہ کرنے میں بھی بے اِعتدالیاں کرتے ہوں گے مثلاً جو آدمی چندہ نہیں بھی دینا چاہتا اُسے آنکھیں دِکھا کر لے لیتے ہوں گے حالانکہ اِس طرح چندہ لینا دَر حقیقت رِشوت ہے۔ پھر نیاز پکاتے وقت بھی بعض لوگ راستہ بند کر دیتے ہیں، سڑک میں گڑھے کھود دیتے ہیں، نیاز پکاتے ہوئے نماز چھوڑ دیتے ہیں تو یہ سارے کام دُرُست نہیں۔ بہر حال اگر ان بے اِعتدالیوں کے ساتھ جَشنِ وِلادت مَنایا جائے تو یہ حقیقت میں جَشنِ وِلادت نہیں۔ جَشنِ وِلادت وہی ہے جو 100 فیصد شریعت کے دائرے میں رہ کر مَنایا جائے۔ جہاں شریعت کے دائرے سے باہر نکلے تو وہ جَشنِ وِلادت نہ رہا بلکہ ایک تفریح کا سامان ہے۔ اب اس میں کسی قسم کے ثواب کی اُمّید نہ رکھیں بلکہ گناہ کی صورتیں واضح ہیں۔ جَشنِ وِلادت تو اِس لیے مَنایا جاتا ہے کہ ہمیں ثواب ملے، ہمارا ربّ راضی ہو اور میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوں اور ہم ان کے مُبارک ہاتھوں سے جامِ کوثر پئیں۔ جَشنِ وِلادت ہم اِس لیے تو نہیں مَنا رہے کہ مَعَاذَ اللہ قیامت کے دِن حکم ہو کہ جہنم میں چلے جاؤ! تم نے مسلمانوں کو تنگ کیا ہے، لوگوں کے دِل دُکھائے ہیں، تم نے

www.dawateislami.net

راستے گھیر کر مَریضوں کی ایمبولنس بھی نہیں جانے دی۔ اللہ نہ کرے کہ ہمارے ساتھ ایسا ہو لہٰذا جشنِ وِلادت شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مَنائیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی والے جشنِ وِلادت مَنانے میں حَتَّی الْاِمْکَان خِلافِ شَرع کاموں سے بچتے ہیں۔ چَراغاں کے لیے بھی بجلی سپلائی کرنے والے اِدارے کو پوری رَقم جمع کروائی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اِس اِدارے والے بھی دعوتِ اسلامی والوں سے کافی مطمئن ہیں۔

طُلبا کا ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: Students (یعنی طُلبا) میں عام طور پر یہ بات رائج ہے کہ ایک دوسرے کے نوٹس، بک نوٹس، اسٹیشنری اور دِیگر چیزوں کا بِلا تکلف اور بِلا اِجازت اِستعمال کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: Students (یعنی طُلبا) کے ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنے کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً ایسے دو بالغ دوست جن کا آپس میں اِس طرح کا دوستانہ ہے کہ ایک دوسرے کی چیزیں بِلا تکلف اِستعمال کرتے ہیں اور کوئی بھی بُرا نہیں مَناتا تو یہ جائز ہے۔ اگر ایسا تعلق نہیں اور پھر بھی بِلا اِجازت ایک دوسرے کی چیز اِس طرح اِستعمال کی کہ اسے کچھ نُقصان پہنچا تو اِستعمال کرنے والا گناہگار ہو گا۔ ایسے موقع پر عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ میں نے نُقصان کہاں پہنچایا ہے؟ بس دو پیپر ہی تو کاپی میں سے پھاڑے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بھی نُقصان ہے۔ اِسی طرح قلم سے لکھا تو کچھ نہ کچھ قلم گھسا اور اس کی Ink (یعنی سیاہی) اِستعمال ہوئی تو یہ بھی نُقصان پہنچانا ہی ہے۔ اگر نقصان نہ بھی پہنچے تب بھی بِغیر اِجازت دوسرے کی چیز اِستعمال نہ کی جائے کہ اگر قیامت کے روز پکڑ ہوئی تو کیا بنے گا؟

دوسروں کی چیزیں اِستعمال نہ کرنے میں ہی عافیت ہے

بہرحال عافیت اِسی میں ہے کہ بندہ اپنی چیز ہی اِستعمال کرے۔ قریبی دوست کی اَشیا بھی بِلا اِجازت اِستعمال نہ کرے اور نہ ہی بار بار اِستعمال کرنے کے لیے اِجازت طلب کرے کیونکہ بہت سے بے تکلف دوستوں میں بھی بعض اوقات مَسائل پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی دوست کی موٹر سائیکل پنکچر کر کے آ گیا یا ایکسیڈنٹ میں کچھ نُقصان کر دیا تو اب جس کا نُقصان ہوا ہے وہ خوشی سے جھومے گا نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ طنزیہ جملے کہہ کر اپنے غصے کا اِظہار کرے کہ تم

www.dawateislami.net

کو صحیح چلانی نہیں آتی، سارا پیٹرول ختم کر دیا، پتا نہیں کہاں گئے تھے؟ بریک خَراب کر دیا تھا وغیرہ وغیرہ۔

سُوال نہ کرنے پر بیعت

ہمارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم شدید فاقے بَرداشت کرتے لیکن کسی سے سُوال نہیں کرتے تھے، بِالخُصُوص حضرتِ سیِّدُنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اِس بارے میں کئی حکایات موجود ہیں۔ **بعض** صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَستِ مُبارک پر اِس بات پر بیعت کی تھی کہ کسی سے سُوال نہیں کریں گے۔ انہیں بیعت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی تھے، اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سواری پر ہوتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا چابُک (یعنی ہنٹر) زمین پر تشریف لے آتا تو آپ کسی سے نہ کہتے کہ یہ اُٹھا کر دے دو بلکہ خود گھوڑے سے نیچے تشریف لاتے اور خود اُٹھاتے۔[1]

حضرتِ سَعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فَضائل و مَناقِب

سُوال: عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ (ایک ہی وقت میں نام بنام جنّت کی خوشخبری پانے والے دَس صحابہ) میں سے ایک جَلِیْلُ الْقَدر صحابی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی ہیں، بَرائے کَرم! اِن کے کچھ مَناقب اور فَضائل بیان فرما دیجیے۔

(عمان سے ایک عمانی اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ! عمانی اسلامی بھائی کو مَرحبا! حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدِیْمُ الْاِسْلام یعنی اِبتدائی وقتوں کے صحابی ہیں۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دارِ اَرقم[2] میں داخِل ہونے سے پہلے ہی اِسلام لا چکے تھے۔[3] حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا لقب مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن (یعنی مسلمانوں کی تعداد میں 40 کا عدد پورا کرنے والا) ہے۔

---

1 ...... ابن ماجه، کتاب الزکاة، باب کراهية المسئلة، ۲/ ۴۰۱، حدیث: ۱۸۳۷۔ اِسی طرح کی ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم ان ہی کے لیے خاص تھا ورنہ گرا ہوا کوڑا کسی سے اُٹھوا لینا ناجائز نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۶۸)

2 ...... دارِ اَرقم کوہِ صفا کے قریب واقع ہے، جب کفارِ جفاکار کی طرف سے خطرات بڑھے تو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس میں پوشیدہ طور پر تشریف فرما رہے۔ اِسی مکانِ عالیشان میں حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے۔

(اخبار مكة، ذكر المواضع التي يستحب فيها الصلاة بمكة...الخ، ۴/ ۱۲)

3 ...... الاصابة، حرف السين المهملة، سعيد بن زيد، ۳/ ۸۷۔

www.dawateislami.net

ان سے پہلے کل 39 مسلمان تھے جن میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی شامل ہیں۔[1] ❁ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ خَطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہا آپ کے نِکاح میں تھیں اور آپ کی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا عاتِکہ بنتِ زید رَضِیَ اللہُ عَنْہا حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نِکاح میں تھیں۔[2] ❁ حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار اُن صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم میں ہوتا ہے جنہوں نے اَوّلاً ہجرتِ مدینہ کی سعادت حاصل کی ہے۔[3] ❁ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے سبب ہی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہوئے۔[4] ❁ حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بیعتِ رِضوان میں بھی شرکت کی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنَّت میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عمران عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رَفیق ہوں گے۔ یعنی جنّت میں حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمت (یعنی صحبت) میں ہوں گے۔[5] ❁ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بدر کے عِلاوہ تمام غَزوات مثلاً غَزوۂ اُحد، غَزوۂ خندق، غَزوۂ خیبر، غَزوۂ حُنَیْن، غَزوۂ طائف اور غَزوۂ تبوک وغیرہ میں شَریک ہوئے۔[6]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بدری ہونے کی وُجوہات

غَزوۂ بدر میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شَریک نہ ہو سکے لیکن پھر بھی آپ کا شُمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے، اِس کی دو وُجوہات ہیں: (۱) اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کو مُلکِ شام سیریا کی طرف کفار کے حالات وغیرہ کی معلومات کے لیے بھیجا تھا۔ جب یہ دونوں وہاں سے

1 ...... معرفۃ الصحابۃ، باب الف، باب الارقم بن ابی الارقم، ۱/۲۹۳ ملتقطاً۔

2 ...... اسد الغابۃ، باب السین و العین، سعید بن زید القرشی، ۲/۴۵۶۔

3 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، ذکر من اسمہ سعید، سعید بن زید بن عمرو، ۲۱/۶۵۔

4 ...... تھذیب الاسماء و اللغات، باب سعید، سعید بن زید، ۱/۲۱۱۔

5 ...... الریاض النضرۃ، ذکر ما جاء فی شھادتہ للعشرۃ بالجنۃ، ۱/۳۵۔

6 ...... الریاض النضرۃ، الباب التاسع: فی مناقب ابی الاعور: سعید بن زید، ۲/۳۵۔

www.dawateislami.net

واپس مَدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا لوٹے تو غَزوۂ بدر واقع ہو چکا تھا۔ چونکہ جنگی جاسوسی بھی جنگ ہی میں شرکت ہے اس لیے ان دونوں صحابہ کو بدریوں میں شُمار کیا گیا۔(۲) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حِصّہ بھی عطا فرمایا جو اِس بات کی دَلیل ہے کہ یہ دونوں بھی بدری ہیں۔[1] اگر بدری صحابہ میں شامل نہ ہوتے تو انہیں مالِ غنیمت سے حِصّہ نہ دیا جاتا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غَزوۂ بدر سے لوٹنے کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُلکِ شام سے واپس آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے ان کا حِصّہ عطا فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِسْتِفْسَار کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اَجر؟ اِرشاد فرمایا: تمہارے لیے تمہارا اَجر ہے۔[2] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے 70 برس سے زیادہ عمر پائی اور 50 یا 51 سِنِ ہجری میں وِصالِ باکمال ہوا اور جَنَّتُ الْبَقِیْع میں دَفن ہوئے۔[3] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[4]

سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

حاجی مشتاق عطّاری کی یاد

سُوال: کیا آپ کو حاجی مشتاق عطّاری کی یاد آتی ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: ہمارا اتنا وقت ساتھ گزرا ہے اور یہ بات Understood (یعنی طے شُدہ) ہے کہ جس کے ساتھ اتنا وقت گزرا ہو اس کی یاد کبھی نہ کبھی تو آ ہی جاتی ہے۔ جیسے ابھی ان کا تذکرہ ہوا تو یاد آ گئی۔ یوں ہی ماں کی بھی یاد آتی ہے، بڑے بھائی اور بڑی بہنوں کی بھی یاد آتی ہے۔ یوں ہی بعض اسلامی بھائی اور دوست جو اَب دُنیا میں نہیں ہیں وہ کبھی کبھار یاد آ جاتے

---

1 ...... الریاض النضرۃ، الباب التاسع: فی مناقب ابی الاعور: سعید بن زید، ۲/ ۳۵ ۔

2 ...... معرفۃ الصحابۃ، معرفۃ سعید بن زید، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۵۵۲ ملتقطاً۔

3 ...... الطبقات الکبریٰ، طبقات البدریین... الخ، سعید بن زید، ۳/ ۲۹۴ ۔

4 ...... مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے "فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہیں۔ جس نے محبت دی وہ بھی یاد آئے گا اور جس نے ستایا وہ بھی یاد آئے گا۔

مَدَنی کاموں پر اِستقامت پانے کا طریقہ

سُوال: مجھے مَدَنی کاموں میں اِستقامت نہیں مل پاتی اور سُستی بڑھتی جارہی ہے لہٰذا ایسی صورت میں مَدَنی کاموں کا جذبہ کیسے ملے؟ اِس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جو لوگ نوکری کرتے ہیں انہیں اِستقامَت مِل جاتی ہے کیونکہ وہ تنخواہ لیتے ہیں۔ اِس سے ہمیں عِبرت حاصِل کرنی چاہیے کہ جن کو تھوڑے سے سِکّے اور نوٹ ملتے ہیں انہیں اِستقامَت مِل جاتی ہے تو ہمیں نیکیوں پر اِستقامَت کیوں نہیں مِل پاتی؟ یاد رکھیے! مَدَنی کام کرنے سے اگر ہمیں نوٹ نہیں ملتے تو کیا ہوا کہ نوٹ تو دُنیا میں ہی فنا ہو جائیں گے، قیامت کے دِن اِن کا حِساب بھی دینا ہوگا اور نوٹوں کو حاصِل کرنے میں حلال و حرام کے مَسائل بھی ہیں، جبکہ دِین کا کام کرنے والوں کو نیکیاں ملیں گی اور ان نیکیوں کا حِساب بھی نہیں ہوگا اور ان کے بدلے جنَّت ملے گی۔ اگر یوں اپنے آپ کو جنَّت کی حرص دِلا کر مَدَنی کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه اِستقامَت مِل جائے گی۔

ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

مَدَنی کام نیکی کی دَعوت کا کام ہے اور نیکی کی دَعوت دینے کی بھی کیا خوب بَرکتیں ہیں چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا اِمام ابو حامد محمد بِن محمد بِن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یَا اللّٰه! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللّٰه پاک نے اِرشاد فرمایا: میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ [1] اگر کسی سے کہا کہ بھائی مسجد میں نماز پڑھنے چلیے جماعت تیار ہے تو یہ بھی نیکی کی دَعوت دینا ہے۔ خیال رہے کہ جب ہم کسی کو نیکی کی دَعوت دینے کے لیے جاتے ہیں تو ہمارے ایک ایک قدم پر ثواب لکھا جاتا ہے لہٰذا ایسے موقع پر چھوٹے چھوٹے قدم چلنا چاہیے تاکہ ثواب زیادہ ملے۔

1 ..... مکاشفۃ القلوب، الباب الخامس عشر فی الامر بالمعروف۔۔۔ الخ، ص۴۸۔

www.dawateislami.net

مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے

نماز کی اَدائیگی کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم چلنے سے متعلق تو اَحادیثِ مُبارَکہ موجود ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَرمیانے قدم چلا کرتے تھے۔ ایک مَرتبہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں دَرمیانے قدم کیوں چلتا ہوں؟ میں نے عَرض کی: اللہ پاک اور اس کا رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: جب تک بندہ نَماز کی طَلب میں ہوتا ہے نَماز ہی میں ہوتا ہے۔ ایک اور رِوایت میں ہے کہ میں دَرمیانے قدم اِس لئے چلتا ہوں تاکہ نَماز کی طَلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔[1] لہٰذا نماز کی اَدائیگی کے لیے جب مسجد جائیں تو چھوٹے چھوٹے قدم چلیں مگر اتنے چھوٹے بھی نہ ہوں کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ بَرسوں کا مَریض بڑی مشکل سے گھر سے نکلا ہے اور اِس سے چلا بھی نہیں جا رہا اور نہ ہی دوڑ کر کہ لوگ سمجھیں اس کا کوئی مال لے کر بھاگا ہے جسے یہ پکڑنے جا رہا ہے بلکہ ایسے دَرمیانے اَنداز سے چلیں کہ لوگ نہ تو ہنسیں اور نہ ہی انہیں تشویش ہو کہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے یہ کیوں بھاگے چلا جا رہا ہے۔ ہاں! اگر جماعت جا رہی ہے تو پھر ایسی رفتار سے چلیں کہ اُسے دوڑنا بھی نہ کہا جائے اور نہ ایک دَم تیز قدم رکھنا ہو کہ مسجد پہنچ کر سانس پھول جائے اور نماز میں دِل نہ لگے۔

اَحادیثِ مُبارَکہ میں اگرچہ چھوٹے چھوٹے قدم چلنے کا ذِکر نماز کے لیے مسجد جانے کے بارے میں ہے مگر نماز کے عِلاوہ دِیگر نیک کاموں مثلاً سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت، کسی عالِمِ دِین کا وَعظ اور قرآنِ پاک کی تفسیر سُننے کے لیے جب بندہ چلتا ہے تو اُس کے بھی ہر قدم چلنے پر ثواب لکھا جاتا ہے۔ یوں اپنے آپ کو نیکیوں کی حرص دِلائیں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ مجھے تو اتنا سارا ثواب مِل رہا ہے میں کیوں سُستی کروں؟ اِس طرح زبردستی اپنے نَفس کو اِس طرف مائل کریں کہ مجھے مَدَنی کام کرنا ہے۔

---

[1] ...... مجمع الزوائد، کتاب الصلاة، باب کیف المشی الی الصلاۃ، ۲/ ۱۵۱، حدیث: ۲۰۹۲ ۔

www.dawateislami.net

نیکیوں میں دِل نہ لگے تو کیا کریں؟

دیکھیے! مَریض کو غِذا اچھی نہیں لگتی لیکن زندہ رہنے کے لیے وہ غِذا کھاتا ہے۔ اِسی طرح ہم باطنی مَریض ہیں ہمارے نَفس کو نیکیاں اچھی نہیں لگ رہی ہوتیں مگر ہمیں زبردستی اس سے نیکیاں کروانی ہیں۔ مَریض جب اچھا ہو جاتا ہے تو اس کو غِذا بھی اچھی لگنا شروع ہو جاتی ہے، اِسی طرح جب ہم نیکیاں کرنے لگ جائیں گے تو ہمارے دِل میں نیکیوں کی رَغبت مزید بڑھے گی۔

ہدایت کی طرف بُلانے کی فضیلت

یاد رہے مَدَنی کام کرنا گویا لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلانا ہے اور لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلانے سے متعلق سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: جو ہدایت کی طرف بُلائے تو اسے ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اَجر کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس پر گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی مثل گناہ لازم ہو گا اور ان پیروی کرنے والوں کے گناہ سے کچھ بھی کم نہ ہو گا۔(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اِسلامی ہدایت یافتگان کی مَدَنی تحریک ہے جو لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلاتی ہے۔

حافظہ کیسے مَضبوط کیا جائے؟

سُوال: جب ہم مُطالعہ کرتے ہیں تو جو کچھ پڑھا ہوتا ہے وہ یاد نہیں رہتا پھر یہ وَسوسہ آتا ہے کہ جب پڑھا ہوا یاد نہیں رہتا تو مُطالعہ کرنے کا کیا فائدہ؟ یہ اِرشاد فرمادیجیے کہ حافظہ کیسے مَضبوط کیا جائے؟

جواب: حافظہ مَضبوط کرنے کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کے شروع میں لکھی جانے والی دُعا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ہر بار مُطالعہ شروع کرنے سے پہلے پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ اِس کے عِلاوہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "حافظہ کیسے مضبوط ہو؟" کا مُطالعہ کیجیے، اِس کتاب میں حافظہ مضبوط کرنے کے کئی طریقے اور اَوراد و وَظائف وغیرہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ رہی بات کہ "جب پڑھا ہوا یاد

(1) ...... مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ... الخ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۶۸۰۴۔

www.dawateislami.net

نہیں رہتا تو مُطالعہ کرنے کا کیا فائدہ؟ ”تو یہ شیطانی وَسوسہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر کا راستہ بھول جائے تو وہ راستے کی تلاش کرتا ہے مایوس ہو کر وہیں نہیں بیٹھ جاتا۔ اِسی طرح مُطالعہ کرنے والے کو بھی مایوس ہونے کے بجائے اپنے حوصلے کو مضبوط رکھتے ہوئے بار بار مُطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رکھیے! حُصُولِ علم کے لیے مُطالعہ کرنے سے ثواب حاصِل ہوتا ہے چاہے ایک ہی چیز کو 100 بار پڑھا جائے۔ بعض اوقات ایک ہی بات کو بار بار دُہرانا پڑتا ہے جب کہیں جا کر وہ چیز ذہن نشین ہوتی ہے لہٰذا کسی بات کو یاد رکھنے کے لیے اُسے کئی بار پڑھنے میں حَرَج نہیں بلکہ ثواب کی اُمّید ہے۔ دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والے لوگ اپنے اَسباق یاد رکھنے کے لیے کس قدر محنت کرتے اور رَٹّے لگاتے ہیں بلکہ مزید بہتری کے لیے Tutor (یعنی اُستاد) کی خِدمات بھی حاصِل کرتے ہیں تو ہمیں دِینی تعلیم حاصِل کرنے کے لیے بھی وَساوِس سے بچ کر خوب محنت کرنی چاہیے۔

دُرُود شریف پورا لکھیے

سُوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے ساتھ دُرُود شریف کی جگہ صِرف ”ص“ لکھ سکتے ہیں؟[1]

جواب: دُرُود کی جگہ ”ص“ لکھنا حرام ہے۔[2] بعض لوگ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارَک یا کوئی لقب مثلاً حضور وغیرہ لکھ کر چھوٹا سا صاد بنا دیتے ہیں یہ حرام ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے 48 صفحات پر مشتمل رِسالے ”سیاہ فام غُلام“ کے آخری صفحے پر اِس مسئلے کی مَزید تفصیل بھی موجود ہے۔ نیز اِس رِسالے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 12 مُعْجِزات بھی جمع کیے گئے ہیں، یہ بہت ہی پیارا رِسالہ ہے، اِس کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عشقِ رَسُول کے جام بھر بھر کر پینے کو ملیں گے اور مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں مَزید اِضافہ ہو گا۔ تمام اسلامی بھائی یہ رِسالہ ضَرور ضرور پڑھیں نیز اس ہفتے (۲ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ تا ۹ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ) میں یہی رسالہ پڑھنے کا ہدف ہے۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اِس رِسالے کو تقسیم کرنے کی بھی ترکیب بنائیں اِنْ شَآءَ اللہ خوب خوب بَرَکتیں ملیں گی۔ (شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۳۴، حصہ: ۳۔

www.dawateislami.net

دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس رِسالے کو پڑھنے سننے والوں اور والیوں کو جو دُعا دی ہے وہ یہ ہے:) یارَبَّ الْمصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ ”سیاہ فام غلام“ کے 48 صفحات پڑھ یا سُن لے، اُسے عاشقِ دُرُود و سَلام بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یومِ قفلِ مدینہ

سُوال: یومِ قفلِ مدینہ کب سے کب تک مَنایا جاتا ہے اور اِس میں کیا کرنا ہوتا ہے؟[1]

جواب: اتوار کو غُروبِ آفتاب سے لے کر پیر کے غُروبِ آفتاب تک یومِ قفلِ مدینہ ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! بُری باتوں سے تو ہمیشہ ہی بچنا چاہیے لیکن یومِ قفلِ مدینہ میں فُضُول باتوں سے بھی بچنا ضَروری ہے۔ اگرچہ فُضُول باتیں کرنے والا گناہ گار نہیں ہوتا مگر فُضُول باتیں کرتے کرتے گناہوں بھری گفتگو میں پڑنے کا اَندیشہ رہتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو گناہوں بھری گفتگو کا پتا ہی نہیں ہوتا اور وہ جسے فُضُول گفتگو سمجھتے ہیں دَر اصل وہ گناہوں بھری باتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اِنسان فُضُول باتوں سے بچے بلکہ کام کی بات بھی اِشاروں میں یا لکھ کر کرے۔ یومِ قفلِ مدینہ میں لکھ کر اور اِشاروں سے گفتگو کرنے کی مَشق کرنی چاہیے پھر آہستہ آہستہ اِس اَنداز سے گفتگو کرنے کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لینا چاہیے۔ اِسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ خود بھی قفلِ مدینہ لگانے کی کوشش کریں اور ساتھ ساتھ دِیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی تَرغیب دِلائیں تاکہ وہ بھی قفلِ مدینہ لگانے کی سعادت حاصِل کر سکیں۔

انگریزی اَلفاظ اِستعمال کرنے کی وجہ

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ آپ اُردو اَلفاظ کے ساتھ انگریزی اَلفاظ بولنے کا بھی اِہتمام کرتے ہیں اِس کی کیا وجہ ہے؟[2]

جواب: میں خیر خواہیِ اُمَّت کی وجہ سے لوگوں کو سمجھانے کے لیے انگریزی کے اَلفاظ بولتا ہوں جیسے قدم کو Step، دَرمیانے کو Medium وغیرہ حالانکہ اِس طرح بولنے سے گفتگو کی رَوانی مُتاثِر ہوتی ہے۔ مُقَرِّر کبھی بھی اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ دَورانِ گفتگو اس کی روانی ٹوٹ جائے، مگر میرا مقصود خطاب کے جوہر دِکھانا نہیں بلکہ لوگوں کو سمجھانا ہے کہ

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بس کسی طرح یہ لوگ ہماری نیکی کی دعوت سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں تا کہ یہ نمازوں کی پابندی شروع کر دیں۔ تمام مُبلِّغِین کو چاہیے وہ اپنے بیانات میں سادہ اور آسان اَلفاظ اِستعمال کریں، بِالْخُصُوص مَدَنی چینل کے مُبلِّغِین تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے بیان اور گفتگو سے فائدہ حاصِل کر سکیں۔

بیانات میں آسان اَلفاظ کے اِستعمال کا اِہتمام کیجیے

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں لفظِ یکم کا معنیٰ نہیں معلوم ہوتا ایک بار میری توجہ اِس طرف ہوئی تو میں نے حاضِرین سے اِس کا مَطلب پوچھا کافی لوگوں کو پتا نہیں تھا۔ یکم کا مطلب ہے پہلی تاریخ۔ ممکن ہے بہت سے لوگ یکم رَبِیْعُ الْاَوَّل کو 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل سمجھتے ہوں۔ New Generation (یعنی نئی نسل) کے سامنے اگر گنتی اُردو میں بولی جائے مثلاً گیارہ، بارہ، تیرہ تو شاید ان کی سمجھ میں نہ آئے لہٰذا یہ بھی انھیں انگریزی میں ہی بتائی جائے۔ بعض اوقات میں بھی فیصلہ نہیں کر پاتا کہ کون سا آسان لفظ کہا جائے، جب کوئی آسان لفظ نہیں ملتا تو وہی مشکل لفظ کہنا پڑتا ہے۔ جب عوام کے لیے یکم لفظ مشکل ہے تو دِیگر اَلفاظ سمجھنا کتنا مشکل ہوتا ہو گا۔ تمام مُبلِّغِین غور فرمائیں کہ آپ لوگ اتنی محنت کے ساتھ کوئی بیان وغیرہ کریں مگر اَلفاظ مشکل ہونے کی وجہ سے اس بیان سے کوئی خاص فائدہ حاصِل نہ ہو تو یہ نفع میں نقصان ہے۔ اگر تمام مُبلِّغِین اِس بات کا اِہتمام کر لیں کہ ہمیشہ اپنے بیان وغیرہ میں آسان اَلفاظ ہی اِستعمال کریں گے تو اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ مَدَنی کام بہت بڑھ جائے گا، نمازیوں کی تعداد میں اِضافہ ہو گا اور سُنَّتوں پر عمل کرنے والے بھی بڑھ جائیں گے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنی گفتگو کو آسان کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب حاصِل ہو گا۔

مُبَلِّغ کا مقصد عوام کو اپنی بات سمجھانا ہونا چاہیے

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) کامیاب اُستاد وہ ہوتا ہے جو اپنے طلبا کی ذہنی صَلاحیتوں کے مُطابق سبق پڑھائے۔ اگر اس کے پاس 10 سال کا طالبِ علم پڑھنے آئے تو یہ اس اَنداز میں پڑھائے کہ وہ اس کی بات بخوبی سمجھ سکے اور اگر کوئی 20 سال کا طالبِ علم ہو تو اس کو بھی بات سمجھنے میں بالکل دُشواری نہ ہو۔ کیونکہ اُستاد کا اصل مقصد طلبا کو سبق سمجھانا ہوتا ہے محض مسلسل بولے چلے جانا جس سے طلبا کو کچھ سمجھ ہی نہ آئے فائدے مند نہیں۔ مُبَلِّغ کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے

www.dawateislami.net

کہ میں نے عوام کو بات سمجھانی ہے۔ بیرونِ ممالک کے اسلامی بھائی جنہیں اُردو کم آتی ہے وہ بعض اوقات کلام کے سیاق و سباق سے ہماری بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اَلفاظ سے سمجھنا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے مثلاً ہم یہ جملہ کہیں: "ثواب کا تَرَتُّب نہیں ہوگا" تو یہ "تَرَتُّب" ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ یہ کیا ہوتا ہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنی گفتگو میں آسان اَلفاظ اِستعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والد کی بَرسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے والد صاحب کا اِنتقال 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کو ہوا ہو تو کیا ان کی بَرسی پر نئے کپڑے پہن سکتے ہیں؟

(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: شَرعاً بَرسی والے دِن نئے کپڑے پہننے میں کوئی حَرج نہیں ہے۔ جَشنِ وِلادت کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے اگر فتنے کے خوف سے عمدہ لباس نہ پہنے تو اپنا یہ ذہن بنائے کہ نیا لباس پہننا بالکل جائز ہے میں صِرف فتنے کے خوف سے نیا لباس نہیں پہن رہا اگر فتنے کا خوف نہ ہوتا تو ضَرور نیا لباس پہنتا۔ بعض بَرادریوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ مَیِّت ہونے کے بعد جو پہلی عید آتی ہے تو اس کے گھر والے عید نہیں مَناتے بلکہ بعض تو واجب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتے یہ بالکل غَلَط اَنداز ہے۔ اگر یہ لوگ سوگ کی نیت سے ایسا کرتے ہیں تو یہ حرام کام ہے کیونکہ "سوگ تین دِن سے زیادہ نہیں ہوتا، البتہ زوجہ اگر حاملہ نہ ہو تو شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دِن تک سوگ کر سکتی ہے، اِس کے علاوہ کسی کو بھی تین دِن سے زیادہ سوگ مَنانا جائز نہیں۔"[1] بہر حال عید مَنانی ہوگی اور عید کے دِن اچھے کپڑے پہننا مُستَحب ہے، یوں ہی جَشنِ وِلادتِ مصطفےٰ پر بھی عُمدہ لباس زیبِ تَن کیا جائے، جمعہ کے روز بھی اچھا لباس پہننا اور غسل کرنا مُستَحب ہے لہٰذا ان سب چیزوں کا اِہتمام کرنا چاہیے۔

کسی کو رَقم پڑی مل جائے تو وہ کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کو کہیں پیسے پڑے ہوئے نظر آئے وہ انہیں اُٹھا کر گھر لے آیا، بعد میں اِحساس ہوا کہ مجھے نہیں اُٹھانے

1 ..... ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/۱٦۷۔

www.dawateislami.net

چاہیے تھے، اب اِس رَقم کا کیا کرے، یہ رَقم اُسی جگہ پر رکھ آئے یا غریبوں میں تقسیم کر دے؟

جواب: رَقم اُٹھاتے وقت جو نیت تھی اس کے مُطابق حکم ہو گا۔[1] اگر خود رکھنے کے لیے وہ رَقم اُٹھائی تھی تو یہ غصب کرنا کہلائے گا گویا اس نے یہ رَقم کسی سے چھینی ہے۔[2] اِس کا حکم یہ ہے کہ مالک کو تلاش کر کے اس تک پہنچائے اپنے اِستعمال میں لانا حرام ہے۔ آج کل لوگ بالکل خیال نہیں کرتے جہاں کہیں کچھ رَقم وغیرہ پڑی دیکھی فوراً اُٹھا لیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر اِس نیت سے اُٹھائی کہ اس کے مالِک تک پہنچائے گا تو یہ ثواب کا کام ہے لہٰذا اب یہ اس رَقم وغیرہ کو اس کے مالک تک پہنچانے کی اِعلانات وغیرہ کے ذَریعے پوری کوشش کرے، کوشش کرنے کے باوجود مالِک نہ مل سکا تو اب اگر خود شَرعی فقیر ہو تو وہ رَقم خود رکھ لے ورنہ کسی شَرعی فقیر یا مسجد و مدرسے میں دے دے۔[3]

❁❁❁

عبادت کی کُنجی

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ طویل (یعنی دراز) خاموشی عبادت کی کُنجی ہے۔

(حسن السمت فی الصمت، ص ۲۵، رقم: ۴۷)

---

1. بہارِ شریعت، جلد2 صفحہ 473 پر ہے: "پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مُستَحَب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظَنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ مالک کو نہ دونگا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے (یعنی غصب کرنے کی طرح ہے) اور اگر یہ ظَنِّ غالب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اُٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تصرُّف (یعنی اِستعمال) میں لانے کے لیے اُٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بَری الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔" مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے بہارِ شریعت جلد2، حصّہ 10 سے "لقطہ کا بیان" کا مُطالعہ کیجیے۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب اللقطۃ، ۲/ ۲۸۹۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۶۳۔

www.dawateislami.net

مچھلی کے فائدے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مچھلی انسانی صِحّت کے لئے نہایت اَہم غذا ہے ❀ اس میں آیوڈین (Iodine) ہوتا ہے جو کہ صحّت کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے، اس کی کمی سے جسم کے غُدُودی نظام کا توازُن بگڑ سکتا ہے، گلے کے اَہم غُدود تھا ئیرائیڈ (Thyroid) میں سُقْم (یعنی خامی) پیدا ہو کر جسمانی نظام میں بَہُت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں ❀ مچھلی بطورِ غذا استعمال کرنے والوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں ❀ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق سردی سے ہونے والی کھانسی کا مچھلی سے بہتر کوئی علاج نہیں ❀ دل کے مریضوں کے لئے مچھلی بہت ہی فائدہ مند ہے، ماہِرین کا کہنا ہے: ہفتے میں کم از کم دو بار تو ضَرور مچھلی کھا لینی چاہئے ❀ غذا میں مچھلی کا زیادہ استعمال مَثانے کا کینسر بڑھنے سے روکنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے ❀ مچھلی کے سَر کی یخنی جسے شوربا یا سُوپ (Soup) بھی کہتے ہیں، بینائی کی کمزوری اور دیگر کئی امراض کیلئے فائدہ مند ہے ❀ باقاعدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اُتر سکتے ہیں ❀ مچھلی کے سر کی یخنی (سُوپ) فالج، لقوہ، عِرقُ النِّسا (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ جَڑے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اَعْصابی کمزوری، پٹّھوں کی کمزوری، قبل از وَقت بڑھاپے، جوڑوں کے پُرانے درد اور جسمانی و اَعصابی کِھچاؤ اور قُوّتِ حافِظہ بڑھانے کیلئے نہایت مفید ہے ❀ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھو چکے ہوں یا جن کی یادداشت ختم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جوان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سُوپ) ضَرور استعمال کریں ❀ اگر گرمی کے موسِم میں نامُوافِق محسوس کریں تو سردیوں میں استِعمال کریں ❀ اگر بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی مَرَض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سَر کا سوپ (Soup) استعمال کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ان بیماریوں سے تحفُّظ حاصل ہو گا ❀ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست کیرالہ کے ایک صاحِب نے بیرونِ ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ رِیاضی (جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین عُلُوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا استِعمال۔ مدنی بہار جامعۃُ المدینہ، فیضانِ بلال، بابُ المدینہ کراچی درجہ ثالثہ کے طالبِ علم حمزہ بن عابد کا بیان ہے کہ میری بینائی کمزور تھی اور اڑھائی 2.5 نمبر کا نظر کا چشمہ استعمال کرتا تھا۔ جب میں نے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "مچھلی کے عجائبات" میں بیان کردہ نسخے (مچھلی کے سر کی یخنی بینائی کی کمزوری کیلئے فائدے مند ہے، باقاعدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اُتر سکتے ہیں) پر پابندی سے عمل کیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میری بینائی بالکل ٹھیک ہو گئی اور اب میں مکمل طور پر عینک سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہوں۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاخریٰ 1440 / فروری 2019)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَندازِ گُفتگو کیسا ہو؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَبے تَبے اور تُو تڑاک والے اَنداز میں گفتگو کرنا

سُوال: کچھ لوگ نیکی کی دَعوت بھی دے رہے ہوتے ہیں، بظاہر نیک بھی لگتے ہیں مگر ان کا بات کرنے کا اَنداز اَبے تَبے اور تُو تڑاک والا ہوتا ہے، جسے بازاری گفتگو بھی کہا جاتا ہے ایسوں کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: کسی کے سامنے ایسے اَنداز میں گفتگو کرنا بسا اوقات اسے بد ظن کر دیتا ہے، اگرچہ بد ظن ہونے والا خود بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ آج کل ہمارے مُعاشرے میں اَبے تَبے اور تُو تڑاک والی گفتگو بہت عام ہے۔ اگر سب کے ساتھ ایسی گفتگو نہیں کی جاتی تو بند کمرے میں کی جاتی ہے، بند کمرے میں نہیں ہوتی تو اپنے گھر میں ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! ایسی گفتگو اگر کسی کی توہین اور دِل آزاری کا سبب نہ بنے تو اسے ناجائز نہیں کہیں گے مگر یہ اَنداز اچھا نہیں ہے۔ مُبَلِّغ کا لہجہ نَرم اور حکیمانہ ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہوں، اَبے تَبے اور تُو تڑاک والی بازاری گفتگو شُرَفا (یعنی شریف اور عزت دار لوگوں) کے نزدیک مَعْیُوب سمجھی جاتی ہے اور اس سے لوگوں کے دِل بھی مائل نہیں ہوتے لہٰذا ایسی

[1] یہ رِسالہ ۹ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 17 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] الکامل لابن عدی، من اسمہ عبد الرحمن، ۵/۵۰۵۔

www.dawateislami.net

گفتگو اور انداز سے بچنا چاہیے۔

مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والے چاہے وہ مُبَلِّغِیْن ہوں یا مُدَرِّسِیْن یا طُلَبائے کِرام سبھی کو مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنی چاہیے، بلکہ مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنے کو اپنے لیے لازِم قرار دیں کیونکہ مُحتاط انداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے، اِس سے مزید بہتر طریقے سے دِین کی خِدمت کر سکیں گے۔ اگر آپ بازاری گفتگو والا اَنداز اپناتے ہوئے چوراہے پر کھڑے ہو کر کِھل کِھلا کر ہنسیں گے اور اَبے تَبے کریں گے تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو مولانا لوگ بھی یُوں کرتے ہیں ہم تو ہیں ہی گنہگار، یوں وہ آپ کو دَلیل بنا کر خود کو دِین سے دُور کریں گے، ظاہر ہے ان کا دِین سے دُور ہونا نقصان کا کام ہے۔ آپ کا اَنداز، رَفتار، گفتار اور کردار ایسا ہو کہ ہر بندہ آپ کی طرف کھچتا چلا آئے۔

مذہبی لوگوں کی حَرکات وسکنات بغور دیکھی جاتی ہیں

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں ایک بار کسی جگہ دَعوت میں گیا تھا، اس وقت حفاظتی اُمُور کے مَسائل نہیں تھے۔ کافی داڑھی والے مُعَزَّز اَفراد بھی وہاں جمع تھے۔ میں الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان لوگوں میں گفتگو ہو رہی تھی اور قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ ایک کلین شیوڈ آدمی میرے پاس آیا، اس کی باتوں سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت بڑا مالدار تاجِر ہے، دَورانِ گفتگو اُس نے بتا بھی دیا کہ بولٹن مارکیٹ میں میمن مسجد کے پاس اس کی کپڑے کی دُکان ہے۔ اس نے کہا: "یہ سب مولانا لوگ ہنس رہے ہیں اور آپ سنجیدہ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں نے کہا کہ میں آپ کو کمپنی دے دوں کہ یہ مولانا بے چارہ اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔" یوں مجھے ایک طرح سے اُس نے سکھایا کہ یہ جو کر رہے ہیں دُرُست نہیں کر رہے تم ایسا مَت کرنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس کی باتوں سے مجھے سیکھنے کو ملا۔

اِسی طرح جن دِنوں میں شہید مسجد کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں امامت کرتا تھا تو وہاں بھی ایک کلین شیوڈ بیوپاری مجھ سے ملنے آیا تھا، اُس نے بھی دَورانِ گفتگو مجھ سے پوچھا کہ یہ مولانا لوگ "ہاہاہا" کر کے کیوں ہنستے ہیں؟ اس کی بھی یہ بات سُن کر مجھے سیکھنے کو ملا کہ مذہبی لوگوں کو اِس طرح نہیں ہنسنا چاہیے کہ لوگ نوٹ کریں۔ یاد رکھیے! تاجِر، سرمایہ دار،

www.dawateislami.net

سیاسی لیڈر و اَربابِ اِقتدار لوگوں میں بہت عقل ہوتی ہے اور یہ بہت سمجھ دار ہوتے ہیں یہ ہم لوگوں کی باتوں کو نوٹ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا ہمارے پاس آنا جانا اِس بات کی غمازی نہیں کرتا کہ یہ آنکھیں بند کر کے ہم پر لٹو ہیں، جیسے ہر ہاتھ چُومنے والا عقیدت مند نہیں ہوتا، مَصْلَحَۃً بھی لوگ ہاتھ چُوم رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنا کام نکلوانے کے لیے بھی ہاتھ چُومتے ہیں، دوسروں کو سیٹ رکھنے کے لیے بھی چُومتے ہوں گے یا بے اِختیار بھی ہاتھ چُوم جاتے ہوں گے یہ سب تجربات سکھاتے ہیں۔ اِسی طرح جس کو ہم نے سمجھایا وہ خاموش ہو گیا تو یہ ضَروری نہیں کہ وہ مطمئن بھی ہو گیا ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ اس لیے خاموش ہو گیا ہو کہ مولانا سے کیا بحث کروں یہ دَلائل پر دَلائل دیئے جائے گا لہٰذا خاموش ہو جانا ہی بہتر ہے۔

بازاری گفتگو ختم کرنا کئی گناہوں کے خاتمے کا سبب ہے

بہر حال بازاری لہجہ اپنانا اور "ہاہاہا" کر کے ہنسنا یہ اچھی بات نہیں ہے، یہ چھچھورپن ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زور زور سے ہنسنے سے پاک تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے) لگانا ثابت نہیں ہے۔[1] بڑے بڑے عُلَمائے کِرام، اَولیائے کِرام اور مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں بھی ایسا اَنداز آپ کو نہیں ملے گا۔ مفتیانِ کِرام بہت ذہین ہوتے ہیں، میرا تجربہ ہے کہ یہ لوگ اکثر سنجیدہ ہوتے ہیں، لوگ ہنس بول رہے ہوں گے تو یہ منع نہیں کریں گے مگر خود اِس طرح کریں گے بھی نہیں، اِسی میں ان کی عزت ہوتی ہے۔ اگر یہ بھی عام لوگوں کی طرح قہقہے بلند کریں، ہاہاہا کر کے ہنسیں اور پگڑیاں اُچھالیں تو پھر ان سے مَسائل کون پوچھے گا؟ اور ان سے پوچھ کر مطمئن کون ہو گا؟ اِس لیے بازاری لہجے، مذاق مسخری، تُوتڑاک اور ایک دوسرے کی توہین والا اَنداز نہیں ہونا چاہیے۔ بعض اوقات لوگ دائرہ پھلانگ کر دِل آزاریوں، آبروریزیوں اور گناہوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر اسی بازاری گفتگو کو ہی ختم کر دیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ بہت سارے گناہوں سے بچنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ غالب اکثریت اِس میں مبتلا نظر آتی ہے، چاہے وہ مذہبی ہو یا نہ ہو، تقریباً ہر گھر کا یہ مسئلہ ہے۔ اللّٰہ پاک ہم سب کو صحیح کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۰۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہر غیر محتاط اَنداز سے بچنے کی کوشش کیجیے

سُوال: گفتگو میں ہی اِحتیاط کرنی ضَروری ہے یا اِس کے عِلاوہ اور بھی چیزوں مثلاً اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور چلنے وغیرہ کے اَنداز میں جو کمزور پہلو ہوتے ہیں ان میں بھی اِحتیاط کی جائے، بِالْخُصُوص نیکی کی دعوت دینے اور مُعَزَّز کہلانے والے اَفراد کو اِس حوالے سے کیسا ہونا چاہیے؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: گفتگو کے عِلاوہ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور چلنے وغیرہ کے اَنداز میں بھی سب کو اِحتیاط کرنی چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے ڈبہ، گتہ جو چیز سامنے آئی اُسے لاتیں مارتے ہوئے جاتے ہیں، بظاہر یوں نظر آتے ہیں کہ یہ ٹھیک ٹھاک ہیں مگر ان کی ٹانگیں ٹھیک ٹھاک نہیں ہوتی۔ یہ خود کو خطرے میں ڈالنے والی بات بھی ہے کہ اس سے اپنے آپ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے، لیکن ایسے لوگ عادت سے مجبور ہوتے ہیں۔ یُوں ہی بعض لوگوں کی راہ چلتے ہوئے بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اسے پریشان نظری کہا جاتا ہے اور ایسا کرنا سُنَّت بھی نہیں ہے۔ جتنا ہو سکے نگاہیں نیچی رکھی جائیں، اَلبتہ ضَرورتاً نگاہیں اونچی کرنے اور اِدھر اُدھر دیکھنے میں بھی حَرج نہیں ہے مثلاً روڈ پار کرنا ہے اور تیزی کے ساتھ گاڑیوں کی آمدورَفت ہو رہی ہے ایسے موقع پر اگر کوئی کہے کہ میں نگاہیں نیچی رکھوں گا تو پھر نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر روڈ پار کیجیے

جب بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے کنارے پر کھڑے ہو کر دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ کوئی گاڑی تو نہیں آ رہی یہ دیکھنا پریشان نظری نہیں بلکہ ضَرورت ہے۔ گاڑی دُور ہے میں نکل جاؤں گا یہ Risk (یعنی خطرہ) بھی نہ لیا جائے بعض اوقات چپل ٹوٹ جانے، چوٹ لگ جانے یا گر جانے کی وجہ سے گاڑی کچل سکتی ہے۔ گاڑی نہ آ رہی ہو تو اس صورت میں بغیر بھاگے روڈ پار کیجیے کہ بھاگنے سے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے، اگر کوئی گر گیا اور اُٹھانے والا کوئی نہ ہوا تب بھی گاڑی کے کچل دینے کے خطرات ہوتے ہیں۔ بہر حال بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا گناہ نہیں ہے لیکن سُنَّت بھی نہیں ہے۔ اِسی طرح مَحافل یا کہیں بھی دعوت وغیرہ میں بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا مُناسِب نہیں ہے کہ یہ پریشان نظری ہے اور

www.dawateislami.net

پریشان نظری سے بچنا اچھا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کے کثرتِ اِستعمال کے نُقصانات

سُوال: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں تعلیمی نِظام میں ترقی آئی، وہاں ٹیکنالوجی نے بھی ہماری سوسائٹی میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ نوجوان نسل بِالْخُصُوص Students (یعنی طلبا) اِس آسیب کا زیادہ شِکار نظر آتے ہیں۔ بَرائے کرم یہ راہ نُمائی فرما دیجیے کہ اِس کے اِستعمال کو کس طرح مَحْدُود کر سکتے ہیں؟

جواب: جدید ٹیکنالوجی کا اِستعمال اچھا بھی ہے اور بُرا بھی لیکن ہمارے مُعاشرے میں اس کا اچھا اِستعمال کم اور بُرا اِستعمال زیادہ ہو رہا ہے۔ اب جیسے مَدَنی چینل اِس کا اچھا اِستعمال کر رہا ہے اور گناہوں بھرے چینل بُرا اِستعمال کر رہے ہیں۔ اِسی طرح عوام میں بھی بعض لوگ اِس کا اچھا اِستعمال کر رہے ہیں اور بعض اس کے ذَرِیعے گناہ کما رہے ہیں۔ عوام سے اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا تو ہم چُھڑا نہیں سکتے البتہ یہ تَرغیب ضَرور دِلا سکتے ہیں کہ اِس کا ایسا اِستعمال کریں جو آخرت کے لیے فائدہ مند ہو مثلاً مَدَنی چینل یا دعوتِ اسلامی کی مجلس سوشل میڈیا کی طرف سے جو مَدَنی گلدستے آتے ہیں آپ انہیں دیکھیں اور آگے شیئر کریں۔ اِسی طرح مَدَنی چینل بھی دیکھتے رہیے کہ یہ بھی ایک ٹیکنالوجی ہے جو الیکٹرونک میڈیا کہلاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ نیٹ اور سوشل میڈیا کے آنے کے بعد اب چینلز کی طرف لوگوں کا رُجحان کم ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا میں اب کئی شُعبے بن چکے ہیں اور مَزید نئے نئے شعبے بنتے جا رہے ہیں۔ اِس میں بھی بعض پُرانی چیزیں اب پیچھے ہوتی جا رہی ہیں اور ”کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ یعنی ہر نئی چیز لذّت والی ہوتی ہے“ کے تحت نئی چیزوں میں مگن ہو کر لوگ کہاں سے کہاں نکل رہے ہیں۔

سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا

اللہ پاک کَرم فرمادے ورنہ جس طرح ہر ایک انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا میں مَصروف ہے تو آگے چل کر اُمَّت کو ہر فیلڈ میں ماہرین کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اچھے ڈاکٹرز، سائنس دان، مُحَقِّقِیْن، مُفَکِّرِیْن، دانشور، اچھے عُلَما و مفتیانِ کِرام آگے چل کر شاید ناپید ہو جائیں اِس لیے کہ طلبا کے عُمدہ دماغ اب سوشل میڈیا کی مَصروفیت میں ضائع ہو رہے ہیں۔

www.dawateislami.net

عُلَما و مَشائخ اور ان کے طلبا و مُریدین کی بھی ایک بڑی تعداد اِس کام میں لگی ہوئی ہے۔ اب نہ پیر صاحب کے پاس وقت ہے کہ مُریدین کی اِصلاح کریں اور نہ مُریدین کے پاس ٹائم ہے کہ پیر صاحب کی بارگاہ میں آکر کچھ فیض حاصِل کرلیں۔ یوں ہی عُلَما کی بڑی تعداد اپنا وقت سوشل میڈیا میں صَرف کر رہی ہے حالانکہ عالِم و مُفتی سبھی کو مسلسل مُطالعے کی ضَرورت ہوتی ہے، اگر یہ مُطالعہ سے تھوڑا بھی پیچھے ہٹتے ہیں تو اِن میں علمی کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو اچھے اور منجھے ہوئے عالِم و مُفتی ہوتے ہیں تو وہ سوشل میڈیا کو ٹائم نہیں دیتے بلکہ وہ اس ڈر سے بچ کر رہتے ہیں کہ اگر اس کو مُنہ لگایا تو گلے پڑ جائے گا، اُنگلی پکڑائی تو ہاتھ پکڑ لے گا اور پھر علمی مَشاغل جاری رکھنے میں دُشواری ہو گی۔

عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار

عوام میں بھی جو سوشل میڈیا میں مَصروف رہتے ہیں تو وہ غور کرلیں کہ اس کے سبب نہ نماز میں دِل لگتا ہے، نہ تلاوت اور اَوراد و وَظائف کے لیے وقت ملتا ہے۔ لوگ مجبوراً نوکری کرنے تو جاتے ہیں لیکن دَورانِ کام بھی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے حادثات بھی ہوتے ہیں جس کے سبب لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جن کی سیکورٹی کی نوکری ہوتی ہے تو وہ بھی دَورانِ ڈیوٹی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ سیکورٹی پر مامور اَفراد کے دَورانِ ڈیوٹی موبائل اِستعمال کرنے کا رُجحان میں نے ایک ترقی یافتہ مُلک میں بھی دیکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی اِداروں میں مُلازمین سے دَورانِ ڈیوٹی موبائل فون لے کر جمع کر لیے جاتے ہیں۔ بہرحال اگر آپ کچھ بننا چاہتے ہیں تو اس سوشل میڈیا اور نیٹ سے جان چُھڑا کر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں لگا دیں جو دُنیا میں ہمارے آنے کا مقصد ہے جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝۵۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (یعنی اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔“ لیکن بدقسمتی سے اب نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور جب موقع ملتا ہے تو بدن نماز میں ہوتا ہے اور دِل و دماغ سوشل میڈیا میں غوطے لگا رہے ہوتے ہیں۔ مسجد میں داخِل ہونے کے بعد موبائل فون بند نہیں کیا جاتا، دَورانِ نماز بھی فون کی گھنٹیاں بج رہی ہوتی ہیں اور لوگوں کی نماز میں خَلَل واقع ہو رہا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض جگہ بڑے بوڑھے جَلال میں آجاتے ہوں گے اور پھر مسجد میں خوب شور شرابا ہو جاتا ہو گا۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمارے حال پر کَرَم فرمادے کہ ہم سوشَل میڈیا کا اِستعمال 100 فیصد جائز طریقے سے کریں۔ کاش! ہم ایسے بن جائیں کہ ہماری جانب سے نہ تو اللہ پاک کے حقوق میں کمی آئے اور نہ ہی بندوں کی حق تلفی ہو۔ اللہ پاک ہمیں اِن فضولیات سے بچا کر دِینی کُتُب کے مُطالعے اور عِلمِ دِین حاصِل کرنے میں لگادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سوشَل میڈیا کے لیے وقت مَخْصُوص کرنا

سُوال: کیا سوشَل میڈیا کے اِستعمال کے لیے وقت مَخْصُوص کر کے اِس کے نُقصانات میں کمی لائی جا سکتی ہے؟

جواب: سوشَل میڈیا کے لیے وقت مَخْصُوص کر کے کثرتِ اِستعمال کے سبب ہونے والے نُقصانات میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ سُلجھے ہوئے اور سمجھدار لوگ ایسا کرتے بھی ہیں مثلاً عصر اور مغرب کے دَرمیان یا عشا کی نماز کے بعد یا جس کو جو وقت ملتا ہو گا تو وہ کچھ دیر سوشَل میڈیا Use (یعنی اِستعمال) کر لیتا ہو گا لیکن ایسا وہی کرتے ہوں گے جو دِینی یا دُنیوی اِعتبار سے زیادہ مَصروف ہوتے ہوں گے۔ عام لوگوں کا ایسا کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر وقت ایک گُدگُدی اور بے قراری سی ہوتی ہے کہ دیکھوں تو سہی کس کا پیغام آیا ہے؟ اب نماز کے لیے کوئی پختہ اِرادے کے ساتھ چلا لیکن ایک دَم موبائل فون کی گھنٹی بجی اور کسی کا آڈیو پیغام یا پوسٹ آ گئی۔ اب اگر کسی عام شخص کا ہے تو صبر ہو جائے گا کہ چلو بعد میں دیکھیں گے لیکن اگر کسی خاص بندے کا پیغام یا پوسٹ ہے تو اب یہ اسے ضَرور دیکھے گا یا اس صوتی پیغام کو سننے میں لگ جائے گا اور اس دَوران جماعت بلکہ بعض کی مَعَاذَ اللہ نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہوں گی۔

قرآنِ پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟

سُوال: دِینِ اِسلام کے بارے میں بہت سی کُتُب لکھی گئی ہیں۔ قرآنِ پاک کے بعد اِن ساری کتابوں میں سب سے پہلی کون سی اِسلامی کتاب لکھی گئی اور کس نے لکھی؟

جواب: حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں نقل کیا ہے کہ اِسلام میں سب سے پہلے عبدُ الملک بن عَبْدُ الْعَزِیْز بن جریج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی کتاب تصنیف ہوئی۔ جس میں آثار اور حضرتِ سیِّدُنا عطا، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دِیگر شاگردوں سے منقول تفاسیر

www.dawateislami.net

ہیں۔ یہ کتاب مَکَّۃُ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں تصنیف ہوئی۔[1]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مالکِ کوثر کہنا کیسا؟

سُوال: ہر چیز کا مالِک اللہ پاک ہے، تو حوضِ کوثر بھی ایک چیز ہے اور وہ بھی آخرت کی تو اس کا مالِک بھی اللہ پاک ہوا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالکِ کوثر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالکِ کوثر کہنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی تمام نعمتوں کے اللہ کی عطا اور اس کے مالِک بنا دینے سے مالِک و مختار ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝﴾ (پ۳۰، الکوثر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔" یہ اُصول یاد رکھیے کہ جب بھی اللہ کے سِوا کسی اور کی طرف مِلْکِیَّت کی نسبت ہوگی تو مجازاً ہوگی کیونکہ حقیقتاً ربِّ کریم ہی ہر چیز کا مالِک ہے لیکن اس کی عطا سے بندوں کو بھی مِلْکِیَّت اور تصرُّف کا اِختیار حاصِل ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کرائے دار ہیں، جس کے مکان میں رہتے ہیں آپ اسے مالِکِ مکان کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ بھائی! آپ کا مالِکِ مکان کون ہے؟ تو اس سُوال پر کیا آپ اس سے اُلجھنا شروع کر دیں گے کہ مالِک تو ہر چیز کا اللہ ہے لہٰذا مالِکِ مکان نہ بولو۔ یقیناً ایسا وہی کرے گا جو شیطانی وَساوِس کے سبب سمجھ بوجھ سے عاری ہوگا۔

حقیقت میں ہر چیز کا مالِک اللہ ہے

بہت پُرانی بات ہے کہ ایسے ہی وَساوِس میں مبتلا ایک شخص سے میری اِسی عُنوان پر بات چلی تو میں نے کہا: بے شک ہر چیز اللہ کی ہے: ﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۸۴) ترجمۂ کنزالایمان: "اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔" لیکن مجازاً دوسرے کی طرف نسبت کر سکتے ہیں۔ اب یہ بات جب اس کو سمجھ نہ آئی تو میں نے پوچھا کہ زمین کس کی ہے؟ بولا: اللہ کی ہے۔ پوچھا: آسمان کس کا ہے؟ بولا: اللہ کا ہے۔ یوں میں پوچھتا گیا کہ یہ کس کا ہے وہ کس کا ہے؟ وہ جواب میں کہتا گیا کہ اللہ کا ہے۔ پھر میں نے اُس کی قلم یا کوئی چیز پکڑ لی اور پھر پوچھا: یہ کس کی ہے؟

[1] احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم...الخ، ۱/۱۱۲۔

www.dawateislami.net

اُس نے کہا: یہ میری ہے۔ میں نے کہا: یہ آپ کی کیسے ہوگئی؟ جب ہر چیز اللہ کی ہے تو یہ بھی اللہ کی ہے۔ بہر حال حقیقت میں ہر چیز اللہ پاک کی ہی ہے، حقیقی مالِک وہی ہے، جب اس نے ہمیں کسی چیز کا مالِک بنایا تو ہم اس چیز کے مجازی مالِک ہوئے۔ اب ہم اس چیز کو شریعت کے دائرے میں رہ کر اِستعمال کر سکتے ہیں۔ ہم شریعت کے پابند ہیں، اس چیز کو اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کے مُطابق ہی اِستعمال کریں گے۔ مثلاً میرا پیالہ ہے، میں اسے خرید کر لایا ہوں۔ اب میں اس کا مالِک ہوں۔ چاہے تو اس میں پانی پیوں یا کسی کو تحفۃً دوں یا کسی کو بیچ دوں۔ اِس طرح کے بہت سے تَصَرُّفات میں کر سکتا ہوں۔

مالِک ہونے کے باوجود ہمارے تَصَرُّفات مَحدُود ہیں

یاد رکھیے! جن چیزوں کا ہمیں مالِک بنایا گیا ہے ان میں بھی ہم ہر قسم کا تَصَرُّف اب بھی نہیں کر سکتے مثلاً میں پیالے کا مالِک ہوں تو اسے زمین پر مار کر توڑ نہیں سکتا۔ اگر ایسا کیا تو گناہ گار ہو جاؤں گا اِس لیے کہ بِلا حاجت پیالہ توڑنے کی مجھے اِجازت نہیں ہے۔ یوں ہی میری اُنگلی ہے، میں اپنی اِس اُنگلی کا مالِک ہوں لیکن اِس اُنگلی سے کسی کی آنکھ پھوڑ دینے، کسی کو خواہ مخواہ اِشارہ کر کے تنگ کرنے یا بلیڈ سے اپنی اِس انگلی کو کاٹ دینے کی اِجازت نہیں کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہم اِن چیزوں کے Limited (یعنی مَحدُود) مالِک ہے، Unlimited (یعنی غیر مَحدُود) مالِک نہیں۔ ہم وہی تَصَرُّف کر سکتے ہیں جس کا شریعت نے ہمیں اِختیار دیا ہے۔ حقیقی مالِک اللہ پاک ہی ہے وہ اپنی مِلکیت میں جیسا چاہے تَصَرُّف فرمائے۔

نبیِّ رَحمت مالِکِ کوثر و جنَّت ہیں

حوضِ کوثر کا بھی حقیقی مالِک اللہ پاک ہی ہے، اِس بات میں کوئی شک نہیں لیکن جب اس نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اِس کا مالِک بنا دیا تو اب آپ کو مالِکِ کوثر کہنے میں حَرَج نہیں۔ جب ایک عام شخص مالِکِ دُکان، مالِکِ مکان اور دِیگر چیزوں کا مالِک ہو سکتا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالِکِ کوثر کیوں نہیں ہو سکتے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو یہ ہے کہ آپ مالِکِ جنَّت بھی ہیں۔ جس کو چاہیں گے شفاعت کر کے جنَّت میں داخلہ دِلوائیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِکِ جنَّت کہنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔ جب لوگ پلاٹوں، کھیتوں اور باغوں کے مالِک ہو سکتے ہیں

www.dawateislami.net

تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی حوضِ کوثر اور باغِ جنَّت کے مالِک ہو سکتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے حوضِ کوثر اور باغِ جنَّت کا مالک بنایا ہے۔ البتہ ان پر آپ کا تَصَرُّف اور قبضہ قیامت کے دِن ہو گا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَبِ مِعراج حوضِ کوثر کا مُشاہدہ فرمایا اس کی خوشبو، رَنگت اور حسین منظر مُلاحظہ فرمایا تو حضرتِ جبریل سے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا ہے۔[1] ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہماری جانوں کے بھی مالک ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں اِس پر فخر ہے کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی اور غُلام ہیں۔

اللہ اللہ شہِ کونین جَلالت تیری

فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری (ذوقِ نعت)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و مُحِب میں نہیں میرا تیرا (حدائقِ بخشش)

جُلُوسِ مِیلاد کے لیے کتنے اَفراد ہونے چاہییں؟

سُوال: جُلُوسِ مِیلاد منانے کے لیے کتنے اَفراد کا ہونا ضَروری ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جُلُوسِ مِیلاد ایک بندہ بھی نکال سکتا ہے۔ میں نے خود اکیلے بھی جُلُوس نکالا ہے۔ گھر کی چار دیواری میں جھنڈا لے کر نعت شریف پڑھتے پڑھتے جُلُوسِ مِیلاد کی اپنی حَسرت پوری کی ہے۔

دِل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو

پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو (ذوقِ نعت)

[1] ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۱۹۸۔

www.dawateislami.net

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ساری دُنیا پر ہے، آپ اِس بارے میں کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جِسمِ مُبارک کا سایہ نہیں تھا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہم پر یا سارے عالَم پر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ہے تو یہ مجازاً اور بطورِ اِستِعارہ کہا جاتا ہے۔ اِستِعارہ کا مَطلب یہ ہے کہ لفظ کے ظاہری معنیٰ چھوڑ کر کوئی اور معنیٰ مُراد لیے جائیں جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم پر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ہے اور مُراد یہ ہوتی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد اور حمایت ہمیں حاصِل ہے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمیں اپنی پناہ میں لیے ہوئے ہیں۔

ہم ان کے زیرِ سایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں بھرتی جاتی ہیں مگر دینے والا نظر نہیں آتا

میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے سایہ ہیں مگر سائبانِ عالَم ہیں۔ سائبان کے معنیٰ ہیں "سایہ ڈالنے والا" اِس لیے لوگ سایہ حاصِل کرنے کے لیے جو چھپر بناتے ہیں اُسے سائبان بولتے ہیں کہ وہ بھی سایہ ڈالتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ میرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دھوپ میں جب قدم رنجہ فرماتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ ہوتا تو اس پر لوگوں کے پاؤں پڑنے کا اندیشہ تھا اِس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ ہی نہیں تھا اور سایہ نہ ہونا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا **مُعْجِزہ** ہے۔ میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ اس لیے بھی نہیں تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

نورانیّتِ مصطفےٰ کا ثبوت

سُوال: کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کا ذِکر قرآنِ پاک میں ہے؟(1)

(1)...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! پارہ 6 سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 15 میں اللہ پاک کا اِرشادِ نور بار ہے: ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌۙ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔“ اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اَبو جعفر محمد بن جَرِیر طبری (ان کا سالِ وفات 310 سِنِ ہجری ہے، یعنی یہ ایک ہزار سال سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں۔)، حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو محمد حسین بغوی (سالِ وفات 510 سِنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا اِمام فَخْرُ الدِّین رازی (سالِ وفات 606 سِنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا امام ناصرُ الدِّین عبدُ اللہ بن عمر بیضاوی (سالِ وفات 685 سِنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اَبُو الْبَرَکات عبدُ اللہ نسفی (سالِ وفات 710 سِنِ ہجری)، حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اَبُو الْحَسَن علی بن محمد خازن (سالِ وفات 741 سِنِ ہجری) اور حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اِمام جَلَالُ الدِّین سیوطی شافعی (سالِ وفات 911 سِنِ ہجری) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کثیر مُفَسِّرین نے اِرشاد فرمایا کہ اِس آیتِ مُبارکہ میں موجود لفظ ”نُور“ سے مُراد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارک ہے۔

نورانیّتِ مصطفٰے بزبانِ صحابہ

سُوال: کیا صحابۂ کِرام اور بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور ہونے کے قائل تھے؟[1]

جواب: جی ہاں! حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کے مُبارک دانتوں میں کشادگی تھی، جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے (یعنی بات چیت کرتے) تو ان میں سے نُور دِکھائی دیتا تھا۔[2] حضرتِ سَیِّدُنا اَبوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تو دَر و دیوار روشن ہو جایا کرتے۔[3] حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سب سے پہلی تخلیق کے متعلق جب سُوال کیا (کہ سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟) تو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے جابر! اللہ پاک نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔[4]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مواہب اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الاول، ۲/۱۷۔

3 ...... شفا، الباب الثانی فی تکمیل لحسناتہ، ۱/۶۱۔

4 ...... الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص ۶۳، حدیث: ۱۸۔

www.dawateislami.net

نورانیّتِ سیِّدِ الْمُرْسَلِیْن بزبانِ بزرگانِ دین

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ (جنہوں نے 544 سنِ ہجری میں وفات پائی) فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ سورج چاند کی روشنی میں زمین پر تشریف نہیں لاتا تھا کیونکہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور ہیں۔[1]

شارحِ بخاری حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ (جنہوں نے 923 سنِ ہجری میں وفات پائی) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کو پیدا فرمایا تو اُسے حکم فرمایا کہ تمام اَنبیا کے نُور کو دیکھو پھر اللہ پاک نے تمام اَنبیا کے نُور کو ہمارے نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور سے ڈھانپ دیا۔ انہوں نے عرض کی: مولیٰ کس کے نُور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ اللہ پاک نے فرمایا: ھٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللہ یعنی یہ عبدُ اللہ کے بیٹے محمد صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور ہے۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رحمتِ عالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق (یعنی ان کے پیدا ہونے) سے 14 ہزار سال پہلے اللہ پاک کے ہاں نُور تھا۔[3] یہ صدیوں پُرانے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کے حوالے ہیں جو پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نُور مانتے تھے۔ اب شیطان نے لوگوں کے دِلوں میں وَساوس ڈالنا شروع کر دیئے ہیں اور لوگوں نے اِختلاف شروع کیا ہے اور بعض لوگ ان وَساوس کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ پہلے اِختلاف نہیں تھا اور سب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نُور مانتے تھے، اِس لیے ان کے اِیمان بھی نُور نُور تھے۔

نُور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں

سُوال: حضورِ انور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بھی ہیں اور بشر بھی، کیا نُور اور بشر دونوں ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بشر (یعنی اِنسان) بھی ہیں اور نُور بھی یعنی نُوری بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نُور ہے۔[4] یاد رہے کہ نُور

---

1. شفا، الباب الرابع فی ما اظہر اللہ... الخ، فصل ومن ذلک ما ظہر... الخ، ۱/۳۶۸۔
2. مواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، تشریف اللہ تعالیٰ لہ، ۱/۳۳۔
3. سبل الہدیٰ، الباب الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ بکونہ اول الانبیاء خلقاً، ۱/۶۹۔
4. رسائل نعیمیہ، رسالہ نور، ص ۳۹ تا ۴۰۔

www.dawateislami.net

اور بشر ایک دوسرے کی ضِد (یعنی ایک دوسرے کا اُلٹ) نہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نُوری مخلوق ہونے کے باوجود حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی مَریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے سامنے اِنسانی شکل میں جلوہ گر ہوئے تھے جیسا کہ پارہ 16 سورۂ مَریم کی آیت نمبر 17 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔“ نیز حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام بشری صورت میں حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمت میں حاضِر ہوئے[1]۔[2]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا ہم سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ کا بندہ کہہ سکتے ہیں؟ (ہند سے سُوال)

جواب: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے خاص بندے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر اقبال کا شعر ہے:

عَبد دِیگر عَبْدُہٗ چیزے دِگر

ایں سراپا اِنتظار او منتظر[3]

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَبد (یعنی بندے) ہیں مگر عام بندوں کی طرح نہیں بلکہ ”عَبْدُہٗ“ یعنی اللہ پاک کے خاص بندے ہیں لہٰذا اِن معنوں پر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ پاک کا بندۂ خاص کہنے میں حَرَج نہیں۔

کیا مَدَنی مُنّے بھی ہفتہ وار رِسالے کی کارکردگی پیش کریں؟

سُوال: اگر مَدَنی مُنّے بولتا رِسالہ سُن لیں تو کیا وہ بھی اپنی کارکردگی پیش کریں؟

جواب: اگر مَدَنی مُنّے اتنے سمجھ دار ہیں کہ بولتا رِسالہ میں جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے انہیں کافی حد تک اس کی سمجھ پڑتی ہے تو اِس صورت میں اُن کا کارکردگی دینا اچھی بات ہے۔ کارکردگی جتنی زیادہ بڑھے گی اتنی ہی زیادہ ذِمّہ داران کی حوصلہ

---

1 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب من احب الدفن فی الارض...الخ، ۱/۴۵۰۔

2 ...... جو شخص نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بشریّت کا مُطلقاً اِنکار کرے وہ کافر ہے اور جو شخص آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کا اِنکار کرے وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ (العقائد والمسائل (عربی و اردو)، ص ۱۰۱-۱۰۲)

3 ...... یعنی عبد اور ہے عَبْدُہٗ اور یہ سَراسر اِنتظار ہے اور وہ خود مُنتظَر۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اَفزائی ہوگی اور دوسروں کو بھی تَرغیب ملے گی کہ آخر کوئی بات تو ایسی ہے کہ جس کے باعث لاکھوں لوگ ہفتہ وار مَدَنی رِسالہ پڑھ اور سُن رہے ہیں لہٰذا میں کیوں پیچھے رہوں اَب میں بھی مَدَنی رِسالہ پڑھوں یا سُنوں گا۔ اگر مَدَنی مُنّے بولتا رِسالہ بالکل ہی نہ سمجھ پائیں بس خالی آواز اُن کے کانوں میں جا رہی ہو یا جو مَدَنی مُنّا صِرف انگلش سمجھتا ہے وہ اُردو میں بولتا رِسالہ سُنے اور جو صِرف اُردو سمجھتا ہے وہ انگلش میں بولتا رِسالہ سُنے تو ایسی صورت میں کارکردگی نہ دی جائے۔

سامان توڑنے والے مَزدور گناہ گار ہوں گے

سُوال: ہم مَزدور جب لوگوں کا سامان اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھتے ہیں تو ایک ایک چیز اُٹھا کر رکھنے سے ہمارا وقت بہت ضائع ہوتا ہے، اِس لیے ہم جلدی جلدی اکٹھا سامان اُٹھا کر رکھتے ہیں جس کے باعث کچھ سامان ٹوٹ پُھوٹ جاتا ہے تو کیا اِس صورت میں ہم گناہ گار ہوں گے؟

جواب: مزدور اگر جلد بازی میں سامان توڑیں گے تو گناہ گار ہوں گے، اُن پر توبہ واجب ہو جائے گی اور جس کا جتنا نُقصان کیا بطورِ تاوان اُسے اُتنے نُقصان کی رَقم دینی پڑے گی۔ اب سامان کی حفاظت کا ایک طریقہ یہ بھی چل پڑا ہے کہ سامان والے ڈبے (Carton) پر کانچ کی بوتل یا جام کی تصویر بنا دی جاتی ہے جو اِس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ اِس میں نازک چیزیں ہیں اسے پھینکنا نہیں بلکہ اِطمینان سے رکھنا ہے۔ اب لوگ جان بوجھ کر ہر ڈبے (Carton) پر یہ تصویر بنا دیتے ہوں گے چاہے اُس میں نازک سامان ہو یا نہ ہو اور مزدور بھی سمجھ جاتے ہوں گے کہ اس ڈبے (Carton) میں نازک سامان نہیں ایسے ہی بوتل یا جام کی تصویر بنا دی گئی ہے تو یوں بوتل یا جام کی تصویر بنانے کا بھی مَزدوروں پر اثر نہیں ہوتا۔ بہر حال کسی کے مال کو ہر گز نُقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر سامان کے ڈبے (Carton) آپ کے لیے آئیں اور آپ کو پتا ہو کہ ان میں کانچ کے عمدہ عمدہ پیالے ہیں تو آپ اُنہیں بڑے اِطمینان اور نزاکت کے ساتھ اُٹھا کر رکھیں گے کہ کہیں ٹوٹ نہ جائیں تو پھر آپ دوسروں کے مال کے ساتھ اتنی بے رحمی کیوں کرتے ہیں۔

پیارے آقا کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟

سُوال: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا فجر کے بعد؟

www.dawateislami.net

جواب: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا وقت، رات کا بالکل آخری حِصّہ اور صبح کے شروع کا وقت تھا، یعنی رات جارہی تھی اور صبح آرہی تھی اوریوں رات کو بھی نوازا گیا اور صبح کو بھی مُشَرَّف فرمایا گیا۔ [1]

جانور پودا کھا جائیں تو پودا لگانے والا گناہ گار نہیں

سُوال: اگر میں کوئی پھل دار یا عام دَرَخت کا پودا لگاؤں اور پانی وغیرہ دیکھ بھال کے ذَریعے اس کی پَروَرِش بھی کروں پھر تین چار ماہ بعد جب وہ دَرَخت تھوڑا بڑا ہو جائے اور اسے کوئی جانور کھا کر ختم کر دے تو اِس صورت میں مجھے کوئی گناہ ملے گا؟ (خُصُوصی اِسلامی بھائی کا سُوال۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اَفراد کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔)

جواب: اگر آپ نے کوئی پودا لگایا اور جانور اُسے کھا گئے تو آپ کو ثواب ملے گا کیونکہ یہ صَدَقہ ہے اور صَدَقہ ثواب کا کام ہے۔

جشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟

سُوال: جشنِ وِلادت کے موقع پر ہم اپنے گھروں پر جو جھنڈے لگاتے ہیں انہیں کب اُتاریں؟ (خُصُوصی اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: جشنِ وِلادت کے موقع پر جو جھنڈے لگائے جاتے ہیں یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر سے پہلے پہلے لگا دیئے جائیں تاکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عُرسِ مُبارَک بھی اِس میں آجائے اور پھر حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی گیارہویں شریف کا دِن گزار کر ان جھنڈوں کو اُتار کر اِحتیاط کے ساتھ رکھ لیا جائے تاکہ آئندہ سال کام آسکیں۔ اگر ان جھنڈوں کو سارا سال لگا رہنے دیں گے تو پھر ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے گا اور یہ دھوپ اور ہوا کی وجہ سے شہید ہو کر زمین پر تشریف لے آئیں گے۔

کیا ہم جھنڈے گِرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے؟

سُوال: ہم موٹر سائیکل، گاڑی اور گھروں وغیرہ پر جھنڈے لگاتے ہیں، اگر وہ ہوا کی وجہ سے گِر جائیں اور ہمیں پتا نہ چلے تو کیا اِس صورت میں ان کی بے اَدَبی کا گناہ ہمیں ملے گا؟ (خُصُوصی اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: یہ جھنڈے مَضبوط لگائے جائیں تاکہ جھنڈا ضائع ہونے کی صورت میں جو مالی نقصان ہو گا اس سے بچا جا

---

1 ...... الابریز، الباب الاول فی الاحادیث التی سالناہ عنھا، ۱/۱، ۳۱۱۔

www.dawateislami.net

سکے۔[1] بہر حال اب اگر کسی نے اپنے طور پر جھنڈا مضبوط لگایا مگر وہ گر کر ضائع ہو گیا تو گناہ نہیں ہو گا کیونکہ بندے کی کوشش کے باوجود بہت ساری چیزیں ضائع ہو ہی جاتی ہیں۔

خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟

سُوال: اِنسان جب خوشی کا تَصَوُّر کرتا ہے تو اس کے سب غم دُور ہو جاتے ہیں، تو جب تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں آگئیں، اب اس پُر مَسَرَّت موقع پر خوشی مَنانے کے بجائے آنسو بہانا کیسا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: خوشی کے موقع پر آنسو بہانے کو یوں سمجھیے جیسے کسی کے والد صاحب کافی عرصے بعد بیرونِ ملک سے واپس آئیں تو عین ممکن ہے اپنے والد صاحب کو اتنے عرصے بعد دیکھ کر ان کے بچوں اور دِیگر گھر والوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں۔ اب اگر کوئی ان کے گھر والوں سے کہے کہ یہ تو خوشی کا موقع ہے اتنے عرصے بعد تمہارے والد صاحب واپس آئے ہیں اور تم لوگ آنسو بہا رہے ہو، تو یقیناً ایسی بات کرنے والا غَلَط فہمی کا شکار ہو گا کیونکہ اپنے والد صاحب کو کافی عرصے بعد دیکھنے کی وجہ سے ان کا آنسو بہانا خوشی کی وجہ سے ہے، یہ خوشی کے آنسو ہیں۔ اسی طرح غم کے آنسو بھی ہوتے ہیں مثلاً جب یہی والد صاحب واپس بیرونِ ملک جانے لگتے ہیں تو اس وقت بھی ان کے بچوں اور دِیگر گھر والوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

بہرحال یہ ضَروری نہیں کہ ہمیشہ غم کی وجہ سے ہی آنسو نکلیں بلکہ بعض اوقات خوشی و مَسَرَّت کی وجہ سے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ جیسے میں جب مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا کی حاضری کے لیے جا رہا تھا تب بھی رو رہا تھا اور جب مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا سے واپسی ہو رہی تھی تو اس وقت بھی رو رہا تھا۔

مدینے پہنچے تو ساتھ آیا غم جُدائی کا
ہم اشک بار ہی پہنچے تھے اشک بار ہی چلے

---

[1] جھنڈے لگے رہنے کا دورانیہ کم و بیش ڈیڑھ ماہ پر مشتمل ہے لہٰذا جہاں جھنڈے لگائے جائیں ان کی دیکھ بھال بھی کی جائے۔ اگر گرہیں کمزور پڑ گئی ہوں تو دوبارہ مضبوط کر دی جائیں۔ (دارُالافتاء اہلسنّت)

www.dawateislami.net

کیا 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کے دِن کام پر جاسکتے ہیں؟

سُوال: اگر آفس میں کوئی اَرجنٹ کام ہو تو 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کے دِن کام پر جاسکتے ہیں؟

جواب: 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل اور عیدین (یعنی عِیْدُ الْفِطْر اور عِیْدُ الْاَضْحٰی) کے دِن مسلمانوں کی اکثریت چھٹی کرتی ہے، اگر کوئی ان دِنوں میں بھی چھٹی کرنے کے بجائے کام کاج کرتا ہے تو یہ منع نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے جو مسلمان غیر مسلموں کے پاس نوکریاں کرتے ہوں وہ انہیں ان دِنوں کی چھٹیاں نہ دیتے ہوں اور انہیں کام کرنا پڑتا ہو تو وہ کام کر سکتے ہیں۔ یوں ہی بعض مسلمان بھی اپنے ملازمین کو ان دِنوں کی چھٹی نہیں دیتے کیونکہ عیدین اور 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کے دِن ان کا کام مزید بڑھ جاتا ہے۔ جیسے بقرہ عید کے دِنوں میں گوشت فروشوں کی چھٹی نہیں ہوتی کہ اس دِن یہ لوگ زیادہ مَصروف ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح جانور بیچنے والے بیوپاری بھی بقرہ عید کے دِنوں میں چھٹی نہیں کرتے۔ یوں ہی عیدین میں مٹھائیوں اور جنرل اسٹور والوں کا کام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے تو وہ بھی چھٹی نہیں کرتے۔ نیز جو لوگ بچوں کے کھلونے وغیرہ فروخت کرتے ہیں ان کی بھی عیدین وغیرہ کی چھٹی نہیں ہوتی کہ یہی ان کی خاص کمائی کے اَیّام ہوتے ہیں۔

نزلے کے باعث آنکھوں سے بہنے والے پانی کا حکم

سُوال: نزلے زُکام کی وجہ سے آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ آنسو پاک ہوتے ہیں۔

ہر مخالفت کا جواب مَدَنی کام ہے

سُوال: کیا آپ نے کبھی ایسا فرمایا ہے کہ اگر کوئی میری مخالفت کرے تو میرا مُرید اُس کی مخالفت نہ کرے؟ اگر میرے کسی مُرید نے میری مخالفت کی تو اُس کی بیعت ٹوٹ جائے گی؟

جواب: میں یہ کہتا ہوں کہ ہر مخالفت کا جواب مَدَنی کام ہے لہٰذا میری مخالفت کرنے والوں سے لڑائی جھگڑا کرنے کی ضَرورت نہیں ہے بلکہ ان کی مخالفت کے جواب میں صبر کیا جائے اور اپنے کام سے کام رکھا جائے۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں لڑائی جھگڑا نہیں سکھاتا اور نہ ہی ہمارا مَدَنی مَرکز اِس پر اُکساتا ہے۔ یاد رکھیے! دعوتِ اسلامی ایک سمندر ہے اور

www.dawateislami.net

سمندر میں مچھلیاں، کیکڑے اور سانپ وغیرہ سب چیزیں ہوتی ہیں۔ یوں ہی دعوتِ اسلامی میں بھی ہر طرح کا شخص آتا ہے جو بازار سے عمامہ خرید لیتا ہے اور داڑھی بڑھا کر دعوتِ اسلامی والوں کا رُوپ دھار لیتا ہے، لیکن جب اسے غصہ آتا ہے تو آستینیں چڑھا کر لڑائی جھگڑا کرنے تک سے گریز نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات ایسا شخص حالات کی سنگینی کے وقت توڑ پھوڑ کرنے اور نعرے بازی کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ جب وہاں سے فارغ ہوتا ہے تو پھر دعوتِ اسلامی والوں میں گھل مل جاتا ہے ایسوں کو ہر گز دعوتِ اسلامی والا نہیں کہا جائے گا۔ حقیقی دعوتِ اسلامی والے اور بڑی سطح کے ذِمّہ داران سمجھ دار ہوتے ہیں ان سے ایسے کاموں کی اُمّید نہیں کی جاسکتی۔

پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے

رہی بات میری مخالفت کرنے سے میرے مُرید کی بیعت ٹوٹنے کی تو اِس حوالے سے فتاویٰ رضویہ شریف میں یہ جُزئیہ موجود ہے: جو اپنے پیر کی گستاخی کرتا ہے اُس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا پیر کی گستاخی اِرتدادِ بیعت کا سبب ہے۔[1] ہاں اگر مُرید نے اپنے پیر کی مخالفت نہیں کی بلکہ پیر کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کی تو اس مُرید کی بیعت نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اس نے اپنے پیر کی گستاخی نہیں کی بلکہ اس شخص کی گستاخی کی ہے جس نے اس کے پیر کو کچھ کہا۔ بہر حال میں نے کبھی بھی ایسی بات نہیں کی کہ میرا مُرید میرے کسی مخالف کے خلاف کچھ کر بیٹھے تو اس کی بیعت ٹوٹ جائے گی، اگرچہ میری طرف سے کسی بھی مُرید کو میرے مخالف کے خلاف ایسا اقدام کرنے کی اِجازت نہیں۔

لنگر لُٹاتے وقت بھی رِزق کا اِحترام کیجیے

سُوال: رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف میں جُلُوس کے مَوقع پر بطورِ لنگر لوگ کھانے پینے کی اَشیا تقسیم کرتے ہیں جو بعض اوقات زمین پر گر جاتی ہیں اِس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جُلُوس وغیرہ کے مَوقع پر لنگر میں کھانے پینے کی چیزیں اِس طرح لُٹانا کہ نیچے گریں، قدموں تلے آئیں اور رِزق ضائع ہو یہ ناجائز ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۵۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

عشقِ رسول کی علامات

سُوال: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبت کی کیا علامت ہے؟

جواب: سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کی علامات کی ایک طویل فہرست ہے۔ چنانچہ اسی (۱۴۴۰ھ کے) ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 31 پر ہے: عاشقِ رسول کی کچھ علامات و نشانیاں ہوتی ہیں ہمیں اپنے اندر ان نشانیوں کو تلاش کرنا چاہیے وہ یہ ہیں: (1) عاشقِ رسول اپنے محبوبِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے اِنتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے (2) وہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے (3) وہ ان پر کثرت سے دُرُود و سَلام پڑھتا ہے (4) وہ اپنے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سُن کر خوش ہوتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ مزید شان سامنے آجائے (5) وہ اپنے مُقَدَّس و مطہر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عیب سُننا ہرگز گوارا نہیں کرتا کیونکہ جب عیب زدہ محبوب کا عیب لوگ نہیں سنتے تو پھر جو ہستی ہر طرح کے ظاہری و باطنی عیب سے پاک ہو تو اس کا عیب کیسے سُنا جا سکتا ہے؟ (6) وہ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے (7) اپنے محبوبِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیاروں یعنی صحابہ و اہلِ بیت سے محبت کرتا ہے (8) محبوبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبتوں سے پیار کرتا ہے (9) پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں سے نفرت و عَداوت رکھتا ہے (10) عاشقِ رسول اپنے محبوب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و اِتباع کرتا ہے۔ آخر کار جس مسلمان کے دِل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو جاتی ہے وہ محبتِ رسول کے جام پی لیتا ہے وہ شب و روز اسی محبت میں گزارتا ہے اور عشقِ رسول کی لازوال لذّت سے آشنا ہو جاتا ہے۔ تو پھر بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ اپنی زبانِ حال و قال سے یہی کہتا نظر آئے گا: [1]

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خُدا
جس کو ہو دَرد کا مَزہ نازِ دَوا اُٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش)

---

1 ...... ماہنامہ فیضان مدینہ، ربیع الاول ۱۴۴۰ھ، ص ۳۱۔

www.dawateislami.net

لفظ "سید" کا دُرُست تلفُّظ کیا ہے؟

سُوال: لفظِ سید یا کے زیر کے ساتھ دُرُست ہے یا زبر کے ساتھ؟

جواب: لفظِ سیِّد کا اصل تَلَفُّظ یا کے زیر کے ساتھ ہے لیکن اُردو میں یا کے زبر کے ساتھ عام ہو چکا ہے تو یہ بھی دُرُست ہو گا کیونکہ قاعدہ ہے غَلَطُ الْعَامِ فَصِیحٌ۔ جیسے اُردو میں عظمت کی "ظ"، بَرَکت کی "ر" اور رَمضان کی "م" پر زَبر ہے مگر لوگ ان تینوں (یعنی ظ، ر اور م) کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں حالانکہ رَمَضان کی میم پر تو قرآنِ کریم میں زبر آیا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جو قرآنی اَلفاظ ہوں انہیں اسی طرح پڑھا جائے جیسے قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔ لیکن اِس کے باوجود کوئی اُردو زبان میں اِن اَلفاظ کی حَرَکت بدل کر پڑھتا ہے جسے اُردو کے ماہرین دُرُست کہتے ہیں تو پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ لفظِ سیِّد بھی ان ہی حروف میں سے ہے کہ اُردو لغت کے ماہرین اسے یا کے زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اِسی طرح لفظِ میت کی یا اور قیامت کے قاف کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور یہی لوگوں میں عام بھی ہے، لہٰذا ان کو اُردو زبان کے اِعتبار سے قبول کر لیا جائے گا حالانکہ ان میں زبر کے بجائے زیر دُرُست ہے۔

مسجدِ ضِرار کیوں ڈھائی گئی؟

سُوال: مسجدِ ضرار کو مسجد کا دَرَجہ کیوں نہیں دیا گیا اور اللہ پاک نے اسے توڑنے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: اِس کو منافقین نے مسجدِ قُبا کے مُقابلے میں بنایا تھا تو اس کی عمارت مسجد کے حکم میں تھی ہی نہیں صِرف اس جگہ کا نام انہوں نے مسجد رکھ دیا تھا اور کسی جگہ کا نام مسجد رکھنے سے وہ مسجد نہیں ہو جاتی۔ جیسے اگر کوئی شخص شراب کا نام جَو کا پانی یا شربت رکھ دے تو وہ حلال نہیں ہو گی، اِسی طرح کسی جگہ کا نام مسجد رکھنے سے وہ مسجد نہیں ہو گی، اِسی وجہ سے اسے توڑنے کا حکم دیا گیا۔ اگر آج بھی کوئی شخص کسی مسجد کے نمازی توڑنے کی نیت سے مسجد بنائے اور پہلے سے بنی ہوئی مسجد والوں میں مذہبی خرابی نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا عُذر اور حاجت ہو جس کی وجہ سے ایک اور مسجد بنانے کی ضَرورت ہو تو یہ نئی تعمیر کی جانے والی مسجد بھی مسجد نہیں ہو گی کیونکہ یہ مسجد اللہ پاک کے لیے نہیں بنائی جا رہی بلکہ مُقابلے کے لیے تعمیر کی

www.dawateislami.net

جارہی ہے تاکہ پہلے والی مسجد کو نقصان پہنچایا جائے۔[1] یوں ہی اگر کوئی شخص کسی مدرسے کے مُقابلے میں مدرسہ کھولتا ہے تاکہ وہاں کے طلبا اس کے مدرسے میں آجائیں اور یہ طلبا اس کی Gathering میں اِضافے کا باعث ہوں حالانکہ پہلے سے تعمیر شُدہ مدرسہ کسی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ سُنّی کا ہے تو اس کے مُقابلے میں بننے والا مدرسہ مدرسۂ ضِرار کہلائے گا۔[2]

اگر پہلے سے تعمیر شُدہ مدرسے میں غَلَط عَقائد و اَعمال کی تعلیم دی جاتی ہے اور کوئی شخص طلبا کو ان سے بچانے کے لیے دُرُست تعلیم دینے کی نیت سے مدرسہ کھولتا ہے تو یہ مدرسہ کھولنا بالکل دُرُست ہے جبکہ کسی خطرناک فتنے فساد کا اندیشہ نہ ہو۔فی زمانہ مُقابلے بازی کا ماحول بن چکا ہے خواہ مخواہ مقابلوں کے لیے مَدارِس کھولے جاتے ہیں، حتّٰی کہ ایک دوسرے کے مَدارِس میں جاسوس بھیجے جاتے ہیں، کسی جگہ کوئی انجمن بنائے تو اس کے مُقابلے میں انجمن بنالی جاتی ہے۔ یاد رکھیے! یہ سب مقابلے بازیاں اللہ پاک کو راضی کرنے والے کام نہیں ہیں۔

❁❁❁

اَصحابِ کَہف کا کتّا جنَّت میں داخِل ہوگا

مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: چند جانور جنَّت میں جائیں گے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اونٹنی قصوا، اَصحابِ کہف کا کُتّا، صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اُونٹنی، حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا دراز گوش جیسا کہ بعض رِوایات میں ہے، شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں۔

سگ اصحاب کہف روزے چند　　　پئے نیکاں گرفتِ مَردم شُد

(یعنی چند روز اَصحابِ کہف کی صحبت کی بَرَکت سے ان کا کتّا اِنسانی صورت میں داخِلِ جنَّت ہو گا۔)

(مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۰۱)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۴۰ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۹۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنتقال پر صَبر کا طریقہ [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صبح و شام دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماعِ میلاد کے چار شرکا کی شہادت

سُوال: سُنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا ملتان شریف میں ہونے والے بڑی رات کے اِجتماعِ میلاد میں شریک چار اِسلامی بھائی کسی حادثے کے سبب جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں؟[3]

جواب: جی ہاں! مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا ملتان شریف (پنجاب، پاکستان) میں 1440 سنِ ہجری کی بارھویں شب دعوتِ اسلامی کے تحت اِجتماعِ میلاد کی ترکیب تھی۔ اِس اِجتماعِ میلاد میں مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا ملتان شریف کے علاقے سورج میانی سے تعلق رکھنے والا ایک قافلہ بھی حاضر ہوا۔ اسی قافلے میں اس علاقے کے پانچ اسلامی بھائی بھی تھے جن کا آپس میں فرینڈ سرکل ہو گا۔ پانچوں مَدَنی ماحول سے وابستہ، مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے والے اور غالباً عطاری بھی تھے۔ بتایا گیا کہ ان میں ایک حافظِ قرآن بھی تھے۔ دورانِ اِجتماع یہ بے چارے اُٹھ کر باہر گئے۔ رات کے اندھیرے میں یہ پانچوں کہیں ٹرین کی پٹڑی پر جا بیٹھے۔

---

[1] ...... یہ رِسالہ ۱۶ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 24 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

[3] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اچانک ٹرین آئی تو ان میں سے ایک تو بچ گیا جو پٹری پر نہیں ہو گا یا آگے پیچھے ہٹ گیا ہو گا لیکن باقی چاروں کے اوپر سے ٹرین گزر گئی، کسی کے ہاتھ کٹ گئے، کسی کی گردن کٹ گئی، اَعضا کے ٹکڑے ہو گئے اور چاروں بے چارے نوجوانی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یہ حادثہ علاقہ انصاری چوک مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا (ملتان شریف) میں ہوا۔ وفات پانے والے چار اسلامی بھائیوں کے نام اور عمر کی تفصیل کچھ یوں ہے: محمد علی عطاری (عمر 18 سال)، عمیر عطاری بن محمد جاوید (عمر 19 سال)، حافظ محمد ذیشان عطاری بن خادم حسین (عمر 18 سال)، عبد الوہاب عطاری بن محمد رَمضان (عمر 15 سال)۔

مَرحومین کے لیے ایصالِ ثواب و دُعائے مَغْفِرَت

ان کے عزیز واقربا سوگوار ہیں، ظاہر ہے بے چاروں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو گی بلکہ پورے علاقے میں کُہرام مچ گیا ہو گا۔ بتایا گیا ہے کہ چاروں جنازے اکٹھے اُٹھے اور لوگوں کا اتنا اِزدحام تھا کہ نمازِ جنازہ کا تاریخی اِجتماع ہوا۔ ہم سب دُعا گو ہیں: یااللہ! تجھے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! مَرحوم محمد علی، عمیر، حافظ ذیشان اور عبدُ الوہاب کو غریقِ رَحمت فرما۔ ۞ اے اللہ! ان کے چھوٹے بڑے گناہ مُعاف کر دے۔ ۞ پروردگار! انہیں بے حساب مَغْفِرَت سے مُشَرَّف فرما کر جن کا جشنِ مِیلاد منانے آئے تھے اسی مِیلاد والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَنَّتُ الْفِرْدوس میں پڑوس عطا فرما۔ ۞ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کے جو بھی سوگوار ہیں سب کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اَجرِ عظیم مَرحمت فرما۔ ۞ یااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اَعمال ہیں اپنے فضل وکَرم سے انہیں قبول کر کے اپنے کَرم کے شایانِ شان اَجر عطا فرما۔ ۞ یہ سارا ثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما۔ بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محمد علی، عمیر، حافظ محمد ذِیشان اور عبدُ الوہاب سمیت ساری اُمَّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَرحومین کے لَواحِقِین سے تَعْزِیَت

میں ان چاروں مَرحومین کے سوگواران سے تَعْزِیَت کرتا ہوں۔ واقعی آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں لیکن جتنا صَدمہ زیادہ اتنا صبر دُشوار ہوتا ہے اور جتنا صبر دُشوار ہو گا، عمل دُشوار ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ یہ قیامت کے دِن میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں اتنا ہی وزن دار ہو گا، اِنْ شَآءَ اللہ ثواب زیادہ ملے گا۔ اللہ کرے کہ سب لَواحِقِین کو صبر نصیب ہو جائے۔

www.dawateislami.net

ظاہر ہے کہ ماں باپ کے لیے تو جوان موت ہے۔ ان بے چاروں کی جو کیفیات ہوں گی خود سمجھتے ہوں گے۔ بس آپ ہمت رکھیے اور یہ سوچ کر صبر کیجیے کہ اللہ پاک کی جو مَرضی ہوئی وہ ہوا۔

اِیصالِ ثواب کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر

اِن مَرحومین کے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے خُصُوصاً اور مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا ملتان شریف کے اسلامی بھائیوں سے عموماً یہ مَدَنی اِلتجا ہے کہ یہ چاروں بے چارے جوانی میں چلے گئے، اب ان کے اِیصالِ ثواب کے لیے صِرف تین دِن کے مَدَنی قافلے کا میری طرف سے سُوال ہے لہٰذا اسی ماہِ میلاد میں تین دِن کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ ان کے والد، بھائیوں اور دِیگر خاندان والوں کو بھی چاہیے کہ اپنے مَرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے اس تین دِن کے مَدَنی قافلے میں سفر کریں۔ آپ کو بھی ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ ان چاروں کا بھی بیڑا پار ہو گا۔

اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر

اِن چاروں کے عزیزوں میں سے کوئی اکیلا یا سب مل کر اِن چاروں کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے ایک مسجد بھی بنا دیں۔ جن کو اللہ پاک نے دیا ہے تو وہ مَرحومین سے اپنی محبت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے پیسہ بھی نکالیں اور مسجد بھی بنائیں۔ چونکہ مِیلاد کی رات ان بے چاروں کا اِنتقال ہوا ہے لہٰذا مسجد کا نام "فیضانِ مِیلاد" رکھ لیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ ثوابِ جاریہ آپ لوگوں کے لیے بھی ہو گا اور ان کے اِیصالِ ثواب کی نیت ہو گی تو ان چاروں کا بھی بیڑا پار ہو گا۔ اِس سے دعوتِ اسلامی کی بھی نیک نامی ہو گی کہ عام لوگ ناچ گانوں میں مَرتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے مَرتے ہیں، خدا جانے کہاں مَرتے ہیں اور پھر ان کے لیے اِیصالِ ثواب بھی کچھ نہیں ہوتا جبکہ دعوتِ اسلامی والے چار فوت ہوئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی والوں نے اللہ کی رَحمت سے ایسے ایسے اِیصالِ ثواب کی ترکیبیں کیں۔

فوتگی پر بولے جانے والے کُفریات

سُوال: گھر میں جوان موت ہو جائے تو بعض اوقات بے صبری میں زبان سے ایسے اَلفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے

www.dawateislami.net

چاہئیں، اِس کے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔[1]

جواب: گھر میں جوان یا کسی کی بھی موت ہو جائے تو صبر ہی کرنا چاہیے۔ اِس موقع پر بعض اوقات زبان سے ایسے اَلفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے چاہئیں۔ بعض اوقات تو وہ جملے کُفریہ بھی ہوتے ہیں مثلاً بعض لوگ یوں کہتے ہوں گے کہ اس کی مَرنے کی کوئی عمر تھی؟ بعض کہتے ہوں گے: یااللہ! تجھے اس کی جوانی پر بھی ترس نہیں آیا؟ نَعُوْذُ بِاللہ اگر کسی نے یہ کہا تو کہنے والا کافر ہو گیا، اِسلام سے نکل گیا کیونکہ اس نے اللہ پاک کو بے رحم کہا۔ یقیناً اللہ پاک بے رحم نہیں ہے۔ اللہ پاک جو کرتا ہے وہ دُرُست کرتا ہے، صحیح کرتا ہے۔ کسی کا وقت جب پورا ہو جاتا ہے تو اس کا اِنتقال ہو جاتا ہے۔[2]

امامِ حسین صبر واِستقامت کے پہاڑ

اولاد کے اِنتقال پر بے صبری کرنے والے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علی اَصغر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں صِرف چھ ماہ کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا تھا تو ان کے والدِ محترم، امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور ان کی اَمّی جان رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے صبر ہی کیا تھا۔ ان سے تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی ایسی مَعَاذَ اللہ بے صبری والی بات زبان پر لائیں۔ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لختِ جگر اور شہزادے حضرتِ سیِّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی میدانِ کربلا میں عین جوانی میں تین دِن بھوکے پیاسے رہ کر جامِ شہادت نوش کیا۔ بھانجے بھتیجے بھی شہید ہوئے اور پھر خود آگے بڑھ کر شہادت کو گلے لگایا لیکن اِن تمام مَصائِب وآلام کے باوجود بھی ایک لفظ شکوے کا زبان پر نہ لائے بلکہ ان کے دِل و دماغ میں بھی کہیں بے صبری کا شائبہ تک نہیں آسکتا کیونکہ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صحابی، ابنِ صحابی (حضرتِ علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے شہزادے) اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے تھے۔[3] یہ صبر نہیں کریں گے تو کون صبر کرے گا؟ اگر کوئی کہے کہ ہم ان جیسے نہیں ہو سکتے لہٰذا ہم کیسے صبر کریں؟ تو ایسوں سے عرض ہے کہ بے شک ہم ان

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. فوتگی کے موقع پر بولے جانے والے کُفریہ کلمات کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“ کے صفحہ 489 تا 496 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
3. البدایة والنهایة، فصل فی یوم مقتل الحسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۵/۷۱۱۔

www.dawateislami.net

جیسے کبھی بھی نہیں ہوسکتے لیکن ان کے اس کردار میں ہمارے لیے دَرس تو ہے لہٰذا ہمیں ان کے نقشِ قدم پر تو چلنا ہی ہے اور ہر حال میں صبر ہی کرنا ہے کہ اسی کا ہمیں حکم ہے۔

اللہ پاک صبر والوں کے ساتھ ہے

قرآنِ کریم میں صبر کرنے والوں کے لیے بشارت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: ”بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔“ آج اگر کسی کے ساتھ علاقے کے تھانے کا SHO چل رہا ہو تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں پڑیں گے کہ آج تھانے کا SHO میرے ساتھ ہے۔ تو جس کا اللہ پاک حامی و مدد گار ہو تو اس کی شان کیا ہو گی؟ اس لیے ہم کو صبر ہی کرنا چاہیے۔

کُفر کی تائید بھی کُفر ہے

سُوال: اگر کسی نے تَعزِیَت کرتے وقت کُفریہ جملہ بک دیا تو اب اس کی تائید کرنا کیسا؟[1]

جواب: کُفریہ جملے کی تائید بھی کُفر ہے۔ اگر غمی کے موقع پر بندہ خود کُفریہ جملہ نہیں بولتا تو بسا اوقات تَعزِیَت کرنے والے بُلوا دیتے ہیں مثلاً کوئی تَعزِیَت کرتے ہوئے کہے گا: اللہ پاک کو پتا نہیں اس کی کیا ضَرورت پیش آگئی تھی جو جوانی میں ہی اسے اُٹھالیا؟ اب سننے والا بھی ایسے جملے کہے گا؟ واقعی کوئی ضَرورت پیش آگئی ہو گی یا فقط ہاں! ہاں! کہہ کر ہی تائید کر دے گا تو ایسے جملے بولنا یا ان کی تائید کرنا دونوں ہی باتیں کُفر ہیں کیونکہ اللہ پاک کو کسی کی حاجت و ضَرورت نہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، ہم اس کے محتاج ہیں چنانچہ اِرشادِ رَبُّ الْعِبَاد ہے: ﴿وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ﴾ (پ۲۶، محمد: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج۔“ تو ہم سب اس کے دَر کے محتاج ہیں لہٰذا اگر کسی نے اللہ پاک کو محتاج کہا تو وہ کافر ہو گیا۔

کُفر بکنے سے نکاح اور اِیمان ختم ہو جاتا ہے

جس نے اِس طرح کا کُفریہ جملہ بکا تو اس کا اِیمان اور نکاح دونوں ختم ہو گئے بلکہ جنہوں نے سمجھنے کے باوجود ہاں میں ہاں مِلائی، اگرچہ منہ سے نہیں بولے فقط سر ہی ہلایا اور دِل میں اس بات کو دُرُست جانا تو یہ بھی اِسلام سے نکل گیا اس کو

---

[1] ......یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بھی نئے سرے سے توبہ کر کے کلمہ پڑھنا ہو گا۔ اگر شادی شُدہ تھا تو نکاح بھی دوبارہ کرنا ہو گا، حج کیا تھا تو وہ بھی گیا لہٰذا اِستطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہو گا۔ باقی ساری نیکیاں بھی کُفر کے سبب بَرباد ہو جاتی ہیں۔ اگر زمانۂ اِسلام کی قضا نمازیں باقی تھیں تو وہ اِیمان لانے کے بعد ادا کرنا ہوں گی۔

موت تو ہر حال میں آنی ہی آنی ہے

غمی کے موقع پر خود قفلِ مدینہ لگانا چاہیے۔ اگر لوگ اُلٹی سیدھی باتیں کریں تو انہیں بھی سمجھا دیجیے کہ بس اللہ پاک کی مَرضی تھی تو موت آئی، روز ہی لوگ فوت ہو رہے ہیں۔ 15 سال کی عمر میں جانے کے سبب صَدمہ تو ہے لیکن اگر 15 سال میں کسی کو موت نہیں آئی تو 20 سال میں آجائے گی، 25 سال کی عمر میں آجائے گی، بالفرض اگر کوئی 100 سال کی عمر پا گیا تب بھی موت تو آنی ہی آنی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جب مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام رُوح قبض کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے کوئی عمل کیا جس پر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے۔ پھر موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا گیا کہ بیل (کی پُشت) پر ہاتھ رکھو، جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال تمہاری عمر بڑھا دی جائے گی۔ انہوں نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہو گا؟ کہا گیا کہ موت۔ اس پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اچھا ابھی ہی رُوح قبض کر لو۔ چنانچہ پھر ان کی رُوح قبض کی گئی۔[1] تو یہ اللہ پاک کے مقبول بندے تھے، نبی اور رَسُول تھے بلکہ اُولُوالْعَزْم یعنی پانچ رسولوں میں سے ایک تھے۔[2] صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم، اَولیائے عُظّام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا اپنا ایک مقام ہے لیکن یہ کسی نبی کے مَرتبے پر نہیں پہنچ سکتے، اتنی شانوں کے باوجود بھی آخر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے بھی وفات ہے۔

نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی

حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے طویل عمر پائی۔ ساڑھے نو سو (950) سال تو انہوں نے تبلیغ کی۔

---

1 ......الکامل فی التاریخ، ذکر وفاۃ موسیٰ، ۱/۱۵۱ ماخوذاً۔

2 ......بہارِ شریعت، ۱/۵۴، حصہ: ۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے دُنیا کو کیسے پایا؟ فرمایا: بس ایک دَروازے سے داخل ہوئے اور دوسرے دَروازے سے نکل گئے۔[1] ہم بھی تو بولتے ہیں وقت جلدی پاس ہو رہا ہے۔ کسی نے تو یہاں تک کہا:

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یونہی تمام ہوتی ہے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

بہر حال موت سب کو آنی ہے لٰہذا اپنے عزیز کے اِنتقال پر صَبر کرنا چاہیے۔ گلہ شکوہ کرنے یا رونے دھونے سے مَرنے والا واپس پلٹ کر نہیں آسکتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش)

میرے حضور کے لب پر اَنَا لَہَا ہو گا

سُوال: اِس شعر کی تشریح فرما دیجیے:

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَہَا ہو گا

جواب: قیامت کے دِن جب لوگ مختلف اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمات میں شَفاعت کا سُوال لے کر حاضِر ہوں گے تو سارے نبی یہ فرمائیں گے: اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ یعنی میرے عِلاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! بس ہر طرف نَفْسِیْ نَفْسِیْ کا عالَم ہو گا۔ پھر جب لوگ بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوں گے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَہَا اَنَا لَہَا یعنی اِس کام (شَفاعت) کے لیے میں ہوں، اِس کام کے لیے میں ہوں۔[2]

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَہَا ہو گا (ذوقِ نعت)

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۵۲۔

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنة منزلة فیھا، ص۱۰۵، حدیث: ۴۷۹ - ۴۸۰۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کوئی واقعہ اور فضیلت بیان فرما دیجیے۔

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صحابیِ رَسُول تھے۔ ایک بار رات کے وقت ان کے پاس یَمن شریف کے شہر حَضْرَمَوْت سے سات لاکھ دِرہم آئے۔ رَقم پا کر یہ پریشان ہو گئے۔ زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عرض کی: آج آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: مجھے یہ فِکر دامن گیر ہے کہ جس بندے کی راتیں اللہ پاک کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اِس قدر مال کی موجودگی میں آج اس پَروردگار کے دَربار میں کیسے حاضِر ہو گا؟ زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بڑے اَدب سے عرض کی: ”اِس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار یعنی غریب دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بُلا کر یہ سارا مال اُن میں تقسیم کرنے کی نیت فرما لیجیے اور اس وقت بڑے اِطمینان کے ساتھ ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہو جائیے۔“ نیک بخت زوجہ (Wife) کی بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دِل خوشی سے جھوم گیا اور اِرشاد فرمایا: واقعی تم نیک باپ کی نیک بیٹی ہو۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مہاجرین و اَنصار صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا۔(1)

اَللہُ اَکْبَر! ہمارے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی سخاوتیں ایسی تھیں۔ ہمارے پاس پیسے آ جائیں تو خوشی کے مارے بے چین ہو جائیں جبکہ ان حضرات کے پاس جب دولت آتی تو صَدمے کے مارے ان کی حالت مُضطرِب ہو جاتی کہ یہ دولت کہاں سے آ ٹپکی؟ اب میں اِس کا کیا کروں؟ لیکن حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تو بات ہی کچھ اور ہے اور ان کی زوجۂ محترمہ بھی ما شَآءَ اللہ کیسی نیک عورت تھیں۔ وہ دور ہی نیکوں کا دور تھا۔

جنّت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پڑوسی

حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ(2) میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ یہ فضیلت بھی

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اِن زوجۂ محترمہ کا نام حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْہا ہے، جو اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بیٹی تھیں۔ (سیر اعلام النبلاء، طلحۃ بن عبید اللہ، ۳/ ۱۹، الرقم: ۷ ملتقطاً)

2 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید... الخ، ۵/ ۴۲۰، حدیث: ۳۷۶۸۔

www.dawateislami.net

حاصِل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنّت میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی ہوں گے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے سُنا کہ طلحہ اور زُبیر جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[1] اِس بشارت میں دوسرے صحابی حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں یہ بھی عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں سے ہیں۔[2]

یَمَن کو "یَمَن شریف" کہنے کی وجہ

سُوال: یَمَن کو "یَمَن شریف" کہنے کی کیا وجہ ہے؟[3]

جواب: میں یَمَن کو "یَمَن شریف" اِس لیے بولتا ہوں کہ میرے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کے لیے دُعا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا یعنی اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یَمَن میں بَرَکت عطا فرما۔[4] سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کو ہمارا یَمَن فرمایا ہے۔ نیز یَمَن شریف کو یہ شَرَف بھی حاصِل ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مَزار شریف بھی وہاں ہے۔[5] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سالانہ عُرسِ مُبارَک دھوم دھام سے مَنایا جاتا ہے۔ جشنِ وِلادتِ مصطفےٰ کی بھی یَمَن شریف میں خوب دھوم مچتی ہے۔ ہم نے تو صِرف یہاں (وطنِ عزیز پاکستان وغیرہ) کے جشنِ میلاد کے مَناظِر دیکھے ہیں لیکن عرب دُنیا میں بھی جشنِ وِلادت مَنانے کا زبردست اِہتمام ہوتا ہے۔

کُنڈے کی بجلی کے نُقصانات

سُوال: کُنڈے کی بجلی کے کیا نُقصانات ہیں؟[6]

---

1 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحۃ بن عبید اللہ، ۵/۴۱۳، حدیث: ۳۷۶۲۔

2 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید...الخ، ۵/۴۲۰، حدیث: ۳۷۶۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلازل والآیات، ۱/۳۵۴، حدیث: ۱۰۳۶۔

5 ...... تفسیر خازن، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۲/۱۱۲ ماخوذاً۔

6 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اگر کسی نے کنڈے کی بجلی لی ہے تو وہ گناہ گار ہو گا۔اس پر ضَروری ہے کہ بجلی فراہم کرنے والے اِدارے کو پوری رَقم کی Payment (یعنی اَدائیگی) کرے۔ کُنڈا ویسے بھی نہیں لگانا چاہیے کہ دُنیوی اِعتبار سے بھی اِس کا یہ نُقصان ہے کہ جن علاقوں میں کُنڈے لگائے جاتے ہیں تو ان علاقوں میں لوڈ شیڈنگ زیادہ ہوتی ہے، جس کے سبب ان لوگوں کا حق بھی مارا جاتا ہے جن کی قانونی بجلی ہوتی ہے۔ ان کُنڈے لگانے والوں کی وجہ سے وہ بیچارے بھی گرمیوں میں کئی کئی گھنٹے گرمی میں تڑپتے ہیں۔ کُنڈے لگانے والوں کو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ پوری رَقم کی Payment (یعنی اَدائیگی) بھی کرنی چاہیے۔ کُنڈا لگانا شَرعاً بھی جائز نہیں اور قانوناً بھی جُرم ہے۔

بجلی کا بل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی اَدائیگی کیجیے

بجلی سپلائی گورنمنٹ کا سِسٹم ہے لیکن سب کو مُفت بجلی تو نہیں دیں گے۔ بجلی کا بل لینے کا طریقہ صِرف ہمارے مُلک پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دُنیا بھر میں رائج ہے بلکہ ہمارے مُلک پاکستان کے مُقابلے میں دِیگر ممالک میں بجلی کے بل بہت زیادہ آتے ہیں۔ بہر حال بل تھوڑا ہو یا زیادہ جو بھی طے شُدہ بل ہے وہ تو دینا ہی پڑے گا۔ کُنڈے کے ذَریعے چَراغاں بھی ہر گز نہ کیجیے۔ ہم (13 رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 2018ء کو) چَراغاں دیکھنے بابُ المدینہ (کراچی) کے مختلف علاقوں میں گئے تھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے کہیں بھی کُنڈا لگا ہوا نہیں دیکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں چَراغاں کا اِہتمام اپنے پلّے سے کرتے ہیں جسے دیکھ کر عُشّاق کو لُطف آجاتا ہے۔ بعض ممالک میں مختلف Events (یعنی تقریبات) پر دُکانوں پر لائٹنگ کا وَسیع اِنتظام کیا جاتا ہے۔ ان ممالک میں بجلی کے Voltage (وولٹیج یعنی بَرقی طاقت) زیادہ ہونے کے سبب لائٹوں کی چمک زیادہ ہوتی ہے جبکہ ہمارے مُلک پاکستان میں Voltage (وولٹیج یعنی بَرقی طاقت) کم ہونے کے سبب لائٹوں کی ویسی چمک نہیں ہوتی لیکن پھر بھی دُنیوی Event (یعنی تقریب) کے سلسلے میں لگائی گئی لائٹوں کو جی بھر کر دیکھنے کا دِل نہیں کرتا جبکہ جَشنِ وِلادت کا ایک پَرچم بھی لہرا رہا ہو تو ہمارے دِلوں کو لبھا رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری نسبت کی بات ہے کہ یہ لائٹنگ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور عشق میں لوگ لگاتے ہیں، اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔

www.dawateislami.net

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چَراغاں کیجیے

سُوال: چَراغاں کرتے وقت کیا کیا نیتیں ہونی چاہئیں؟[1]

جواب: چَراغاں کرنے کے لیے اچھی نیتیں کرنی چاہئیں مثلاً عظمتِ رَسُول کی خاطر چَراغاں کر رہا ہوں، محبوب کا جَشنِ وِلادت مَنا کر اللہ پاک کی بڑی نعمت کا چرچا کروں گا، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مَزید بڑھنے کا سامان کروں گا، اِس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہئیں۔ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ بہت سے لوگ جَشنِ وِلادت تو مَناتے ہیں لیکن اچھی نیتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی یا پھر دِکھانے اور اپنی واہ واہ کروانے کی بُری نیتیں کر کے اپنا ثواب ضائع کر دیتے ہیں۔

سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟

سُوال: سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ اور نعلینِ پاک وغیرہ بنا کر سجاوٹ کرنا کیسا؟[2]

جواب: جب میں (13 رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 2018ء کو) سجاوٹ دیکھنے کے لیے نکلا تو بعض جگہ سڑکوں پر گیٹ اور کمانیں بنی دیکھیں۔ بعض جگہ بڑے بڑے نقشِ نعلینِ پاک ڈنڈے گاڑ کر لگائے گئے تھے۔ ایک تو ویسے ہی گلی چھوٹی اور پھر یہ سب بھی لگا دیں گے تو چلنے والوں کے لیے راستہ تنگ ہو جائے گا۔ پھر یہ چیزیں لگانے کے لیے روڈوں، گلیوں اور فٹ پاتھ کو کھودا جاتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ کی زمین یا فٹ پاتھ ٹوٹتی ہے تو کیا ہوا؟ گورنمنٹ عوام کی ہے تو یوں زمین ہماری ہی ہوئی۔ تو ایسوں کو یہی کہا جا سکتا ہے کہ پھر روڈ کے بیچ میں مکان بنا کر دیکھ لو! گورنمنٹ تو بعد میں آئے گی، عوام خود ہی سمجھا دے گی کہ زمین کس کی ہے؟

عوام کی بھلائی پر مشتمل اَحکامات

بہر حال گورنمنٹ کے اِس طرح کے جو بھی اَحکامات ہوتے ہیں کہ راستہ مَت گھیریں، فُٹ پاتھ نہ توڑیں، تو یہ عوام

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کی بھلائی کے لیے ہی ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ فُٹ پاتھ پر صَدر یاوزیر اعظم تو چہل قدمی کرنے نہیں آتے، عوام ہی گزرتی ہے۔ اب اگر فُٹ پاتھ کو توڑیں گے یا گڑھا کھودیں گے تو گرنے سے چوٹ صَدر یاوزیر اعظم کو نہیں بلکہ مجھے اور آپ کو ہی لگے گی۔ یہ سب راستے میرے اور آپ کے لیے ہوتے ہیں۔ اِن راستوں میں اِس طرح کے اِقدامات کرنے سے خود آپ کو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے مثلاً جو گڑھا کھودا، بعد میں اس میں پانی جمع ہو گیا تو مچھر پیدا ہوں گے جو طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنیں گے۔ یوں ہی اگر چلتے ہوئے آپ کی گھڑی وغیرہ کوئی چیز پانی میں گر گئی تو آپ کا نقصان ہو سکتا ہے۔

قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے

سُوال: میلاد شریف کے موقع پر اپنے مَرحومین کی قبروں پر میلاد کے جھنڈے یا جھنڈیاں لگانا کیسا؟

جواب: میرا مشورہ یہ ہے کہ ایسی بات کو رَواج نہ دیں تو اچھا ہے کیونکہ قبرستان میں کتے بلیاں بھی گھومتے ہیں، ممکن ہے کہ جھنڈے یا جھنڈیاں بچے ہی اُکھاڑ کر لے جائیں یا پھر بارش اور دھوپ پڑنے سے بوسیدہ ہو کر اُڑ جائیں اور یوں ان کی بے اَدَبی ہو لہٰذا قبر پر میلاد کے جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائے جائیں کیونکہ یہ جب تک تروتازہ رہیں گے تو ذِکر کریں گے جس سے مَیِّت کا دِل بہلتا ہے۔ میری والدہ کی قبر پر بعض لوگ جھنڈے لگا جاتے ہیں، بعض لوگ پھول ڈال دیتے ہیں تو مجھے ان خدمت گاروں کا تعارف نہیں ہے لیکن جو پُھول ڈالتے ہیں وہ صحیح کرتے ہیں۔

قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟

سُوال: قبر پر پُھول ڈالنا کیسا؟[1]

جواب: قبر پر پُھول اِس نیت سے ڈالنا کہ یہ جب تک تَر رہیں گے تو ذِکر کریں گے جو عذاب میں تَخفِیف اور مَیِّت کا دِل بہلنے کا سبب ہے تو یہ صحیح ہے۔[2] ہاں اگر قبر کی خوبصورتی اور زینت کے لیے پُھول ڈالے جیسا کہ کم علمی کی بنا پر بہت سے لوگ اِس نیت سے ڈالتے ہیں تو پھر کراہت والی صورت بن جائے گی۔ یعنی زینت کی خاطر پھول ڈالنا مکروہ ہے۔[3]

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۸۴۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۳۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ماربل والی قبر بنانا کیسا؟

سُوال: قبر کو پکا کر کے ماربل کا پتھر لگانا کیسا؟[1]

جواب: قبر کو اوپر سے پکا کرنے کی فقہائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اِجازت دی ہے۔[2] اب چاہے عام پتھر سے پکا کریں یا پھر ماربل سے۔ ماربل Stone (یعنی پتھر) کی ہی ایک قِسم ہے جسے سَنگِ مَرمَر بھی بولتے ہیں۔ اگر ماربل کسی نے اِس لیے لگوایا کہ قبر زیادہ مضبوط ہو اور جانوروں کے کھودنے سے محفوظ رہے تو اس نیت سے جائز ہے اور اگر ماربل لگانے کا مقصد قبر کی تزئین، ٹیپ ٹاپ اور خوبصورتی تھی تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مَزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟

سُوال: مَزاراتِ اَولیا پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا ہے؟[3]

جواب: اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مَزارات پر گنبد بنانا، ان کی قبروں پر چادر چڑھانا، چَراغ روشن کرنا اور وہاں جھنڈے لگانا یہ سب کام اِس نیت سے کیے جاتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں، انہیں معلوم ہو کہ یہ اللہ پاک کے نیک بندے کا مَزار شریف ہے، کسی عالِمِ دِین کا مَزار ہے، کسی وَلِیُّ اللہ کا مَزار ہے تاکہ لوگ ان سے فیض حاصِل کریں۔[4] بہر حال لوگوں کو صالحین کی قُبور کی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے یہ سب کچھ کرنا ثواب کا باعث ہے۔

اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ پاک کو God کہنا کیسا ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک کے لیے God جیسے اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔ اللہ پاک کے جو مُبارک نام مشہور ہیں اور جن ناموں سے عاشقانِ رَسُول عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام اللہ پاک کا ذِکرِ خیر کرتے ہیں ہم نے صِرف وہی نام اِستعمال

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. فتاویٰ رضویہ، ۹ / ۴۲۵ ماخوذاً۔
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
4. کشف النور عن اصحاب القبور علی الھامش الحدیقۃ الندیۃ، ۲/ ۱۳ تا ۱۶ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کرنے ہیں اور God وغیرہ اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا ہے۔ اللہ پاک کے لیے اللہ، خُدا اور پَروردگار جیسے اَلفاظ اِستعمال کیے جاسکتے ہیں اگرچہ پَروردگار اور خُدا عربی نام نہیں ہیں مگر عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام انہیں اِستعمال کرتے ہیں۔

عمامہ شریف کس طرح باندھا جائے؟

سُوال: لوگ مختلف اَنداز سے عمامے باندھتے ہیں لہٰذا آپ راہ نمائی فرما دیجیے کہ عمامہ شریف کِس طرح باندھا جائے؟

جواب: عمامہ شریف قبلہ رو کھڑے ہو کر باندھیے اور یہ نیت کر لیجیے کہ میں اِتباعِ سُنَّت میں عمامہ باندھ رہا ہوں۔ اگر نماز کے لیے عمامہ باندھ رہے ہوں تو یہ نیت بھی شامل کر لیجیے کہ نماز کے لیے زینت اِختیار کر رہا ہوں۔ اب اچھی نیتوں کے ساتھ بِسْمِ الله پڑھ کر عمامہ باندھنا شروع کیجیے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِس طرح عمامہ شریف باندھتے کہ عمامے کے پیچ اُلٹی طرف سے سیدھی طرف لے جاتے تھے۔[1] عمامے شریف کے پیچ باندھ لینے کے بعد بیچ میں ٹوپی کا جو حِصّہ ظاہر ہوتا ہے ہم اسے چھپا لیتے ہیں اور عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام کی اکثریت بھی ایسا ہی کرتی ہے۔

بُردباری کی تعریف

سُوال: بُردباری کسے کہتے ہیں؟ (یونان سے سُوال)

جواب: جلد بازی کا اُلٹ بُردباری ہے، یعنی بَرداشت کی طاقت، تحمل اور صبر بُردباری ہے۔

حافظہ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا

سُوال: حافظہ تیز کرنے اور بھولنے کی عادت ختم کرنے کی دُعا بتا دیجیے۔

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَه سے چھپنے والی ہر کتاب کے شروع میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ دِینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ الله جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔[2] اِس دُعا کے اَوَّل آخر دُرُودِ پاک پڑھ لیجیے۔ یہ دُعا پڑھ

1. حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۴۴۔
2. مُسْتَطْرَف، الباب الرابع فی العلم والادب وفضل العالم والمتعلم، ۱/۴۰۔

www.dawateislami.net

کر جو کتاب پڑھیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ بھولیں گے نہیں۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتابوں کے شروع میں جہاں یہ دُعا لکھی ہوتی ہے وہاں دُعا سے پہلے اِس طرح لکھا ہوتا ہے کہ ”دِینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی گئی دُعا پڑھ لیجیے“ اسے پڑھ کر میری توجہ اِس طرف گئی کہ شاید لوگ اب یہ اَلفاظ ”ذیل میں دی ہوئی“ نہیں سمجھتے ہوں گے لہٰذا ”مندرجہ بالا اور دَرجہ ذیل“ جیسے اَلفاظ نہ لکھے جائیں۔ میں عوام کی حالت دیکھ کر آسان اَلفاظ اِستعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر اسلامی بھائی ہنسیں نہیں تو بتاؤں کہ عوام کی حالت کیسی ہے؟ کیونکہ مَدَنی مذاکرے میں شریک اسلامی بھائی مسجد میں بیٹھے ہیں اس لیے ہنسنے پر پابندی ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اَندھیرا لاتا ہے۔[1] البتہ مسکرانے میں حَرَج نہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ ہم ایک جگہ جشنِ وِلادت کے سلسلے میں کی گئی چَراغاں دیکھنے گئے تو رَش ہو گیا، وہاں میں نے اپنے کانوں سے سُنا کہ ایک شخص نے ”بابا کی آمد“ اور ”بابا کی وِلادت“ کے نعرے لگائے اور قوم نے ”مَرحَبا“ کہہ کر جواب دیا، اب ایسی قوم کو ذیل اور مذکورہ کے اَلفاظ کیا پلے پڑیں گے جس کو یہ ہی نہیں معلوم کہ ”وِلادت“ کا کیا معنیٰ ہے؟ اور بابا کی وِلادت کا جشن ہے یا آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا؟

مُقَرِّرِین مسجد میں چٹکلا سُناتے ہوئے پہلے سمجھا دیں

جس طرح میں نے یہ بات کرنے سے پہلے سمجھایا ہے کہ مسجد میں ہنسنا نہیں اِسی طرح مُقَرِّرِین کو بھی چاہیے کہ جب کبھی وہ کوئی تَفَنُّن کی بات کریں خاص طور پر مسجد میں تو لوگوں کو سمجھا دیں کہ وہ ہنسیں نہیں۔ اگر میں یہ واقعہ سنانے سے پہلے نہ سمجھاتا تو شاید اسلامی بھائی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

دَورانِ بیان آسان اَلفاظ اِستعمال کیجیے

سُوال: مُقَرِّرِین اور مُبَلِّغِین کو دَورانِ بیان اور کیا اِحتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: مُقَرِّرِین اور مُبَلِّغِین کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان اَلفاظ میں بیانات کریں تاکہ لوگوں کو کچھ سمجھ پڑے، ورنہ یہ بے چارے سُن تو لیتے ہوں گے مگر اُنہیں سمجھ کچھ نہیں آتا ہو گا۔ میری آسان سے آسان اَلفاظ میں لوگوں

---

1. جامع صغیر، حرف الضاد، فصل فی المحلی بأل من ھذا الحرف، ص ۳۲۲، حدیث: ۵۲۳۱ ۔

www.dawateislami.net

کو سمجھانے کی کوشش ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے پھر بھی میری کئی باتیں لوگوں کو سمجھ نہ آتی ہوں کیونکہ بعض اوقات مجھے مشکل لفظ کے بدلے کوئی آسان لفظ نہیں ملتا تو یہ بھی ایک آزمائش ہوتی ہے۔ ”فِقہ“ کی اِصطلاحات کو میں کیسے آسان کروں؟ یہ بھی لوگوں کو سمجھ نہیں آتی ہوں گی کیونکہ ”فقہ“ کی اِصطلاحات خود Difficult (یعنی مشکل) ہوتی ہیں انہیں آسان کرنا بھی آسان کام نہیں ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ ہم انہیں آسان کرنے بیٹھیں تو ان کے معنیٰ ہی بدل جائیں۔ اِس کا اَصل حل یہی ہے کہ عِلم حاصِل کیا جائے۔ یاد رکھیے! عِلم ہمارے پیچھے نہیں چلے گا بلکہ ہمیں عِلم کی خدمت میں حاضریاں دینی ہیں اور ہاتھ باندھ کر اس کے پیچھے جانا ہے۔

دِینی مَسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟

سُوال: جہاں دِیگر مَقاصد کے لیے مختلف زبانیں سیکھی جاتی ہیں مثلاً بیرونِ ملک جانے کے لیے لوگ انگریزی کا کورس کرتے ہیں تاکہ وہاں جاکر بولنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔ اِسی طرح اگر اس نیت سے اپنی اُردو بہتر کی جائے کہ ہمیں دِینی مَسائل پر مشتمل کتابیں سمجھ آنا شروع ہوجائیں تو یہ نیت کیسی ہے؟

جواب: اگر اِس نیت سے اپنی اُردو بہتر کی جائے کہ ہمیں دِینی مَسائل پر مشتمل کتابیں سمجھ آنا شروع ہوجائیں تو اس پر صِرف ثواب نہیں بلکہ زبردست ثواب ملے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کو شروع ہوئے کچھ ہی سال ہوئے تھے، جب ہم مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے تھے تو مجھے ایک اسلامی بھائی ملے جو کسی کے مُرید نہیں تھے اور انہیں یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس کے مُرید بنیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خاص عربی اِس لیے سیکھی تاکہ میں تَصَوُّف سمجھ سکوں اور حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتابیں پڑھ کر یہ سمجھوں کہ میں کس کا مُرید بنوں؟ یاد رہے! اس وقت اُردو تَراجم کا اتنا دور دورہ نہیں تھا تو یوں اس اسلامی بھائی نے پیر کی تلاش کے لیے عربی سیکھی اور حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتابیں پڑھیں۔ بہرحال وہ کسی پیر سے مُرید ہوگئے تھے اب بے چاروں کو اِنتقال کیے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک مَدَنی اسلامی بھائی نے بیان فرمایا کہ وہ اسلامی بھائی جن پیر صاحب کے مُرید ہوئے تھے وہ پیر صاحب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا

www.dawateislami.net

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی ہیں۔)

بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دِن ہونا ضروری نہیں

سُوال: کیا بچے کی وِلادت کے 40 دِن کے اَندر اَندر اُسے کسی پیر صاحب سے بیعت کروا دینا چاہیے ؟

جواب: بیعت کروانے کے لیے بچے کی 40 دِن کی عمر کا اِنتظار نہ کیا جائے۔ بچے کی جب تک پیدائش نہیں ہوتی تب تک اس کی بیعت نہیں ہو سکتی اور جب وہ دُنیا میں آجائے تو اب چاہے اس کی عمر ایک گھنٹے کی ہو یا ایک مِنٹ کی اُسے اس کے والد یا جو بھی اس کا وَلی ہو اس کی اِجازت سے بیعت کروایا جا سکتا ہے۔(1) بچوں کو بیعت کروا دینا چاہیے تاکہ اُسے کسی سلسلے کا فیض جاری ہو جائے اور اس کے دُنیا میں کم سے کم سانس غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے سلسلے یا کسی بھی جامعِ شَرائط پیر کے سلسلے میں داخِل ہوئے بغیر گزریں۔ کئی اسلامی بھائی ایسے جَذبے والے بھی ہوتے ہیں کہ جو آکر یہ کہتے ہیں کہ گھر میں بچے کی اُمّید ہے آپ بیعت کر لیجیے حالانکہ ایسی صورت میں بیعت نہیں ہوتی۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے قیامت تک کے لیے فرمادیا کہ جو میرا عقیدت مند ہے وہ بھی میرا مُرید ہے۔(2) ہم لوگ خاک ہیں اور وہ غوثِ پاک ہیں۔ کاش! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے قدموں کی خاک ہوتے مگر ہم اس قابل بھی کہاں!

اگر قِسمت سے میں ان کی گلی میں خاک ہو جاتا
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا (ذوقِ نعت)

آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟

سُوال: ہم جو بیعت کرتے ہیں یہ بیعتِ اِصلاح ہے یا بیعتِ تَصَوُّف ؟

جواب: بیعتِ اِصلاح یا بیعتِ تَصَوُّف کی اِصطلاحات تو میں نے نہیں سُنیں اَلبتہ فتاویٰ رَضویہ شریف میں بیعتِ اِیصال اور بیعتِ اِتصال کا لکھا ہوا ہے۔(3) اب جتنی بیعتیں ہو رہی ہیں یہ بیعتِ اِتصال ہیں کہ مُریدین کو سلسلے سے جوڑ دیا جاتا

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۵۔

2 ...... بھجۃ الاسرار، ذکر فصل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۳۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱ / ۵۰۵ ـ ۵۰۷ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ہے۔ اِیصال کا مطلب ہوتا ہے پہنچانا وہ تو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا کام ہے کہ وہ ہم سب کو آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچا دیں گے۔

ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی

سُوال: اِس شعر کی تشریح بیان فرما دیجیے۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مُسْتَغْنِی ہوا

ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

جواب: اِس شعر کا مَطلب یہ ہے کہ جو شخص پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضَرورت محسوس نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ مَعَاذَ اللہ مجھے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ضَرورت نہیں ہے تو وہ جہنم میں جائے گا کیونکہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضَرورت ہے۔[1] میرے آقا اِمَامُ الْاَنْبِیَا یعنی نبیوں کے بھی نبی ہیں۔

مِری آنے والی نسلیں، ترے عشق ہی میں مچلیں

انہیں نیک تو بنانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

جنَّت میں رات ہو گی یا دِن؟

سُوال: جنَّت میں رات ہو گی یا دِن؟

جواب: جنَّت میں رات نہیں ہو گی، اِنْ شَآءَ اللہ اُجالا ہی اُجالا، نُور ہی نُور اور روشنی ہی روشنی ہو گی۔ صبح کے وقت جو روشنی ہوتی ہے جنَّت میں وہی ہو گی۔[2] وہاں دھوپ کی تمازت (یعنی شِدَّت کی گرمی) ہو گی نہ گرمیاں نہ سردیاں، کوئی

---

1. ......جیسا کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کے دِن کے بارے میں اِرشاد فرمایا: وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ اور میں نے (اپنی) تیسری دُعا اس دِن کے لیے مخصوص کر دی ہے جس دِن ساری مخلوق میری طرف متوجہ ہو گی یہاں تک کہ ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) بھی۔(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علی سبعۃ أحرف وبیان معناہ، ص۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴)
2. ......تفسیر روح البیان، پ۱۶، المریم، تحت الآیۃ: ۶۲، ۵/۳۴۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

تکلیف دہ مُعاملہ ہی نہیں ہو گا صرف لُطف ہی لُطف اور مَزہ ہی مَزہ ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے ہی جلوے ہوں گے۔

کُفریہ خیالات آنے سے کُفر نہیں ہو جاتا

سُوال: کیا کُفریہ خیالات آنے سے بھی کُفر ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر کوئی کُفریہ خیال آتا ہے اور بندہ اُسے ٹالتا ہے تو یہ کُفر نہیں ہو گا۔[1] خیالات اور وَسوسے تو سب کو آتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو بُرے وَسوسوں سے محفوظ رکھے کہ وہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔[2]

بھتیجی سے نکاح کا شَرعی حکم

سُوال: کیا بھتیجی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔[3]

شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شَرعی حکم

سُوال: شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شَرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ہر ایک پر شادی کرنا فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ بعضوں کے لیے تو شادی نہ کرنا واجب ہوتا ہے کہ اگر کریں گے تو

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/ ۲۸۳ ماخوذاً۔

2 ...... کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب صفحہ 423 پر ہے: ذِہن میں کُفرِیّہ خیالات کا آنا اور انہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا عَینِ اِیمان کی عَلامَت ہے کیونکہ کُفرِیّہ وساوِس شَیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لَعِین مَردُود چاہتا ہے کہ مسلمان سے اِیمان کی دولت چھین لے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے حاضِر ہو کر عرض کی: ہمیں ایسے خَیالات آتے ہیں کہ جنہیں بَیان کرنا ہم بَہُت بُرا سمجھتے ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: جی ہاں۔ اِرشاد فرمایا: یہ تو خالِص ایمان کی نشانی ہے۔ (مُسلِم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان... الخ، ص ۷۴، حدیث: ۳۴۰) صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ، حضرتِ علّامہ مَولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کُفری بات کا دِل میں خیال پیدا ہوا اور زَبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کُفر نہیں بلکہ خاص اِیمان کی عَلامَت ہے کہ دِل میں اِیمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔ (بہارِ شریعت، ۲/ ۴۵۶، حصہ: ۹)

3 ...... ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا تنکح المراۃ علی عمتھا... الخ، ۲/ ۳۶۷، حدیث: ۱۱۲۹۔

گناہ گار ہوں گے کیونکہ اُن کی اَندرونی کیفیت بعض اوقات ایسی ہوتی ہے کہ وہ شادی کے قابل نہیں ہوتے۔ بہر حال کسی سے یہ نہیں پوچھنا چاہیے کہ تم شادی کیوں نہیں کر رہے؟ کیونکہ اِس طرح کرنے سے اس کا خُفیہ عیب ظاہر ہو سکتا ہے، نیز ممکن ہے وہ اِس وجہ سے منع کر رہا ہو کہ اس سے حقوق پورے اَدا نہ ہو سکتے ہوں اور وہ شادی اور گناہوں بھری کیفیت کے بغیر بھی رہ سکتا ہو۔ کسی کی اَندرونی کیفیات معلوم کرنے کے لیے ایسے سُوالات نہیں کرنے چاہئیں مگر یہاں اس قرآنی آیت: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: "اور عیب نہ ڈھونڈو۔" کو نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ اِس آیتِ مُبارکہ میں گناہ کی ٹوہ میں پڑنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ کسی کا شادی کے لائق نہ ہونا گناہ نہیں ہے۔ بہر حال اگر کوئی شادی کرنے سے منع کرے تو اُسے گناہ گار نہیں کہا جائے گا جب تک کہ وہ وجہ سامنے نہ آجائے کہ جس کے سبب وہ منع کرتا ہے۔

واقعۂ معراج عظیم ترین مُعْجِزَہ ہے

سُوال: ہم نے رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی مُعْجِزات سُنے، آپ سے عرض ہے کہ کیا واقعۂ معراج بھی آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعْجِزَہ ہے؟

جواب: جی ہاں! واقعۂ معراج بھی یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم ترین مُعْجِزَہ ہے اور اِس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ واقعہ معراج کئی مُعْجِزات کا مجموعہ ہے کہ اس سفر کے دَوران کئی مُعْجِزات پیش آئے۔

دُرُودِ پاک کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھنا کیسا؟

سُوال: جشنِ وِلادت کے موقع پر بہت سے لوگ ایسے جھنڈے بھی لیے ہوتے ہیں جن پر پورا دُرُود شریف نہیں لکھا ہوتا اس کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھ دیا جاتا ہے اِس کے بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: دُرُود شریف لکھنے کے بجائے اس کی Short Form (یعنی مُخَفَّف) مثلاً "ص" یا "صلعم" لکھنے کو بہارِ شریعت میں سخت حرام لکھا ہے۔[1] آج کل اَخبارات، رَسائل، ماہناموں اور دِیگر تحریروں میں دُرُود شریف کی جگہ "ص" لکھا ہوتا ہے یہ لکھنے والوں کو چاہیے کہ اتنا دُرُود شریف "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" ضَرور لکھیں۔ Letter (یعنی خط) وغیرہ جو ہاتھ

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۳۴، حصہ:۳۔

www.dawateislami.net

سے لکھا جاتا ہے اس میں جب دُرُود شریف خوبصورت کر کے لکھتے ہیں تو اتنا باریک کر دیتے ہیں کہ پڑھنے میں ہی نہیں آتا، وہ خط پڑھنے والا اَندازے سے سمجھتا ہے کہ یہ دُرُود شریف لکھا گیا ہے۔ بس کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا بلکہ ایک سطر کا کونا بچانے کے لیے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بالکل چھوٹا کر دیتے ہیں۔ ویسے پورے پورے رِم پھینک دیئے جاتے ہیں مگر یہاں ایک سطر کا کونا بھی بچایا جا رہا ہے۔

کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت

کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی تو فضیلت بھی آئی ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لیے اِستِغْفَار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔(1) یہ فضیلت کتابت (یعنی ہاتھ سے لکھنے والے) کے لیے بیان کی گئی ہے۔

جشنِ وِلادت پر غیر سنجیدہ حرکات کرنے والے کون؟

سُوال: گزشتہ دِنوں عاشقانِ مِیلاد نے جشنِ وِلادت کی خوشیاں منائیں اور جُلُوسِ مِیلاد کا بھی سلسلہ ہوا جس کے بہت خوبصورت اور پیارے پیارے مَناظِر کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر آئیں جن میں مَرْحَبا یَا مُصْطَفٰے کی صَدائیں تھیں اور نعتوں کے حسین نغمے خوب ذوق و شوق اور کیف و مَستی میں پڑھے جا رہے تھے۔ اِس کے عِلاوہ چند ایسی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر آئیں جن میں موسیقی جیسی چیزیں شامل کی گئیں جو دیکھنے سننے کے لائق نہیں تھیں۔ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جہاں ہم رضائے الٰہی والے کام کرتے ہیں وہاں شیطان مسلمانوں کو Mis Guide (یعنی گمراہ) کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ حَربے اِستعمال کرتا ہے تاکہ جشنِ عید مِیلَادُ النَّبِی مَنانے سے روکنے والوں کو مواد ہاتھ آئے اور وہ لوگوں کو دِکھا کر جشنِ وِلادت مَنانے سے روک سکیں کہ ہم اس لیے جشنِ وِلادت مَنانے سے منع کرتے ہیں۔ ایسوں کے لیے ہمارا یہی جواب ہو گا کہ ناک پر مکھی بیٹھنا اچھا نہیں ہے لہٰذا ہم مکھی ہی اُڑائیں گے تم اپنی ناک کٹوا دو تاکہ نہ تمہاری ناک رہے

(1) معجم اوسط، باب الف، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

www.dawateislami.net

نہ اس پر مکھی کو بیٹھنے کا موقع ملے۔ جو طبقہ چند نادانوں کے غَلَط اَنداز کی وجہ سے جشنِ وِلادت کی خوشی مَنانے سے منع کرتا ہے اُسے چاہیے شادیاں کرنا بھی بند کر دے کہ فی زمانہ شادیوں میں بھی بہت سی ایسی غَلَط رُسوم شامل ہو چکی ہیں جن کا ختم کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ شادی کے مُقابلے میں جشنِ وِلادت مَنانے کے اَنداز میں جو خرابیاں پیدا کی گئی ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب بھی اکثریت جائز طریقے سے جشنِ وِلادت مَناتی ہے۔

غور فرمایئے! جس کام میں بُرائیاں کم ہیں اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسے ختم کر دو کہ اس میں فُلاں فُلاں بُرائیاں ہوتی ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ شادیوں میں زیادہ بُرائیاں داخل ہو چکی ہیں لہٰذا تم شادیاں کرنا بند کر دو جبکہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ جشنِ وِلادت مَنانے پر پابندی لگانے کی کوشش کرنا شیطانی شرارت ہے۔ بہر حال جُلُوسِ مِیلاد میں اِس طرح کے جو غَلَط مَناظر دِکھائے گئے انہیں دیکھ کر عقل کام نہیں کر رہی کہ دُنیا میں اِسلام کے نام پر ایسے ایسے Cartoon اور بے وقوف بھی موجود ہیں جو یہ حَرکتیں کرتے ہیں۔ یقیناً کوئی بھی Serious (یعنی سنجیدہ) مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔ مَدَنی چینل کے ذَریعے دیکھا جا سکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کس طرح جشنِ وِلادت مَناتی ہے؟ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اللہ پاک انہیں ہدایت دے، اگر غیر مسلم ایسی حَرکات کر رہے ہیں تو اللہ پاک انہیں اِیمان کی دولت سے مُشَرَّف فرمائے۔ بہر حال لوگ جو بھی کرتے رہیں ہم یہی کہیں گے:

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جَل جانے والے (حدائقِ بخشش)

تاریخ اور ایڈریس لکھنا نہ بھولیے

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو جُلُوسِ مِیلاد کے مَناظر مَدَنی چینل کے WhatsApp نمبر پر بھیجنے کی تَرغیب دِلائی تو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ وہ جُلُوس جس علاقے کا ہو اس کا نام بھی لکھ دیں۔ اِس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اسی چیز کا تو اَلمیہ ہے کہ جو بھی تاریخی یادگار ہوتی ہے اس پر تاریخ نہیں لکھی ہوتی، جیسے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا اور کَعْبَۂ مُعَظَّمَہ کی پُرانی پُرانی تَصاویر دیکھی ہیں جن پر تاریخ وغیرہ

www.dawateislami.net

نہیں لکھی ہوتی۔ یوں ہی مجھے اسلامی بھائی Letter (یعنی خط) لکھتے ہیں یا پَرچیاں بھیجتے ہیں ان پر تاریخ نہیں ہوتی، بعض اوقات ایڈریس نہیں ہوتا۔

تاریخ نہ لکھنے کے سبب چٹکلے

تاریخ یا ایڈریس وغیرہ نہ لکھنے سے بعض اوقات چٹکلے بھی ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے پَرچی دے کر تعویذ طَلَب کیا مگر اس کی وہ پَرچی مجھ تک کافی عرصے بعد پہنچی، میں نے وہ پرچی دیکھ کر تعویذ دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ جس کو تعویذ دیا گیا ہے اس کی تو دوسری بَرسی بھی ہو چکی ہے، چونکہ تاریخ نہیں لکھی تھی تو یہ مُعاملہ ہوا۔

شخصیات تک کوئی چیز پہنچانے کے مَدَنی پُھول

بعض اوقات اِسی وجہ سے کراچی سے آنے والی چیزیں بھی بَرسوں بعد مجھ تک پہنچتی ہیں۔ کسی بھی شخصیت تک کوئی چیز پہنچانی ہو تو یہ مَدَنی پُھول یاد رکھیے کہ وہ چیز اس تک کسی دوسری شخصیت یا پھر اس شخصیت کی آل کے ذَریعے نہ بھیجی جائے کہ اِس طرح اُس چیز کا پہنچنا مشکل ہو گا۔ مثلاً اگر کوئی مجھے کہے کہ آپ کے گھر کے اوپر نگرانِ شُوریٰ رہتے ہیں آپ ان کو یہ پرچی دے دیجیے گا تو عین ممکن ہے وہ پَرچی ان تک نہ پہنچ سکے۔ اگرچہ میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایسی چیز کو ایسی جگہ رکھوں جہاں سے مجھے دیکھ کر یاد آجائے، مگر گھر میں چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں وہ اُٹھا کر کسی دوسری جگہ رکھ سکتے ہیں یوں وہ چیز متعلقہ شخصیت تک پہنچنے میں کافی دیر لگ سکتی ہے۔ لہٰذا کسی بھی شخصیت تک کوئی چیز پہنچانی ہو تو اس کی آل و اولاد کے ذَریعے نہ پہنچائی جائے۔ ممکن ہے لوگ یہ سوچ کر ان کے ذَریعے پہنچانے کی کوشش کرتے ہوں کہ یہ جلدی پہنچا دیں گے مگر وہ لینے والا بھی لوگوں سے پیغامات وُصُول کر کر کے عادی ہو چکا ہوتا ہے اور یہ اس کے روز کا کام بن جاتا ہے لہٰذا اب وہ یہ پیغام وغیرہ پہنچانے میں سُستی کرتا ہے۔ جیسے ہم کسی مَریض کو دیکھیں گے تو بہت زیادہ حیرانگی کا اِظہار کریں گے کہ ”بے چارے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے، خون بہہ رہا ہے، بے چارے کا سر پھٹ چکا ہے“ عین ممکن ہے یہ دیکھنے کے بعد ہماری نیند ہی اُڑ جائے۔ لیکن جو لوگ اِس طرح کے زخمیوں اور مَریضوں کی Dressing (یعنی پٹی) کرتے ہیں یا اس کام کے Surgeon یا Doctor ہوتے ہیں وہ بالکل عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا

www.dawateislami.net

تجربہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا عادی ہو جاتا ہے وہ چیز اس کے لیے کوئی خاص اَہمیت نہیں رکھتی۔

امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی کا حادثے میں اِنتقال

میرے بڑے بھائی (مَرحوم عبدُ الغنی) کی اللہ پاک بے حساب مَغْفِرَت فرمائے، جب وہ زَم زَم نگر حیدر آباد میں ٹرین کے حادثے کا شکار ہو کر اِنتقال کر گئے تھے تو میں ایک سماجی کارکن کے ساتھ ایمبولینس (Ambulance) میں اپنے بھائی کی لاش لینے کے لیے زندگی میں پہلی بار زَم زَم نگر حیدر آباد پہنچا۔ میں نے سخی سلطان شیخ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الوہاب جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام سُنا تھا مگر کبھی ان کے مزار شریف پر حاضری نہیں ہوئی تھی نہ اس وقت ایسے حالات تھے کہ زَم زَم نگر حیدر آباد جا کر حاضری کا شَرف پاتا، تو سب سے پہلے ہم نے ان کے مَزار شریف پر حاضری دی اور عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام سُنا تھا، پہلی بار ان حالات میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں حاضری کا شَرف مِلا ہے۔ اِس کے عِلاوہ بھی میں نے کچھ عرض کی جواب مجھے یاد نہیں۔ پھر ہم پولیس کے پاس تھانے پہنچے اگرچہ اس وقت مجھے بطورِ الیاس قادری کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس کے باوجود پولیس والوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ ہمیں اچھے طریقے سے بٹھایا۔ میرے بھائی کی جیب سے جو رَقم نکلی تھی وہ اور ان کی گھڑی وغیرہ مجھے دی۔ اس سے میرا ذہن بنا کہ پولیس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال پولیس والوں نے کہا کہ آپ لوگ پہلے ہی صَدمے سے چُور ہیں ہم مَزید آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتے، پھر انہوں نے فوراً اپنی کاروائی مکمل کر لی تو ہم ہسپتال پہنچے شاید ہمارے ساتھ کوئی پولیس والا بھی تھا اس کے بغیر ہسپتال والے لاش نہیں دیتے تاکہ کوئی اور لاش نہ لے جائے۔ ہم نے ہسپتال سے بھائی کی لاش لی اور اسی رات گھر پہنچ آئے۔ ورنہ ہمارا خیال تھا کہ رات وہیں گزرے گی کیونکہ ہم لوگ عصر یا مغرب کی نماز پڑھ کر نکلے تھے اِسی وجہ سے میرے ساتھ آنے والے سماجی کارکن نے اپنے ساتھ چادر وغیرہ بھی رکھ لی تھی۔ جب لاش ملی تو گھر لے جانے جیسی نہیں تھی کیونکہ وہ بالکل کٹ چکی تھی تو ہم نے کسی سماجی اِدارے میں غسل کی ترکیب بنائی۔ جب لاش کو کھولا گیا تو مجھ سے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں گئی کہ ٹانگ الگ کٹی ہوئی ہے (گردن کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا) اِدھر پہیا چڑھ جانے کی وجہ سے وہ حصہ کٹ چکا ہے۔ وہاں کسی سماجی کارکن کا بچہ بھی تھا جو بہت اُچھل کود کر رہا تھا اس نے اپنے والد کو کہا کہ ”ابو! وہ دیکھو گردن کٹی ہوئی ہے، فُلاں چیز یوں کٹ گئی ہے۔“ اس کا یہ

www.dawateislami.net

اَنداز دیکھ کر میرا ذہن بنا کہ یہ لوگ رات دِن اِس طرح کے حالات دیکھتے ہوں گے جیسے ہم مُرغیاں اور بکرے وغیرہ کٹتے ہوئے دیکھتے ہیں اور ہمیں کچھ نہیں ہوتا اِسی طرح یہ بچہ بھی روزانہ ایسی چیزیں دیکھ کر عادی ہو چکا ہو گا۔

خود کو ہلاکت پر پیش کرنے کی شَرعاً اِجازت نہیں

اِسی طرح قبرستان میں جو گورکن وغیرہ ہوتے ہیں یہ لوگ قبروں کے پاس لیٹ جاتے ہیں، ساری ساری رات وہیں گھومتے ہیں، بعض اوقات جوا وغیرہ بھی کھیل رہے ہوتے ہیں، ان کو قبرستان میں ڈر نہیں لگتا۔ لیکن ہمیں اگر کوئی کہے کہ ایک رات قبرستان میں گزارو صبح زندہ آئے تو ایک لاکھ روپے وُصُول کر لینا، ہم لوگ پھر بھی تیار نہیں ہوں گے بلکہ رات تو بہت بڑی بات ہے ہم پانچ مِنَٹ کے لیے بھی اندھیرے قبرستان میں رُکنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ حالانکہ قبرستان میں مُردے قبروں میں ہوتے ہیں لیکن ہم نفسیاتی طور پر ڈرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! ایسی بہادری ہرگز نہیں دِکھانی چاہیے جس میں اِنسان کے نفسیاتی مَریض بن جانے کا خطرہ ہو کہ شرعاً بھی خود کو ہلاکت یا مصیبت پر پیش کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی۔ (1)

خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی

لوگوں کو اپنے ہاتھوں خود کو خواہ مخواہ مصیبت میں ڈالنے سے بچانے کے لیے کسی نے یہ واقعہ بنایا ہے کہ چند دوستوں کے دَرمیان یہ Competition (یعنی مُقابلہ) ہوا کہ کون رات کو قبرستان میں اکیلے رُک کر فُلاں دَرخت کے نیچے کیل گاڑے گا؟ یہ کیل گاڑنے کی شَرط شاید اِس وجہ سے لگائی گئی ہو گی تاکہ وہ آگے پیچھے نہ بھاگے اور اس کیل کے ذَریعے معلوم ہو جائے کہ اس نے واقعی رات کو رُک کر کیل گاڑ دی ہے۔ بہر حال ان میں سے ایک لڑکا تیار ہو گیا کہ میں رات کو اکیلا قبرستان میں رُک کر کیل گاڑ دوں گا۔ اس کے دوست کسی قبرستان میں اسے چھوڑ کر آ گئے۔ صبح پہنچے تو ان کا دوست مَرا ہوا تھا۔ جب دیکھا گیا تو وہ کیل اس کے دامن میں گڑی ہوئی ہے۔ تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے کیل تو گاڑی مگر غَلَطی سے وہ کیل اس کے دامن میں گڑ گئی اور اس کو پتا نہیں چلا۔ جب یہ کیل گاڑ کر اُٹھا تو اس کا دامن اٹک گیا مگر یہ سمجھا کہ مجھے

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: شب میں تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۳)

www.dawateislami.net

کسی جن نے پکڑ لیا ہے وہ بے چارہ اِسی خوف سے مَر گیا۔ لہٰذا اِس طرح کی بہادری دِکھانے سے منع کیا گیا ہے کہ ایسے مقامات پر اِس طرح کا اِتفاق ہونا بھی ممکن ہے جس کے نتیجے میں اِنسان اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذِمَّہ داری پوری فرمادی

سُوال: اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجنے کا مقصد اللہ پاک کے اَحکام پہنچانا تھا کیا اُنہوں نے اپنی ذِمَّہ داری صحیح طور پر پوری فرمادی؟

جواب: جی ہاں! اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے اَحکام پہنچانے کے لیے تشریف لائے اور اُنہوں نے اللہ پاک کے اَحکام پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں فرمائی بلکہ 100 فیصد وہ اَحکام پہنچادیئے یہ عقیدہ رکھنا ضَروری ہے۔ اس میں ان کی طرف سے نہ تو جان بوجھ کر کوئی کوتاہی واقع ہوئی اور نہ ہی کچھ بھولے سے۔[1]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشہد میں کیا اَلفاظ ادا فرماتے؟

سُوال: جس طرح ہم اَلتَّحِیَّات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ یا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھتے ہیں تو کیا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِس طرح پڑھتے تھے یا کوئی اور اَلفاظ ادا فرماتے تھے؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: صحیح قول یہ ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلتَّحِیَّات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہی پڑھتے تھے، اِس کی جگہ اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه یا کوئی اور کلمات نہیں کہتے تھے۔[2]

خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے

سُوال: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَقد (یعنی نکاح) حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے کون سی سِنِ عیسوی اور کس تاریخ کو ہوا تھا؟ نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ماتھے پر پھولوں کا سہرا باندھا تھا یا نہیں؟ (ہند سے سُوال)

جواب: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَقد (یعنی نکاح) حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے عامُ الْفِیْل (یعنی ہاتھی والے سال کے تقریباً 25 سال بعد) میں ہوا تھا۔ اس وقت ہجرت نہیں ہوئی تھی اس لیے سِنِ ہجری شروع نہیں ہوا تھا اور سِنِ

1 ...... بہارِ شریعت، ١/ ۴٠، حصہ: ١ ماخوذاً۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ٢/ ٢٦٩ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

عیسوی شاید اس وقت وہاں رائج نہیں تھا۔ (رہی بات نکاح کے وقت سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سہرا ڈالنے کی تو) سہرے کا کہیں پڑھا سُنا نہیں ہے۔ البتہ بہارِ شریعت میں خالص پھولوں کے سہرے کو شرعاً جائز لکھا ہے۔[1] سہرا سر پر سے ڈالا جاتا ہے جبکہ ہار گلے میں پہناتے ہیں۔ بہر حال دونوں کا ثبوت سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں نہیں تھا۔ دولہے سر پر جو سہرے لگا کر پھرتے ہیں اور سہرے پہنتے ہیں ان پر کسی کو وَسوسہ نہیں آتا (کہ یہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک دور میں نہیں پہنے جاتے تھے)، ہاں جَشنِ وِلادت کے موقع پر پُھول لگائے جائیں تو بعض لوگوں کو وَسوسے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جَشنِ وِلادت کے پُھول جن کو کانٹے کی طرح چبھتے ہیں وہ گجرا ابھی پہن لیتے ہوں گے انہیں گجرا ابھی اُتار دینا چاہیے۔

جسے عشقِ مصطفٰے میں رونا نہ آتا ہو وہ کیا کرے؟

سُوال: جس کو مدینے جانے کی تڑپ نہ ہو اور نہ ہی اُس کا دِل ہجرِ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں غمگین ہوتا ہو تو وہ کیا کرے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جس کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں رونا نہ آتا ہو غم کی کیفیت پیدا نہ ہوتی ہو تو وہ بکوشش رونے جیسی شکل بنائے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے مگر یہ رونا ریاکاری کے لیے نہ ہو۔ جو آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے غم میں، غمِ اُمَّت میں آنسو بہاتے رہے، ہمیں یاد فرماتے رہے، جب دُنیا میں تشریف لائے پیدا ہوتے ہی رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ[2] (یعنی اے اللہ! میری اُمَّت مجھے بخش دے، مجھے دے دے، مجھے ہبہ کر دے۔) جن کے لَبوں پر تھا۔ اس آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِعراج میں بھی اُمَّت کو یاد کیا۔[3] جب قبرِ انور میں تشریف لے گئے تب بھی ہونٹ مُبارک ہِل رہے تھے کان قریب کر کے سُنا گیا تو اُمَّتِی اُمَّتِی (یعنی میری اُمَّت میری اُمَّت) فرما رہے تھے۔[4] آج بھی اُمَّتِی اُمَّتِی فرما رہے ہیں۔[5] بعض اوقات بندے کے کان بجتے ہیں تو اس وقت دُرُود شریف پڑھنا مُستَحَب ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے لکھا ہے کہ یہ سرکار

---

1. بہارِ شریعت، ۲/۱۰۵، حصہ: ۷۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۲۔
3. سرور القلوب بذکر المحبوب، ص ۹۵۔
4. مدارج النبوت، قسم چہارم، باب سوم، ۲/۴۴۲۔
5. کنز العمال، کتاب القیامۃ، الجزء: ۱۴، ۷/۱۷۸، حدیث: ۳۹۱۰۸۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتِی اُمَّتِی فرمانے کی آواز ہے۔[1] بسا اوقات یہ آواز جس کو ربّ چاہتا ہے اُس کو سُنائی دیتی ہے، اس کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے کان بجتے ہیں لہٰذا اس وقت دُرُود شریف پڑھا جائے۔ جو آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اتنا یاد فرمائیں، میزانِ عمل پر اپنے گناہ گار اُمّتیوں کے نیکیوں کے پلڑے کو بھاری بنائیں اور جب پُل صراط سے غُلام گزریں تو اس وقت سجدے میں جا کر رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ "یعنی اے پروردگار میری اُمَّت کو سلامتی سے گزار" کی دُعائیں دیں۔[2] اور شَفاعت فرمائیں اب ایسے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دِل میں کیوں نہ پیدا ہو گی۔ اِس طرح اِن باتوں کو اور ان کے رونے کو یاد کریں اِنْ شَآءَ اللہ دِل میں عشق کی کیفیات پیدا ہوں گی اور رونے کی بھی کیفیت بن سکے گی، جیسا کہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا دِل پر چوٹ کرنے والا یہ شعر ہے:

ہائے پھر خندۂ بیجا مِرے لَب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا (ذوقِ نعت)

خندۂ بے جا معنیٰ فضول ہنسی، لَب معنیٰ ہونٹ یعنی مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں: "افسوس! میری فضول ہنسی نکل گئی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ ہم اُمّتیوں کے لیے راتوں کو جو روتے رہے میں وہ بھول گیا، غفلت کا شِکار ہو گیا کہ میں فضول ہنس رہا ہوں۔" یہ بھی یاد کرنے کا ایک اَنداز ہے۔ اِس کے عِلاوہ عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں بیٹھیں، مَدَنی اِنعامات پر عمل کریں اور عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر فرمائیں اِنْ شَآءَ اللہ عشقِ رَسُول میں رونے والی خوبی نصیب ہو ہی جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد میں رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یادِ نبیِّ پاک میں روئے جو عمر بھر
مولیٰ مجھے تلاش اُسی چشمِ تر کی ہے

---

[1] فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۱۲۷۔

[2] ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی شان الصراط، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۱ بتغیرٍ قلیلٍ۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسلمان کے جُوٹھے میں شِفا[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۶صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اناج ضائع ہونے سے بچائیے

سُوال: دُنیا میں اِس وقت ایک بہت بڑا مسئلہ اناج ضائع کرنے کا ہے۔ اناج کو ضائع ہونے سے بچانے میں ہمیں کیا کِردار ادا کرنا چاہیے؟ اِس بارے میں کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا کولمبو، سری لنکا سے سُوال)

جواب: اناج کو ضائع کرنا ایک International Problem (یعنی بَیْنَ الْاَقْوَامِی سطح کا مسئلہ) ہے۔ غریب ممالک میں بھی اناج کو ضائع کرنے کا رُجحان پایا جاتا ہے لیکن امیر ممالک کے مُقابلے میں کم۔ اگر غریب بھی اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر بھی عموماً شریعت کا حکم نہیں ہوتا بلکہ پیسے کا نقصان نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال اگر کوئی پیسے کا نقصان ہونے کے سبب بھی اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے تو یہ بھی غنیمت ہے، ورنہ امیر ممالک میں تو اناج ضائع کرنے کے قوانین بنے ہوئے ہیں۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۳ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق یکم دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطهارة، باب ما يذهب الوضوء من الخطايا، ۱/ ۳۹، حديث: ۱۵۳۔

www.dawateislami.net

کھانا پھینک دینے کا قانون

ایک بار مجھے کسی ملک میں قانون کا پتا چلا کہ ہوٹل والے قانونی لحاظ سے پابند ہوتے ہیں کہ شام کو بچا ہوا کھانا پھینک دیں مثلاً اگر کوئی ہوٹل والا مچھلیاں پکا کر یا تل کر یا ڈیپ فرائی کر کے بیچتا ہو، اب شام میں جتنی کچی مچھلیاں فریزر میں بچ گئیں تو انہیں پھینک دینا ضروری ہے۔ اب چاہے وہ ہزار روپے کی ہوں یا لاکھ روپے کی دوسرے دِن نہیں کھلا سکتے۔ یہ سُن کر ہی اپنے بدن میں جھرجھری آجاتی ہے لیکن وہاں ایسا قانون ہے۔ اب اسی سے اندازہ لگالیجیے کہ جب فریزر میں رکھی کچی مچھلیاں دوسرے دِن نہیں چلا سکتے تو پھر پکا ہوا کھانا کس نے فریج میں رکھنے دینا ہے؟ یہ بھی پھینکنا لازمی ہی ہو گا۔ یوں بہت سا کھانا ضائع کر دیا جاتا ہے۔

دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مَرے

اگر دُنیا میں ہر ایک اپنے آپ کو اِس بات کا پابند کر لے کہ میں ایک دانہ بھی Waste (یعنی ضائع) نہیں کروں گا تو شاید دُنیا میں کوئی بھوک سے نہ مَرے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ لوگ بھوک سے مَر رہے ہیں تو یہ بات ختم ہو جائے۔ اس وقت دُنیا میں جن مقامات پر غذا ہے تو وہاں ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور جن علاقوں میں نہیں ہے تو وہاں لوگ دانے دانے کے لیے تَرس رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں کھانا ضائع کرنے سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کھانا ضائع کرنے پر حِساب نہیں عذاب ہے

یاد رکھیے! اگر ہم کھانا ضائع کریں گے تو اس پر حِساب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ حِساب تو اس حلال مال پر ہے جو ہم نے کھایا، باقی جو ہم نے ضائع کر دیا تو اس پر عذاب ہے مثلاً بچی روٹیاں پھینک دیں، چاول یا سالن بچ گئے تو وہ ڈال دیئے، پتیلا یا دیگ دھوتے وقت بہت سا شوربا دُھلنے میں چلا گیا، پلیٹ دھونے میں بہت سارے چاول بہہ گئے تو یہ سب کھانا ضائع کرنے کے زُمرے میں آئے گا، جس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ دیگ صاف کرنے میں بھی بہت اِحتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اِس میں بھی بہت سا کھانا چپکا رہ جاتا ہے جو دُھلنے میں ضائع ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ جان بوجھ کر جس نے ایک قطرہ،

www.dawateislami.net

ایک دانہ بھی ضائع کیا تو وہ آخرت میں پھنس سکتا ہے۔

مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے

سُوال: گھروں میں یہ بھی تصوُّر ہوتا ہے کہ ہم کسی کا جُوٹھا نہیں کھائیں گے، اِس وجہ سے بھی کھانا ضائع ہونے کی مِقدار بڑھ جاتی ہے، اِس کا کیا حَل کیا جائے؟

جواب: منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔[1] ہمارے یہاں جُوٹھا پانی پھینک دیا جاتا ہے اور مسلمان کے جُوٹھے پانی کو پینے سے کراہیت کی جاتی ہے حالانکہ اِس میں شِفا کی بشارت ہے جبکہ فریش واٹر میں شِفا کی بشارت نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اِس جُوٹھے میں مَعَاذَ اللہ بیکٹیریا اور جَراثیم لگ گئے لیکن دَر حقیقت وہ شِفا والا ہو جاتا ہے۔ افسوس! اب سوچیں بدل گئی ہیں۔ بعض لوگوں کے ضَرورت سے زیادہ دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے کے سبب دماغ بہک جاتے ہیں اور پھر انہیں ہر چیز میں جَراثیم نظر آتے ہیں، مسلمان کے جُوٹھے میں بھی انہیں جَراثیم دِکھائی دیتے ہیں حالانکہ یہ باعثِ شِفا ہے۔ شِفا کی نیت سے جُوٹھا کھائیں پئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو عقلِ سلیم دے اور قرآن وحدیث کی تعلیمات حاصِل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم جتنی زیادہ حاصِل کریں اس کے پڑھنے میں ثواب ہی ثواب اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔

جُوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حِکایت

فیضانِ سنّت، جلد اوّل کے صفحہ 531 پر ایک حکایت لکھی ہے کہ ڈاکوؤں کی ایک ٹیم اپنے مِشن یعنی ڈاکا زنی پر جا رہی تھی۔ راستے میں کسی ہوٹل میں یہ کہہ کر پڑاؤ کیا کہ ہم راہِ خُدا کے مجاہد ہیں۔ رات یہاں رُکیں گے اور پھر دِن میں جہاد پر روانہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ صبح ہونے پر وہ چلے گئے۔ لوٹ مار کر کے پھر واپسی اسی ہوٹل میں آکر ٹھہرے۔ جاتے ہوئے انہوں نے ہوٹل کے مالِک کا ایک بچہ دیکھا تھا جو بالکل اپاہج تھا، ہاتھ پاؤں اس کے بے کار تھے، چل پھر نہیں سکتا تھا لیکن واپسی پر انہوں نے دیکھا کہ وہ چل پھر رہا تھا، دوڑ رہا تھا۔ ان ڈاکوؤں نے اِس پر تَعَجُّب کا اِظہار کیا اور ہوٹل کے مالک سے

1 ...... الفتاوى الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي، كتاب النكاح، باب الوليمة، ۴/ ۵۲۔

www.dawateislami.net

پوچھا کہ یہ بچہ تو ہم نے مَعذور دیکھا تھا لیکن اب یہ صحیح ہو گیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ ہوٹل کے مالِک نے بتایا کہ آپ لوگوں نے جو کھانا کھایا تھا، اس میں سے جو پلیٹ میں بچ گیا تو میں نے اس حُسنِ ظَن کی بِنا پر کہ آپ نیک لوگ ہیں، اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں وہ جُوٹھا کھانا اپنے اس بیٹے کو کھلا دیا تو آپ کے جُوٹھے کی بَرَکت سے میرا بچہ بالکل نارمل ہو گیا۔ ڈاکو یہ سُن کر رو پڑے اور انہوں نے اپنے گناہوں سے یہ سوچ کر توبہ کر لی کہ اللہ پاک اتنا مہربان ہے اور ہم لوگ کس قدر نافرمان ہیں کہ لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔[1] بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ فقط پیر صاحِب یا ہمارے فُلاں عالِم یا فُلاں خطیب صاحِب کا جُوٹھا ہی شِفا دے گا تو بے شک ان کا جُوٹھا بھی اچھا ہے، شِفا والا ہے لیکن عام مسلمان کے جُوٹھے میں بھی شِفا ہے۔

مسلمان کا جُوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب

سُوال: کیا مسلمان کا جُوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب بھی ملتا ہے؟[2]

جواب: فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اپنے مسلمان بھائی کا جُوٹھا پینا اَجر والا کام ہے اور جو اپنے بھائی کا جُوٹھا پیتا ہے اس کے لیے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 70 گناہ مِٹائے جاتے ہیں اور 70 دَرَجات بلند کیے جاتے ہیں۔[3] اِس رِوایت سے اَندازہ لگایئے کہ مسلمان کے جُوٹھے پانی کی کیسی فضیلت ہے کہ اس کے پینے سے اتنی اتنی نیکیاں مِل رہی ہیں۔

جُوٹھا کھانے پینے میں تَکَبُّر اور غُربت کا عِلاج

سُوال: کیا مسلمان کے جُوٹھے کی اِس کے عِلاوہ اور بھی کوئی فضیلت ہے؟[4]

جواب: بعض لوگ اپنے مسلمان بھائی کا جُوٹھا کھانے پینے میں مَعَاذَ اللہ گِھن کھاتے ہیں حالانکہ اپنے مسلمان بھائی کا جُوٹھا کھانا پینا عاجزی والا کام ہے۔ لہٰذا مسلمان کے جُوٹھے کھانے پینے سے شَرمانے اور گِھن کھانے کے بجائے اسے اِستعمال کر لینا چاہیے۔ اگر سب مسلمان ایک دوسرے کا جُوٹھا کھا پی لینے کی عادت بنالیں تو ہمارے مُعاشرے سے تنگدستی

❶ کتاب القلیوبی، ص ۲۰ ماخوذاً۔

❷ یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

❸ کنز العمال، حرف التا، کتاب الاخلاق، الجزء: ۳، ۲/ ۵۱، حدیث: ۵۷۴۵، قال العجلونی معناہ صحیح۔

❹ یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اور غُربت میں اچھی خاصی کمی آجائے۔لوگوں کو وافر مقدار میں کھانا ملے گا اور مہنگائی پر بھی کنٹرول ہو گا کیونکہ مہنگائی اُس وقت ہوتی ہے جب خریداری زیادہ کی جاتی ہے، جب لوگ خریداری کم کریں گے تو دُکانوں پر اسٹاک پڑا رہے گا، بکے گا نہیں تو پھر یہ سستا کریں گے۔[1] بہر حال اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرنے میں ہی دِینی و دُنیوی فَوائد ہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

کھانے کے دَوران گفتگو کا موضوع

سُوال: کھانا سبھی گھروں میں پکایا اور کھایا جاتا ہے۔ تین ٹائم دَستر خوان لگتا ہے۔باہر ہوٹل وغیرہ پر بھی جاکر لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ ہمارے یہاں عموماً کھانے کے دَوران گفتگو کے موضوع بڑے مختلف قِسم کے ہوتے ہیں تو آپ راہ نُمائی فرما دیجیے کہ کھاتے وقت ہماری گفتگو کا موضوع کیا ہونا چاہیے؟(نگرانِ شُوریٰ نے سری لنکا کے شہر کولمبو میں اِجتماعِ مَدنی مذاکرے میں شِرکت کی اور وہیں سے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُوال بھی کیا۔)

جواب: کھانے کے دَوران کوئی ایک موضوع تو مُتَعَیَّن نہیں کیا جاسکتا، بس یہ ذہن میں رہے کہ جو گفتگو میں کرنے لگا ہوں یہ مجھے جنَّت کی طرف بڑھائے گی یا مَعَاذَ اللہ جہنم کی طرف دَھکیلے گی؟ کھانے کے عِلاوہ بھی ہر ایک کو اپنی گفتگو کا یہی مِعیار بنانا چاہیے۔ کھانا کھاتے ہوئے گِھن والی باتیں نہیں کرنی چاہئیں مثلاً اگر کسی شخص کو بھوک نہ ہو اور اسے کھانے کے لیے بُلایا جائے تو اب وہ یہ نہ کہے کہ میں زیادہ کھاؤں گا تو اُلٹی ہو جائے گی کیونکہ کھانا کھانے والوں کے سامنے اُلٹی کا نام لینے سے انہیں گِھن آئے گی۔ موشن، قبض اور گیس وغیرہ کے اَلفاظ بولنا بھی مجھے مناسب نہیں لگتا لیکن بعض لوگ بالکل بے تکلف ہو کر بولتے ہیں کہ "مجھے گیس بہت ہوتا ہے، مجھے موشن لگ گئے ہیں، بَواسیر کا مَرض ہو گیا ہے۔" ایسی عیب دار بیماریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جھجک محسوس کرنی چاہیے۔ بہر حال کھاتے وقت گِھن اور کراہیت والی باتیں نہ کی جائیں۔ ایسی باتوں سے خود کو روکنا اگرچہ دُشوار ہوتا ہے، اس وقت صبر نہیں ہوتا لیکن رضائے الٰہی کے لیے صبر کریں

---

1. حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اپنے مُریدوں سے کھانے کی اَشیا کے بھاؤ پوچھا کرتے تو آپ سے کہا جاتا: ان کی قیمتیں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ اِرشاد فرماتے: انہیں خریدنا چھوڑ دو خود ہی سستی ہو جائیں گی۔(احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ۱۰۸/۳)

www.dawateislami.net

گے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اَجر ملے گا۔ کاش "پہلے تولو بعد میں بولو" کا اُصول ہم اپنے اوپر نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

کھانے کو عیب نہ لگائیے

سُوال: کھانے کو عیب لگانا کیسا ہے؟[1]

جواب: کھانے کو عیب نہ لگایا جائے مثلاً تیکھا ہے، نمک زیادہ ہے، کچا رہ گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ عیب نہ زبان سے بیان کیے جائیں اور نہ ہی اِشارے میں مثلاً مُنہ ایسے نہ بگاڑا جائے جس سے کھانے کا تیکھا، پھیکا ہونا ظاہر ہو۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہی تھی کہ کھانا پسند آتا تو تناول فرما لیتے ورنہ ہاتھ روک لیتے۔[2] لِہٰذا ہمیں بھی کھانے کو عیب لگانے سے بچنا چاہیے۔ البتہ اگر عیب بیان کرنا ضَرورت کے سبب ہو مثلاً جس نے پکایا اسے سمجھانا یا کہلوانا مقصود ہے تاکہ وہ آئندہ خیال رکھے تو اس نیت سے عیب بتانے میں حَرَج نہیں۔

پہلے کس مزار شریف پر حاضِری دی جائے؟

سُوال: بعض جگہوں پر کئی کئی مَزار شریف ہوتے ہیں لِہٰذا ایسی صورت میں سب سے پہلے کس مَزار شریف پر حاضِری دی جائے؟ (بریلی شریف سے سُوال)

جواب: ایسی صورت میں ایک ساتھ سب مَزاراتِ طَیِّبات کی حاضِری بھی ممکن ہے جیسے ہم قبرستان میں سب قبر والوں کو ایک ساتھ سَلام پیش کرتے ہیں اور پھر ماں باپ، دادا اور دِیگر قریبی رِشتہ داروں کی قبروں کے پاس جاتے ہیں۔ قبرستان میں داخِل ہوتے ہی پہلے سب کو سَلام کرنا چاہیے پھر جس خاص مَزار شریف پر جانا ہے وہاں حاضِری دی جائے۔

نُمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے

سُوال: بعض جگہوں پر جب کوئی بڑی شخصیت تشریف لاتی ہے تو اس سے کم مَرتبہ شخصیات کی حاضِری وہاں بہت کم

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما عاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم طعاماً، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹ ۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہے اِس کی کیا وجہ ہے؟[1]

جواب: نفسیاتی طور پر بھی نُمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے جیسے کہیں کچھ اَفراد آتے ہیں تو ان میں جو پیر صاحب یا عالم صاحب یا جو بھی بزرگ نُمایاں ہوتے ہیں Automatic (یعنی خود بخود) لوگوں کی طبیعت ان کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور وہ ان سے ہاتھ ملاتے، دَست بوسی کرتے اور ان کے سامنے عاجزی کا اَنداز اپناتے ہیں جبکہ دوسروں سے صِرف کھڑے کھڑے ہاتھ ملا کر حال اَحوال پوچھ لیے جاتے ہیں۔ کئی سال پہلے ایک بار میرا کہیں جانا ہوا تو وہاں بابُ المدینہ (کراچی) کے تین D.C آئے ہوئے تھے، شاید اُس وقت بابُ المدینہ (کراچی) کے چار D.C ہوا کرتے تھے اب تو بڑھ گئے ہوں گے، ان کے نیچے جو اَفسران تھے انہیں بھی وہاں آنے کی دعوت دی گئی تھی تو ان کی بہت کم تعداد وہاں آئی تھی حالانکہ وہ بھی بڑے عہدے دار تھے۔ اگر اُس عہدے کے کسی اَفسر کو اکیلا بُلایا جائے اور کسی دوسری بڑی شخصیت کو دعوت نہ دی جائے تو پھر لوگ اُسے بھی کندھوں پر بٹھائیں لیکن D.C سے اُن کا گریڈ کم تھا اس لیے ان کی کم تعداد وہاں آئی تھی۔ بعد میں جب میری بات چیت ہوئی تو میں نے کہا: اس عہدے کے اَفسر تو بابُ المدینہ (کراچی) میں اتنے سارے ہوتے ہیں مگر یہاں اتنے کم آئے ہیں۔ مجھے کسی نے جواب دیا کہ بڑے عہدے داروں کی طرف آدمی کا رُجحان زیادہ ہوتا ہے اور جو چھوٹے عہدے دار ہوتے ہیں انہیں کوئی پوچھتا نہیں اِس لیے چھوٹے آتے نہیں۔ اگر صِرف چھوٹے عہدے دار کو بلائیں اور اسے کوئی کشش بھی دِکھائیں تو وہ آئے گا مگر کسی بڑے عہدے دار کے ہوتے ہوئے نہیں آئے گا۔ اسے یوں سمجھیے کہ بڑی شخصیت چھوٹی سب شخصیتوں کو جَذب کر لیتی ہے دُنیوی طور پر ایسا ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

دِینی شخصیات کا اِخلاص

کئی بار میں اور نگرانِ شُوریٰ (مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری) دونوں ایک ساتھ جب کہیں جاتے ہیں یا نگرانِ شُوریٰ مجھے بُلاتے اور ساتھ جانے کے لیے اِصرار کرتے ہیں حالانکہ یہ سمجھتے ہیں اگر یہ نہ سمجھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

میرے جانے سے اسلامی بھائیوں کا رُجحان ان کی طرف کم اور میری طرف زیادہ ہوتا ہے تو میں نگرانِ شُوریٰ سے مُتأثر بھی ہوتا ہوں کہ ان میں کیسا اِخلاص ہے! اپنی شخصیت کو پھیکا کر کے مجھے چمکا رہے ہیں۔ ایسا 100 سے زائد بار ہوا بلکہ وقتاً فوقتاً ہوتا ہی رہتا ہے۔ اگر نگرانِ شُوریٰ اکیلے ہوں تو ساری عوام کا رُخ اور توجہ کا مَرکز یہی بنیں مگر جب میں ہوتا ہوں تو بعض اوقات ان سے ہاتھ بھی نہیں ملایا جاتا لیکن یہ ان کا ضبط ہے کہ اِس کے باوجود یہ مجھے بُلاتے ہیں تو پتا چلا کہ مذہبی لوگوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسا نہیں ہے۔ یہ باتیں مجھے آپ لوگوں کی اِصلاح کے لیے عرض کرنا پڑیں ورنہ انہیں بیان کرتے ہوئے مجھے جھجک ہو رہی تھی کہ اپنے مُنہ میاں مٹھو بن رہا ہوں مگر اللہ جانتا ہے کہ نیت کِدھر کی ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا: اِس میں کوئی شک و شبے کی گنجائش نہیں کہ دعوتِ اسلامی میں جس بھی نگران یا ذِمّہ دار یا عطاری کا چاند چمک رہا ہے وہ کس کی وجہ سے چمک رہا ہے؟ اور اس کی روشنی کہاں سے آرہی ہے؟)(1)

بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ

سُوال: بعض شہروں میں مَزارات کم ہوتے ہیں اور بعض جگہوں پر تو پورے پورے شہروں میں اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے مزارات نہیں ملتے جبکہ بعض شہروں میں اچھی تعداد میں اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے مزارات ہوتے ہیں، اِسی طرح دُنیا کے مختلف ممالک میں جب جانا ہوتا ہے تو یہی مُعاملہ ہوتا ہے، اِس کی کیا وجہ ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اِس کی وجہ یہ سمجھ آتی ہے کہ بعض جگہوں پر مسلمان اِس طرح کے ہوتے ہیں کہ جن کو بزرگوں سے بڑی عقیدت ہوتی ہے۔ ملتان کو مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا (یعنی اَولیا کا شہر) اِسی لیے کہتے ہیں کہ وہاں مزارات ہی مزارات ہیں۔ ملتان کے بارے میں تین باتیں میں نے سُنی تھیں کہ وہاں گور (یعنی قبریں)، گرد (یعنی مٹی) اور گرمی یہ تینوں چیزیں بکثرت ہیں اور واقعتاً ایسا ہی ہے۔ چونکہ ملتان میں عقیدت مند زیادہ ہیں اِس لیے اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی خدمت کرنا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونا وغیرہ وہاں ہے تو یوں وہ لوگ مزارات بنا دیتے ہیں ورنہ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کہاں نہیں

(1) ...... یہ سب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

ہوتے۔ جہاں جہاں ایسے عاشقانِ اَولیا لوگ ہوتے ہوں گے وہاں مزار بنتا ہو گا اور جہاں نہیں ہوتے ہوں گے وہاں مزار نہیں بنتا ہو گا۔ بعض اوقات تو پتا ہی نہیں چلتا ہو گا کہ فُلاں صاحب صالحین یا بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم یا اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم میں سے ہیں۔ نہ لوگ ان کے گرد ہوتے ہیں اور نہ لوگوں کو اپنے گرد اکٹھا کرنے کا ان کا مزاج ہوتا ہو گا تو یوں بھی مزارات نہیں بن پاتے۔

قبرستان سے خوشبو آئی

مَرکزُ الاولیا (لاہور) میں میانی کے نام سے ایک بہت بڑا قبرستان ہے، ایک بار دوپہر کے وقت میں وہاں گیا، میں قبرستان میں بنی ہوئی سڑک پر چل رہا تھا تو مجھے خوشبو آنے لگی، میں پلٹ کر آیا اور وہاں فاتحہ پڑھی کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ اگر بتی کی خوشبو نہیں ہے کیونکہ دوپہر کے وقت کون اگر بتی جلائے گا؟ ہو نہ ہو یہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ تشریف فرما ہے اگرچہ وہاں کوئی مَزار شریف نہیں تھا اور سب قبریں ایک جیسی تھیں۔ جیسے جَنَّتُ الْبَقِیْع میں لاکھوں مزارات ہیں، وہاں آرام فرمانے والے صِرف صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی تعداد دس ہزار (10000) ہے جبکہ تابِعِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی تو کوئی گنتی ہی نہیں ہے۔ پھر وہاں بڑے بڑے اَولیا اور بڑے بڑے عاشقانِ رَسُول کے مزارات ہیں، اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے مزارات سے جَنَّتُ الْبَقِیْع بھرا ہوا ہے مگر بظاہر وہاں کوئی مزار (یعنی گنبد نما عمارت) نہیں تو سب کے مزارات بنیں یہ ضَروری نہیں ہے۔

تُلمبہ میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کا اِفتتاح

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ کو) تُلمبہ میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کی عمارت کا اِفتتاح ہوا ہے، دُعاؤں سے بھی نواز دیجیے اور کچھ مَدَنی پھول بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ تُلمبہ پنجاب پاکستان میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کا آغاز ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ عِلمِ دِین کا عظیم مَرکز بنے اور یہاں سے خوب عُلَما فارغُ التحصیل ہو کر نکلیں اور دُنیا میں دِین کا ڈنکا بجائیں، سنّتوں کی دھوم دھام کریں اور دعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا باعث بنیں اور جو جو بھی اِس میں حصّہ لے اللہ کریم ان سب کو بے حساب مَغْفِرت

www.dawateislami.net

سے مُشَرَّف فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ خود کفیل ہونا چاہیے

سُوال: کیا ہر جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ خود کفیل ہونا چاہیے؟

جواب: ہمارا ایک ہدف اور خواہش ہے کہ ہر جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ خود کفیل ہو جائے اور اپنے اَخراجات خود اُٹھائے کیونکہ دعوتِ اسلامی کے خود ہزاروں کام ہیں۔ اِس لیے طلبائے کرام، اَساتذۂ کرام اور جامعات المدینہ کی مَجالس سب کو Active (یعنی فعّال) ہونا چاہیے اور اپنے اپنے جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کو خود کفیل بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ اپنے جامعاتُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کے لیے خود بھی بڑھ چڑھ کر اس کے لیے ہونے والے مَدَنی عطیات میں حصّہ ملایا کریں اور دوسروں پر بھی اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی مَدَنی عطیات دینے کی ترغیب دِلایا کریں۔

نابالغ بچے مَدَنی عِطیّات میں اپنا حصّہ نہیں ملا سکتے

سُوال: کیا نابالغ بچے بھی مَدَنی عِطیّات میں اپنا حصّہ ملا سکتے ہیں؟[1]

جواب: نہیں۔ یہ شرعی مسئلہ یاد رکھیے کہ نابالغ اپنے Personal (یعنی ذاتی) پیسوں سے نہیں دے سکتا[2] اگرچہ وہ خوشی سے بھی دے۔ ہاں نابالغ بچے کے ماں باپ اس کے ہاتھوں دِلوا سکتے ہیں اور دِلوانا بھی چاہیے تاکہ ان کی عادت بنے مگر انہیں رَقم کا مالک نہ کریں کیونکہ ماں باپ اگر ان کو مالک کر دیں گے تو وہ پیسے ان کے ہو جائیں گے اور پھر یہ دے نہیں سکیں گے۔ اگر باپ نے تھوڑی بہت سمجھ رکھنے والے نابالغ بچے سے کہا کہ یہ پیسے تم لے لو یہ تمہارے ہیں اور انہیں تم اپنی طرف سے مَدَنی عِطیّات میں دے دو تو یہ جائز نہیں ہو گا کیونکہ یہ سمجھ دار بچہ قبضہ کرنے سے اس رَقم کا مالک ہو گیا۔ اگر باپ نے یہ کہا کہ یہ دَس ہزار روپے تمہارے ہو گئے تو باپ کے کہنے سے ہی بچہ ان کا مالک بن گیا[3] اور اُسے قبضے

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۸۱، حصّہ:۱۴۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۳/۷۷، حِصّہ:۱۴۔

www.dawateislami.net

میں دینے کی بھی ضَرورت نہ رہی لہٰذا اِحتیاط کرنا ضَروری ہے۔

ہاتھوں ہاتھ عَطِیّات جمع کروانا زیادہ مفید ہے

سُوال: عَطِیّات کے لیے نیت کر کے ہاتھوں ہاتھ رَقَم جمع کروانا زیادہ مفید ہے یا بعد میں جمع کروانا زیادہ مفید ہے؟

جواب: ہاتھوں ہاتھ جمع کروانا زیادہ مفید ہے کہ ”آج نقد کل اُدھار“ والا مُحاورہ تو مشہور ہے۔ راہِ خُدا میں دینے کے لیے دِل بدلتا رہتا ہے لہٰذا جیسے ہی نیت بنے تو ممکنہ صورت میں اسی وقت عَطِیّات جمع کروا دیئے جائیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب واش روم (بَیْتُ الْخَلَا) تشریف لے گئے اسی وقت واپس دروازے پر آکر اپنے خادم کو بُلایا اور اپنا جبہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ جبہ فُلاں کو دے آؤ۔ پھر جب آپ بَیْتُ الْخَلَا سے فراغت کے بعد باہر تشریف لائے تو خادم نے عرض کیا: حضور! ایسی بھی کیا جلدی تھی، آپ اِطمینان سے فارغ ہو کر مجھے دے دیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں جب اندر گیا تو میرے دِل میں خیال آیا کہ یہ جبہ فُلاں کو دے دوں پھر میں نے سوچا کہ نیکی میں دیر نہیں ہونی چاہیے کہیں میرا دِل بدل نہ جائے تو میں نے سوچا پہلے یہ جبہ دے دوں تاکہ میرا ثواب کھرا ہو جائے۔[1]

راہِ خُدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا

بہت سوں کو تجربہ ہو گا کہ بعض اوقات دِل میں خیال آتا ہے یہ کریں گے وہ کریں گے۔ پھر آہستہ آہستہ سُستی ہونا شروع ہو جاتی ہے خُصُوصاً راہِ خُدا میں دیتے ہوئے بہت سُستی ہوتی ہے کیونکہ اس میں جیب سے جاتا ہے اور بندہ لیتا تو واہ وا کر کے ہے مگر دیتا آہ آہ کر کے ہے۔ دِل میں کھٹکا ہوتا ہے کہ یار یہ مال گیا حالانکہ راہِ خُدا میں دینے سے مال کہیں نہیں جاتا بلکہ آخرت کے لیے جمع ہو جاتا ہے اور جمع بھی ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں سے کسی قسم کی چوری ہونے کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔ بعض لوگ صِرف اپنی حرص کی وجہ سے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھتے، ان کو مال کی فکر لگی رہتی ہے جبکہ وقت کا کچھ بھروسا نہیں کب بینک لُٹ جائے اور ان کا Locker توڑ کر پیسے چُرا لیے جائیں لیکن راہِ خُدا میں دیا ہوا مال نہ کبھی لُٹ سکتا ہے نہ گھٹ سکتا ہے بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۸۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

نیک کام کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکیاں

سُوال: جب ہم کسی کے پاس مَدَنی عَطِیّات لینے کے لیے جاتے ہیں تو ''عَطِیّات یا چندے'' کا نام سُن کر ہی اس کا چہرہ اُتر جاتا ہے، ایسی صورت میں ہمیں نا اُمیدی سی ہو جاتی ہے کہ اس نے تو پہلے ہی اپنا موڈ آف کر لیا ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مزید ہمت و جذبے کے ساتھ مَدَنی عَطِیّات کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں کیونکہ جب کسی سے چندہ مانگا جائے تو چندہ مانگنے والے کا ثواب اسی وقت کھرا ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ سامنے والا جب کچھ رقم دے گا تب ہی چندہ مانگنے والے کو ثواب ملے گا بلکہ عَطِیّات کرنے والا جب سے اپنی کوشش شروع کرتا ہے اسی وقت سے اسے ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اس عظیم کام کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم کے عوض اس کو ثواب ملتا ہے۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں جب عَطِیّات لینے جائیں تو چھوٹے چھوٹے قدم رکھیں کہ جتنے زیادہ قدم اُٹھیں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ہو گا۔ یوں ہی مسجد یا کسی بھی نیک کام مثلاً اِجتماع کی طرف جانا یا مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے لیے چلنا ہو تو چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھائے جائیں اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔[1]

لڑائی جھگڑے کی اصل وجہ بے صَبری ہے

سُوال: لوگ اکثر اِس طرح کے سُوالات پوچھتے ہیں کہ بعض اوقات گھر میں موجود خواتین جیسے والدہ، بہن اور بیوی کے دَرمیان کسی بات پر نوک جھونک ہو جاتی ہے اس پر خوب غور و فکر کرنے کے بعد ایک فریق کی طرف سے زیادہ غَلَطی معلوم ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف کوئی خاص قصور نہیں ہوتا تو شوہر کبھی اپنی والدہ کی طرف داری کرتا ہے اور کبھی بیوی یا بہن کی، ایسے میں شوہر کو کیا کرنا چاہیے؟ (مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: یہ واقعی نازک مُعاملہ ہے، اِس میں عَدل و اِنصاف سے کام لینا بہت ضَروری ہے لیکن ایک فَریق کے حق میں

---

1 ...... بندہ جس نیک کام کے لئے بھی قدم اُٹھاتا ہے اس کا وہ قدم شمار کیا جاتا ہے اور اسے ان قدموں کے حساب سے ثواب دیا جائے گا۔
(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، یٰس: تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/ ۲۳۳)

www.dawateislami.net

فیصلہ کرکے دوسرے فَریق پر سختی بھی نہ کی جائے کہ اگر والدہ کی غَلَطی ہے تو ان پر سخت کلامی شروع کر دی تو یہ اِنتہائی غَلَط رَوِیَّہ ہو گا۔ ساس بہو کی آپس میں نوک جھونک تو ہوتی ہی رہتی ہے اگر ان میں سے ایک بھی صبر کر لے تو بات طول ہی نہ پکڑے۔ مگر صبر کرنا کسے آتا ہے صِرف مُنہ سے بول دیا جاتا ہے کہ میں نے صبر کیا ہے۔ اگر واقعی لوگوں میں صبر کرنے کی عادت پیدا ہو جائے تو نہ گھروں میں جھگڑے ہوں نہ دوستوں میں اور نہ ہی وطنِ عزیز میں لڑائی جھگڑے کی فضا قائم ہو۔ ذاتی جھگڑوں کی اصل وجہ ہی بے صبری ہے۔ اگر کسی نے گالی دی یا کسی قسم کی دھمکی دی یا کچھ ظلم کر دیا تو سامنے والا خاموش رہ کر اِس پر صبر کرکے اس کے نتیجے میں ملنے والے اَجر پر نظر رکھے گا تو قیامت کے دِن مَظلوم ہو گا اور اس دِن مَظلوم کے ہاتھ میں ظالم کا گریبان ہو گا بلکہ "اس ظالم کی نیکیاں بھی اس مظلوم کو دی جائیں گی۔"[1] اگر یہ مَظلوم ان فَوائد پر نظر رکھ کر صبر کرلے تو جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

بہو میکے میں کسی قِسم کی شِکایت نہ کرے

اِسی طرح ساس بہو کے دَرمیان بھی جب کسی بات پر جھگڑا ہو جائے اور ان میں سے کسی ایک کا بالکل قصور نہ ہو یا معمولی سی کوئی غَلَطی ہو تو اسے صبر کرنا چاہیے، جیسے ساس بہو کی لڑائی میں ساس قصور وار ہے اور بہو کا قصور کم ہے یا بالکل نہیں ہے تو بہو کو چاہیے خاموشی اِختیار کرے اور سارا غصہ پی جائے، نہ اپنے شوہر سے اس کا تذکرہ کرے نہ کسی دوسرے کے سامنے کوئی بات کرے۔ میکے میں تو خواب میں بھی کوئی بات ذِکر نہ کرے کہ اصل جھگڑا ہی یہاں سے شروع ہوتا ہے جب عورت اپنے میکے میں ان باتوں کا ذِکر کرتی، اپنی ماں بہنوں کے سامنے خوب بھڑاس نکالتی ہے اور وہ جذبات میں آکر اس کو مزید بھڑکاتی ہیں کہ "تیرے مُنہ میں مونگ بھرے تھے، تو نے اس چڑیل کو جواب کیوں نہیں دیا؟، سُن کر آ گئی اب ہم سے کبھی شکایت نہ کرنا۔" بہر حال اِس طرح مائیں بہنیں اسے غَلَط رَوِیَّہ اپنانے پر خوب اُکساتی ہیں۔ اگر وہ آکر بتائے کہ میں نے یوں جواب دیا تو وہ اس کو مزید شاباش دیتی ہیں جس کے نتیجے میں خود اپنی بہن یا بیٹی کا گھر اُجاڑ دیتی ہیں۔ البتہ میں ایسے خاندانوں کو بھی جانتا ہوں جو اپنی بچیوں سے یہ کہہ دیتے ہیں: "تو نے ہم سے کسی قِسم کی شکایت نہیں کرنی،

---

[1] ...... معجم کبیر، رافع بن اسحاق بن طلحۃ...الخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۳۹۶۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

تجھے جب بھی ہمارے گھر آنا ہو تیرے لیے دَروازے کُھلے ہیں لیکن جس دِن لڑ کر آئی تو ہمارا دَروازہ تیرے لیے بند ہے۔“ اِس طرح گھر ٹوٹنے سے بچ جاتے ہیں لیکن بعض نادان گھرانوں میں بچیوں کو کہا جاتا ہے ہمارے ہی گھر بیٹھی رہے ہمارے پاس روٹی بہت ہے اور یوں اس کا گھر ٹوٹ جاتا ہے۔

ساس بہو کے جھگڑے کا حَل

بہر حال ساس بہو کی لڑائی میں بعض اوقات بہو تیز ہوتی اور ساس بے چاری بوڑھی اور بیمار ہوتی ہے، پھر یہ بہو اپنے شوہر سے مِل کر اس بوڑھی ساس کو تنگ کرتی ہے۔ کہیں ساس تیز اور پاور فل ہوتی ہے جو بہو کے ناک میں دَم کر دیتی ہے نیز کبھی نندوں کا مَسئلہ بھی ہوتا ہے کہ نند بھاوج کی بھی آپس میں کم ہی بنتی ہے اور اِن وُجوہات کی بِنا پر جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر بہو یہ سوچ لے کہ میری ساس میری ماں کی جگہ ہے، میری ماں بھی مجھے ڈانٹتی اور بُرا بھلا کہتی تھی اِس کے باوجود میں ان سے لڑائی نہیں کرتی تھی لہٰذا اپنی ساس سے بھی لڑائی نہیں کروں گی۔ اگر یہ ذہن بن جائے گا تو اُمّید ہے بہو کی طرف سے کبھی جھگڑا نہیں ہو گا۔ یوں ہی اگر بہو ساس کو بُرا بھلا کہتی ہے تو ساس اپنا یہ ذہن بنائے کہ میری سگی بیٹی بھی تو مجھے نہیں چھوڑتی، وہ بھی مجھے اُلٹا سیدھا جواب دے دیتی ہے اِس کے باوجود میں نہ تو اس کو ڈانٹتی ہوں اور نہ اس سے نفرت کرتی ہوں بلکہ اس کے لیے میرا پیار بدستور قائم رہتا ہے۔ اب میری بہو اپنا سارا خاندان چھوڑ کر اکیلی ہمارے خاندان میں آگئی ہے اس کے ساتھ بھی محبت بھرا سلوک کرنا چاہیے کہ یہ ہماری ہمدردی کی زیادہ حقدار ہے، اگر اس کے ساتھ یہاں ہمدردی نہ کی گئی تو یہ وقت کیسے گزارے گی۔

مسلمان پر اچھا گمان رکھنا واجِب ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مومن کے فعل یا بات میں اچھا گمان کرنا واجب ہے، یعنی اس کے قول و فعل کو حَتَّی الْاِمْکَان حُسنِ ظن پر محمول کرنا واجِب ہے۔[1] لیکن ہمارے یہاں مُعاملہ بالکل اُلٹ ہے اگر بہو مصلے پر بیٹھ کر دُرُود شریف یا تَسبِیحات وغیرہ پڑھتی ہو تو ساس کہتی ہے: ”یہ ہم لوگوں پر پڑھ پڑھ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۲۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کر پھونکتی ہے، دیکھو مصلے سے ہٹتی ہی نہیں ہے، میری بیٹی بیمار ہو گئی ہے، یہ جادو کر رہی ہے، جب سے یہ چڑیل آئی ہے ہمارے گھر میں مَسائل کھڑے ہو گئے ہیں، نماز میں سجدے میں جا کر ہم کو بد دُعائیں دیتی ہے اور اگر اس بے چاری نے ان کو دیکھ لیا یا ان کی طرف دیکھ کر سانس لے لیا تو بولتی ہیں ہم پر دَم کر رہی ہے۔" جبکہ سارے مَسائل کی جڑ یہ لوگ خود ہوتے ہیں مگر یہ لوگ اِس طرح کے تَوَہُّمات میں مبتلا ہو کر بد گمانیاں کرتے ہیں حالانکہ بد گمانی گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس کے باوجود کم عِلمی کی وجہ سے اکثریت اِس میں مبتلا ہے اور گھر گھر میں جنگ چھڑی ہوئی ہے۔

دِینی مَسائل توجہ سے سُنیے

مَدَنی چینل پر جب اِس طرح کے مَسائل بیان کیے جاتے ہوں گے اور یہ سُن رہی ہوں تو بجائے بات سمجھنے کے ایک دوسرے کو دیکھ کر تنبیہ شروع کر دیتی ہوں گی کہ دیکھ تجھے سمجھایا جا رہا ہے، ماں بیٹے کو بول رہی ہو گی سُن لے تو بہت اس کے حق میں بولتا ہے۔ یوں جو بات سننے سمجھنے کی ہوتی ہے وہ سر سے گزر جاتی ہو گی سمجھ ہی نہیں آتا ہو گا کہ کیا بولا جا رہا ہے۔ اگر ایک دوسرے پر تنبیہ نہ بھی کریں تو کوئی نہ کوئی غیر متعلقہ بات کر کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا کہا تھا؟ اِس طرح پوچھنے سے آگے ہونے والی اہم گفتگو سننے سے رہ جاتی ہو گی۔ لہٰذا مناسب یہ ہے کہ جب کبھی ایسی گفتگو ہو تو اپنے اِرد گرد سے بے پَروا ہو کر اِنتہائی توجہ کے ساتھ گفتگو کو سنا جائے کہ مَدَنی چینل گناہوں بھرا چینل نہیں ہے بلکہ یہ ہمیں اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں بتاتا ہے تو جب تک ہم کان لگا کر توجہ سے نہیں سنیں گے اور اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتے رہیں گے تو شاید کوئی خاص نفع بھی نہ اُٹھا پائیں۔ عین ممکن ہے کچھ غلط سمجھ کر اُٹھیں لہٰذا مَدَنی چینل پر ہونے والی گفتگو کو کان لگا کر توجہ سے سنا جائے۔ اللہ پاک ہمارے گھروں سے لڑائی جھگڑے ختم کر کے ہمارے گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنا دے اور ہم سب ایک دوسرے کا اِحترام کرنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

صَدَقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اِعلانیہ؟

سُوال: صَدَقہ چھپا کر دینا افضل ہے لیکن بسا اوقات بھرے اِجتماع میں کہا جاتا ہے کہ آپ نیت کر لیں یا کوئی اِعلان کر دیں تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: صَدَقہ دینے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کہیں چھپا کر دینا افضل ہوتا ہے اور کہیں سب کے سامنے دینا افضل ہوتا ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[1] صَدَقہ چُھپا کر دینے کے اپنے فضائل ہیں کہ چُھپا کر صَدَقہ دینا اللہ پاک کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔[2] یوں ہی اِعلانیہ صَدَقہ دینے کے اپنے فضائل ہیں مثلاً اگر کسی نے سب کے سامنے اِس لیے صَدَقہ دیا کہ دوسروں کو بھی تَرغیب ملے، دوسروں کا بھی دینے کا جذبہ بڑھے تو ظاہر ہے کہ یہ ثواب کا کام ہے۔ ہاں اگر کسی نے صَدَقہ اِس لیے ظاہر کر کے دیا کہ لوگ مجھے سخی اور دَلیر سمجھیں تو اِس نے غَلَط کام کیا کیونکہ عبادت سے کسی کے دِل میں اپنا اِحترام اپنی عزت بنانے والا رِیاکار اور جہنم کا حقدار ہے۔ ہر ایک اپنی نیت پر غور کر لے کہ وہ کس نیت سے عَلَی الْاِعْلَان صَدَقہ و خیرات کر رہا ہے۔ یاد رکھیے! صَدَقے کے لیے نہ تو ایسا کالا بکرا دینے کی ضَرورت ہے جس میں ایک بھی بال سفید نہ ہو اور نہ ہی کالی مُرغی کو سر پر سے گُھما کر دینے کی حاجت بلکہ جو بھی اللہ پاک کی راہ میں دیا جائے وہ صَدَقہ ہے۔

نفلی عبادات دوسروں پر ظاہر نہ کیجیے

سُوال: کیا اپنی نیکیاں دوسروں پر ظاہر کر سکتے ہیں؟[3]

جواب: عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنی نیکی بِلا ضَرورت ظاہر کرتے ہیں مثلاً میں اتنی تلاوت کرتا ہوں، میں نے اتنے قرآنِ پاک ختم کر لیے ہیں، روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں۔ مجھے بھی آکر کوئی کہتا ہے کہ میں تین مہینے کے روزے رکھتا ہوں، کوئی کیا کہتا ہے اور کوئی کیا کہتا ہے۔ بہر حال اپنی نفلی عبادات ظاہر نہیں کرنی چاہئیں۔

فرض عبادات اِعلانیہ ادا کیجیے

البتہ فرض عبادات کا مُعاملہ الگ ہے مثلاً رَمَضان کا روزہ فرض ہے تو اس کو عَلَی الْاِعْلَان رکھنا ہے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے کہ پتا نہیں رکھتا ہوگا یا نہیں۔ اِسی طرح پانچوں وقت کی نماز بھی باجماعت مسجد میں ادا کرنی واجِب ہے۔ اگر کوئی

---

1 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء... الخ، ۱/۵، حدیث:۱۔

2 ...... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کہے کہ میں گھر میں چُھپ کر نماز پڑھوں گا تو اسے بِلا عُذر جماعت چھوڑنے کا گناہ ہو گا۔ یوں ہی حج بھی عَلَی الْاِعْلَان کیا جاتا ہے کہ لاکھوں لوگ ایک ہی میدانِ عَرَفات میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں چُھپ کر حج کروں گا تو وہ کیسے کرے گا؟ بہرحال جیسی عبادت ہو گی ویسے ہی اُس کا حکم ہو گا اور اَجر ہر ایک کو نیت کے مُطابق ملے گا۔

اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین کن کو کہا جاتا ہے؟

سُوال: اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین کن کو کہا جاتا ہے؟ نیز اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین کی تعداد اور ان کے نام بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَہَّرات یعنی پاک بیبیاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجیت کا شَرَف ملنے کی وجہ سے اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین کے لقب سے سرفراز ہوئیں۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (پ۲۱، الاحزاب:۶) ترجمۂ کنزالایمان: "اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔" حضرتِ سَیِّدُنا امام ابنِ ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا ہے: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ حُرمت میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور مومنوں پر اِسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔[1] حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزْواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ یعنی جن سے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا، چاہے وہ محبوبِ رَبِّ ذُوالْجَلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ باکمال (یعنی Death) سے پہلے اِنتقال فرما چکی ہوں یا ظاہری وفات کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب اُمَّت کی مائیں ہیں اور ہر اُمَّتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم اور وَاجِبُ الْاِحترام ہیں، یعنی ان کی عزت اپنے سگے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہے۔[2] کیونکہ تمام اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین صحابیات کے دَرجے پر ہیں۔

اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین کی تعداد اور اَسمائے مُبارکہ

اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی وہ تعداد جس پر تمام مُحَدِّثِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا اِتفاق ہے وہ گیارہ ہے۔ ان میں

---

1 ...... تفسیر درمنثور، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶، ۶/ ۵۶۶۔

2 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ۱/ ۴۰۱-۴۰۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سے چھ قبیلۂ قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم و چراغ ہیں جن کے مُبارک نام یہ ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدِیْجَۃُ الْکُبْریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا۔ چار کا تعلق قبیلۂ قریش سے نہیں تھا بلکہ عرب کے دیگر قبائل سے تھا جن کے اَسمائے مُبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، حضرتِ سَیِّدَتُنا جویریہ بنتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا۔ ایک اُمُّ الْمُؤمِنِیْن جو غیر عربیہ تھیں، ان کا تعلق بنی اِسرائیل کے قبیلے بنو نضیر سے تھا ان کا نام مُبارک حضرتِ سَیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حُیَیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدِیْجَۃُ الْکُبْریٰ اور حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں، جبکہ باقی نو اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری وِصال کے بعد وفات پائی۔[1]

معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہیں تو اُس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص غور کرے کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہوں گی 10 بار، 25 بار، اَلْغَرض جتنی بار کا اُسے ظَنِّ غالِب (یعنی غالِب گمان) ہو جائے اتنے سجدے کرلے۔ اگر اُس کا ظَنِّ غالِب (یعنی غالب گمان) ہو کہ 25 بار آیاتِ سجدہ پڑھی ہوں گی تو 25 سجدے کرے۔

نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟

سُوال: نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات کو موڑنا کیسا ہے؟

جواب: بعض اوقات صفحات موڑنے سے کتاب کو نُقصان ہوتا ہے مگر صفحات موڑنے کی ضَرورت بھی پڑ جاتی ہے لٰہذا اپنی ذاتی کتاب ہو تو صفحات موڑنے میں حَرَج نہیں ہے۔ اگر کتاب لائبریری یا وَقف کی ہو یا کسی اور سے پڑھنے کے لیے لی ہو تو

---

1 ..... مواهب اللدنية، المقصد الثاني، الفصل الثالث، ١/ ٤٠١-٤٠٢ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

پھر اس کے صَفحات نہیں موڑ سکتے اور نہ ہی اس پر قلم سے نشانات لگا سکتے ہیں بلکہ کسی طرح کا بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

مَردوں کو دِن میں سُرمہ لگانا کیسا؟

سُوال: مَرد کے لیے صبح کے وقت سُرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: مَرد کو زینت کے لیے سُرمہ لگانا مکروہ ہے[1] بہتر ہے کہ نہ لگائے۔ سُرمہ لگانے کا فائدہ رات کو ہوتا ہے کہ بندہ آنکھیں بند کر کے سوتا ہے تو سُرمہ اس کی آنکھوں کے اندر فائدہ پہنچاتا ہے اور زینت کا مَسئلہ بھی نہیں ہوتا۔ اگر مَرد نے دِن میں سُرمہ لگایا اور ٹیپ ٹاپ مقصود نہیں تو بھی حَرج نہیں ہے۔ عورت گھر کی چار دِیواری میں اپنے شوہر کے لیے سُرمہ لگائے یا جو بھی اِس طرح کی زینت کرے تو ثواب کی حقدار ہے۔ عورتوں کو شوہر کے لیے زینت کرنی چاہیے، اگر یہ اللہ پاک کی رضا پانے اور شوہر کو خوش کرنے کے لیے زینت کریں گی تو ان کے لیے ثواب ہی ثواب ہے۔ بعض عورتیں گھر میں بدبو کے بھبکے اُڑاتی ہوں گی اور جب باہر نکلتی ہوں گی تو دو دو گھنٹے تک آئینہ کے سامنے خوار ہوتی ہوں گی یہ بالکل غَلَط طریقہ ہے۔ جب عورت خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔[2] اب تو صرف خوشبو ہی کی بات کہاں، شادیوں وغیرہ میں جانے کے لیے عورتیں نہ جانے کیا کیا میک اپ کر کے باہر نکلتی ہیں۔

سفینے کے ذَریعے سفرِ مدینہ

سُوال:

خُوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ

پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ

عاشقانِ رَسُول جب کشتی میں سفر کرتے ہیں تو انہیں آپ کا یہ شعر یاد آجاتا ہے کیا آپ نے سفینے کے ذَریعے بھی

---

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ...الخ، ۳۵۹/۵۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: عورت، عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، ۳۹۲/۲، حدیث: ۱۱۷۶) مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عورتوں کو خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳۳۶/۲)

www.dawateislami.net

سفرِ مدینہ کیا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار میں نے سفینے (یعنی بحری جہاز) کے ذَریعے بھی سفرِ مدینہ کیا ہے۔ اِسی سفر میں اللہ پاک کی رَحمت سے یہ کلام لکھنے کی سعادت ملی ہے۔ اللہ پاک نے اِس کلام کو قبولیت بخشی اور یہ کافی پڑھا گیا ہے اور اب بھی اللہ پاک کی رَحمت سے موقع بہ موقع پڑھا جاتا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی بغداد شریف کی حاضری

سُوال: کیا آپ کبھی بغدادِ مُعَلّٰی تشریف لے گئے ہیں؟

جواب: (سُوال کرنے والے نے بغدادِ مُعَلّٰی تشریف لے جانے کا پوچھا حالانکہ بزرگانِ دِین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی بارگاہوں میں تشریف نہیں لے جایا جاتا بلکہ حاضری دی جاتی ہے، اس لیے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اَدَباً فرمایا:) میں کبھی بغدادِ مُعَلّٰی تشریف نہیں لے گیا بلکہ خواب میں بھی تشریف نہیں لے گیا۔ ہاں جب مُرشِدِ پاک نے کَرَم فرمایا ہے تو ان کی بارگاہ میں حاضری دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دو مَرتبہ بغداد شریف، کَربلائے مُعَلّٰی اور نجفِ اَشرف حاضری کی سعادت ملی ہے۔ عراق شریف تو مَاشَآءَ اللہ زیارت گاہ ہے۔

تفاسیر کو بے وُضو چُھونا کیسا؟

سُوال: کیا تفسیرِ جلالین کو بے وُضو اور بے غسل چُھو سکتے ہیں؟

جواب: (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ مختصر تفسیر ہے اسے بے وُضو چُھونے کی بالکل اِجازت نہیں ہے کیونکہ اسے بے وُضو چُھونے میں قرآنی آیات پر ہاتھ لگ جانے کا بہت زیادہ اَندیشہ ہے۔ (اِس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا کہ) خَزَائِنُ الْعِرْفَان کو بھی بے وُضو نہیں چھو سکتے کہ یہ دیکھنے میں بھی قرآنِ پاک ہی نظر آتا ہے اگرچہ اِس میں تفسیر بھی لکھی ہوئی ہے۔ ہاں تفسیرِ نعیمی یا تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنَان یہ مُفَصَّل تَفاسیر ہیں انہیں بھی اگرچہ بے وُضو چُھونا اچھا نہیں ہے، مُسْتَحَب ہے کہ انہیں بھی باوُضو چُھوا جائے مگر کسی نے انہیں بے وُضو چُھو لیا تو گناہ نہیں ہے۔ البتہ بے وُضو ہونے کی حالت میں انہیں اور کسی بھی دِینی کتاب کو چُھوتے وقت یہ اِحتیاط کرنی ہو گی کہ قرآنی

www.dawateislami.net

آیت یا اس کے تَرجَمے پر آگے یا پیچھے کہیں سے ہاتھ نہ لگے۔

کیکڑا کھانا حرام ہے

سُوال: کیا کیکڑا کھانا حلال ہے؟

جواب: حرام ہے۔

جمعہ کی سُنَّتوں میں کیا نیت کریں؟

سُوال: جمعہ کی فرضوں سے پہلے اور فرضوں کے بعد والی سُنَّتوں میں کیا نیت کی جائے؟

جواب: مُطلقاً سُنَّت کی نیت کریں گے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ اگر یہ کہا کہ جمعہ کی سُنَّتِ قَبلیہ پڑھ رہا ہوں یا سُنَّتِ بَعدیہ پڑھ رہا ہوں جب بھی صحیح ہے۔ قَبلیہ کا معنٰی پہلے والی اور بَعدیہ کا معنٰی بعد والی سنتیں ہیں۔ قَبلیہ اور بَعدیہ کے اَلفاظ کہنا ضَروری نہیں ہیں، صِرف سُنَّت کہہ دیا تو بھی کافی ہے۔

کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟

سُوال: کیا قرآنِ پاک کو بغیر سمجھے یعنی تَرجَمے کے بغیر پڑھنے سے کوئی ثواب ملتا ہے کیونکہ ہمیں پتا ہی نہیں کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں؟

جواب: قرآنِ پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمے کے بغیر پڑھنے سے بالکل ثواب ملے گا۔ لہٰذا غَلَط پروپگنڈے کر کے مسلمانوں کو قرآنِ کریم سے دُور نہ کیا جائے کہ جب سمجھ نہیں آتی تو پڑھنے کا کیا فائدہ؟ نماز میں بھی سورۂ فاتحہ اور دِیگر جو سُورتیں پڑھی جاتی ہیں ان کی بھی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ثنا پڑھتے ہیں تو اس کے بھی معنٰی معلوم نہیں ہوتے، بِسۡمِ اللّٰه کا تَرجَمہ پوچھا جائے تو لوگ بغلیں جھانکنا شروع کر دیں گے تو اب کیا نماز پڑھنا اور بِسۡمِ اللّٰه پڑھنا سب چھوڑ دیں گے؟ یقیناً ایسی بات نہیں ہے لہٰذا قرآنِ کریم سمجھ نہ بھی آئے جب بھی پڑھنا چاہیے۔

ہر عالم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا

قرآنِ پاک کو جاننے کے لیے فقط عربی جاننا کافی نہیں اور ہر عالم بھی قرآنِ پاک نہیں سمجھ سکتا۔ اِس لیے کہ ایک لفظ کے کئی کئی مَعانی ہوتے ہیں۔ اب جس کی تَفاسیر پر پوری نظر نہیں ہو گی تو وہ قرآنِ کریم سمجھ ہی نہیں سکتا اور نہ ایسے

www.dawateislami.net

شخص کو از خود قرآنِ کریم میں غور کرنے کی اِجازت ہے۔ جو عِلمِ تفسیر کا ماہر ہو گا وہی قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آج کل جگہ جگہ جو مُفَسِّر نکل پڑے ہیں تو ان میں اکثر تفسیر کے اہل نہیں ہوتے۔ تفسیر بیان کرنے کی بہت کڑی شرائط ہیں۔ تفسیر ایک الگ فَن ہے اس کے لیے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اس فَن میں مہارت بھی ضَروری ہے۔ بعض اوقات ایک ایک آیت کے کئی کئی شانِ نُزول ہوتے ہیں لہٰذا آیات کا شانِ نُزول معلوم ہونا چاہیے۔ یوں یہ ایک پیچیدہ عِلم ہے، اللہ پاک کی رَحمت سے جو یہ عِلم جانتا ہو بے شک وہ قرآنِ کریم کی تفسیر کرے اور جو نہیں جانتا تو وہ فَنِ تفسیر سیکھے کہ یہ اَجر و ثواب کا کام ہے لیکن اگر کوئی فَنِ تفسیر نہیں سیکھتا تو وہ گناہ گار بھی نہیں۔

سَیِّد اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

سُوال: کیا سَیِّد اپنی غریب بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والا چاہے سَیِّد ہو یا غیرِ سَیِّد دونوں سَیِّد کو زکاۃ نہیں دے سکتے اور نہ ہی سَیِّد زکوٰۃ لے سکتا ہے۔[1] اگر سَیِّد خود صاحبِ نصاب ہوں تو زکوٰۃ کی باقی شَرائط بھی پائے جانے کی صورت میں سَیِّد صاحب کو زکوٰۃ نکالنی ہو گی۔

"صَدَقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے" ایسا کہنا کیسا؟

سُوال: صَدَقہ دینا اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے، ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ (پ۲۹، المزمل: ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: "اور اللہ کو اچھا قرض دو۔" اِس کی تفسیر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا ہے، یہ قرض کے اندر آتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ اللہ پاک کا کَرَم ہے کہ خود ہی دیتا ہے اور خود ہی اس کی راہ میں خرچ کرنے پر ثواب اور جنّت کے وعدے فرماتا ہے۔ ہم کسی کو کچھ دیں گے تو نہ جانے ہمارے ذہن میں کیا کیا ہو گا؟ لیکن اللہ پاک کی شان دیکھو کہ اپنی شانِ کریمی سے خوب نوازتا ہے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۳۱، حصہ: ۵۔

www.dawateislami.net

تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: میں Oil (یعنی تیل) کا کام کرتا ہوں۔ اِس کام میں کپڑے میلے اور گندے ہو جاتے ہیں، کیا میں اِس حالت میں مسجد جا سکتا ہوں؟ اور میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: Oil (یعنی تیل) ناپاک نہیں ہوتا البتہ اگر اتنا زیادہ تیل لگا ہوا ہے کہ مسجد کی دَریاں چکنی ہوں گی، صَف میں ساتھ والے آدمی کے کپڑے گندے ہو جائیں گے، یا لوگوں کو گھن آئے گی جیسا کہ تیل زیادہ عرصہ کپڑوں پر لگے رہنے کے سبب بدبو دار ہو جاتا ہے تو ایسی بدبو کی صورت میں مسجد میں داخل ہونے کی اِجازت نہیں ہے[1] لہٰذا نماز کے لیے الگ کپڑے رکھنے ہوں گے۔ تیل کی چیکٹ (یعنی وہ مٹی جو تیل کے باعث سیاہ اور چکنی ہو جائے اس) سے میلے کچیلے کپڑے ناپاک نہیں ہیں۔ اگر ایسے کپڑوں میں اپنے گھر میں نماز پڑھی تو اس میں گناہ نہیں ہے البتہ مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ضَرور ہے۔[2] اگر ان کپڑوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھی تو نماز وہاں بھی ہو جائے گی لیکن دوسروں کو تکلیف ہونے کی صورت میں گناہ ملے گا۔

اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: اگر اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟ (ایک اچار بیچنے والے کا سُوال)

جواب: کھٹی چیز جلدی خراب ہوتی ہے، چونکہ اچار بھی کھٹا ہوتا ہے اس لیے یہ جلدی خراب ہو سکتا ہے۔ دال بھی جلدی خراب ہوتی ہے کہ اس میں ٹماٹر ہوتے ہیں۔ اگر ٹماٹر نہ ہوں تو دیر میں خراب ہو گی۔ کھچڑا بھی جلد ناراض ہو جاتا ہے کیونکہ اِس میں بھی اِس طرح کی کھٹی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ بہر حال اگر اچار خراب ہو جائے تو اس کا وہی کچھ کیا جائے جو کھانے کے خراب ہونے پر کیا جاتا ہے مثلاً جب بَریانی خراب ہوتی ہے تو عموماً اس میں گوشت خراب نہیں ہوتا لہٰذا گوشت سمیت بَریانی پھینکنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہو گی لہٰذا بَریانی سے گوشت چھانٹ کر لیں اور پھر اس کو دھو کر اِستعمال

---

1. شرح الوقاية، ۱/۱۹۸۔
2. مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۸ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کریں۔یوں ہی اچار میں سے وہ چیزیں چُن لی جائیں جو ابھی خراب نہیں ہوئیں۔ اگر اچار خراب ہو گیا اور کھانے کے قابل نہ رہا تو اس کا کھانا ناجائز ہے۔ عموماً جانور اچار نہیں کھاتے لیکن اگر کوئی جانور کھالے تو اسے کھلانے میں حَرج نہیں البتہ اگر اُسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اب نہیں کھلا سکتے۔

خراب اَچار بیچنا کیسا؟

سُوال: کیا خراب اچار سستے دام یا آدھی قیمت پر بیچ سکتے ہیں؟

جواب: خراب اچار دھوکے سے بیچیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ اگر کوئی دُکاندار خراب اچار خرید تا ہے اور یہ پتا ہے کہ یہ اچار کو مکس کر کے بیچے گا تو اسے دینے سے بھی بچنا ہو گا ورنہ یہ دھوکا دینے میں اُس کی مدد ہو گی۔ اچار خراب ہونے کی ہر ایک کو شناخت نہیں ہوتی، اگر اس کے اوپر پھپھوندی آجائے تو دُکاندار اس پھپھوندی کو اوپر سے ہٹا دیتے ہوں گے یا ہٹائے بغیر اچار کو ویسے ہی اوپر نیچے گھما دیتے ہوں گے تو پھپھوندی مکس ہو جاتی ہو گی۔ بازاری اچار صحت کے لیے مفید نہیں ہوتے۔ اگر مفید اچار بنانا ہے تو گاجر کا اچار گھر میں بنا لیا جائے۔ اس میں لوگ کچا لہسن ڈالتے ہیں اس میں کچا لہسن نہ ڈالا جائے کہ مُنہ میں بدبو ہو جائے گی اور نماز پڑھنا مشکل ہو جائے گا، پھر یہ کہ ایسی بدبو دار چیزیں کھائیں گے تو بِسْمِ اللہ پڑھنا بھی منع ہو جائے گا اور یوں اللہ کا نام لینے سے بھی رہ جائیں گے۔

لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ

لیموں کا اچار بھی گھر میں بنایا جا سکتا ہے مگر جس بَرتن میں بنایا جائے اس میں پانی کی نمی نہ ہو اور نہ ہی گیلے ہاتھ لگنے چاہئیں، اگر ہاتھ دھوئے تھے تو پہلے انہیں خشک کر لیجیے پھر اس کے بعد لیموں کے چار ٹکڑے الگ الگ کر دیں کیونکہ لیموں کا جو پورا پورا گلدستہ ہوتا ہے اسے کھانے والے کے لیے بڑی آزمائش ہوتی ہے اور اگر اس کو توڑیں گے تو غِذا والے ہاتھ لگیں گے تو پھر بچے ہوئے کو جب واپس ڈالیں گے تو اس پر پھپھوندی آ سکتی ہے۔ لیموں کے چار ٹکڑے الگ کر لیں اور اگر بڑا لیموں ہو تو اس کے آٹھ ٹکڑے کر لیں، اب اسے بر تن میں ڈال دیجیے، اب ان ٹکڑوں پر نمک

www.dawateislami.net

اور ہلدی ڈال کر اس بَرتن کو بند کرکے رکھ دیجیے، اس میں ہری مرچیں چیرا لگا کر اور اَدرک کے چھوٹے ٹکڑے ڈال سکتے ہیں تو اس طرح کچھ عرصے میں یہ بہترین اچار بن جائے گا اور میں اُمید کرتا ہوں یہ صحت کے لیے مفید بھی ہو گا کیونکہ اس میں کوئی کیمیکل نہیں ہے۔ سرکہ اگرچہ بہت اچھی چیز ہے مگر وہ سرکہ لائیں کہاں سے جو اچھی چیز ہے؟ یہاں تو کیمیکل والے سرکے ہوتے ہیں جنہیں کھائیں تو نزلہ، کھانسی اور گلے کے مسائل اور نہ جانے کیا کیا ہو جاتا ہے! اب ملاوٹ کا دور ہے خالص سرکہ بہت مشکل سے ہی ملتا ہو گا، اگر ملتا بھی ہو گا تو بہت مہنگا ہوتا ہو گا تو اُسے لے کون؟ بہر حال اگر اچار کھانا ہے تو بیان کردہ طریقے کے مُطابق بنا کر کھائیں گے تو شاید نُقصان کے بجائے آپ کو فائدہ کرے گا۔ بعض اوقات لیموں زیادہ کھانے سے نُقصان بھی ہوتا ہے، چونکہ لیموں کے اچار میں نمک بھرپور ڈالنا ہوتا ہے تو جسے بلڈ پریشر رہتا ہے اُس کے لیے یہ نُقصان دہ ہے لہٰذا اِس طرح کے نُقصانات بھی دیکھ لیے جائیں۔

تسبیح سیدھے ہاتھ سے پڑھنی چاہیے

سُوال: تسبیح کس ہاتھ سے پڑھنی چاہیے؟

جواب: جو بھی قابلِ اِحترام کام ہوتے ہیں وہ سیدھی طرف سے ہونے چاہئیں تو یہ تسبیح بھی سیدھے ہاتھ سے پڑھیں، البتہ اگر اُلٹے ہاتھ سے پڑھیں گے تب بھی گناہ نہیں ہے۔

جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضَروری نہیں

سُوال: سڑک پر جنازہ جا رہا ہو تو کیا جب تک جنازہ چلا نہ جائے وہاں رُکنا ضَروری ہے؟

جواب: رُکنا ضَروری نہیں ہے، البتہ عبرت حاصِل کرنے کے لیے کھڑے ہو کر دیکھے اور اگر وقت ہو تو مسلمان کے جنازے میں شریک ہو جائے اور ثواب پائے بلکہ ہو سکے تو قبرستان تک جائے۔

مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا گناہ ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: ایسا نہ کہیں پڑھا ہے اور نہ ہی عُلما سے سُنا ہے۔

حکمتِ عملی سے نماز کی دَعوت دیجیے

سُوال: نماز کی دعوت دیتا ہوں تو لوگ بہت سخت اَلفاظ بول دیتے ہیں جس کے سبب دِل ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا اَب میں دعوت دوں یا نہیں؟

جواب: اب نماز کی دعوت زیادہ دیں۔

یوں تو سب انہیں کا ہے پر دِل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دِل ہی خاص ان کی کمائی ہے (حدائقِ بخشش)

نماز کی دعوت دینے والے کو تو اُلٹا سیدھا جواب شاید ہی کسی نے کبھی دیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ سمجھانے کا اَنداز ہی ایسا ہو جس سے کسی کو غصہ آ گیا ہو ورنہ مسلمان نماز سے چڑے یہ ممکن نہیں ہے۔ حکمتِ عملی، نَرمی اور پیار سے نماز کی دعوت دیتے رہیں اور دعوت دیتے ہوئے یہ نہ پوچھیں کہ نماز پڑھتے ہو یا نہیں؟ کیونکہ یہ پوچھنا اس کے خُفیہ گناہ کو ٹٹولنا ہے اور اِس صورت میں جس سے پوچھا جائے گا وہ یہ بول دے گا میں نماز نہیں پڑھتا، یوں یہ بے چارہ پہلے نماز نہ پڑھنے کے گناہ میں مبتلا تھا اور اب اس گناہ کا اِظہار کرنے کے گناہ میں بھی پھنس جائے گا۔ یاد رہے! بِلاضَرورت و مصلحت گناہ کو ظاہر کرنا بے باکی اور گناہ ہے۔ (1)

❁❁❁

آسان عبادت

حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تمہیں ایسی عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں جو بہت آسان اور بدن پر نہایت ہلکی ہو؟ وہ خاموشی اور حُسنِ اَخلاق ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و اٰداب اللسان، ۷/ ۴۶، حدیث: ۲۷)

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۶۹۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا جنَّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟ (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نُور ہو گا۔** (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا جنَّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟

سُوال: کیا جنَّت میں والدین بھی ہمارے ساتھ ہوں گے؟

جواب: اگر والدین اِیمان پر دُنیا سے رُخصت ہوئے اور اَولاد بھی اِیمان پر رُخصت ہوئی تو پھر جنَّت میں ہی جانا ہے اور جنَّت میں سب اکٹھے رہیں گے۔ اِسی طرح میاں بیوی اگر دونوں جنَّت میں گئے تو دونوں اکٹھے رہیں گے۔ (3)

اچھی نیت کی عادت کیسے بنائی جائے؟

سُوال: ہر نیک کام سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت بنانا ایک مشکل کام ہے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ نیک کام سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟

جواب: نوٹ گننا بھی بڑا مشکل کام ہے۔ اگر کوئی نوٹوں کی بوری بھر کر دے اور کہے کہ انہیں گنتی کرو تو یقیناً بڑا مشکل

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۹ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 8 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فِردوسُ الاخبار، باب الزای، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹۔

3 ...... معجم صغیر، باب العین، من اسمہ عبد اللہ، ۱/۲۲۹، حدیث: ۵۴۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اور محنت طلب کام نظر آئے گا، لیکن اگر وہ کہے کہ جتنی سو سو کی گڈیاں بناؤ گے تو ہر گڈی پر ایک نوٹ آپ کا ہو گا تو اب یہ گنتی کا مشکل کام بہت آسان لگے گا اور آپ دھڑا دھڑ گڈیاں بنالیں گے کیونکہ ہر گڈی پر ایک نوٹ ملنے کا جَذبہ کام کروادے گا۔ اِسی طرح نیتیں کرنے کا کام بھی اگرچہ مشکل نظر آتا ہے لیکن اِس پر ملنے والے ثواب پر نظر رکھیں گے تو قدرے آسان ہو جائے گا۔ ثواب جنَّت میں لے جانے والا کام ہے۔ نیکی جنَّت میں لے جانے والا کام ہے۔ ایک نیکی اللہ پاک نے قبول فرمالی اور اسی کے صَدقے جنَّت مِل جائے تو کوئی بعید نہیں۔ بہر حال ثواب اور جنَّت کی نعمتوں پر نظر ہو گی تو نیت کرنا آسان ہو جائے گا۔

نیت نہ کرنے کا نقصان

سُوال: کسی نیک کام سے پہلے اچھی نیت نہ کرنے کا کیا نقصان ہے؟[1]

جواب: کسی نیک کام سے پہلے اچھی نیت نہ ہوئی تو ثواب یا عمل ہی ضائع ہو سکتا ہے مثلاً اگر نماز کی نیت نہیں کی، نہ دِل میں نیت تھی تو اب ثواب کی کوئی صورت ہی نہ رہی کہ یہ فقط اُٹھک بیٹھک ہے نماز تو ہے ہی نہیں۔

نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

نماز میں کیا نیت کرنی ہے یہ بھی سیکھنا پڑے گا۔ اب خالی یہ کہہ لیا کہ میں نماز پڑھتا ہوں تو ہر صورت میں یہ نیت کافی نہیں ہے مثلاً عشا کی نماز پڑھتے وقت کم از کم یہ ذہن میں ہونا ضَروری ہے کہ میں عشا کے فرض پڑھ رہا ہوں۔

نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پھول

سُوال: نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پُھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: نیت کے بارے میں چند اَہم مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: (۱) جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔ (۲) نیت دِل کے اِرادے کو کہتے ہیں دِل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا زیادہ اچھا ہے۔ دِل میں اِرادہ نہ ہونے کی صورت میں صِرف زبان سے نیت کے اَلفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہو گی۔ (۳) کسی بھی عملِ خیر یعنی اچھے کام میں اچھی

[1] ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والے چھ سُوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

نیت کا مَطلب یہ ہے کہ وہ عمل رضائے اِلٰہی کے لیے ہو۔(۴) جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بتکلف یعنی زبردستی اپنے آپ کو اچھی نیتیں کرنے کا عادی بنانا پڑے گا۔

نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ

سُوال: کسی کام سے پہلے اچھی نیتوں کی تَرغیب دِلانے میں کیا حکمت ہے؟ نیز نیت کب کہلائے گی؟

جواب: کسی کام سے قبل نیتیں کرنے سے مقصود عبادت اور عادت میں فرق کرنا ہوتا ہے۔ صِرف زبانی کلامی یا بے توجہی سے اِرادہ کرنا نیت نہیں کیونکہ نیت اِس بات کا نام ہے کہ عَزمِ مُصَمَّم یعنی پکا اِرادہ ہو۔ اِدھر اُدھر نظریں گھماتے، بدن سہلاتے، کُھجاتے اور کوئی چیز رکھتے اُٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہ ہو پائیں گی لہٰذا نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ دیر رُک کر موقع کی مُناسبت سے سر جُھکائے آنکھیں بند کیے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے نیتوں کے لیے یک سُو ہو جانا مفید ہے۔

فقط نیت پر عمل کا اَجر

سُوال: اگر اچھا کام کرنے کی نیت تھی لیکن کسی وجہ سے نہیں کر سکے تو کیا اس پر اَجر و ثواب ملے گا؟

جواب: اگر کسی نے کوئی اچھا کام کرنے کی نیت کی تھی لیکن وہ عمل نہیں کر سکا جب بھی ثواب ملے گا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جس نے نیکی کا اِرادہ کیا پھر اس نے وہ کام نہ کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔[1] اس سے مُراد یہ نہیں کہ وہ نیکی آپ کر چکے جبھی اس کا ثواب لکھا جائے گا بلکہ نیت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اب اللہ کی مَرضی پر ہے کہ وہ اس عمل سے بڑھ کر نیت پر ثواب عطا کر دے۔ اس لیے کہ نیت خود ایک ثواب کا کام ہے۔ اچھی نیت اچھائی ہے اور بُری نیت بُرائی ہے۔

اچھی نیتیں کرتے رہنا کیسا؟

سُوال: کیا اچھی اچھی نیتیں کرتے رہنا چاہیے؟

---

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب اذا ھم العبد بحسنة کتبت... الخ، ص ٧٤، حدیث: ٣٣٥۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! اچھی نیتیں تو کرتے رہنا چاہیے مثلاً اگر آپ کی واقعی نیت بنتی ہے تو یوں نیت کریں کہ میں ہر سال حج کروں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے تو یہ نیت کی ہوئی ہے کہ ہر سال حج کروں گا۔ اب ہر سال جانے کے اَسباب نہ ہوئے یا بعد میں اِرادہ بدل گیا اور نہ جا پائے تب بھی اِنْ شَآءَ اللہ نیت کا ثواب ملے گا۔

باجماعت نماز پڑھنے کی نیت

یہ نیت کر لیجیے کہ جب تک زندہ رہوں گا پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ دِل میں یہ نیت پکّی ہو چاہے کچھ بھی ہو جائے بلا اِجازتِ شرعی نماز کی جماعت نہیں چھوڑوں گا۔ اگر کبھی رات دیر سے سونے کی وجہ سے آنکھ نہ کھلنے کا اَندیشہ ہو تو اب والد یا والدہ کو بولوں گا کہ مجھے ہر صورت نماز کے لیے اُٹھا دیں۔ دوست یا مؤذن صاحب سے کہہ دوں گا کہ مجھے نماز کے وقت فون کر دیں یا خود ہی اپنے موبائل پر اَلارم لگا کر اُٹھنے کا اِہتمام کروں گا۔ بہر حال یہ نیت کر لیں کہ جب تک جیوں گا نمازِ باجماعت کی پابندی کروں گا۔ یہ ایک Powerful (یعنی مضبوط) نیت ہے۔ جو یہ نیت کرے گا تو اس کا ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللہ اس کے نامۂ اَعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت

اِسی طرح عمر بھر ہر سال رَمضان میں پورے روزے رکھنے کی نیت بھی کی جا سکتی ہے۔ نیز یہ نیت بھی کر لیں کہ اگر شرعی مجبوری کی وجہ سے میرا کوئی روزہ چھوٹا تو اس کی قضا کر لوں گا۔ اگر کوئی سخت بیماری کے سبب روزہ چھوڑے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا البتہ اس روزے کی قضا رکھنا ضَروری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہوں گے کہ یہ مُعاف ہو گیا حالانکہ یہ مُعاف نہیں ہوتا۔ یوں ہی اس کا فِدیہ دے دینے سے بھی جان نہیں چُھوٹے گی لہٰذا ہر حال میں روزہ قضا رکھنا ہی پڑے گا۔ شیخِ فانی[1] کی طرح روزے کے بدلے فِدیہ دینے کے اَحکام یہاں لاگو نہیں ہوں گے۔ یوں ہی اگر آپ صاحبِ مال ہیں تو یہ نیت کر سکتے ہیں کہ جب جب شَرائط پائی جائیں گی تو ہر سال پوری زکوٰۃ ادا کروں گا۔

---

1 ...... شیخِ فانی وہ شخص ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔ (فتاویٰ اہلسنّت، (قسط 9)، احکامِ روزہ واعتکاف، ص ۲۱)

www.dawateislami.net

پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی نیتیں

سُوال: کیا پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھے سلوک کی نیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ نیت کی جاسکتی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا اگرچہ وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ بھی کریں۔ والدین کے ساتھ بھی ہمیشہ اچھے سلوک کی نیت کی جاسکتی ہے مثلاً اپنے ماں باپ کا ہاتھ چُوموں گا، ماں باپ کو راضی کروں گا اور راضی رکھوں گا تو اِس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کرتے جائیں اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔ مزید معلومات کے لیے رِسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ کا مُطالعہ کیجیے۔

خلافِ شرع کاموں میں اِطاعت نہیں

سُوال: والدین خلافِ شرع کام کا حکم دیں تو کیا پھر بھی ان کی اِطاعت کرنی ہوگی؟

جواب: والدین کی اِطاعت و فرمانبرداری شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی کی جاسکتی ہے۔ خلافِ شرع باتوں میں ان کا کہنا نہیں مانا جائے گا مثلاً اگر کسی کا باپ کافر اور اندھا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے بُت خانے لے جاؤ۔ تو بیٹے کو حکم ہے کہ نہ لے جائے کہ یہاں نہ لے جانا باپ کی نافرمانی میں نہیں آئے گا۔ کُفر کرنے کے لیے جانے میں مدد نہیں کریں گے اس لیے کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪﴾ (پ۶، المائدۃ: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“ البتہ اگر کافر باپ کہے کہ بُت خانے سے واپس مجھے گھر لے آنا تو اب لانا ہوگا بلکہ کوشش کرے کہ جلد لائے مثلاً اگر وہ کہے کہ مجھے دَس بجے لانا تو بیٹا کہے کہ میں ساڑھے نو بجے لے آؤں گا۔ یوں اگر آدھا گھنٹہ کُفر خانے سے بچ گیا تو اچھا ہے کیونکہ غیر مُسلِم رہے گا تو ہمیشہ جہنم میں لیکن جتنے گناہ بھی کرتا ہے تو اس کے حِساب سے مزید اس کو سزائیں اور عذاب ملے گا۔

کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہوگا

غیر مُسلِم کو کھانے پر بھی عذاب ملتا ہے کیونکہ کھانے کے ذَریعے اسے قوت حاصِل ہوگی اور یہ اپنی کُفریہ عبادتیں

www.dawateislami.net

کرے گا۔ اگر بھوکا رہتا تو ان کُفریہ عبادتوں سے بچا رہتا، اِس لیے کہ آدمی کمزوری کے سبب پڑا رہتا ہے۔[1] اللہ کرے کہ دِل میں اُتر جائے میری بات۔ اے وہ لوگو جو اِیمان سے دور ہو! دامنِ اِسلام میں آجاؤ! اِنْ شَآءَ اللہ دُنیا میں بھی اَمن ہو گا، قبر میں بھی اَمن ہو گا، قیامت میں بھی اَمن ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ جَنَّتُ الْفِرْدَوس میں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ہو گا۔

دَرگاہوں پر جانا کیسا؟

سُوال: دَرگاہوں پر جانا کیسا ہے؟

جواب: دَرگاہوں پر حاضِری دینا بالکل جائز ہے۔ ولی کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں حضرتِ سیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وَلیہ (حضرتِ مَریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کے قُرب میں دُعا مانگنے کا تذکرہ ہے۔[2] تو دَرگاہوں کی حاضِری ایسا کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آسکے۔

حدیثِ پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم

حدیثِ پاک میں واضح فرمان موجود ہے کہ میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا اب اِجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کرو کہ قبروں کی زیارت دِلوں کو نَرم کرتی ہے، آنکھوں میں آنسو لاتی ہے۔[3] مزار شریف میں کیا

---

1 ...... حضرتِ سیِّدُنا بایزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کیا گیا، آپ بھوکا رہنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر فرعون بھوکا ہوتا تو کبھی خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر قارون بھوکا ہوتا تو کبھی بغاوت نہ کرتا۔ (مطلب کہ ان لوگوں پر مال کی فراوانی ہوئی تو سرکش ہوگئے۔)

(کشف المحجوب، باب آدابھم فی الاکل، ص ۳۹۰)

2 ...... پارہ 3، سورہ اٰلِ عمران میں بیان کردہ واقعے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو خُداوند قُدُّوس نے نبوت کے شرف سے نوازا تھا مگر ان کے کوئی اَولاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضعیف (یعنی بوڑھے) ہو چکے تھے۔ برسوں سے ان کے دِل میں فرزند کی تمنا موجزن تھی اور بارہا انہوں نے گڑگڑا کر خُدا سے اَولادِ نرینہ (یعنی بیٹے) کے لئے دُعا بھی مانگی تھی مگر خُدا کی شانِ بے نیازی کہ باوجود اس کے اب تک ان کو کوئی فرزند نہیں ملا۔ جب انہوں نے حضرت مَریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اس وقت ان کے دِل میں یہ خیال آیا کہ میری عمر اب اتنی ضعیفی کی ہو چکی ہے کہ اولاد کے پھل کا موسم ختم ہو چکا ہے۔ مگر وہ اللہ جو حضرت مَریم کی محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اَولاد کا پھل عطا فرما دے۔ چنانچہ آپ نے محرابِ مَریم میں دُعا مانگی اور آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور اللہ پاک نے بڑھاپے میں آپ کو ایک فرزند عطا فرمایا جن کا نام خود خُداوند عالَم نے "یحییٰ" رکھا اور اللہ پاک نے ان کو نبوت کا شرف بھی عطا فرمایا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۶۶)

3 ...... شعب الایمان، باب فی الصلاۃ علی من مات... الخ، فصل فی زیارۃ القبور، ۱۵/۷، حدیث: ۹۲۸۹۔

www.dawateislami.net

ہوتا ہے؟ قبر ہی تو ہوتی ہے۔ گنبد بن جانے کی وجہ سے حاضری منع ہو جائے اور گنبد نہ ہو تو حاضری جائز ہو ایسا حدیث میں کچھ بھی نہیں فرمایا گیا بلکہ مطلقاً قبروں کی زیارت کا حکم دیا گیا۔

وَلیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں

سُوال: دَرگاہوں پر جاکر دُعا کیوں مانگی جاتی ہے؟[1]

جواب: دَرگاہوں پر جاکر دُعا اِس لیے مانگی جاتی ہے کہ جہاں اللہ کے نیک بندے ہوں وہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کے اِجتماعات میں بھی قبولیتِ دُعا کی زیادہ اُمّید ہے۔ اَولیا، عُلَما، صُلَحا کے قُرب میں دُعا مانگی جائے تو یہ قبولیت کے اور زیادہ قریب ہے، اس لیے کہ نیک لوگوں پر (اور ان کے ذِکر کے وقت) اللہ پاک کی رَحمت نازِل ہوتی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا قول ہے: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃ یعنی جہاں اللہ پاک کے نیک بندوں کا ذِکر ہوتا ہے تو وہاں اللہ پاک کی رَحمت نازل ہوتی ہے۔[2]

مَزارات پر رَحمتوں کی بَرسات

جب نیک بندوں کے ذِکر پر اللہ پاک کی رَحمت نازل ہوتی ہے تو جہاں خود نیک بندے موجود ہوں تو کیا ان پر رَحمتیں نازِل نہیں ہوں گی؟ Understood (یعنی لازمی بات) ہے کہ یہ تو سراپا رَحمت ہیں کہ جن کے تذکرے رَحمت دِلا رہے ہیں تو وہ خود کتنے رَحمتوں میں ڈوبے ہوں گے۔ اب ایسا بھی نہیں کہ جب تک یہ زندہ ہیں تب تک ان پر رَحمتیں نازل ہو رہی ہے لیکن جب اس دُنیا سے چلے جائیں گے تو ان پر رَحمتوں کے نزول کا سلسلہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اب تو اَجر کا موقع آیا ہے، قبر تو اَجر کا مقام ہے لہٰذا یہی سمجھ میں آتا ہے کہ وہاں رَحمتیں بند نہیں ہوں گی بلکہ بڑھ جائیں گی۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام ذَہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی لکھا ہے کہ ایسے مقام پر دُعا جلدی قبول ہوتی ہے۔[3] اِس لیے کہ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مَزارات رَحمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، وہاں جو جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ بھی محروم نہیں رہے گا جیسا کہ اگر

1. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ...... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰۔
3. ...... سیر اعلام النبلاء، معروف الکرخی، ۸/۲۱۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کہیں بارش ہو رہی ہو تو وہاں کھلے آسمان تلے جو جائے گا تو اس پر بھی چھینٹیں پڑیں گی۔ یوں ہی اللہ پاک کے ولی جہاں آرام فرما ہیں وہاں رَحمتوں کی بارش ہو رہی ہے، اب جو بھی ان کے قریب جائے گا تو اس پر بھی چھینٹیں پڑیں گی۔ رَحمت کی بارش اگرچہ ہمیں نظر نہیں آتی لیکن ہمیں گمان اچھا رکھنا چاہیے۔

مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں

سُوال: مزارات پر حاضِری کا مسئلہ اب بھی کسی کو سمجھ نہ آئے تو اسے کیسے سمجھایا جائے؟[1]

جواب: مدینے شریف جانے کے لیے ہر مسلمان تڑپتا ہے۔ کسی کی جُرأت نہیں ہو گی کہ مدینے شریف جانے سے اِنکار کرے۔ مدینے میں کیا ہے؟ ہمارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزارِ مُبارک ہی تو ہے کہ رَوضۂ انور میں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ اب سبز سبز گنبد کے جَلوے دیکھنے کے لیے سب ہی تڑپتے ہیں لیکن پھر پوچھتے ہیں کہ مزار پر جانا چاہیے یا نہیں؟ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں بھی تو حاضِری دی جاتی ہے وہاں بھی تو سب مزارات ہی ہیں۔ کعبہ شریف کی زیارت کرنے کا سب کا دِل کرتا ہے مگر جس کے صَدقے میں کعبہ، کعبہ بنا اس آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزار شریف تو مدینے میں ہے جو کعبے کا بھی کعبہ ہے۔ اب کعبے کی زیارت کی تو کوئی بات کرے لیکن کعبے کے کعبے یعنی رَوضۂ انور پر نہ جائے؟ ہم تو جائیں گے، عاشق تو خوابوں میں بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَوضہ دیکھتا ہے۔ گنبد شریف کے نظارے کرتا ہے۔

والدین کی قبور پر جانا اور اَولیا کے مَزارات پر...؟

جو لوگوں کو مَزارات پر حاضِری سے روکتا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کی قبر پر جانے سے کسی کو نہیں روکے گا۔ دُنیا بھر کو مَزاراتِ اَولیا سے منع کرتا ہو گا لیکن جب اس کی ماں مَرے گی تو خود اس کی قبر پر بیٹھا ہو گا، باپ مَرے گا تو اس کی قبر پر بیٹھا ہو گا۔ ماں کی قبر پر جاؤ باپ کی قبر پر جاؤ اور اللہ کے ولی کی قبر پر نہ جاؤ یہ کون سا فلسفہ ہے؟ اللہ کریم عقلِ سلیم عطا کرے۔ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ مدینہ، بغداد بغداد کرتے رہیں گے، اِدھر اُدھر گھومیں گے تو گھوم ہی جائیں گے اور پھر کہیں کے بھی نہیں رہیں گے لہٰذا ہر دَم دعوتِ اسلامی

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت نیت حاضِر نہ ہو تو؟

سُوال: جب ہم گھر سے چلے تو ہماری نیت نماز کی تھی لیکن جب مسجد میں پہنچ کر نماز شروع کرنے لگے تو اس وقت نیت یاد نہیں تھی۔ اب کیا گھر سے چلتے وقت کی نیت کفایت کرے گی؟

جواب: بہارِ شریعت، جلد 1 صفحہ 492 پر ہے: اَحْوَط (یعنی زیادہ اِحتیاط) یہ ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نیت حاضِر ہو۔ تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے دَرمیان کوئی اَمرِ اَجنبی مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ اُمور جو نماز سے غیر متعلق ہیں (یعنی نماز سے ان کا تعلق نہیں ہے) فاصِل نہ ہوں (یعنی بیچ میں یہ حائل نہ ہوں تو) نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضِر نہ ہو۔ اس سے کچھ پہلے یہ مسئلہ لکھا ہے: نیت کا اَدنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامّل یعنی بغیر سوچے فوراً بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہو گی۔

کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟

سُوال: کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟

جواب: جی ہاں! نَزع کی سختیاں تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَجر و ثواب کو مزید بڑھانے اور اُمَّت کی ڈھارس بندھانے کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئیں تھیں۔[1] نزع کی سختیوں پر مومن کو اَجر بھی ملتا ہے۔[2] حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عَبْدُ الْعَزِیْز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَزع کی سختیوں سے بچنے کی دُعا کہ مجھے نَزع کی سختیاں نہ ہوں نہیں مانگا کرتے تھے اس لیے کہ مجھے اس پر ثواب ملے گا۔[3] بہر حال نَزع کی سختیاں سب کے لیے ہیں۔ ہم تو کمزور ہیں اِس لیے ہم عافیت کے طلب گار ہیں کہ بس آسانی سے ہماری رُوح قبض ہو جائے۔ نَزع کے وقت آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوؤں میں گم ہو جائیں، محبوب کے جلوے سامنے ہوں اور کلمہ پڑھتے ہوئے رُوح نکلے تو پھر بھلے تلواریں چلتی رہیں۔

---

1. ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۱۱ ماخوذاً۔
2. ...... حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/۳۵۰، رقم: ۷۳۵۵ ماخوذاً۔
3. ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عمر بن عبد العزیز، ص ۳۰۴، حدیث: ۱۷۱۸۔

www.dawateislami.net

سکرات میں گر روئے محمد پر نظر ہو

ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے (وسائلِ بخشش)

”مَنی پلانٹ“ نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟

سُوال: ”مَنی پلانٹ“ نامی پودے کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر یہ چوری کر کے لگایا جائے تو یہ جلدی بڑا ہوتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: میں نے پہلی بار یہ سُنا ہے، ہو سکتا ہے شیطان نے یہ ٹوٹکا چلایا ہو کہ کسی کا چُرا کر لگاؤ تو جلدی بڑھے گا اور اگر خرید کر لگاؤ تو جلدی نہیں بڑھے گا۔ یاد رکھیے! چوری تو چوری ہے لہٰذا چوری نہ کی جائے اور بھلے نہ بڑھے مگر حق حلال کا پودا لگانا چاہیے۔ یہ کیسا مشہور ہے کہ آج میں نے پہلی بار سُنا ہے اور میرے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے بھی پہلی بار سُنا ہے تو یہ ”جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا“ کی طرح ہے۔

غَلَط پارکنگ کرنا بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا ہے

سُوال: اگر غَلَط جگہ پارکنگ کی اور لوگوں کو تکلیف ہوئی تو کیا یہ بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا کہلائے گا؟[1]

جواب: جی ہاں! اگر غلط جگہ پارکنگ کی اور لوگوں کو تکلیف ہوئی تو یہ بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا کہلائے گا۔ ہمارے یہاں پارکنگ کے بہت زیادہ مَسائل ہیں، اگرچہ غَلَط پارکنگ پر پابندی ہے لیکن غَلَط پارکنگ اسی صورت میں رُکے گی جبکہ اس کا نِعْمَ الْبَدَل موجود ہو، میں نے باہر ممالک میں دیکھا ہے کہ اگر کسی نے غَلَط پارکنگ کر لی تو پولیس والا آئے گا، ڈانٹے گا نہیں بلکہ سَلام کرے گا اور سَلام کے عِلاوہ کچھ بولے بغیر پرچہ کاٹ کر گاڑی میں رکھ دے گا اور چلا جائے گا۔ اب جب اُس نے پرچہ کاٹ دیا تو یہ Payment (یعنی رَقم ادا) کرنا پڑے گی آج نہیں تو سال بھر کے بعد جب لائسنس Renew (یعنی نیا) کروانے کے لیے جائیں گے تو چونکہ وہاں کمپیوٹرائز نظام ہوتا ہے اِس لیے Payment کرنا پڑے گی۔ اس سے

[1] ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والے پانچ سوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

خَلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے، اگرچہ ہمارے یہاں (یعنی اَحناف کے نزدیک) مالی جُرمانہ جائز نہیں ہے۔[1]

وہاں پارکنگ پلازے بنے ہوتے ہیں جن میں گاڑیاں رُکتی ہیں اور پارکنگ کرنے پر کچھ رَقم بھی لی جاتی ہے۔ پھر وہاں رات کا قانون الگ ہے اور دِن کا الگ۔ میں نے عرب اَمارات میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں رات کے وقت گاڑی کھڑی کر سکتے ہیں اور وہاں میں نے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں یہ دیکھا کہ اِفطار کے وقت جہاں چاہو گاڑی کھڑی کر دو مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ روڈ کے بیچ میں گاڑی کھڑی کر دو بلکہ No Parking والی جگہ پر گاڑی کھڑی کرنے دیتے ہیں تاکہ لوگ اِفطار کر لیں اور نمازِ مغرب پڑھ لیں مگر زیادہ وقت کے لیے کھڑی نہیں رکھ سکتے یہ سہولت فِکس وقت کے لیے ہوتی ہے۔

کیا آپ نے رَبِیْعُ الْاٰخِر شریف کا چاند دیکھا؟

سُوال: کیا آپ نے آج (یعنی ۱۴۴۰؁ سنِ ہجری کے) رَبِیْعُ الْاٰخِر کا چاند دیکھا ہے؟

جواب: مجھے ۲۹ کا چاند نظر نہیں آتا کیونکہ میری نظر اتنی تیز نہیں ہے مگر آج اللہ کی رَحمت سے غوثِ پاک کا صَدقہ مِل گیا اور مجھے چاند نظر آ گیا۔ ۲۹ کا چاند بہت باریک ہوتا ہے اِس لیے میں تَذَبْذُب میں تھا کہ کہیں چاند دیکھنے میں مجھے دھوکا تو نہیں ہوا کیونکہ مجھے ۲۹ کا چاند نظر آتا ہی نہیں ہے مگر اسلامی بھائی اس کی مووی بنا کر لے آئے۔

واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

سُوال: اِس شعر کا کیا مَطلب ہے؟

واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: "واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا" یعنی اے میرے مُرشِد! اے میرے غوثِ پاک! آپ کی بھی کیا شان ہے! کیا مقام ہے! اور کیا مَرتبہ ہے! آپ کا مَرتبہ بڑا اُونچا ہے۔ "اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا" یعنی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۶۶۶۔

www.dawateislami.net

اے میرے غوثِ پاک! آپ کا سرِ مُبارک نہیں بلکہ قدمِ مُبارک اُونچے اونچوں سے اعلیٰ ہے۔ یہاں "اونچے اُونچوں" سے مُراد اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم ہیں، اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُم مُراد نہیں ہیں۔ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کا بہت اعلیٰ مقام و مرتبہ ہے۔

غوثِ پاک کی کَرامت

سُوال: سُنا ہے کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ اپنی والدۂ ماجِدہ کے پیٹ میں ہی والدۂ ماجِدہ کی چھینک کا جواب دیتے تھے؟

جواب: جی ہاں۔ میرے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کی امی جان کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ اپنی امی جان کے پیٹ میں جواباً یَرْحَمُكِ الله کہتے۔[1] آج کل تو بڑے بڑوں کو یَرْحَمُكَ الله کہنا نہیں آتا ہو گا۔ چھینک کے جواب میں عورت کے لیے یَرْحَمُكِ الله اور مَرد کے لیے یَرْحَمُكَ الله کہیں گے۔ میرے مُرشد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ ماں کے پیٹ میں بھی مَسائل جانتے تھے کیونکہ آپ پیدائشی ولی تھے۔

ہماری حالت یہ ہے کہ ہمیں چھینک آنے پر کیا کرنا ہے اور چھینک کا جواب سُن کر کیا کرنا ہے کچھ بھی پتا نہیں ہوتا اور ہماری غالب اَکثریت چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہتی حالانکہ یہ سُنَّت ہے بلکہ چھینک آنے پر اللہ کی حمد کرنے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کو تفسیر خَزائنُ العِرفان میں طَحطاوِی کے حوالے سے سُنَّتِ مُؤکدہ لکھا ہے۔[2] تجربہ ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہنے کی عادت پکی ہو جاتی ہے اگر انہیں بار بار بولو تب بھی وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہتے۔ چھینک کا جواب دینا اتنی آواز سے کہ چھینکنے والا سُن لے واجِب ہے اگر کوئی نہیں دے گا تو گناہ گار ہو گا۔[3] مگر لوگ جواب نہیں دیتے اور نہ ہی اُنہیں اس کے بارے میں پتا ہوتا ہے۔ میرے مُرشِد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کو ماں کے پیٹ میں بھی چھینک کے جواب کا پتا تھا حالانکہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ پر یہ واجِب بھی نہیں تھا کہ نابالغ پر واجِب نہیں ہوتا، نابالغ ہی کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ تو ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے، یہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کی کَرامت تھی اور

---

1. الحقائق فی الحدائق، ص۱۳۹ ماخوذاً۔
2. تفسیر خزائن العرفان، پ۱، الفاتحہ، تحت الآیۃ:۱، ص۳۔
3. ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۳ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی طرف سے یہ بتانا تھا کہ آنے والا کوئی عام شخص نہیں بلکہ وَلیوں کا سردار ہے۔ بہر حال جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور جو مسلمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سُنے تو اس پر ”یَرْحَمُكَ الله“ کہنا واجِب ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے

حمد بیان کرنے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا نہایت ہی جامع ہے اور اِس کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یعنی اَفضل دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا ہے۔[1] بہتر یہ ہے کہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً ”یَرْحَمُكَ الله یعنی الله تجھ پر رحم فرمائے“ کہے اور یہ اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا سُن لے فقط دِل میں یَرْحَمُكَ الله کہنا کافی نہیں ہے۔[2] جواب سُن کر چھینکنے والا ”یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مَغْفِرَت فرمائے۔“ یا ”یَھْدِیْکُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال دُرست کرے“ کہے۔[3] اور یہ کہنا اس کے لیے مُسْتَحَب یعنی ثواب کا کام ہے۔[4] اگر نہیں کہے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ اگر ان دو دُعاؤں میں سے کوئی بھی ایک دُعا کہہ لے گا تو مُسْتَحَب ادا ہو جائے گا۔

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ برائے بالِغان کا فیضان

سُوال: یہ اتنی ساری دُعائیں کہاں سے سیکھی جائیں؟

جواب: اگر عاشقانِ رَسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ الله یہ دُعائیں سیکھ جائیں گے۔ اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ برائے بالِغان جو عموماً ہمارے یہاں رات میں لگائے جاتے ہیں جن کا دَورانیہ تقریباً 63 مِنَٹ کا ہوتا ہے، اُمّید ہے کہ ان میں بھی یہ دُعائیں سکھائی جاتی ہوں گی اور ان کے ساتھ ساتھ دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جاتا ہے، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ برائے بالِغان میں شرکت کریں گے تو اِنْ شَآءَ الله یہ دُعائیں سیکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

---

1. ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة، ۵/۲۴۸، حدیث: ۳۳۹۴۔
2. ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۸۳-۶۸۴ ماخوذاً۔
3. فتاوی ھندیه، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام... الخ، ۵/۳۲۶۔
4. ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۲۰۔

www.dawateislami.net

تاجر بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کریں

تاجروں کو بھی اپنے اپنے علاقوں کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بَرائے بالِغان میں شرکت کرنی چاہیے اور یہ اپنی دُکانوں پر بھی 63 منٹ کے لیے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بَرائے بالِغان کا اِہتمام کر سکتے ہیں۔ سیٹھ کو چاہیے کہ وہ اپنے مُلازِمِین کو بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بَرائے بالِغان میں شرکت کی اِجازت دے کیونکہ جس مُلازِم کا وقت کا اِجارہ ہے وہ اِجارہ وقت کے دَوران اَپنی مَرضی سے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بَرائے بالِغان میں نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر سیٹھ اِجازت دے تو پڑھ سکتا ہے۔ اگر دوسرا مُلازِم کہے کہ تم مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھ لو تمہارے حِصّے کا کام میں سنبھال لوں گا تب بھی اس کا پڑھنا جائز نہیں ہو گا۔ ہاں اگر سیٹھ نے ایک مُلازِم سے کہا کہ تم دوسرے مُلازِم کو کہہ دو کہ میں تمہارے حِصّے کا کام سنبھال لوں گا تو اب اگر مُلازِمِین خوش دِلی کے ساتھ باری باری ایسا کرتے ہوں تو کوئی مُضایقہ نہیں۔

حضور غوثِ پاک کی وِلادت کب ہوئی؟

سُوال: حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادتِ مُبارکہ کب ہوئی؟

جواب: میرے مُرشد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دِن صُبحِ صادق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے اور اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہِل رہے تھے اور زبان پر "اللہ، اللہ" جاری تھا۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادت چونکہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں ہوئی اِس لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے پہلے دِن سے ہی روزہ رکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سحری سے لے کر اِفطار تک یعنی صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ چنانچہ سَیِّدُنا غَوْثُ الثَّقَلَیْن، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادر پیدا ہوا تو رَمضان شریف میں دِن بھر دُودھ نہ پیتا تھا۔[2]

غوثِ اعظم مُتَّقِی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمضان میں

---

1 ...... الحقائق فی الحدائق، ۱۳۹۔

2 ...... بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته رضی الله عنه، ص ۱۷۲۔

www.dawateislami.net

نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم

سُوال: نکاح پڑھانے پر اُجرت لینا کیسا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: نکاح پڑھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔[1]

اَندازے سے بَریانی بیچنا کیسا؟

سُوال: بَریانی کی پلیٹ تول کے بجائے اَندازے سے بیچنا کیسا ہے؟

جواب: ہمارے یہاں عُرف یہ ہے کہ بَریانی کی ایک پلیٹ بھر کر دے دیتے ہیں اور یہ نہیں بولتے کہ ہم اتنے وزن کی دیں گے، البتہ اگر ٹھیلوں پر وزن کے اِعتبار سے بَریانی بکتی ہو تو بیچنے والے اَندازے سے نہیں دے سکتے۔ مثلاً اگر یہ طے ہے کہ وزن کے اِعتبار سے فروخت ہوتی ہے اور پھر آپ ریڑھی پر گئے اور کہا: 100 گرام یا 250 گرام بَریانی دے دو تو اب اگر ریڑھی والا اَندازے سے بھر کر دے رہا ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) عموماً یہی ہوتا ہے کہ پلیٹ کے حِساب سے بَریانی بکتی ہے مگر لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ پلیٹ میں کتنی بَریانی آتی ہے البتہ انہیں ریٹ کا پتا ہوتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) پلیٹ میں بھی چالاکی ہوتی ہے وہ یہ کہ میں نے کسی دور میں دیکھا تھا کہ چائے کے کپ کے ساتھ جو پلیٹ ہوتی ہے اُسے بَریانی کی پلیٹ کے اندر اُلٹی کر کے رکھتے ہیں اور پھر اس پر بَریانی ڈالتے ہیں اور اس کو جماتے ہیں جس کے باعث بندہ سمجھتا ہے کہ بَریانی سے پلیٹ بھری ہوئی ہے اور جب یہ کھاتا ہے تو نیچے سے پلیٹ نکلتی ہے۔ اب ہو سکتا ہے اَنداز بدل گیا ہو مگر پہلے یہ اَنداز تھا۔ اِس صورت میں جیسے ہم کو پتا ہوتا تھا کہ اندر سے پلیٹ نکلے گی اِسی طرح اگر گاہک کو بھی پتا ہے کہ پلیٹ نکلے گی اور دینے والے کو بھی پتا ہے تو جائز ہے اور اگر گاہک کو پتا نہیں ہے اور اس کو بیچنے والے نے بَریانی کی پلیٹ دِکھائی کہ دیکھو تمہیں اتنی ساری بَریانی ملے گی تو یہ دھوکا ہو گا لہٰذا بیچنے والوں کو چاہیے کہ گاہکوں کو بتا دیں کہ خوبصورتی لانے کے لیے بَریانی کی پلیٹ کے اندر چائے کی پلیٹ رکھی ہوئی ہے۔ پہلے اِس طرح ہوتا میں نے دیکھا تھا اب

---

[1] ..... فتاویٰ امجدیہ، ۳/ ۲۷۹۔

www.dawateislami.net

شاید ایسا نہ ہوتا ہو گا کیونکہ New Generation (یعنی نئی نسل) کو اس کے بارے میں پتا ہی نہیں ہے۔

سفرِ بغداد کا تذکرہ

سُوال: آپ نے کب اور کتنی بار بغداد شریف حاضری دی؟ نیز اپنے سفر بغداد کا تذکرہ بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے دو بار سفر بغداد کی سَعادت مُیَسَّر آئی۔ بغداد شریف کے ساتھ ساتھ کربلا شریف، نَجف اَشرف، کوفہ اور ایک تاریخی مقام بعقوبہ میں بھی حاضری ہوئی۔ پھر قومِ لوط پر جہاں عذاب نازل ہوا تھا عبرت کے لیے ہم وہ جگہ بھی دیکھنے گئے تھے، یہ جگہ عراق شریف میں ہے قومِ لوط کے ٹوٹے پھوٹے آثار تھے اور ایک جگہ نَمرود کا بہت بڑا بُت بنا ہوا تھا جس کے بارے میں ہمیں سیر کروانے اور زیارتیں کروانے کے لیے لے جانے والوں نے بتایا تھا۔ حقیقت میں یہ زیارت گاہیں نہیں بلکہ عبرت گاہیں تھیں۔ یہ بہت پُرانی باتیں ہیں اس لیے صحیح طرح یاد بھی نہیں ہے۔ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ وہاں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے آدمی جلدی جلدی گزر جائے۔[1]

کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہو گا؟

سُوال: آج کل سردی کا موسم ہے تو کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہو گا؟

جواب: جہنم میں ”زَمْہَرِیْر“ نامی ایک طبقہ ہے جس میں ٹھنڈک کا عذاب ہے۔ اس میں اتنی شدید ٹھنڈک ہو گی کہ جب کافر کو اس میں ڈالا جائے گا تو ٹھنڈک سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔[2] اب خُدا جانے کہ وہاں کتنی سخت ٹھنڈک ہو گی یہاں تو ہم برف باریاں سنتے رہتے ہیں اور سردی میں بندے گُھوم پھر رہے ہوتے ہیں تو یہ ٹھنڈک کم ہے اَصل ٹھنڈک ”زَمْہَرِیْر“ کی ہو گی جو واقعی اِیذا دینے والی ٹھنڈک ہو گی اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ

---

1 ...... شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، ثم غزوة تبوک، ۸۵/۴۔

2 ...... عمل اليوم والليلة، باب ما يقول اذا كان يوم شديد الحر او شديد البرد، ص ۱۳۶، حديث: ۳۰۷۔

رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآنِ پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت

سُوال: کیا غوثِ پاک کا مُرید ہونا قرآنِ پاک سے ثابت ہے؟

جواب: وَسیلہ تلاش کرنا قرآنِ پاک سے ثابت ہے جیسا کہ پارہ 6 سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 35 میں اِرشادِ رَبُّ الْعِبَاد ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔" اِس آیتِ مُبارکہ کو عُلَمائے حق نے کسی کو پیر بنانے کی دَلیل بنایا ہے۔ ظاہر ہے پیر خُدا یا نبی نہیں ہوتا بلکہ جس کو ہم پیر بناتے ہیں وہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچانے والا ایک وسیلہ اور ذَریعہ ہوتا ہے تو اِن معنوں پر قرآن سے ثابت ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مختلف مواقع پر بیعتیں لی ہیں جیسے بیعتِ رِضوان یہ بہت مشہور بیعت ہے، جو تھوڑی بہت معلومات رکھتا ہے اِسے بیعتِ رِضوان کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ اِسی طرح بعض مواقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی سے اِس بات پر بیعت لی کہ وہ کسی سے سُوال نہیں کریں گے۔[1] اور کسی سے یوں بیعت لی کہ دُنیا سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کی بیعتوں کا ذِکر اَحادیثِ مُبارکہ میں موجود ہے۔

زمانۂ قدیم سے بیعت کا سِلسِلہ جاری ہے

بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے بیعت کا سِلسِلہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے، یہاں تک کہ ہمارے مُرشد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مشہور بزرگ ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بزرگی کا اِنکار شاید کوئی بھی نہیں کرے گا مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بھی پیر صاحب تھے جن کا نام حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو سعید مُبارک مَخْزُومِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ہے۔[2] غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بہت سے خُلَفا تھے، جن میں حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بن ہیتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سب سے پہلے خلیفہ تھے، ان کے عِلاوہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بہت سے خُلَفا تھے، پھر اِن خُلَفا کے بھی آگے خُلَفا تھے تو یوں آج تک قادری سِلسِلہ چلا آرہا ہے۔ غوثِ پاک

1 ...... جن صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے سُوال نہ کرنے کی بیعت لی گئی تھی ان میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی تھے۔

(ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب کراھیة المسألة، ۲/ ۱۶۹، حدیث: ۱۶۴۲ ماخوذاً)

2 ...... تذکرۂ مشائخ قادریہ، ص۹۶۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے آگے چلیں تو شیخ ابُوسعید مُبارک مَخْزُوْمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیر تھے، پھر آگے ان کے بھی پیر صاحب تھے، یہاں تک کہ مشہور بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا شیخ مَعروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حضرتِ سَیِّدُنا سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مَشائخ سے اِس طرح سِلسلہ چلتا چلتا حضرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک پہنچتا ہے اور پھر ان کے پیر صاحب حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں اور پھر ان کے والدِ محترم مولا مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم ان کے پیر ہیں اور پھر مولا مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ تھے تو یہ سلسلے کی صورت میں کڑی سے کڑی ملی ہوئی ہے، اِس کا اِنکار بزرگوں نے نہیں کیا اب بھی اُمَّت کی غالِب بلکہ اَغلب اور اَکثریت اس چیز کو مانتی ہے۔

عرب دُنیا میں پیری مُریدی

سُوال: کیا عرب میں بھی پیری مُریدی ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عرب دُنیا میں بھی پیری مُریدی کافی ہے۔ آپ مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا چلے جائیں وہاں بھی آپ کو مَشائخ ملیں گے۔ اگر آپ کو نہ بھی ملیں مگر مجھے پتا ہے کہ وہاں بزرگوں کے سلسلے ہیں۔ سَیِّدی قُطبِ مدینہ (حضرتِ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کون تھے؟ یہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے رہنے والے ہی تو تھے اور یہ بہت بڑے پیر صاحب تھے، میرے جیسے ہزاروں لاکھوں ان کے غُلام اور ان کے قدموں کی خاک ہیں تو یوں دُنیا بھر میں مَشائخ کے سلسلے موجود ہیں۔ آپ انڈونیشیا، سوڈان، مِصر، شام، اُردن اور یمن شریف جہاں چلے جائیں ہر جگہ آپ کو یہ پیری مُریدی ملے گی مگر ظاہر ہے کہ جہاں بہترین کوٹھی یا بنگلہ ہو وہاں واش روم تو ہوتا ہی ہے تو اِس طرح بعض واش روم چھاپ لوگ بھی ہوتے ہیں جو سِلسِلوں سے متعلق بے تکی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کریم سب کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟

سُوال: فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟

www.dawateislami.net

جواب: فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا خالص کُفر ہے۔[1] یہ کہنے والا مُرتد ہو جائے گا اور اس کا ایمان چلا جائے گا اگر شادی شُدہ ہے تو نکاح بھی ٹوٹ جائے گا، اب وہ توبہ کر کے اِیمان لائے اور نئے سرے سے نکاح کرے۔

کیا فرشتوں میں رَسُول ہوتے ہیں؟

سُوال: کیا فرشتوں میں رَسُول بھی ہوتے ہیں؟[2]

جواب: جی ہاں! فرشتوں میں بھی رَسُول ہوتے ہیں جن میں حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین، حضرتِ سَیِّدُنا میکائیل، حضرتِ سَیِّدُنا اِسرافیل اور حضرتِ سَیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام رَسُول ہیں۔[3] یہ چاروں دِیگر مَلائکہ سے افضل ہیں حتّٰی کہ حاملانِ عرش کی فضیلت بھی ان کے بعد ہے۔[4] البتہ فرشتوں میں رَسُول ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللہ ان میں اِیمان کے مَسائل ہوتے ہیں یا ان کو اِیمان کی دعوت دینی پڑتی ہے یا گناہوں سے روکنا پڑتا ہے بلکہ فرشتے مَعْصُوم ہوتے ہیں۔

گیارھویں شریف کب سے مَنائی جارہی ہے؟

سُوال: سب سے پہلے گیارھویں شریف کس نے مَنائی اور اِس کا اِہتمام کرنے سے کیا فَوائد حاصِل ہوتے ہیں؟

(سوشل میڈیا کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: ہم نے جب سے آنکھ کھولی ہے گیارھویں، بارھویں اور خواجہ صاحب کی چھٹی کا تذکرہ سُنا ہے۔ اِس کا مَطلب یہ ہوا کہ یہ سِلسِلہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے کا چلا آ رہا ہے۔ پہلے کی بڑی بوڑھی عورتوں کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے عقیدت کا یہ عالَم تھا کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ جا بیٹا تو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حوالے۔ اب نہ جانے اِس طرح کے جملے بولے جاتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ پہلے کے لوگوں کے دِلوں میں زیادہ عقیدت تھی۔ اب بہت سے شر پسند عناصر پیدا ہو گئے

---

1 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱۱۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... المحرر الوجیز، پ ۲۲، فاطر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۸۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۳۵۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہیں جو طرح طرح کی باتیں کر کے لوگوں کے ذہنوں میں وَسوسے ڈالتے ہیں۔ گزشتہ دور میں ایسے لوگ نہیں تھے تو لوگ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہت مانتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبت کرتے اور دھوم دھام سے آپ کی گیارھویں شریف کا اِہتمام کیا کرتے تھے۔ ایک دور تھا کہ ہم لوگ بھی ہر ماہ گیارھویں شریف مَناتے اور گھروں میں گیارھویں شریف کی نیاز ہوتی تھی۔ اب بھی مجھے چاند کی گیارھویں تاریخ یاد آجاتی ہے تو میں گیارھویں شریف کی نیاز کا اِہتمام کرلیتا ہوں۔

یاد رکھیے! گیارھویں شریف مَنانا ثواب کا کام ہے اگر ہم اللہ پاک کی رضا کے لیے گیارھویں شریف کے موقع پر اِیصالِ ثواب کریں گے تو محروم نہیں رہیں گے۔ جیسے ہم اگر اپنے سے چھوٹے کو کچھ تحفہ دیں تو وہ بھی ہمیں اپنی حیثیت کے مُطابق کچھ نہ کچھ دے گا یوں ہی اگر ہم کسی بڑے کو کوئی تحفہ پیش کریں گے تو وہ بھی اپنی حیثیت کے مُطابق دے گا۔ اِسی طرح جب ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوئی تحفہ دیں گے تو وہ ہمیں کیوں کر محروم فرمائیں گے کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سب بڑوں سے بڑے اور ولیوں کے سردار ہیں۔

گیارھویں شریف کی نیت سے عَطِیّات میں رَقم ملانا کیسا؟

سُوال: کیا مَدَنی عَطِیّات بکس میں گیارھویں شریف کی نیت سے رَقم ڈال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مَدَنی عَطِیّات میں گیارھویں شریف یعنی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے رَقم ڈال سکتے ہیں بلکہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے رَقم ڈالیں گے تو ثواب بڑھ جائے گا۔ البتہ اِس میں زکوٰۃ کی رَقم نہیں ڈال سکتے۔

عَطِیّات بکس میں کتنی رَقم ڈالی جائے؟

سُوال: مَدَنی عَطِیّات بکس میں کتنے پیسے ڈالنے چاہئیں؟

جواب: اگر کوئی بغیر لائسنس کے اسکوٹر چلائے اور اسے روک لیا جائے تو اب اس سے کتنے پیسے وُصول کیے جائیں گے؟ پہلے تو 50 یا 100 روپے ہوتے تھے اب شاید 500 یا 1000 ہوں مگر یہ ذہن میں رہے کہ رِشوت دینا حرام ہے۔[1] یہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۸/ ۴۶۹۔

www.dawateislami.net

میں نے صِرف ایک مثال دی ہے اللہ کرے اسکوٹر روکنے پر بھی آپ کو کچھ رَقم نہ دینا پڑے۔ لائسنس لازمی ہے بغیر لائسنس کے گاڑی چلانا جائز نہیں کیونکہ اِس میں خود کو ذِلّت پر پیش کرنا ہے۔[1] بہر حال جتنی رَقم اس چھوٹی سی غَلَطی پر لی جاتی ہے کم از کم اتنی ہی رَقم روزانہ عَطِیّات بکس میں ڈال دی جائے اگر روزانہ مشکل ہو تو حسبِ توفیق رَقم ڈالتے رہیں۔ چاہیں تو ہر پیر شریف کو کچھ نہ کچھ رَقم ڈالیں کہ پیر شریف میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یومِ وِلادت ہے۔[2] اور حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا بھی یومِ وِلادت ہے۔[3]

روزی میں بَرَکت کا نسخہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ رَبِیْعُ الْاٰخِر ۱۴۴۰ سنِ ہجری کے Title Page (یعنی سرورق) پر لکھا ہے: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (یعنی Sale) کا ایک فیصد یعنی One Precent جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رَقم سے کم از کم دو فیصد یعنی Two precent نکالے اور ماہانہ گیارھویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ اُس کی روزی میں بَرَکت ہو گی۔ پھر بریکٹ میں لکھا ہے کہ اگر گھر میں نیاز کرنے میں رکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رَقم خرچ کر دیجیے۔[4]

تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

سُوال: تاجِر اپنے Customer (یعنی گاہک) کو Oil (یعنی تیل) دے اور کچھ آئل زمین پر گر کر ضائع ہو جائے تو یہ آئل جس میں کچھ ضائع بھی ہو چکا ہے دینا گناہ تو نہیں؟

جواب: اگر تاجر کے اپنے ہاتھ سے Oil (یعنی تیل) گِرا اور Customer (یعنی گاہک) سے طے شُدہ مقدار میں کمی آگئی تو یہ کمی تاجِر ہی کو پوری کرنی ہو گی مثلاً 100 گرام دینا طے ہوا اور دیتے وقت تاجِر کے ہاتھ سے 10 گرام گِر کر 90 گرام رہ

1 ...... کسی ایسے امر کا اِرتکاب جو قانوناً ناجائز ہو، اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۱۹۲)

2 ...... مسلم، کتاب الصیام، استحباب صیام ثلاثۃ...الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۴۷۔

3 ...... الحقائق فی الحدائق، ۱۳۹ ماخوذاً۔

4 ...... یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا ہی قول ہے جو ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شائع ہوا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

گیا تو یہ کمی تاجِر ہی پوری کرے گا۔ اگر گاہک کے قبضہ کرنے کے بعد اس کے ہاتھ سے گر جائے چاہے سارا ہی کیوں نہ گِرے یہ سب گاہک کا آئل گِرنا کہلائے گا تاجِر کا نہیں۔ اب اگر جان بوجھ کر اپنی کوتاہی سے آئل گرایا چاہے تاجِر نے گِرایا ہو یا گاہک نے گِرانے والا گناہ گار ہو گا۔ اگر خود بخود ہاتھ سے پھسل کر گر گیا تو کوئی بھی گناہ گار نہیں ہو گا۔

ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: ناپاک کپڑوں کو صابن سے دھویا تو کیا وہ پاک ہو جائیں گے؟

جواب: ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کے لیے صابن شرط نہیں ہے۔ کپڑے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، جیسے گاڑھی نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ الگ ہے اور جو نجاست نظر نہیں آتی مثلاً پیشاب سوکھ جائے تو نظر نہیں آتا بعض اوقات اس کا دَھبا بھی نہیں نظر آتا اسے گاڑھی نجاست نہیں کہا جاتا ایسی نجاست کو دھونے کا طریقہ جُدا ہے۔ کپڑے پاک کرنے کے چند آسان طریقے پیشِ خدمت ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر کپڑے پیشاب زدہ ہو جائیں تو انہیں پانی کے نل کے نیچے رکھ کر ان پر اتنا پانی بہائیں کہ غالِب گمان ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا، اب یہ کپڑے اور ہاتھ وغیرہ سب پاک ہو گئے۔ **دوسرا** طریقہ یہ ہے کہ نجاست والا کپڑا برتن میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈالنا شروع کریں اور کپڑے کو لکڑی یا ہاتھ سے ڈبوئے رکھیں حتّٰی کہ پانی اس بَرتن سے چھلک کر ایک یا دو ہاتھ یعنی آدھے یا ڈیڑھ گز تک بہہ جائے اب یہ کپڑا، بَرتن اور جو کچھ پانی میں ہے سب پاک ہو جائے گا جبکہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو (اور اس کا ظنِّ غالِب بھی ہو جائے)۔ اگر اب بھی نجاست باقی ہے اور اس کا اثر نظر آرہا ہے تو یہ کپڑا پاک نہیں ہو گا لہٰذا پہلے اس کو (زائل کر کے کپڑا) پاک کر لیں تا کہ اس نجاست کا دَھبا ختم ہو جائے پھر اس کپڑے کو بَرتن میں ڈال کر بیان کردہ طریقے کے مُطابق پاک کریں۔ لیکن اِس دَوران خیال رکھیں کہ آپ کے کپڑے محفوظ رہیں اور کوئی بھی ناپاک چھینٹ ان پر نہ آئے۔

کپڑے صِرف میلے ہوں پھر وَسوسہ آئے کہ نجانے یہ پاک ہیں یا ناپاک تو اِس طرح کے وساوس پر ہر گز کان نہ دَھریں کیونکہ میل جتنا بھی ہو پاک ہوتا ہے، اس کی کالک کو ناپاک نہیں کہیں گے۔ اگر کالک ہی ناپاک ہوتی تو کوئلہ یا کالا

www.dawateislami.net

عمامہ اور کالے کپڑے کبھی بھی پاک نہ ہوتے حالانکہ یہ سب چیزیں پاک ہیں۔ صرف کالا رنگ ہونا ناپاکی کی دَلیل نہیں۔ کپڑوں کو پاک کرنے کے حوالے سے مزید معلومات کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا شائع کردہ رِسالہ ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مَع نجاستوں کا بیان“ حاصِل کرکے اس کا مُطالعہ کیجیے۔

نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نمازِ عصر کے بعد قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! نمازِ عصر کے بعد تلاوت کر سکتے ہیں۔ البتہ سورج ڈوبنے سے 20 مِنَٹ پہلے، سورج نکلنے کے 20 مِنَٹ بعد اور نِصفُ النَّہار شَرعی سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک یہ تین اَوقات مکروہ ہیں۔ اگرچہ ان تین اَوقات میں تلاوتِ قرآنِ کریم کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ان میں دِیگر اَذکار یا دُرُود شریف پڑھا جائے۔ مگر کوئی ان تین اوقات میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔[1]

جنات کے اَحکام جاننے والے عالِمِ دِین

سُوال: اِنسانوں کی مَیِّت کو دَفنایا جاتا ہے جنات کی مَیِّت کے ساتھ کیا مُعاملہ ہوتا ہے؟

جواب: ایک سانپ کی حِکایت ملتی ہے کہ قافلے والوں نے سفید سانپ کو تڑپتا دیکھا (جب وہ مَر گیا تو) اسے لپیٹ کر دفنا دیا، تو کچھ آوازیں آئیں جن میں شکریہ ادا کیا گیا اور بتایا کہ یہ ایک صحابی جن تھے جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوئے۔[2] بہرحال اب جنات کی تدفین وغیرہ سے متعلق کیا اَحکام ہیں اِس عنوان پر کوئی کتاب دیکھی نہیں جس میں جنات کے مَسائل لکھے ہوں۔ اگر کوئی کتاب ہوئی بھی تو جنوں میں ہی ہو گی جس سے یہ جنات ہی پڑھ سکتے ہوں گے ہم کو یہ نظر نہیں آئے گی۔ ہاں! ایسے مفتی ہوئے ہیں جو جنات کے مَسائل بھی جانتے تھے جیسے حضرتِ سَیِّدُنا امام (اَبو حفص عمر بن محمد) نسفی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ”مُفْتِیْ ثَقَلَیْن“ تھے یعنی جنات اور اِنسان دونوں ہی ان سے فتویٰ لیتے اور مَسائل دَریافت کرتے تھے۔[3]

---

1. دُرِّمختار مع رَدالمحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/۴۴ ماخوذاً۔
2. دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل السابع عشر...الخ، ذکر اخبار الجن...الخ، ص ۲۱۴، حدیث: ۲۵۷ ماخوذاً۔
3. الفوائد البھیۃ، حرف العین، عمر بن محمد النسفی، ص ۱۹۴۔

www.dawateislami.net

یقیناً حضرتِ سَیِّدُنا امام نسفی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اتنے بڑے عالِم ہوں گے کہ انہیں جنات کے مَسائل کا بھی علم ہو گا۔ فی زمانہ ایسے عالِم صاحب کا ہمیں نہیں معلوم جو جنات کو بھی مَسائل بتا سکتے ہوں۔

قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟

سُوال: قبلے کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھنے اور سونے کا کیا حکم ہے؟ نیز جگہ کی تنگی کی وجہ سے ایسا کرنا کیسا؟

جواب: منع ہے کہ یہ خلافِ اَدب اور مکروہِ تنزیہی ہے لہٰذا بچنا چاہیے۔[1]

بیماری بسا اوقات مومن کیلئے رَحمت ہوا کرتی ہے

سُوال: کسی کی صحت خراب ہو جائے تو اُسے یہ کہنا کیسا ہے کہ یہ تمہارے گناہوں میں پڑنے کا انجام ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا خود کون سا مَعْصُوم ہے یا اس کے پاس کون سا آلہ ہے جس کے ذَریعے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ بیماری گناہوں میں پڑنے کی وجہ سے آئی ہے۔ یہ بات کوئی طے نہیں کر سکتا کہ اِس پر آنے والی بیماری گناہوں کی سزا ہے۔ بلکہ اِس طرح کسی سے بات کرنا ہی اس کی دِل آزاری کا باعث ہو سکتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیماری بہت مشہور ہے حالانکہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو مَعْصُوم ہیں۔ نیز بخار میرے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں بھی سَلام کے لیے حاضِر ہوا ہے۔[2] کیا مَعَاذَ الله یہ گناہوں کی سزا تھی یا پھر دَرَجات کی بلندی مقصود تھی یا کہیں کہ بخار کو یہ شَرف ملنا تھا کہ یہ قیامت تک ناز کرے کہ میں وہ ہوں جس نے نبیِّ پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو نہ صِرف سَلام عرض کیا بلکہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں رہا اور بدن مُبارَک کے خوب بوسے لیے ہیں لہٰذا کسی کو اِس طرح کہنا کہ اس کی بیماری کی وجہ گناہوں میں پڑنا ہے دُرُست نہیں۔ یاد رکھیے! بیماری اللہ پاک کی رَحمت ہے اور اس کے فَوائد میں سے ہے کہ اِنسان کو نیکیاں ملتیں اور گناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں۔[3]

❶ ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، ۲/۵۱۶۔

❷ ...... بخاری، کتاب المرضی، باب قول المریض ... الخ، ۴/۱۱، حدیث: ۵۶۶۷ ماخوذاً۔

❸ ...... مستدرک، کتاب الجنائز، باب ما من یصیب المومن ... الخ، ۱/۶۶۸، حدیث: ۱۳۲۶۔

www.dawateislami.net

قضا نمازوں کی اَدائیگی کے مَسائل

سُوال: کیا عشا کے فرض اور وتر کی قضا الگ الگ کی جا سکتی ہے ؟

جواب: جیسے صبح عشا کے فرض پڑھے اور شام کو وتر پڑھ لیے اِس طرح اَدائیگی ہو تو جائے گی لیکن کوشش یہی ہونی چاہیے کہ قضا نماز جلد از جلد ادا کر لی جائے۔ ہاں! اگر کوئی صَاحبِ تَرتیب ہے تو اس کو اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز پڑھنا ہو گی۔(1) جیسے اگر کسی کی نمازِ عشا قضا ہو گئی اور اس پر چھ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہیں تو اس پر فرض ہے کہ یہ فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے قضا نمازیں ادا کر لے اگر یہ قضا پڑھنے سے پہلے فجر پڑھے گا تو فجر نہیں ہو گی۔ البتہ فجر کا وقت اتنا تنگ رہ گیا کہ اگر قضا پڑھنے کھڑا ہو گا وقت نکل جائے گا تو فجر ہی پڑھے کہ اس صورت میں فجر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس کی فجر ادا ہو جائے گی۔(2) مگر وہ قضائیں اب بھی ذِمّے پر باقی رہیں گی۔ اگر کسی کی چھ نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہیں یعنی چھٹی نماز کا وقت بھی نکل چکا ہے تو یہ اب صاحبِ تَرتیب نہ رہا اب اس کے لیے اِجازت ہے چاہے اس وقت کی نماز پہلے پڑھ لے یا زندگی کی کوئی قضا نماز پہلے پڑھ لے۔(3) جن پر کئی نمازیں قضا ہیں وہ Confused نہ ہوں کہ ہماری کوئی نماز ہوتی ہی نہیں ایسا نہیں ہے اگر وہ صاحبِ تَرتیب نہیں ہیں تو اپنی وقتی نمازوں کے ساتھ ساتھ قضا بھی پڑھتے رہیں کہ ان قضا نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے لٰہذا کھانے پینے اور روز گار کمانے کے عِلاوہ جو وقت بچے اس میں تمام نمازیں پڑھ لیں۔

دَارُ الْاِفْتَا سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟

سُوال: بہت سارے مَسائل ایسے ہوتے ہیں جن میں دَارُ الْاِفْتَا اہلسنَّت سے رُجوع نہیں کیا جاتا بلکہ آج کل تو یہ ذہن بن گیا ہے کہ چلو یار سب کر رہے ہیں تو صحیح ہی ہو گا۔ اِس حوالے سے یہ اِرشاد فرما دیجیے کہ ہمارا یہ ذہن کیسے بنے کہ ہمیں کچھ نہیں آتا، ہم ہر بات میں مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے راہ نمائی لیں اور قدم قدم پر اِس بات کی فِکر کریں کہ جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں اِس حوالے سے ہمارے اِسلام اور شریعت کا کیا حکم ہے ؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۷۰۳، حصہ: ۴ ماخوذاً۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۷۰۳، حصہ: ۴ ماخوذاً۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۷۰۵، حصہ: ۴ ماخوذاً۔

جواب: نگرانِ شُوریٰ (مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری) نے اچھی توجہ دِلائی ہے کہ "دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت سے رُجوع کرنا چاہیے" اِس جملے میں ہو سکتا ہے بہت سے لوگ لفظ "رُجوع" کا مَطلب نہ سمجھتے ہوں، خُصُوصاً بیرون ممالک کے اسلامی بھائیوں کی اُردو بالکل ہی کمزور ہوتی ہے۔ وہ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے کچھ نہ کچھ سمجھنے لگے ہیں باقی یا تو مقامی زبان بولتے ہیں یا انگریزی بولتے ہیں اُردو کم لوگ بولتے ہیں بلکہ اب تو پاکستان میں بھی یہ حال ہوتا جارہا ہے کہ لوگ اُردو کے کئی اَلفاظ نہیں سمجھتے۔ بہر حال "رُجوع" کا مَطلب یہ ہے کہ دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت سے معلومات کر لیجیے یا دَرپیش مسئلہ دَریافت کر لیجیے۔ رہی یہ بات کہ دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟ تو اِس حوالے سے عرض ہے کہ اپنے مَسائل کے حَل کے لیے دَارُالْاِفْتَا اہلسنّت سے رُجوع کرنے کا ذہن بنانا ہی پڑے گا۔ جیسے جب کسی کی گاڑی خراب ہو جائے تو وہ اس کے مکینک سے رابطہ کرتا ہے، اس کے پاس اپنی گاڑی لے جاتا ہے اور معلومات کرتا ہے کہ یہ کس طرح صحیح ہو گی؟ نیز اگر کوئی بیمار ہو جائے تو وہ اپنے طور پر علاج نہیں کرتا بلکہ ڈاکٹر سے رُجوع کرتا ہے کیونکہ اس کا پہلے سے ذہن بنا ہوا ہوتا ہے کہ بیماری میں ڈاکٹر سے رُجوع کرنا ہے، اب یہ ہی میری مدد کرے گا۔ اگرچہ معمولی بیماری جیسے نزلہ یا سر دَرد وغیرہ ہو تو بعض لوگ اس کا علاج کر لیتے ہیں۔ اِسی طرح کسی کی کوئی چیز مثلاً موٹر سائیکل وغیرہ چوری ہو جائے یا شناختی کارڈ گم ہو جائے تو وہ پولیس سے رابطہ کرتا ہے صِرف خود ڈھونڈنا شروع نہیں کر دیتا۔ یوں ہی کپڑے سِلوانے ہوں تو دَرزی سے رابطہ کیا جاتا ہے کہ وہ سلائی کر کے دے گا تو ہم کپڑے پہنیں گے۔ اب اپنا یہی طرزِ عمل ذہن میں رکھتے ہوئے سوچا جائے کہ اگر جنَّت میں جانا اور جہنم سے خود کو بچانا ہے تو اِس حوالے سے ہماری راہ نمائی کون کرے گا؟ ظاہر ہے عُلَمائے کِرام و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام ہی بتائیں گے کہ آپ اس مسئلے میں یہ کریں گے تو جنّت ہے یا فُلاں طریقہ اِختیار کریں گے تو جنَّت ہے۔

ہر وقت عالِمِ دِین سے مسئلہ پوچھنے کی ضَرورت رہتی ہے

اب بھی اگر عُلَمائے کِرام و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے راہ نمائی لینے کا ذہن نہ بنے تو پھر ذرا غور کیجیے! کیا دِینی مُعاملات کی اہمیت ایسی کم ہو گئی کہ ان کے ماہرین بغیر پیسے لیے مُفت مَسائل بتاتے ہیں اِس کے باوجود ہم ان سے رابطہ کر

www.dawateislami.net

کے مَسائل نہیں پوچھتے حالانکہ سارے کام ان کے ماہرین اور Specialist کے پاس جاکر رَقم خرچ کرکے کرواتے ہیں بلکہ ڈاکٹروں کو تو مٹھیاں بھر بھر کے پیسے ادا کرتے ہیں۔ یاد رَکھیے! اگر ہم دُنیوی اُمُور کے ماہرین کے پاس نہ جائیں تو ہمارا تھوڑا بہت نقصان ہو گا لیکن اگر ہم اپنے شَرعی مُعاملات میں دِینی ماہرین سے رابطہ نہ کریں تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے حتّٰی کہ اِیمان بھی بَرباد ہو سکتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ بھی مُقدَّر ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اگر ہمیں جنَّت میں جانا اور جہنم سے خود کو بچانا ہے تو ہمیں اپنا یہ ذہن بنانا پڑے گا کہ ہمارا عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرمان کا مفہوم ہے: اِنسان کو ہر آن ہر لمحہ عالِمِ دِین سے مسئلہ پوچھنے کی ضَرورت رہتی ہے۔[1] بلکہ عوام خود کہتے ہیں کہ بعض مَسائل بال سے بھی باریک ہوتے ہیں اِس کے باوجود یہ بے چارے بال سے باریک مَسائل حَل کرنے کے لیے خود ہی بیٹھ جاتے اور کچھ کا کچھ کر ڈالتے ہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو گی؟

سُوال: اگر میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ میوزک والے آلات عموماً جیب میں ہوتے نہیں ہیں۔ اگر ان آلات سے کسی کی مُراد موبائل فون ہے تو یہ تقریباً سبھی کی جیب میں ہوتا ہے۔ موبائل میں اگرچہ میوزک ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ جو دعوتِ اسلامی والے بلکہ جو بھی نیک لوگ ہیں وہ میوزک نہیں سنتے۔ بہر حال میوزک کا سُننا اور چیز ہے اور اس کے آلات کا جیب میں ہونا اور چیز ہے۔

ٹوٹے ہوئے بَرتنوں میں کھانا کیسا؟

سُوال: ٹوٹے ہوئے بَرتنوں میں کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ٹوٹے ہوئے بَرتن میں کھانا پینا ناجائز و گناہ نہیں ہے، البتہ جس طرف سے برتن ٹوٹا ہوا ہے یا دراڑ پڑی ہے تو

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۰۵-۲۰۶ ماخوذاً۔

اس طرف سے پینا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے[1] لہٰذا اِس سے بچنا چاہیے۔ ہاں! اگر دوسری جگہ سے پیا جس طرف دراڑ نہیں تو پھر یہ مکروہ نہیں ہے۔

کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟

سُوال: کیا تین جمعہ چھوڑنے والا کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: تین جمعہ چھوڑنے والا کافر نہیں ہو جاتا۔ البتہ یہ وَعید آئی ہے کہ جان بوجھ کر تین جمعہ چھوڑنے والے کے دِل پر مہر لگ جاتی ہے۔[2]

یومِ قفلِ مدینہ کا تعارُف

سُوال: یومِ قفلِ مدینہ کیا ہے، کچھ راہ نمائی کر دیجیے؟

جواب: ہر اسلامی مہینے کی پہلی پیر شریف کو ہم یومِ قفلِ مدینہ مَناتے ہیں۔ گناہوں بھری بات چیت سے تو ہر وقت ہی بچنا ہے لیکن اس دِن فضول بات چیت سے بچنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ فضول بات اگرچہ گناہ نہیں ہے لیکن قیامت کے دِن فضول باتوں کا حِساب دینا پڑے گا اور جس سے حِساب ہوا اس کی بس شامت آئی۔ قیامت کے روز حِساب دینا بہت مشکل کام ہے لہٰذا جتنا ہو سکے فضول باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔ ضَرورت کی بات اگرچہ قفلِ مدینہ کے مُنافی نہیں لیکن اگر ممکن ہو تو اسے بھی لکھ کر کرے یا اِشارے سے کام چلا لے۔

رِسالہ "خاموش شہزادہ" پڑھنا یا سننا

یومِ قفلِ مدینہ میں ایک بار رِسالہ "خاموش شہزادہ" بھی پڑھنا ہوتا ہے۔ زہے نصیب ہر ایک یومِ قفلِ مدینہ اِس طرح مَنائے کہ یہ رِسالہ پڑھ یا سُن لے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ سے یہ رِسالہ پڑھا یا سُنا جا سکتا ہے۔ چاہیں تو یہ رِسالہ تھوڑا تھوڑا کر کے کئی قسطوں میں پڑھ لیں یا چاہیں تو بولتا رِسالہ کی آڈیو سُن لیں۔ اِجتماعی طور پر بھی سُنا جا سکتا ہے لیکن اِس میں توجہ اور یکسوئی ہونا کچھ مشکل ہے۔

---

[1] ..... سبل السلام شرح بلوغ المرام، کتاب النکاح، باب الولیمۃ، ۳/ ۲۵۳، تحت الحدیث: ۱۰۸۲۔

[2] ..... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجمعۃ، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۱۰۵۲۔

www.dawateislami.net

لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کب کی جائے؟

لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو وہاں کی جائے جہاں سامنے والا بھی اپنے ذہن کا ہو۔ اگر عام آدمی سے اِس طرح گفتگو کریں گے تو پھر لڑائی ہو سکتی ہے اور لڑائی سے بچنا ضَروری ہے۔ اگر ماں باپ اِشارے نہیں سمجھتے تو آپ ان کو اِشارے سمجھنے پر مجبور نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا ماں باپ کی اِیذا کا باعث ہو سکتا ہے جس سے بچنا لازمی ہے۔

مَدَنی مَرکز آنے والے وقت یہیں گزاریں

سُوال: دوسرے شہروں یا علاقوں سے عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی آنے والوں میں سے بعض بازاروں اور مارکیٹوں کی زینت بنتے ہیں تو انہیں کیسے سمجھایا جائے؟[1]

جواب: گلیوں، بازاروں میں گھومنے والوں کے متعلق سُن کر مجھے مزا نہیں آتا، ایسوں سے دِل بھی ناراض ہوتا ہے۔ بازاروں میں رکھا بھی کیا ہے؟ اب یہاں اللہ کا دِین سیکھنے کے لیے آئے ہیں تو وہ بازار میں نہیں ملے گا، یہیں مسجد میں ہی سیکھنے کو ملے گا لہٰذا اپنا وقت عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں ہی گزاریں۔

اگر جنازے کو کندھا نہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟

سُوال: اگر کوئی جنازے کو کندھا نہ دے بلکہ پیچھے ساتھ ساتھ چلتا رہے تو کیا اُسے بھی ثواب ملے گا اور گناہ مُعاف ہوں گے؟

جواب: جو کندھا دینے کے فضائل ہیں وہ تو ظاہر ہے اسے حاصِل نہیں ہوں گے البتہ اگر جنازے میں ساتھ جائے گا، تدفین میں حصّہ لے گا اور یہ کام شریعت کے مُطابق کیے تو اس پر اِنْ شَآءَ اللہ ثواب پائے گا۔

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟

سُوال: کیا روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھانا سنّت ہے؟

جواب: روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھانا سُنَّت نہیں مُباح ہے۔[2] اگر کوئی اچھی نیت سے کرے گا تو ثواب پائے گا۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ٦٦٩ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سادگی اپنائیے

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

حضرت علّامہ ابنُ الحاج رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولِ پاک صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لباس کے بارے میں تکلف نہ فرماتے بلکہ جو آسانی سے مُیَسَّر ہوتا اُسے ہی پہن لیتے۔(المدخل، 1/ 112) ایک بار چٹائی پر آرام فرمانے کے سبب حضورِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسم مُبارک پر چٹائی کا اثر ظاہر ہو گیا تھا۔(ترمذی، 4/ 167، حدیث: 2384) یوں سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں سادگی کا پہلو نُمایاں ہے۔

تِری سادگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے لباس، کھانے پینے اور رہن سہن میں سادگی اپنانی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوششیں کر رہی ہے اور مذہبی طبقے کو سادہ لباس میں ہونا چاہئے کیونکہ لوگ جب کسی مذہبی شخص کو شوخ لباس میں دیکھتے ہیں تو مَعْیُوب سمجھتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں کہ دیکھو! مولانا ہو کر کیسے بھڑکیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے! طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے والوں کو چاہئے کہ سادہ لباس اپنالیں، سادہ لباس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو باوجودِ قدرت اچھے کپڑے پہننا تواضع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔(ابوداؤد، 4/ 326، حدیث: 4778) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی سے پہلے بھی میرا لباس سادہ تھا اور میں دعوتِ اسلامی بھی سادگی کے ساتھ لے کر چلا، اللہ کی رحمت سے کبھی ٹیپ ٹاپ کا سلسلہ بھی نہیں ہوا مگر جب سے دعوتِ اسلامی میں مختلف رنگوں کے عمامے اور لباس رائج ہوئے ہیں تو ایک تعداد نے عمامے اُتار کر اپنے آپ کو سنّت سے محروم کر لیا ہے کہ عمامہ شریف باندھنے کی پابندی ہٹ گئی ہے، جبکہ عمامہ شریف باندھنے کی پہلے بھی کوئی سخت تاکید نہیں تھی صرف ترغیب تھی کہ عمامہ شریف باندھنا سنّت ہے، وہ اب بھی سنّت ہے اور آئندہ بھی سنّت ہی رہے گا۔ اسی طرح لباس میں افضل رنگ سفید ہے، لیکن مخصوص لباس کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے میں جھجکنے والوں کو قریب لانے کی حکمتِ عملی کی وجہ سے تنظیمی طور پر ہلکے (Light) رنگین کپڑے جو علما و مشائخ اور مُہَذَّب لوگ پہنتے ہیں استعمال کرنے کی اجازت ملی تو بعضوں نے اسے فیشن کا شوق پورا کرنے کے لئے استعمال کیا اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے، ایک سے ایک چمکیلے، بھڑکیلے اور شوخ رنگ پہننے شروع کر دیئے جن کی بہارِ شریعت میں مذمّت موجود ہے، یوں مجھے اذیّت و صدمہ پہنچایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں سادگی پسند کرتا ہوں اور دعوتِ اسلامی میں سادگی اپنانے والوں کی کمی نہیں، اے عاشقانِ رسول! آپ بھی سادگی اپنا لیجئے اور مدنی چینل، گھر، دفتر، بازار اور دینی و دنیاوی محافل وغیرہ سب جگہ سادگی ہی سادگی ہو، اس سادگی کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی میں اضافہ ہو گا اور نیکی کی دعوت کا کام مزید بڑھے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔ مدنی التجا: لباس کے حوالے سے آپ کسی اسلامی بھائی پر سختی یا طنز نہ کریں اور نہ ہی اس کی غیبتوں میں پڑیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے رویّے کی وجہ سے وہ دعوتِ اسلامی سے ہی دور ہو جائے بلکہ اسے نرمی کے ساتھ حکمتِ عملی سے میری یہ تحریر پڑھا دیجئے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شعبان المعظم 1440/ اپریل 2019)

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟ (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 بار دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر 100 مَرتبہ رَحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (2)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟

سُوال: اُلٹی جوتی کا رُخ قبلے کی طرف ہو تو کیا اسے سیدھا نہ کرنا گناہ ہے؟

جواب: اگر جان بوجھ کر اُلٹی جوتی رکھ دی تب بھی گناہ نہیں ہے البتہ اگر اُلٹی جوتی دیکھ کر سیدھی نہ کی جائے تو اس کے سبب تنگدستی آتی ہے۔ لہٰذا اگر اُلٹی جوتی نظر آئے تو سیدھی کر دی جائے اگرچہ قبلہ رُخ ہو یا نہ ہو۔

"اللہ دیکھ رہا ہے" یہ تصوُّر کیسے قائم ہو؟

سُوال: "اللہ دیکھ رہا ہے" یہ خیال مضبوط کیسے ہو تاکہ گناہوں سے بچا جاسکے؟

جواب: قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَاللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ﴾ (پ۳، اٰل عمران: ۱۵) ترجَمۂ کنزالایمان:

---

1 ...... یہ رِسالہ ۸ رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۰ھ بمطابق 15 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجمِ اوسط، من اسمہ محمد، ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵۔

www.dawateislami.net

"اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ عقیدہ تو ہر مسلمان کا ہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ اگر کسی کا یہ عقیدہ نہ ہو تو وہ کافر ہو جائے گا۔ مسلمان تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسی جگہ بھی ہے جہاں میں (اللہ پاک سے) چُھپ سکتا ہوں۔ اب اس سوچ کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا ہے تاکہ گناہوں سے بچا جاسکے۔ ظاہر ہے کہ جس کے ذہن میں یہ ہو کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر وہ گناہ کیسے کر سکتا ہے؟

امام صاحب کالحاظ و مُرَوَّت

اِس بات کو یوں سمجھئے کہ پہلے لوگ جب مسجد کے امام صاحب کو آتا دیکھتے تھے تو سگریٹ چُھپا لیتے تھے، پہلے حیا بہت تھی۔ اب امام صاحب کے سامنے سلگاتے ہوں تو تَعَجُّب نہیں ہے۔ بہر حال امام کا کچھ لحاظ مُرَوَّت لوگ رکھتے ہیں، اگر امام صاحب آرہے ہیں تو لوگ کم از کم انہیں سَلام کرتے ہیں۔ اگر گالی گلوچ کر رہے تھے تو سنبھل جاتے ہیں کہ کہیں امام صاحب نہ سُن لیں۔

اُستاد، شخصیات اور والدین کالحاظ و مُرَوَّت

یوں ہی بعض چیزیں بندہ ماں باپ یا اُستاد سے حیا کی وجہ سے چُھپاتا ہے کہ میرے فُلاں عیب کا میرے باپ کو پتا نہ چل جائے۔ اُستاد کو فُلاں بات پتا نہ چل جائے۔ فُلاں مجھے اِس حالت میں دیکھ نہ لے۔ جب دُنیا میں ہمارا یہ نِظام بنا ہوا ہے کہ اگر کوئی بڑی شخصیت ہمیں دیکھ رہی ہو تو ہم اِحتیاط کرتے ہیں، گفتگو بھی ہماری نَرم ہو جاتی ہے، بعض اوقات نگاہیں بھی جُھک جاتی ہیں اور بہت کچھ ہو جاتا ہے۔ تو جو ساری شخصیات، سارے اَنبیا اور ہمارے میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی خُدا ہے وہ دیکھ رہا ہے اور یقینی طور پر دیکھ رہا ہے اور ہمارا اِیمان بھی ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ جب اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو ہم پھر بھی گناہ کریں یا بد نگاہی کریں؟ وہ چیز دیکھیں جس کو اللہ پاک نے دیکھنے سے منع فرمایا ہے، شریعت نے جس کو حرام قرار دیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

بد نگاہی سے خود کو بچانے کا نسخہ

سُوال: بد نگاہی سے خود کو بچانے کے لیے کیا تَصَوُّر قائم کیا جائے؟

www.dawateislami.net

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں کسی نے عرض کی: نگاہوں کی حفاظت (یعنی آنکھوں کے قفلِ مدینہ) کا مجھے کوئی نسخہ بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: جہاں تمہارا نظر ڈالنے کا اِرادہ ہو تو وہاں دیکھنے سے پہلے تم یہ غور کر لیا کرو کہ کوئی اور دیکھنے والا تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔[1] یہاں دیکھنے والے سے مُراد اللہ پاک کی ذات ہے۔ مطلب یہ کہ ہم کسی کو دیکھنے کا اِرادہ کریں۔ اب دیکھ پائیں یا کسی آڑ، حجاب، نظر کی کمزوری یا اندھیرے وغیرہ کی وجہ سے نہ دیکھ پائیں مگر ہمارے اِس دیکھنے کے اِرادے سے پہلے ہمارا ربّ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ بس یہ سوچ ذہن میں راسخ کرنی ہے کہ میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے کہ میں کیا دیکھنے لگا ہوں؟ اب اگر اسے دیکھنا ثواب ہے تو بندہ اس چیز کو دیکھ لے اگر اسے دیکھنا گناہ ہے تو ہرگز نہ دیکھے۔

فضول نظری کا بھی حساب ہے

اگر اس چیز کا دیکھنا نہ ثواب ہے نہ گناہ، تب بھی مُناسب یہی ہے کہ نہ دیکھے کیونکہ وہ فضول نظر جس سے ہم لوگ بچ نہیں پا رہے، اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں، نظارے کر رہے ہیں جس میں نہ کوئی دِین کا فائدہ ہے اور نہ دُنیا کا تو اس فضول نظری کا بھی حِساب ہے۔[2] اور ظاہر ہے کہ آخرت کا حِساب کوئی نہیں دے سکتا۔

چُھپ کر گناہ کرنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات بندہ چُھپ کر گناہ کرتا ہے، اس سے کیسے بچا جائے؟

جواب: جب بھی مَعَاذَ اللہ چُھپ کر گناہ کرنے کا ذہن بنے تو بندہ فوراً توجہ اس طرف لے جائے کہ میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے لہٰذا اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر ماں باپ، امام صاحب، خطیب صاحب بلکہ کوئی عام آدمی بھی دیکھے تو بندہ بہت سے گناہ نہیں کرتا۔ بعض اوقات یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی کو پتا چل گیا تو پولیس کیس ہو جائے گا، میری رُسوائی ہو جائے گی، مجھے ماریں گے یا بُرا بھلا کہیں گے تو یوں وہ گناہ سے باز رہتا ہے۔ تو جب مخلوق کے ڈر سے بندہ گناہوں سے بچتا ہے تو ربّ سے بھی ڈرنا چاہیے اِس لیے کہ بندہ ہزار پَردوں میں چُھپ بھی جائے مگر وہ پھر بھی دیکھ رہا ہے۔ میرے آقا

---

1. کیمیائے سعادت، رکن چہارم منجیات، اصل ششم در محاسبہ ومراقبہ، مقام اول در مشارطت، ۲/۸۸۶۔
2. احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المقام الاول...الخ، ۵/۱۲۶۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش)

یعنی ہم نے لوگوں سے چُھپ کر گناہ تو کرلیا، کسی کو کانوں کان خبر نہیں پہنچی لیکن جس پَروردگار کا گناہ کیا ہے وہ تو خبر دار ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ اب قبر میں، قیامت کے دِن ہمارا کیا ہو گا؟ وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے؟ قبر میں کیا ہونا ہے؟ بہت سارے گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دُنیا میں بھی مل جاتی ہے اور آخرت کی سزا بھی باقی رہتی ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ گناہوں کے سبب قیامت کے روز سزائیں ملیں یا جہنم میں ڈال دیا گیا تو کیا بنے گا؟

”اللہ دیکھ رہا ہے“ نمایاں جگہ لکھ لیجیے

کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہ ذہن بنانے کے لیے گھر میں ایسی جگہ جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے جَلی (یعنی موٹے حروف) سے لکھ کر لگا دیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے اِس مضمون کا اسٹیکر بھی چھاپا ہے چاہیں تو وہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جب بار بار اس تحریر پر نظر پڑتی رہے گی تو اپنا بھی ذہن بن جائے گا کہ مجھے گناہ کرنا ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

کیا امام حسن بصری صحابی ہیں؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چھوڑا ہوا پانی پیا ہے تو کیا ہم ان کو صحابی کہہ سکتے ہیں؟ (بصرہ میں حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مزار شریف میں حاضر ایک عاشقِ رَسُول کا سُوال)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مولا مشکل کُشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے خلیفہ اور تابعی تھے۔[1] حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چھوڑا ہوا پانی پینے کا میں نے پہلی بار سُنا ہے اور یہ ممکن ہے کہ مولا مشکل کُشا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس وہ پانی تَبَرُّکًا موجود ہو اور انہوں نے کچھ عطا کیا ہو البتہ میں نے ایسی کوئی رِوایت پڑھی نہیں

1 ...... مراۃ المناجیح، حالاتِ صحابہ وتابعین، ۸/ ۱۹۔

www.dawateislami.net

ہے۔لب لگے ہوئے پانی کو جُوٹھا پانی کہتے ہیں لیکن جُوٹھا پانی تو ہمارا تمہارا ہو گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو جس پانی کو مُشَرَّف فرما دیں تو اس پانی کی بات ہی کچھ اور ہے۔ بہر حال جس پانی کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُشَرَّف کیا ہو اس میں سے کچھ بچ گیا تو اسے پینے والا صحابی نہیں بن جائے گا لہٰذا اگر ثابت ہو بھی جائے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے وہ مُبارَک پانی پیا ہے تب بھی وہ صحابی نہیں کہلائیں گے بلکہ وہ تابعی ہیں۔ تابعی وہ ہوتے ہیں جنہوں نے کسی صحابی کی صحبت پائی ہو۔[1]

امام حسن بصری کی پیدائش

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ مُبارَک میں پیدا ہو چکے تھے۔[2] مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے انہیں خلافت دی ہے۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی والدہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے یہاں کام کرتی تھیں، جب یہ کام کے لیے جاتی تھیں تو ان کو ساتھ لے جاتی تھیں۔ حجرہ میں جب یہ روتے تھے تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا انہیں بہلایا کرتی تھیں۔[3]

مَدَنی قافلہ کی مَخْصُوص اِصطلاح

سُوال: بغداد یا کسی دوسرے مُقَدَّس مقام پر زیارات کے لیے جانے والے قافلے کو مَدَنی قافلہ کہہ سکتے ہیں؟[4]

جواب: ہر قافلے کو مَدَنی قافلہ بول دیا جاتا ہے حالانکہ مَدَنی قافلہ ہماری اِصطلاح ہے اور مَدَنی قافلے کا ایک مَخْصُوص جَدوَل ہے لہٰذا جو جَدوَل کے مُطابق ہو اُسے ہی مَدَنی قافلہ کہا جائے گا۔ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی

1 ...... اِصطلاح میں تابعی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملا ہو اور ایمان پر ہی اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔ (قواعد الفقہ، التاء، ص ۲۱۷)

2 ...... مراٰۃ المناجیح، حالاتِ صحابہ و تابعین، ۸/ ۱۹۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، حالاتِ صحابہ و تابعین، ۸/ ۱۹۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

میں بھی ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رَسُول دوسرے شہروں سے آتے ہیں، یہ بھی اِصطلاح کے مُطابق مَدَنی قافلہ نہیں کہلائے گا کیونکہ یہ جتنے بھی آئے ہوتے ہیں جب تک مَرضی ہوتی ہے مَدَنی مذاکرے میں بیٹھیں گے، پھر اپنے آپ کو فریش کرنے کے لیے کسی کونے میں جاکر سو جائیں گے اور صبح کو گھومنے نکل جائیں گے حالانکہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جب یہ کہہ کر آئے ہوتے ہیں کہ ہم تین دن کے لیے بابُ المدینہ فیضانِ مدینہ جارہے ہیں تو انہیں سارا وقت مدنی مذاکرہ اور دِیگر سِلسِلوں میں بھرپور شرکت کرکے گزارنا چاہیے۔ یہ دُرُست بات نہیں کہ گھر میں فیضانِ مدینہ جانے کا بول کر آئیں لیکن یہاں گُھومنے پھرنے اور سمندر کی سیر کرنے چلے جائیں۔ اگر بالفرض گھر میں فیضانِ مدینہ جانے کا بول کرنہ بھی آئیں تب بھی اللہ پاک کے گھر میں ہی رہیں کہ یہاں جو بَرَکتیں ملیں گی وہ تفریح گاہوں پر نہیں ملیں گی۔ تفریح گاہوں میں تو گناہوں بھرا ماحول ہوتا ہے، بدنگاہی سے کیسے بچ پائیں گے؟ وہاں بے پردہ عورتیں اور نہ جانے کیا کیا ہوتا ہے؟ اب یہاں آئے ہیں تو یہیں پڑے رہیں کہ پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا۔

اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پُھول

سُوال: مسجد کے اَدب واِحترام کے متعلق کچھ مَدَنی پُھول عطا فرما دیجیے۔

جواب: مسجد کے اِحترام کا جب لحاظ رکھیں گے تو ثواب ملے گا لحاظ نہیں رکھیں گے تو بعض صورتوں میں گناہوں کی صورتیں ہوں گی لہٰذا اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پُھول پیشِ خدمت ہیں: (۱) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔[1] ہاں! ضَرورتاً مسکرانے میں حَرَج نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ پاک اُس کے 40 بَرَس کے نیک اَعمال اکارت (یعنی بَرباد) فرما دے۔[2] (۲) مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں گھر میں بھی پڑھی جانے والی نماز مکروہ ہے۔[3] اور ایسی حالت میں نیز کپڑوں یا بدن سے پسینا یا کسی بھی طرح کی

1 ...... فردوس الاخبار، باب الضاد، ۲/ ۴۱، حدیث: ۳۷۰۶۔

2 ...... غمز العیون البصائر مع الاشباہ والنظائر، الفن الثالث، القول فی احکام المسجد، ۳/ ۱۹۰– فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۱۱۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

بدبو آنے کی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔[1] منہ برابر صاف کرنا ضروری ہے۔لوگ توجہ نہیں کرتے مگر مُنہ میں بدبو آرہی ہوتی ہے حالانکہ مُنہ میں بدبو آرہی ہو اور کسی نے اِعتکاف شروع کر دیا(تو اسے مُنہ کی بدبو دور کرنے کا حکم ہے۔اگر بدبو دور نہ ہوتو) اسے اعتکاف توڑ کر جانا ہو گا، مسجد میں وہ ٹھہر نہیں سکتا۔اِس لیے کہ مُنہ میں بدبو والے سے فرشتوں اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے ملاقات میں اِس کا تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ بعضوں کے مُنہ سے ایسی تیز بدبو آرہی ہوتی ہے کہ سانس روکنا پڑتا ہے۔(۳) مسجد میں رِیح (یعنی گیس) خارج کرنا منع ہے۔[2] (۴) ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اس کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے۔اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔[3] بچّے کو دَم کروانے کیلئے چاہے "پَیمپَر" لگا ہو تب بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اِجازت نہیں۔ مسجد میں ایسے بچوں کو پَیمپَر باندھ کر بھی لانا گناہ ہے جن کے بارے میں غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔(۵) فرشِ مسجد پر گرے پڑے بالوں کے گُچھے اور تنکے وغیرہ اُٹھا کر ڈالنے کے لیے ہو سکے تو اپنی جیب میں شاپر رکھ لیجیے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا اللہ پاک اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔[4] (۶) پسینے اور مُنہ کی رال وغیرہ سے مسجد کے فرش یا دَری یا کارپیٹ کو بچانے کے لیے اپنی ذاتی چادر وغیرہ پر ہی سوئیں، نیز اِستنجا خانے کے لیے اصل مالِک کی اِجازت کے بغیر کسی کی چپل مَت پہنئے اور اس کے سُوال سے بھی بچیے۔(۷) مسجد میں اگر خَس یعنی معمولی سا تنکا یا ذَرّہ بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اِس قدر تکلیف پہنچتی ہے جیسے اِنسان کو اپنی آنکھ میں معمولی ذَرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔[5] (۸) اَعضائے وُضو سے وُضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا ناجائز اور گناہ ہے۔[6] (۹) مسجد کی دَریوں کے دھاگے اور چٹائیوں کے

---

1. اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس کے بدن میں بدبو ہو کہ اس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً مَعَاذَ اللّٰہ گندہ دہن یا گندہ بغل یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندھک ملی ہو اسے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔(فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۷۲)
2. ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام المسجد۔۔۔الخ، ۲/ ۵۱۷۔
3. ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام المسجد۔۔۔الخ، ۲/ ۵۱۸۔
4. ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب تطهير المساجد وتطييبها، ۱/ ۴۹۱، حدیث: ۷۵۷۔
5. جذبُ القلوب، ص ۲۲۲۔
6. بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۲۴، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

تنکے نوچنے سے پرہیز کیجیے۔ خُصوصاً کسی کے گھر یا کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تو بھی ہر جگہ اِس بات کا خیال رکھیے۔ (۱۰) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔[1] (۱۱) مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے اور چادر یا رومال سے فرش اِس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو۔ (۱۲) اتنی بلند آواز سے تلاوت، نعت اور اِعلان وغیرہ کی تَرکیب کرنا کہ جس سے کسی نمازی کو پریشانی ہو یا سوتے کو ایذا پہنچے گناہ ہے۔[2]

مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد میں نعرے لگانے کی اِجازت ہے؟[3]

جواب: مسجد میں نعرے لگانے اور مائیک اِستعمال کرنے میں سخت اِحتیاط کی حاجت ہے۔ مسجد میں نعرہ لگانا جائز ہے مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابھی فرض نماز ہوئی یا سنتیں وغیرہ پڑھ کر فاتحہ ہو رہی ہوتی ہے لوگ نعرے لگانا شروع کر دیتے ہیں یا مائیک پر تلاوت اور نعت شروع ہو جاتی ہے حالانکہ ابھی کئی لوگ سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اِس میں اِحتیاط کرنی چاہیے۔ عام مَساجد میں اِس طرح ہوتا رہتا ہے لیکن عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں پوری کوشش ہوتی ہے کہ ایسا نہ ہو، پھر بھی ممکن ہے کہ کبھی بھول جانے یا توجہ نہ ہونے کے سبب ایسا ہو جاتا ہو گا بہرحال اِحتیاط ہی کرنی چاہیے۔ بعضوں کا ذہن ہوتا ہے کہ سب چلتا ہے لیکن یہ تو مَرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کیا کیا چلتا ہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنی چلانے کے بجائے بس وہی چلانے کی توفیق عطا فرمائے جس کو شریعت میں چلانا جائز ہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنَّت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟

سُوال: جنَّت کی سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟

جواب: جنَّت میں سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کا دِیدار ہے۔[4] اِنْ شَآءَ اللہ جنَّت میں جائیں گے اور دِیدار کریں

---

1 ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۱۸۔

2 فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۳۸۳ ماخوذاً۔

3 یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

4 مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین...الخ، ص ۹۵، حدیث: ۴۴۹۔

www.dawateislami.net

گے۔ اللہ کریم ہم سب کو نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟

سُوال: جنتی آپس میں کس طرح ملیں گے؟

جواب: جنتی بے شک ایک دوسرے سے ملیں گے۔ ان کے پاس سواریاں ہوں گی، جب کسی سے ملنا چاہیں گے تو وہ سواری اُڑا کر لے جائے گی۔[1] اللہ پاک کی رَحمت سے نہ سواری میں خوف ہو گا کہ گر پڑے گی، چوٹ آئے گی، نہ ہل کر ڈرائے گی کیونکہ جنَّت میں نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر، نہ کوئی تکلیف ہے نہ بیماری، نہ کھانسی ہے نہ نزلہ اور نہ ہی کوئی ایسی ٹھنڈ۔ وہاں تو رَحمت ہی رَحمت ہے آسانی ہی آسانی اور سہولت ہی سہولت ہے۔ جنَّت میں وہ وہ چیزیں اور نعمتیں ہیں جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کاش! اس پیاری پیاری جنَّت کو پانے کے لیے ہم سب نیکیاں کرنے والے، گناہوں سے بچنے والے اور نمازوں کے پکے پابند ہو جائیں۔ کڑکڑاتی سردی میں بھی لاکھ شیطان سُستی دِلائے لیکن ہم شیطان کو دھکا مار کر نمازیں پڑھنے والے بن جائیں۔

کیا جنَّت میں عِلم میں اِضافہ ہو گا؟

سُوال: کیا جنَّت میں عِلم میں بھی اِضافہ ہو گا؟

جواب: جی ہاں! عِلم بے شک اللہ پاک کی نعمت ہے لہٰذا جنَّت میں بھی عِلم میں اِضافہ ہو گا۔

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

سُوال: اِس شعر کا خُلاصہ بیان فرما دیجیے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک کان ایسے انمول ہیں کہ اللہ پاک کی رَحمت سے جہاں نزدیک کا سُن

---

[1] کتاب العظمة، ذکر الجنات وصفتها ص٢١٨-٢١٩، حدیث: ٦١٢ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

لیتے ہیں وہاں دُور سے بھی سُن لیتے ہیں۔ ”لعل“ ایک بہت ہی قیمتی ہیرے کو کہتے ہیں۔ اِس مصرعے میں ”کان“ سے غالباً وہ ”کان“ مُراد ہے جو زمین کھود کر حاصِل کی جاتی ہے جس میں سے خزانہ اور ہیرے جواہر حاصِل ہوتے ہیں، اب مطلب یہ ہوا کہ اس ”کان“ سے عظمت وکَرامت والے لعل یعنی موتی حاصِل ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ پاک نے میرے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مُعْجِزَہ عطا فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دور و نزدیک سے سُن لیا کرتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دور و نزدیک سے سُننا ثابت بھی ہے۔ فی زمانہ ہم بھی سائنسی آلات کے ذَریعے دُور نزدیک کی باتیں سُن لیا کرتے ہیں اگر اس وقت (مَدَنی مذاکرے میں) میرے پاس مائیک نہ ہوتا تو عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بیٹھے اسلامی بھائی بھی مجھے سُن نہ پاتے، مگر مائیک کے ذَریعے میری آواز دور دور تک پہنچ رہی ہے نیز اس وقت مَدَنی چینل پر ہزاروں کلو میٹر دور مختلف شہروں بلکہ مختلف ممالک میں بھی سائنسی آلات کے ذَریعے لوگ مجھے سُن رہے ہیں۔

روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے پاور فل ہے

آج کل فون پر بھی دور دراز کی آواز فوراً سُنی جاسکتی ہے گفتگو بھی بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے، یہ سائنسی کنکشن اتنا پاور فل ہو گیا ہے کہ دُنیا سمٹ گئی ہم جہاں چاہیں بآسانی رابطہ کر سکتے ہیں۔ یقیناً روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے کروڑوں دَرجے پاور فل ہے۔ اِس سائنسی کنکشن میں بعض اوقات Error آجاتے ہیں یا یہ نو کنکشن یا ویک سگنل کا اِشارہ دے دیتا ہے مگر روحانی کنکشن میں یہ سب چیزیں نہیں ہوتیں اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دور کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو اس میں وہ کون سی بات ہے جو سمجھ نہیں آتی؟

تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی

قرآنِ کریم میں حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے: آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چیونٹی کی آواز کو سُن لیا کہ وہ دِیگر چیونٹیوں سے کہہ رہی تھی کہ اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ کہ سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کا لشکر آرہا ہے کہیں وہ بے خبری میں تمہیں کُچل نہ دے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

www.dawateislami.net

چیونٹی کی یہ بات سُن کر مسکرائے۔[1] یہ قرآنِ کریم کی آیت میں بیان ہوا اس کی تفسیر میں ہے کہ وہ چیونٹی اس وقت تین میل دور یہ باتیں کر رہی تھی۔[2] ذرا غور کیجیے! اگر چیونٹی ہمارے کان پر بھی چڑھ جائے تو ہم اس کی وہ پست و باریک آواز نہیں سُن سکتے لیکن حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس آواز کو تین میل دور سے سُن لیا تو جب سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اتنی دور سے یہ آواز سُن سکتے ہیں تو میرے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم گناہ گاروں کی آواز دور سے کیوں نہیں سُن سکتے؟

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے (حدائقِ بخشش)

آسمان کے چرچرانے کی آواز کا سننا

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) آسمان کے فرشتوں کے بارے میں فرمایا کہ آسمان پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتہ نہ ہو جب آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے، اس کے چرچرانے کی آواز بھی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سماعت فرمائی ہے۔[3]

ہر چیز اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہے

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) چرچرانے کی مثال یہ ہے جیسے بعض اوقات دَروازہ کھولتے بند کرتے ہیں تو آواز آتی ہے اس کے ساتھ لگے ہوئے لوہے کے ہک جس کو ہم لوگ مجاگرہ کہتے تھے وہ چوں چوں آواز کرتے ہیں اس کو چرچرانا بولتے ہیں ان میں تیل ڈالو تو یہ آواز ختم ہو جاتی ہے۔ دَروازہ یا چھت چرچراتے ہیں تو یہ اللہ پاک کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور ان کی تسبیح سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے۔ ہر چیز اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہے۔[4] بس ہم لوگ ہیں کہ اِدھر اُدھر

---

1. پ۱۹، النمل: ۱۸۔
2. تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/ ۴۰۵۔
3. ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/ ۴۶۴ ماخوذاً۔
4. تفسیر بغوی، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۴۴، ۳/ ۹۶۔

www.dawateislami.net

کی باتیں کرتے، گالیاں بکتے، غیبتیں کرتے اور نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ کاش! ہم بھی اللہ کو یاد کرنے والے اور اس کا ذِکر کرنے والے بن جائیں۔

رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟

سُوال: رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا جائز ہے۔

W.C کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟

سُوال: بَیْتُ الْخَلَا کی سیٹ کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟

جواب: بَیْتُ الْخَلَا کی سیٹ کا رُخ نہ قبلہ رو ہو اور نہ قبلے کی طرف پیٹھ ہو بلکہ اس کا رُخ قبلے سے 45 ڈگری باہر ہونا چاہیے۔ اِس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات کے لیے بیٹھتے ہیں اس وقت قبلہ کی طرف مُنہ ہوتا ہے اس طرف بَیْتُ الْخَلَا کی سیٹ نہ ہو اور جس طرف اَلتَّحِیَّات کی حالت میں پیٹھ ہوتی ہے اس طرف بھی بَیْتُ الْخَلَا کی سیٹ کا رُخ نہ ہو بلکہ نماز میں جس طرف سَلام پھیرتے ہیں کہ اپنا کندھا نظر آجائے اس کی سیدھ میں بَیْتُ الْخَلَا کی سیٹ کا رُخ ہو یا پیٹھ۔ اگر 45 ڈگری سے معمولی ہٹا ہوا رکھیں گے تو خَدشہ ہے کہ بیٹھنے والا تھوڑا بھی آڑا ترچھا ہوا تو خطرہ ہے کہ اِستِقْبالِ قبلہ یا اِستِدْبارِ قبلہ ہو جائے۔ اِستِقْبالِ قبلہ کا مطلب ہے قبلے کی طرف مُنہ کرنا اور اِستِدْبارِ قبلہ کا مطلب ہے قبلے کی طرف پیٹھ کرنا۔

کھانا کھاتے وقت سَلام کرنا کیسا؟

سُوال: کیا کھانا کھاتے وقت سَلام کر سکتے ہیں؟

جواب: کھانا کھاتے وقت سَلام کرنا منع نہیں ہے مگر اِس حوالے سے کوئی جُزئیہ پڑھا نہیں۔ ویسے کھانا کھاتے وقت ”یا واجِد“ بھی پڑھتے ہیں اور ”ہر نوالے پر ذِکرُ اللہ کرنے کی تَرغیب اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہے۔“(1) لیکن اس پر سَلام

(1) ...... ترمذی، کتاب الاطعمہ، باب ماجاء فی الحمد علی الطعام اذا فرغ منہ، ۳/۳۲۰، حدیث: ۱۸۲۳۔

www.dawateislami.net

کرنے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ جب کوئی سَلام کرے اور یہ کھانا کھا رہا ہو تو جب تک کھا رہا ہے تو بھلے جواب نہ دے مُنہ خالی ہو تو جواب دیدے یہ جواب دینا واجب نہیں۔ نیز کسی کو کھانا کھاتے وقت سَلام کرنا خلافِ اَدب ہے۔

بھکاری کے سَلام کا جواب دینا واجب نہیں

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 461 پر مسئلہ نمبر 11 ہے: سائل یعنی بھکاری نے دَروازہ پر آکر سَلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔[1] یہاں ہر طرح کا سائل آجائے گا جیسے مفتی صاحب کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے آیا اور اس نے سَلام کیا تو مفتی صاحب پر سَلام کا جواب دینا واجب نہیں، لیکن اُمّید ہے مفتی صاحب جواب دیتے ہوں گے اور دینا بھی چاہیے ورنہ وہ غَلَط فہمی کا شِکار ہو گا۔ صِرف سر ہلا دیا سَلام کا جواب نہیں دیا تو وہ اپنی جہالت پر رونے کے بجائے بد گمان ہو گا کہ سَلام کا جواب نہیں دیا۔ ہاں! اگر کوئی مفتی صاحب کے پاس بھی ملاقات کے لیے آیا ہو اور وہ سَلام کرے تو ان کے لیے سَلام کا جواب دینا واجب ہو گا۔ نیز کچہری میں قاضی جب اِجلاس کر رہا ہو، اس کو سَلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔[2] لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سَلام نہ کرے، یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کے مُنہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لیے بیٹھا ہی ہے یا کھا چُکا ہے تو سَلام کر سکتا ہے کہ اب وہ عاجز یعنی مجبور نہیں۔[3] یوں ہی اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ وہ لوگ اسے کھانے میں شریک کر لیں گے تو سَلام کر لے۔[4]

سفید مُرغ کے فوائد

سُوال: کہا جاتا ہے کہ سفید مُرغ گھر میں رکھنا چاہیے اِس سے بلائیں ٹلتی ہیں، لیکن اگر وہ مُرغ کاٹتا ہو تو کیا کریں؟

جواب: ضَروری نہیں کہ بلائیں صِرف سفید مُرغ سے ہی ٹلیں، اگر وہ کاٹتا ہے تو چُھری اسے کاٹ دے گی۔ البتہ

---

1 ...... بزازیہ ھامش علی فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیہ، نوع فی السلام، ۶/ ۳۵۴۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۹۔

3 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۵ ماخوذاً۔

4 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۶۔

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک میں سفید مُرغ گھر میں رکھنے کی تَرغیب اِس طرح ہے کہ جِن اور بلائیں وغیرہ اِس سے بھاگتے ہیں۔[1] ایسے مَضامین اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہیں۔ فیضانِ سنَّت جلد اول کے باب "آدابِ طعام" میں سفید مُرغ کے بارے میں رِوایات ذِکر کی گئی ہیں۔

کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟

سُوال: کہتے ہیں بدن مَرتا ہے رُوح نہیں مَرتی، یہ بھی سُنا ہے کہ اَحادیثِ مُبارَکہ سے ثابت ہے عذابِ قبر رُوح اور بدن دونوں کو ہوگا۔ اِن دونوں باتوں کی وضاحت فرما دیجیے۔

جواب: اِس میں کوئی شک نہیں کہ عذاب اور ثواب رُوح اور بدن دونوں کے لیے ہے، اور بدن مَرتا ہے رُوح نہیں مَرتی کیونکہ رُوح کو فنا نہیں یہ باقی رہے گی۔ جسم سڑے گا، گلے گا، مگر جسم کا ایک باریک ذَرّہ جسے "عُجْبُ الذَّنب" کہتے ہیں یہ نظر نہیں آتا اسے فنا نہیں اسے نہ آگ جَلا سکتی ہے نہ زمین گلا سکتی ہے یہ باقی رہتا ہے اسی پر قیامت کے دِن بدن کی تَرکیب ہوگی۔ یہ سمجھو کہ بدن کی اصل اور بنیاد یہی "عُجْبُ الذَّنب" ہے۔ عذاب و ثواب جسم اور رُوح دونوں پر ہے اور بدن کے ساتھ رُوح کا تعلق ہوتا ہے ورنہ بدن کو عذاب کا کس طرح پتا چلے گا۔[2] (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اصل اِدراک یعنی محسوس رُوح ہی کرتی ہے۔

اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟

سُوال: اچار کھا کر وُضو کرتے ہیں اس کے باوجود اس کی خوشبو مُنہ میں رہ جاتی ہے کیا اِس حالت میں مسجد میں جا سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں خوشبو ہونا تو منع نہیں ہے بلکہ اچھا کام ہے، اگر واقعی اچار میں خوشبو ہے تو یہ کھا کر مسجد آنے میں حرج نہیں۔ مگر اچار میں کچا لہسن یا کچی پیاز کھائی ہے تو یہ خوشبو نہیں بدبو ہے اِس حالت میں مسجد میں نہیں آسکتے۔[3] اب اچار کھا کر مسجد آنے والا خود فیصلہ کرلے کہ اچار خوشبودار ہے یا بدبودار۔

---

1. ...... معجمِ اوسط، باب الف، من اسمہ محمد، ۲۰۱/۱، حدیث: ۶۷۷۔
2. ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۵۸ ماخوذاً۔
3. ...... بہارِ شریعت، ۱/۶۴۸، حصہ: ۱۔

www.dawateislami.net

مُعْجِزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے

سُوال: ہم نے سُنا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈُوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیا تھا پھر اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے نماز بھی ادا فرمائی تھی۔ یہ بتائیے کہ کیا قیامت سے پہلے بھی سورج پلٹ سکتا ہے؟

جواب: قیامت کی نشانیوں میں سورج کا مغرب سے نکلنا الگ ہے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سورج کو واپس لوٹانا الگ ہے کہ یہ مُعْجِزہ ہے اور وہ قیامت کی نشانی۔ قیامت کی نشانیوں اور مُعْجِزات میں واضح فرق ہے۔ سورج جب مغرب سے نکلے گا تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا جو مسلمان ہے وہ مسلمان ہی رہے گا جو کافر ہے وہ کافر ہی رہے گا۔ [1]

جانوروں کے ساتھ بھلائی کیجیے

سُوال: ہمارے گھر میں دو بلیاں رہتی تھیں جو آپس میں بہنیں تھیں ہم نے ان کو مارنے کے بجائے جُدا کر کے علیحدہ علیحدہ گاؤں میں چھوڑ دیا۔ کیا ہمارا ایسا کرنا گناہ ہے؟

جواب: بلیاں آپس میں مانوس ہوتی ہیں نیز جو جانور مثلاً بکرے وغیرہ ہم خریدتے ہیں وہ کسی نہ کسی سے مانوس ہوتے ہیں ان کو بھی جدائی محسوس ہوتی ہے۔ اِسی طرح چیونٹی کپڑوں پر آجاتی ہے اگر یاد ہو کہ کہاں سے چڑھی ہے اسے وہیں چھوڑ آئیں گے تو یہ اس چیونٹی پر اِحسان ہو گا اور ثواب کی نیت سے چھوڑ آئیں گے تو ثواب بھی پائیں گے۔ اِس طرح بلیوں کو کہیں چھوڑنا ہو تو انہیں ایک ساتھ ہی کسی مقام پر چھوڑ دیا جائے جُدا نہ کیا جائے۔ اب چونکہ ان بلیوں کو الگ الگ مقام پر چھوڑا جا چکا ہے اگر ممکن ہو تو ان کو ملا دیں کہ یہ بھلائی کا کام ہے۔ اگر نہیں بھی ملاتے تو کوئی گناہ نہیں نہ اس کی وجہ سے توبہ لازم۔ عام طور پر ان جانوروں کے حافظے بہت کمزور ہوتے ہیں مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ حافظہ ضَرور ہوتا ہے جیسے بکری گائے وغیرہ کے بچے اپنی ماں کو پہچانتے ہیں یعنی ان میں اپنی ماں اور بچے کا اِحساس ہوتا ہے۔ گائے کا بچہ کسی وجہ سے جُدا کر لیا جائے تو اس کا گوالا جب اس کا دودھ نکالتا ہے تو اپنی بغل میں چمڑا رکھ لیتا ہے تاکہ گائے کو تسلی رہے کہ میرا بچہ دودھ پی رہا ہے۔ جانوروں کو دھوکا دینے کے بھی طرح طرح کے طریقے ہیں مگر یہ وہ دھوکا نہیں جس پر گناہ ملتا ہے۔

---

1 ...... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، ص ۱۱۱۲، حدیث: ۶۸۶۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جانوروں کے کمزور حافظے

بہر حال جانوروں کا حافظہ نہایت کمزور ہونے کے باوجود ان میں اِحساس ہوتا ہے مگر یہ بہت جلد اس کو بھول بھی جاتے ہیں جیسے مُرغی کو ذَبح کیا تو اس کے ساتھ والی مُرغی کو اِس کا اِحساس ہو گا وہ اکیلی رہ جائے گی مگر اس کو گناہ نہیں کہیں گے کہ ضَرورت تھی تو ذَبح کر دیا اگر وہ بیمار ہو کر مَر جاتی تو اسے صَبر آجاتا۔ ہر جانور میں کچھ نہ کچھ اِحساس ضَرور ہوتا ہے۔ ہاں! سانپن کے بارے میں سُنا ہے کہ یہ بہت زیادہ تعداد میں انڈے دیتی ہے جن سے کثیر مقدار میں بچے نکلتے ہیں پھر وہ سانپن اپنے ان بچوں کو نگلنا شروع کر دیتی ہے کوئی بچہ اس سے بچ کر نکل جائے تو وہ سانپ بن جاتا ہے۔ اگر سانپن اپنے بچے نہ کھائے اور اس کے اتنے ہی بچے رہیں جتنے انڈوں سے نکلتے ہیں تو ہمارا جینا مشکل ہو جائے، چاروں طرف سانپ ہی سانپ نظر آنے لگیں۔

پَروانہ عشق میں نہیں مَرتا

یوں ہی پَروانے کا حافظہ بھی بہت کمزور ہوتا ہے لوگ سمجھتے ہیں یہ عاشق ہے جو اپنی جان قربان کر دیتا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے لکھا ہے: پروانوں کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے جہاں ٹکرا کر زخمی ہوتے ہیں پھر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔[1] بے چارے ٹکرا ٹکرا کر مَر جاتے ہیں اور لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ ایسا عاشق ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی۔ دَر حقیقت یہ صِرف ایک مثال دی جاتی ہے کہ ہم بھی پَروانے کی طرح اللہ پاک اور اس کے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت کریں۔ ورنہ پَروانہ عشق میں مبتلا نہیں ہوتا وہ بے چارا تو اپنی بھول کی وجہ سے مارا جاتا ہے۔

غوثِ پاک کے والد کے "جنگی دوست" لقب کی وجہ

سُوال: غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے والِد صاحب کو جنگی دوست کیوں کہا جاتا ہے؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے والِد صاحب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق... الخ، بیان الاسباب المقویۃ لحب اللہ تعالی، ۵/۳۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سے منع کرنے میں آگے آگے تھے، گناہ دیکھ کر ان کو بَرداشت نہیں ہوتی تھی۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "غوث پاک کے حالات" صفحہ 16 پر ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو صالح سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا لقب " جنگی دوست" اِس لیے ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خاص اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنے نفس کو مارتے اور عبادت میں کافی کوشش کرنے والے اور ریاضت کرنے والے تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لیے مشہور تھے، اِس مُعاملے میں اپنی جان تک کی بھی پَروا نہ کرتے تھے۔

ایک دِن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند مُلازِم شراب کے مٹکے نہایت ہی اِحتیاط سے سروں پر اُٹھائے جارہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے جب ان کی طرف دیکھا تو جَلال میں آگئے اور ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے رُعب اور بزرگی کے سامنے کسی مُلازِم کو دَم مارنے کی جُرأت نہ ہوئی، یعنی وہ کچھ بولے بغیر چُپ چاپ چلے گئے تو انہوں نے خلیفۂ وقت (یعنی اس وقت کے بادشاہ) کے سامنے اِس واقعہ کا اِظہار کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے خلاف خلیفہ کو اُبھارا، تو خلیفہ نے کہا کہ سَیِّد مُوسیٰ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو فوراً میرے دَربار میں پیش کرو۔ چنانچہ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ دَربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اس وقت غیظ وغضب سے (یعنی غصّے میں بھرا ہوا) کُرسی پر بیٹھا ہوا تھا، خلیفہ نے للکار کر کہا: آپ کون تھے جنہوں نے میرے مُلازمین کی محنت کورائیگاں (یعنی بَرباد) کر دیا؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی خِلافِ شرع باتوں کی ممانعت کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ منصبی ادا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب مُقرَّر کیے گئے ہیں؟ حضرتِ سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ یعنی اللہ پاک نے مجھے مُحْتَسِب مُقرَّر کیا ہے کہ میں تم لوگوں کا اِحتساب کروں اور تمہیں بُرائیوں سے روکو۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اِس اِرشاد پر خلیفہ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر عاجزی کے ساتھ بولا: حضور والا! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور گناہ سے روکنے کے عِلاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حِکمت ہے؟ فرمایا: تمہارے حال پر شَفقت کرتے ہوئے نیز تم کو دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلَّت

www.dawateislami.net

سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ کی اِس حکمت بھری گفتگو کا بڑا اثر ہوا اور مُتاثر ہو کر عرض گزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحتَسِب کے عُہدے پر مامور ہیں یعنی میں نے بھی آپ کو مُحتَسِب بنایا ہے۔ حضرت چونکہ غوث پاک کے والد تھے، مُتَوَکِّلانہ انداز میں فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامور (یعنی مقرّر کیا گیا) ہوں تو پھر مجھے خَلْق (یعنی مخلوق) کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضَرورت ہے؟ اسی دِن سے آپ ”جنگی دوست“ کے لَقَب سے مشہور ہو گئے۔[1] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرشتوں اور جنات کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: فرشتوں اور جنات کا اِنکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: فرشتوں اور جنات کے وُجُود کا اِنکار کرنا کُفر ہے کیونکہ اِن دونوں کا وُجُود قرآنِ کریم سے ثابِت ہے۔ فرشتوں کا جگہ جگہ تذکرہ ہے اور آیتِ دُرُود مشہور ہے جو ہم پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں اور لاکھوں لوگوں کو یہ آیتِ مُبارکہ یاد ہو گی اِس میں بھی فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ ﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵٦) ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔“ اِس کے عِلاوہ بھی بہت سارے مقامات پر قرآن و حدیث میں فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ یُوں ہی جنات کے وُجُود کا بھی قرآنِ کریم میں کئی جگہ تذکرہ ہے یہاں تک کہ قرآنِ کریم میں ایک پوری سورت ”سُوْرَۃُ الْجِنّ“ کے نام سے ہے تو جنات کے وُجُود کا اِنکار کیسے ہو سکتا ہے؟ لہٰذا جو فرشتوں اور جنات کے وُجُود کا اِنکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

فرشتے مختلف کاموں پر مامور ہوتے ہیں

سُوال: فرشتوں کے ذِمّے کیا کیا کام ہیں؟[2]

جواب: زمین و آسمان فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کے ذِمّے ایک کام تو عبادت ہے۔ آسمانوں میں

---

1 ...... سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۲۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فرشتوں کی صفیں بنی ہوئی ہیں کوئی قیام میں ہے تو کوئی رُکوع میں اور کوئی سجدے کی حالت میں۔[1] بعض فرشتوں کے ذِمّے خُصُوصی کام ہیں جیسا کہ حضرتِ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آتے اور وحی لاتے رہے،[2] حضرتِ میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّے روزی تقسیم کرنا وغیرہ، حضرتِ اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صور پکڑ کر حکم کے مُنْتَظِر ہیں کہ کب حکم ہو اور میں صور پھونکوں پھر دوبارہ بھی صور پھونکا جائے گا لوگ اُٹھیں گے اور حضرتِ عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّہ لوگوں کی رُوحیں قبض کرنا ہے۔[3] سب کی رُوح یہی قبض کرتے ہیں یا ان کے ماتحت اور بھی ہیں اِس بارے میں مختلف رِوایات ہیں۔[4] اِس کے عِلاوہ کِراماً کاتبین فرشتے بھی ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتے ہیں ان میں سے ایک نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا گناہ لکھتا ہے۔[5] ایک فرشتہ اِنسان کے مُنہ پر مُقرَّر ہے تاکہ سانپ، بچھو اور کیڑا مکوڑہ مُنہ میں نہ چلا جائے۔[6] اِسی طرح قبر میں سُوالات کرنے پر بھی فرشتے مامور ہیں جنہیں مُنْکَر نَکِیْر کہا جاتا ہے،[7] ماں کے پیٹ میں بچہ بنانے پر بھی فرشتے مامور ہیں۔[8] یوں مختلف فرشتوں کی مختلف ڈیوٹیاں ہیں، بادلوں پر بھی فرشتہ مُقرَّر ہے جسے رَعد کہا جاتا ہے، قرآنِ کریم کی ایک سورت کا نام بھی رَعد ہے۔ اِس فرشتے کا قد چھوٹا ہے، کوڑے (یعنی ہنٹر) سے بادلوں کو چلاتا ہے، جب کوڑا (یعنی ہنٹر) بادلوں پر مارتا ہے تو آسمان پر بجلی چمکتی دِکھائی دیتی ہے یہ اس فرشتے کے کوڑا (یعنی ہنٹر) مارنے کی وجہ سے بجلی چمکتی ہے۔[9] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:)

---

1. تاریخ ابنِ عساکر، ابو عثمان امیہ بن عبد اللہ بن عمرو، ۹/۲۹۶، رقم: ۸۱۴۔
2. الحبائک فی اخبار الملائک، رؤوس الملائکۃ الاربعۃ الذین ... الخ، ص۱۶، حدیث: ۲۸۔
3. تفسیر بغوی، پ۳۰، النازعات، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۴۱۱ ماخوذاً۔
4. الحبائک فی اخبار الملائک، ماجاء فی ملک الموت علیہ السلام، ص۴۲، حدیث: ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷۔
5. تفسیر طبری، پ۲۶، ق، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۱/۴۱۶، حدیث: ۳۱۸۵۹۔
6. تفسیر طبری، پ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۱۱، ۷/۳۵۰، حدیث: ۲۰۲۱۱ مفہوماً۔
7. ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۲/۳۳۷، حدیث: ۱۰۷۳
8. مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ خلق الآدمی فی بطن امہ، ص۱۰۹۰، حدیث: ۶۷۲۵۔
9. فتاویٰ رضویہ، ۲۷/۹۳۔

www.dawateislami.net

کچھ فرشتوں کے ذِمّے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرنا ہے، وہ گھومتے رہتے ہیں جہاں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے اس مجلس میں آتے ہیں اور جو دُرُودِ پاک پڑھا جاتا ہے اسے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔[1]

اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے کا ثبوت

سُوال: کیا اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: ماں سے مدد مانگو، باپ سے مدد مانگو اور اسکوٹر چوری ہو جائے تو پولیس والوں سے مدد مانگو تو کچھ بھی نہ ہو، اللہ پاک کے وَلی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے مدد مانگو تو اِیمان ہی چلا جائے یہ کیسی عجیب مَت ماری گئی ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے میں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ ان سے مدد مانگنا قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارَکہ سے ثابت ہے۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کہنے پر قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے پر قرآن وحدیث سے دَلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے اِرشاد فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝ (پ۲۸، التحریم: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اِسی طرح فرمایا:

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ (پ٦، المائدۃ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رَسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

قرآنِ کریم کی اِن آیاتِ مُبارَکہ میں یہ تذکرہ موجود ہے کہ اللہ پاک بھی مددگار ہے، اس کا رَسول بھی مددگار ہے، فرشتے بھی مددگار ہیں اور نیک مومنین بھی مددگار ہیں۔

---

1 ...... مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب ما یحصل لامتہ... الخ، ۸/ ۵۹۴، حدیث: ۱۴۲۵۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب

حدیثِ پاک میں خود نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تَرغیب دِلائی ہے کہ اگر کسی موقع پر ضَرورت ہو تو پھر اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگی جاسکتی ہے چنانچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں کوئی ایسی جگہ پر ہو، جہاں اس کا کوئی مدد گار نہیں ہے اور اسے مدد کی ضَرورت ہے تو وہ یوں کہے: یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ، یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ، یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔[1] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَما نے یہ لکھا ہے کہ غیب میں ایسے بندے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔[2]

سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟

حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر میری سواری بھاگ گئی تو کوئی پکڑنے والا نہیں تھا تو میں نے دُور سے آواز لگائی: ”یَاعِبَادَ اللہِ اَحْبِسُوْنِیْ یعنی اے اللہ کے بندو! میرے لیے اس سواری کو روک دو۔“ تو وہ سواری خود بخود رُک گئی۔ امام طبرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ھٰذَا اَمْرٌ مُجَرَّبٌ یعنی یہ مُعاملہ تجربہ شدہ ہے۔[3] اِس طرح کی بہت ساری رِوایات اور عُلَما کے اَقوال بھی موجود ہیں حتّٰی کہ حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا پورا قصیدہ ہے کہ جس میں آپ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے طرح طرح کی مدد طلب کی اور کہا کہ میرا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ کوئی غم خوار ہی نہیں ہے، جب بڑی بڑی مصیبتیں پیش آتی ہیں تو میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ہی اِلتجا کرتا ہوں۔[4] اللہ پاک کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ وہ اللہ پاک کی عطا سے ہی مدد کرتے ہیں تو اِس میں شرک یا کُفر کا دور دور تک کوئی شائبہ نہیں۔

---

1. مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب مایقول الرجل اذا ندت... الخ، ۷/۱۳۲، حدیث: ۱۔
2. معجمِ کبیر، عن عتبہ بن غزوان، ۱۷/ ۱۱۷ حدیث: ۲۹۰ ماخوذاً۔
3. معجمِ کبیر، عن عتبہ بن غزوان، ۱۷/ ۱۱۷ حدیث: ۲۹۰۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۳۰ / ۳۶۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اَولیا کیوں نہیں کر سکتے؟

سُوال: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ میں ہے: ﴿وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور تجھی سے مدد چاہیں۔" پھر دوسروں سے مدد کیوں مانگی جاتی ہے؟[1]

جواب: ﴿وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ (پ۱، الفاتحۃ:۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور تجھی سے مدد چاہیں۔[2] اِس کا اِنکار نہیں، اللہ پاک سے مدد مانگنی چاہیے، ہم مانگتے بھی ہیں وہ اپنے آپ ہمیشہ ہمیشہ سے مددگار ہے، مگر اِس آیت میں اِس بات کا اِنکار تو نہیں کہ اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے بھی کوئی اور مدد نہیں کر سکتا۔ آخر پولیس والا بھی تو تمہارے ساتھ تعاون کرتا ہے، تمہاری گمشدہ اسکوٹر لاکر تمہیں دے دیتا ہے تو یہ مدد کرنے کی طاقت اسے اللہ پاک نے ہی تو دی ہے، جب جان خطرے میں ہوتی ہے تو ڈاکٹر سے بھی تو ہم مدد مانگتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب جتنا خرچہ ہوتا ہے ہونے دو، آپریشن ہوتا ہے تو وہ بھی کر ڈالو مگر جان بچالو، جج سے بھی مدد مانگتے ہیں، کہیں سے گر کر چوٹ لگ جائے تو ماں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں کہ ماں آکر سنبھال لے، جب اتنے سارے لوگوں سے مدد مانگتے ہیں تو پھر اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد کیوں نہیں مانگ سکتے؟ یہ غَلَط فہمیاں شیطان نے پیدا کی ہوئی ہیں لہٰذا اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اَولیائے کِرام وِصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں

سُوال: اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے دُنیا سے پَردہ فرمانے کے بعد بھی کیا انہیں مدد کے لیے پکار سکتے ہیں؟[3]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... صَدْرُالْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خَزائنُ الْعِرْفَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ﴿وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ پاک کے ساتھ خاص ہے، حقیقی مُسْتَعان وہی ہے باقی آلات وخدام واحباب وغیرہ سب عونِ الٰہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء وانبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مقربانِ حق کی امداد امدادِ الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں۔ (خزائن العرفان، پ۱، فاتحہ، تحت الآیہ:۴، ص۳)

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اَہْلُ اللہ (یعنی اللہ والے) جب دُنیا سے رُخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے اَجر اور اِنعام ملنے کا وقت ہوتا ہے۔ اب اس اَجر اور اِنعام ملنے کے وقت انہیں بے کس اور بے بس بنا دیا جائے کہ یہ کچھ کر ہی نہ سکیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وِصال کے بعد تو پہلے سے زیادہ ان میں مدد کرنے کی طاقت آ جاتی ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جو پانچویں صدی کے مُجدِّد اور بہت بڑے وَلِیُّ اللہ تھے اور مسلمانوں کی بھاری تعداد ان سے واقف ہے یہ فرماتے ہیں: جس سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے مَرنے کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عَبْدُالْحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے چار بزرگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ قبر میں ہونے کے باوجود زندوں کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں یعنی اللہ پاک کے دیئے ہوئے اِختیارات اِستعمال کرتے ہوئے مدد وغیرہ فرماتے ہیں ان میں سے ایک شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا بھی نام ہے۔[2] اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ عَلَیْہِم کو دُنیا سے پَردہ فرمانے کے بعد بھی مدد کے لیے پکارنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

غوثِ پاک کا نام سُن کر کس کو کیا ہوتا ہے؟

اب بھی اگر کوئی کہے کہ یَا رَسُوْلَ اللہ، یا غوث پاک کیوں بولتے ہو؟ تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ قبرستان جا کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْر کیوں کہتے ہو؟ قبر والوں میں نمازی، شرابی اور چور ڈاکو سب موجود ہوتے ہیں اِس کے باوجود انہیں یَا اَہْلَ الْقُبُوْر کہہ کر پکارا جاتا ہے، قبرستان میلوں میلوں تک پھیلا ہوا ہوتا ہے، (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے لاہور سے عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی آنے والے اسلامی بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اِرشاد (فرمایا کہ) آپ کا میانی قبرستان کتنے میل پر پھیلا ہوا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ یہ پاکستان کا سب سے بڑا قبرستان ہو۔ اس کے

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب السفر، الباب الاول فی الآداب من اول النهوز... الخ، ۳۰۸/۲ ماخوذاً۔

2 ...... لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۲۱۵/۴، تحت الباب: ۸ ماخوذاً۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بن ہیتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں نے چار مشائخ کو دیکھا جو اپنی قبروں میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، دوسرے حضرت شیخ مَعروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، تیسرے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عقیل منجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور چوتھے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ حیا بن قیس حرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء من عجائب، ص ۱۲۴)

www.dawateislami.net

سرے پر کھڑے ہو کر کوئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْر کہے تو شیطان کبھی وَسوسہ نہیں ڈالتا، جہاں یا غوثِ پاک کہا تو شیطان فوراً وَسوسہ ڈال دیتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ غوثِ پاک کے نام میں کوئی کرنٹ ہے، اِس سے عُشّاق کے دِل میں فَرحت وسُرور پیدا ہوتا ہے جبکہ کئی لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے، اللہ کریم ایسوں کو بھی اس تکلیف سے شِفا عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ

اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے بارے میں سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ۔ جو اَولیا کے بارے میں اس طرح کی (کہ انہیں مدد کے لیے نہیں پکارنا چاہیے، یہ کچھ نہیں کرسکتے وغیرہ وغیرہ) باتیں کرتے ہیں، انہیں سننے سے ہمارے کان بہرے ہیں، انہیں سننا ہی نہیں، سُنیں گے تو عِلم کی کمی کی وجہ سے وَسوسوں میں پڑیں گے۔ اللہ پاک ہم سب کا اِیمان سَلامت رکھے، ہمیں نیک اور ایک بنادے اور جن کو وَساوِس آتے ہیں اللہ پاک اُن کے وَساوِس کو بھی دور فرمادے تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ مل کر مسجدیں بناؤ اور نمازی بڑھاؤ تحریک کا حصہ بن جائیں۔ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو پکارنے کے بارے میں وَساوِس کو قریب مَت آنے دو۔ اَولیائے کِرام نے بھی اَولیائے کِرام کو پکارنے کی اِجازت دی ہے، اِس طرح کے سُوالات کے جوابات سے کُتُب بھری پڑی ہیں، مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے ”کراماتِ شیرِ خُدا“ ایک رِسالہ چھاپا ہے،[1] اِس کے آخر میں کئی صفحات پر سُوالاً جواباً مدد مانگنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے، اِس کا مُطالعہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ شیطان قریب نہیں آئے گا اور سارے وَساوِس بھی ختم ہو جائیں گے۔

پیرِ کامل کی خصوصیات

سُوال: پیرِ کامل میں کون کون سی خصوصیات ہونی چاہییں؟

جواب: پیرِ کامل وہ ہوتا ہے جو پیری مُریدی کے قابِل ہو۔ کامل ایک اِضافی لفظ ہے جو جناب کی طرح تعظیماً بولا جاتا

1 ...... یہ 95 صفحات پر مشتمل رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ہی تحریر کردہ ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے اسے ھدیۃً حاصل فرما کر مُطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہے۔ ورنہ جو پیر ہے وہ کامل ہی ہے اور جو ناقص ہے وہ پیر نہیں بن سکتا۔ کامل پیر کے لیے چار بنیادیں ضَروری ہیں جبھی چھت کھڑی رہے گی، اگر ایک بنیاد بھی کمزور ہوئی تو چھت گر جائے گی یعنی وہ پیری مُریدی نہیں کر سکے گا۔

(1) وہ سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ ہو، یہ نہیں کہ باقی سب کچھ کرتا ہو کسی صحابی سے مَعَاذَ اللہ چِڑتا ہو، غوثِ پاک کا منکر ہو وغیرہ وغیرہ۔ صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ سُنّی ہونا یہ اس کے لیے بنیادی شرط ہے ورنہ یہ خود بھی ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے گا۔ کئی ڈوبنے والے لے لے کر ڈوب رہے ہیں، اللہ پاک ان کے شر اور ان کی پرچھائی سے ہم مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

(2) اس کا سِلسِلۂ بیعت سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو، جیسا کہ قادری سِلسِلہ میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خلافت مولا مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو، ان کی خلافت ان کے شہزادے امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو، ان کی خلافت امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو پھر یہ سِلسِلہ چلتے چلتے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تک پہنچتا ہے اور ان سے پھر ہم قادری بنے۔ اگر بیچ میں کوئی ایسا آجائے جس کا سِلسِلہ متصل نہیں، اس نے خالی دعویٰ کر دیا تھا کہ میں قادری ہوں یوں وہ پیر صاحب بن گیا تو یہ سارا سِلسِلہ منقطع ہو جائے گا۔ ایسے ڈبہ پیر بھی ہوں گے جو اِس طرح سلسلے چلاتے ہوں گے لیکن جب تک یقینی معلومات نہ ہو تو کسی کو ڈبہ پیر نہیں کہہ سکتے۔

(3) عالمِ دِین ہو، ورنہ شیطان بھی عالم نہیں علّامہ ہے لیکن وہ عالمِ دِین نہیں ہے۔ بد مذہب عالمِ دِین نہیں ہوتا۔ عالمِ دِین صِرف عُلَمائے اہلسنّت ہی ہیں۔ عالمِ دِین کی Definition (یعنی تعریف) یہ نہیں کہ اس کے پاس دَرسِ نظامی کی سَند ہو اور اس کو آتا کچھ نہ ہو، آدمی سَند سے نہیں علم سے عالم بنتا ہے، اس کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ عالم کی شَرائط پر پورا اُترتا ہو، یعنی عَقائد میں اس کو معلومات ہو۔[1] عقائد سے مُراد یاغوث کہنا اور مدد مانگنا وغیرہ فقط یہ عقیدے مُراد نہیں ہیں بلکہ ضَروریاتِ دِین والے بھی عَقائد مُراد ہیں، جن سے مَعَاذَ اللہ کُفر یا گمراہی میں نہ جا پڑے۔ اِس کو اپنے بنیادی عَقائد کی معلومات ہو، ضَرورت کے مَسائل جانتا ہو اور جب ضَرورت پڑ جائے تو ضَرورت کے مَسائل کتابوں سے

---

1 ...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سَند کوئی چیز نہیں بُہتیرے سَند یافتہ محض بے بہرہ (یعنی علمِ دِین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سَند نہ لی اِن کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سَند یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۸۳)

www.dawateislami.net

نکالنے کی اس میں صَلاحیت ہو۔

(4) وہ فاسقِ مُعلن نہ ہو یعنی عَلَی الْاِعْلَان فِسق نہ کرتا ہو جیسے داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے والا نہ ہو، عورتوں میں بیٹھنے اور ان سے ہاتھ چُموانے والا نہ ہو کہ اِس طرح کا پیر اللہ پاک تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گا۔ بعض ایسے پیر بھی ہوتے ہیں جو مُنہ بھر کر گالیاں بک رہے ہوتے ہیں اور جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اللہ پاک ایسے پیروں سے ہمیں بچائے اور اچھوں سے ملائے۔ بہر حال اگر کوئی ایسا بھی ہو تو اس کے خلاف جھنڈا نہیں اُٹھانا کہ فساد ہو گا، ہمیں کسی سے جھگڑا نہیں کرنا، میں نے نہ کسی کا نام لیا ہے اور نہ کسی کی طرف اِشارہ کیا ہے۔ میں نے نشاندہی کر دی ہے اب جو ایسا ہو گا وہ سمجھ جائے گا، اللہ پاک کرے کہ اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ اب اگر کوئی ہم سے بگڑتے ہوئے یہ کہے کہ تم نے بے نمازیوں کی بُرائی کیوں کی، میں بے نمازی ہوں میں چھوڑوں گا نہیں۔ یاد رہے کہ بے نمازیوں کی بُرائی تو قرآن و حدیث میں ہے، ہم نے اپنی طرف سے تو بُرائی نہیں کی۔ بہر حال ایسوں کو بھی اللہ پاک ہدایت دے، ہمارا جھگڑا تو شیطان سے ہے اور شیطان کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

یعنی راہ نما کے بھیس میں سینکڑوں لٹیرے ڈاکو ایمان چھیننے والے پھر رہے ہیں۔ (اگر جینا چاہتے ہو تو ان ڈاکوؤں کو پہچان کر ان سے دور رہو۔)

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو یَكْ دَرْ گِیْر مُحْکَمْ گِیْر رہیں گے۔ تھوڑا اِدھر کا ذائقہ لے لیا، تھوڑا اُدھر کا ٹیسٹ کر لیا تو دو کشتیوں کا سوار ڈوب جاتا ہے، کشتی ایک ہو گی تو ہی منزل ملے گی، یَكْ دَرْ گِیْر مُحْکَمْ گِیْر یعنی ایک دَروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ۔ دعوتِ اسلامی کو پکڑ لو اِنْ شَآءَ اللہ منزل مل جائے گی اور محشر میں ہم اِس شان سے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنّت میں جا رہے ہوں گے کہ

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اِس شان سے
یَا رَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

بیعت کے اَلفاظ پورے نہ دُہرائے تو...؟

سُوال: اگر بیعت کے دَوران کوئی لفظ سمجھ نہ آنے کے سبب چھوٹ جائے تو کیا بیعت ہو جائے گی؟

جواب: بیعت کے لیے اِیجاب و قبول شرط ہے، مُنہ سے بولنا شرط نہیں۔ گونگا بے چارہ کہاں بولتا ہے؟ لیکن وہ بیعت ہو سکتا ہے۔ یوں ہی بالکل چھوٹا بچہ کہاں بولتا ہے؟ لیکن بچہ بھی وَلی کی اِجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔[1] مثلاً نابالغ کے باپ نے پیر صاحب سے کہہ دیا کہ اسے مُرید کر لیں۔ اب پیر صاحب فرما دیں کہ میں نے قبول کر لیا تو یہ بیعت ہو گئی۔ ماں چونکہ اَولیا میں نہیں آتی لہٰذا اس کی اِجازت سے مُرید نہیں ہو گا۔ بہر حال بیعت کے لیے وہ اَلفاظ کہنا شرائط میں سے نہیں لیکن کہنے میں کوئی حَرَج بھی نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے کہ یہ بزرگوں کا ایک طریقہ ہے۔ اِس میں ایک عہد ہوتا ہے اور توبہ ہوتی ہے۔

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِس شِعر کی وضاحت فرما دیجیے:

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: اِس شِعر میں ایک حکایت کی طرف اِشارہ ہے کہ غوثِ پاک کا اِرشاد ہے: میرا ربّ کہتا ہے کہ اے عبدُ القادر! کھا، تو میں کھاتا ہوں، اے عبدُ القادر! پی، تو میں پیتا ہوں۔ اِس طرح کے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اَقوال ہیں۔[2] جن کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے شِعر میں بیان فرمایا ہے۔

بچوں کے دِل میں اَولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟

سُوال: چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی محبت پیدا کرنے کے لیے والدین کو کیا کرنا چاہیے؟

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۵۔
2. الحقائق فی الحدائق، ص ۱۰۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: چھوٹے بچوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی محبت پیدا کرنے کے لیے انہیں مَدَنی چینل دِکھانا چاہیے۔ خُصُوصاً جو جُلُوس نکلتے ہیں تو وہ دِکھائے جائیں۔ ویسے بھی جُلُوس کا سلسلہ بچوں کے لیے بہت دِلچسپ ہوتا ہے۔ جُلُوس کے سلسلے بچوں کے لیے دِلچسپی میں شاید کارٹون سے بڑھ کر ہوں گے۔ جُلُوسِ غوثیہ میں "سلطانِ ولایت! غوثِ پاک" کے نعرے کی آواز جب ان کے کانوں میں آتی ہوگی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مَدَنی چینل کے سامنے آجاتے ہوں گے۔ اگر گھر میں مَدَنی چینل چلتا ہوگا تو کھیل کود چھوڑ کر سب جمع ہو جاتے ہوں گے۔ عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں بھی جُلُوس میں کافی بچے جمع ہو جاتے ہوں گے لیکن یہ الگ بات ہے کہ سب جنّت حال میں پہنچ نہیں پاتے۔ بہر حال مَدَنی چینل دیکھ کر بچوں کو اتنا بھی سمجھ پڑ جائے کہ غوثِ پاک بہت بڑے ولی ہیں تو یہ بھی بڑی بات ہے۔

گھر میں کثرت سے غوثِ پاک کا ذِکر کیجیے

بار بار بچوں کے سامنے غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا نام لیا جائے تاکہ ان کے دِل و دماغ میں یہ بات نقش ہو جائے کہ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ اللہ کے ولی ہیں۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کا نام سُنا ہے۔ ہم میمنوں کے گھروں میں بڑی بوڑھیاں یوں دُعا دیتی ہیں: "جا بیٹا! تجھے پیرانِ پیر کا وَسیلہ۔ جا بیٹا! تجھے غوثِ پاک کی مدد۔" تو یوں غوثِ پاک کا ذِکر سُن سُن کر یہ بات ذہن میں بیٹھ گئی کہ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ بہت بڑے بزرگ، اللہ پاک کے نیک بندے اور وَلی ہیں۔

ہر ماہ گھر میں گیارھویں کا اِہتمام کیجیے

گھروں میں ہر مہینے گیارھویں شریف کا اِہتمام کرنا چاہیے۔ ہر مہینے نیاز میں کوئی عمدہ غِذا پکالی جائیں۔ ویسے تو عمدہ غِذائیں ہر گھر میں پکائی ہی جاتی ہیں لیکن ایک دِن خاص کر کے پکائی جائے جس میں سب بچوں کو بھی پتا ہو کہ آج غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی نیاز ہے۔ پھر بچے بھی ہر مہینے تیار بیٹھے ہوں کہ امی جان! غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی نیاز کب ہو رہی ہے؟ اِس بار بریانی پکانی ہے۔ دوسری گیارھویں شریف پر دوسرا مَدَنی مُنّا بولے گا کہ میں تو اِس گیارھویں شریف میں مَسور پلاؤ کھاؤں گا۔ یوں گیارھویں شریف کی نیاز کا ایسا ماحول بنے کہ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی محبت بچوں کے دماغ میں بیٹھ جائے۔

www.dawateislami.net

مَدَنی چینل کے ذَریعے بچّوں کے دِلوں میں اَولیا کی محبت

سُوال: چھوٹے بچّوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی محبت پیدا کرنے کے لیے مَدَنی چینل کتنا کارآمد ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! اَلْحَمْدُلِلّٰہ مَدَنی چینل ولیوں کی محبت کے جام پلاتا ہے۔گھر میں جب یہ چلے گا تو اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی محبت بچّوں کے دِلوں میں پیدا ہوتی جائے گی۔مَدَنی چینل پر بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کے اَیّام منانے کا خُصُوصی اِہتمام کیا جاتا ہے مثلاً جب رَجب شریف کی تشریف آوری ہوتی ہے تو ہمارے یہاں چھ دِن مَدَنی مذاکروں کی ترکیب ہوتی ہے۔ان مَدَنی مذاکروں سے پہلے خواجہ صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی شان میں جُلُوسِ غریب نواز کا اِہتمام ہوتا ہے۔ بچے جب یہ دیکھیں گے تو ان کے ذہن میں بیٹھے گا کہ خواجہ صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ بھی بہت بڑے بزرگ اور وَلِیُّ اللہ ہوئے ہیں۔یوں ہی دیگر بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کے یوم مَناتے دیکھ کر بچّوں کے دِلوں میں ان کی عقیدت بیٹھے گی۔

بچّوں کو بزرگانِ دِین کے واقعات سنائیے

سُوال: چھوٹے بچّوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی محبت پیدا کرنے کے لیے کیا بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کے واقعات سنانا بھی کارآمد ہو سکتا ہے؟[2]

جواب: جی ہاں! مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتابوں سے پڑھ کر یا زبانی وقتاً فوقتاً گھر میں بچّوں کو اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کے واقعات سنائے جائیں تو بچّوں کے دِلوں میں ان کی محبت پیدا ہو گی مثلاً غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے واقعات بیان کرنے کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے ان تین رَسائل سے مدد لی جا سکتی ہے:(۱)سانپ نما جن (۲)جنات کا بادشاہ (۳)منے کی لاش۔ جب بچّوں کو بار بار غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے واقعات پڑھ کر سنائیں گے تو ان کے دِل میں غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی محبت پیدا ہو گی اور اللہ کرے گا تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بچّوں کو مزارات پر لے جائیے

سُوال: کیا چھوٹے بچّوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی محبت پیدا کرنے کے لیے بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کے مزارات پر لے جانا بھی کار آمد ہو سکتا ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! اگر بچوں کو وقتاً فوقتاً ولیوں کے مزارات پر لے جائیں تو ان کے دِل میں اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی محبت پیدا ہو گی مثلاً کبھی کسی وَلی کے مزار شریف پر لے گئے کہ یہ فُلاں وَلی کا مزار شریف ہے، یہ فُلاں وَلی کی دَرگاہ ہے تو اِس طرح بھی ان کا ذہن بنتا چلا جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ ان کے دِلوں میں وَلیوں کی محبت گھر کرتی جائے گی۔

باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟

سُوال: غصے میں آ کر بیٹے نے باپ سے مار پیٹ کر لی تو بیٹے پر کیا حکم لگے گا؟

جواب: ایسے بیٹے پر بہت سخت حکم لگے گا۔ والد کو مارا اس سے پہلے اس کو خود مَر جانا اور دُنیا سے چلے جانا چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑا پاپ (یعنی جُرم) ہے۔ جو بھی سنے گا پھٹکار بھیجے گا کہ کیسا بیٹا ہے؟ بہر حال جو ایسی نادانی کر چکا ہو تو اسے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنی اور کسی بھی طرح والد صاحب کو راضی کرنا ہو گا۔ اگر والد صاحب بولیں کہ تیری جتنی بھی جائیداد ہے مجھے دے دے، خالی پہنے ہوئے کپڑوں کے ساتھ رہ، تب مُعاف کروں گا! تو بیٹے کو چاہیے کہ والد کو راضی کرنے کے لیے سب کچھ دے دے۔ ظلم کرنے کے لیے اِس کو باپ ہی ملا تھا۔ ظلم تو ظلم ہے کسی پر حتّٰی کہ ایک چیونٹی پر بھی ظلم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ والد پر ظلم کیا جائے۔ توبہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ!۔ اللہ پاک سچی توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دِین کے واقعات

سُوال: والد صاحب سے بات کرنے کا طریقۂ کار اور آداب کیسے پتا چلیں؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا، ملک اور بیرونِ ملک اس مُعاملے میں بھی بُرا حال ہے۔ اب وہ حالت ہے کہ آپ کا دیا ہوا ایک مَدنی پھول یاد آرہا ہے کہ جب آپ سے ایک مَدنی مذاکرے میں سُوال ہوا تھا کہ اگر پیر روٹھ جائے تو مُرید اسے کیسے منائے؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ "اب مُرید کو پڑی کب ہے کہ پیر کو راضی کرے۔" آج کل جس طرح پیری مُریدی کا بُرا حال ہے کہ پیر کے حوالے سے مقام مَرتبہ اور تعظیم

[1] …… یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

وغیرہ نہیں پائی جاتی تو ایسی ہی بے عملی والدین کے معاملے میں بھی ہے۔ والد کے آگے چلنے کو بھی بے اَدبی قرار دیا گیا کہ اس کے آگے نہ چلیں۔ اب اَولاد کو کیسے سمجھائیں کہ ماں اور باپ کا مَرتبہ کیا ہے؟ کس طرح اَولاد کو سمجھائیں کہ والدین کے سامنے نگاہیں جھکائیں، خشیت کا اِظہار کریں؟ حضرتِ سَیِّدُنا امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بہت بڑے مُحدِّث تھے، ان کی بہت شہرت تھی۔ کوئی ان کی زیارت کے لیے آیا لیکن وہ وہاں نہیں ملے جہاں حدیث پڑھاتے تھے۔ وہ تلاش کرنے کے لیے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک اِنتہائی بوڑھی عورت کے آگے ایک بہت ہی کمزور قسم کا ڈرا سہا شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہی امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ کس حالت میں ہیں؟ کہا کہ یہ اپنی والدہ کے آگے بیٹھے ہیں اور ماں کی محبت اور تعظیم کے سبب اسی طرح ڈرے سہمے بیٹھتے ہیں۔[1] (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا واقعہ بھی ہے کہ ایک سخت سردی کی رات ماں نے پانی منگوایا۔ یہ پانی لے کر آئے تو ماں کی آنکھ لگ چکی تھی۔ گھنٹوں گزرنے کے بعد صبح سویرے ماں کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھا کہ بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پانی کا بَرتن لے کر کھڑے تھے۔ سخت سردی کی وجہ سے پانی بَرف ہو گیا تھا اور انگلی بَرتن سے چپک گئی تھی۔ جب انہوں نے بَرتن الگ کیا تو کھال چھل گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں بولی: بیٹا! یہ کیا؟ عرض کی: آپ نے پانی منگوایا تھا لیکن میں نے آپ کو اُٹھانا مُناسب نہ سمجھا اور کھڑا رہا کہ آنکھ کھلے تو پانی پیش کروں۔[2] بس وہ اَدب کرنے والے کر گئے اور مزاروں میں مزے لے رہے ہیں۔ ہم لوگ تو والدین کو بات بات پر باتیں سناتے ہیں اور ہماری گفتگو کا اَنداز یہ ہوتا ہے کہ ماں کھانا گرم کیوں نہیں کیا؟ تجھے بولا تھا کپڑے جلدی اِستری کر کے رکھ دینا مجھے جلدی جانا ہے لیکن ابھی تک اِستری نہیں کی۔ اللہ پاک ہماری مَغْفِرَت فرمائے اور ہمیں ایسا بنا دے کہ ماں باپ کے سامنے نہ آنکھیں اُٹھیں اور نہ آواز نکلے۔

مار پٹائی سے گریز کیجیے

سُوال: قرآنِ پاک پڑھنے والا بچہ اگر چھٹی کرے، اپنی پڑھائی پر توجہ دینے کے بجائے لاپَرواہی بَرتے بلکہ مذاق مستی

---

[1] ...... طبقات ابنِ سعد، محمد بن سیرین، ۷/۱۴۸، رقم: ۳۰۷۷ مفهوماً۔

[2] ...... نزهة المجالس، باب بر الوالدین، ۱/۲۶۱۔

www.dawateislami.net

کرے تو اِس صورت میں قاری صاحب کو اس کے ساتھ کیسا اَنداز اِختیار کرنا چاہیے ؟ کیا وہ اس پر سختی کرتے ہوئے اسے مار پیٹ سکتے ہیں ؟

جواب: شریعت کے دائرے میں ہی رہنا ہو گا۔ ہمارے مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ میں مارنا تو بہت دور کی بات ہے ہاتھ لگانا تک منع ہے اور ڈنڈی رکھنے کی تو بالکل اِجازت ہی نہیں ہے۔ قاری صاحبان کو چاہیے وہ ان مَدَنی مُنّوں کو شفقت اور پیار سے پڑھائیں ضَرور تاً ڈانٹا جائے یا آنکھیں دِکھائی جائیں لیکن اس میں بھی گالی گلوچ، چیخ و پکار یا مسجد کی توہین نہ ہو اور نہ ہی بے حیا اور بے غیرت وغیرہ قسم کے گھٹیا اَلفاظ اِستعمال کیے جائیں۔ اگرچہ یہ گندی گالیاں نہیں لیکن پھر بھی ان اَلفاظ سے بھی بچا جائے۔ مَدَنی مُنّوں کو ان کا معنیٰ معلوم نہیں ہو گا اور وہ دوسروں کے سامنے ذِکر کر دیں گے کہ قاری صاحب نے ہمیں یہ اَلقاب دیئے ہیں، لہٰذا اچھے اَلفاظ ہی اِستعمال کیے جائیں اور حکمتِ عملی کے ساتھ ڈرایا جائے۔

بچوں کو سزا دینے کا طریقہ

ہمارے یہاں مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ میں پہلے یہ ترکیب تھی کہ طالبِ علم کو ہاتھ اونچے کروا کر کھڑا کر دیا جاتا تھوڑی ہی دیر میں اس کو پتا لگ جاتا تھا۔ یہ سزا بھی زیادہ دیر تک نہیں دینی چاہیے کہ مَدَنی منے کے ہاتھ میں ہی دَرد ہو جائے بلکہ مُناسب وقت تک ہو جیسے ہاتھ اُٹھوا کر کہا جائے کہ 111 تک گنتی گنو اس دَوران قاری صاحب دیکھتے رہیں گنتی مکمل ہونے پر بٹھا دیں۔ یوں نہ مار پٹائی ہوئی اور نہ کوئی نقصان۔ مار پٹائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہو سکتا ہے مَدَنی مُنا مزید ڈھیٹ اور اپنے قاری صاحب ہی سے بد ظن ہو جائے۔ جو والدین بھی بچوں کو مارتے ہیں ان کے بچے ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔ اسکول ٹیچروں کے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ کسی ٹیچر نے طالبِ عِلم کو مارا پیٹا تو اس طالبِ عِلم نے اِنتقام لینے کے لیے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس ٹیچر کی ٹھکائی لگا دی۔ اب بھی شاید اِس طرح کے واقعات ہوتے ہوں گے بلکہ ہو سکتا ہے پہلے سے زیادہ ہو گئے ہوں کیونکہ الیکٹرونک میڈیا پر مارنے کے طریقے بھی سکھائے جاتے ہوں گے کہ یوں مارنا ہے یوں گھسیٹنا ہے اور بھی نہ جانے کیا کیا کرتے ہوں گے۔ مار پیٹ کی دُنیا بھر میں بدنامی ہے۔ اگر کوئی مسلمان یا عالِمِ دِین بلکہ کوئی داڑھی والا بھی مار پٹائی کرے گا تو مذہبی طبقے کی بدنامی ہو گی اور اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے لوگ سوشل میڈیا پر اس طرح کی باتیں پھیلانا شروع کر دیتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ پھر غیر مسلم بھی اِس کا غَلَط تاثُّر دیتے ہیں کہ اِسلام میں مار دھاڑ ہے حالانکہ اِسلام میں تو چیونٹی پر بھی ظلم کا تَصَوُّر نہیں ہے۔[1] اِس کے باوجود اگر کوئی مسلمان مار دھاڑ کرتا ہے تو یہ اس کا Personal Meter (یعنی ذاتی مسئلہ) ہے۔ اِسلام نے اِس کو مار دھاڑ کی اِجازت نہیں دی لہٰذا جو بھی اِس اَنداز سے مار دھاڑ کرتا ہے وہ غَلَط ہے۔ اِسلام میں نَرمی، پیار اور حُسنِ اَخلاق کا دَرس دیا جاتا ہے اللہ کرے یہ سب کو نصیب ہو جائے۔ کسی کے بچے کو مارتے وقت اپنا بچہ یاد آنا چاہیے کہ میرے بچے کو کوئی مارے تو میں بَرداشت کر سکوں گا؟ یہ بھی تو کسی کا بچہ ہے میں اس کو ماروں گا تو کیا اس کے ماں باپ اس کو دیکھ سکیں گے؟

قیامت کے دِن ظالم کا اَنجام

سُوال: کیا قیامت کے روز ایسا ہو سکتا ہے کہ مارنے والا ظالم اور جس کو مارا گیا وہ مظلوم بن کر کھڑا ہو؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر ایسا مارا ہے جس کو ظلم سے تعبیر کیا جائے تو بیشک ایسا ہو گا کہ اس دِن تو چیونٹی کا چیونٹی سے بدلہ لیا جائے گا۔[2] اور مُنڈی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔[3] اور جو ظالم ہو گا اس کی نیکیاں مَظلوم کو دے دی جائیں گی اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مَظلوم کے گناہ اس کو دیئے جائیں گے۔[4] یاد رکھیے! ظلم نہ کسی کافر پر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی جانور پر تو ایک حقیقی مسلمان دوسرے مسلمان پر کس طرح ظلم کر سکتا ہے؟ ظلم اندھیرا ہے اور اندھیرا قیامت کے لیے ہے۔ اگر کسی نے بھول کر بھی ظلم کیا ہو تو اُسے چاہیے کہ فوراً اس کی تلافی کرے اور توبہ کرے۔ اگر کسی نابالغ پر ظلم کیا تو اور بھی سخت مُعاملہ ہے کہ وہ ظلم کو مُعاف نہیں کر سکتا اور مُعاف کرے بھی تو مُعاف نہیں ہو گا، اب اس کے بالغ ہونے کا اِنتظار کرے جب یہ بالغ ہو جائے تب اس سے مُعافی مانگے اِس مُعاملے میں بہت زیادہ ڈرنے کی ضَرورت ہے۔

ظلم کی سزا بسا اوقات دُنیا میں بھی مل جاتی ہے

بعض اوقات مَدَنی مُنّے پر ظلم کی سزا دُنیا میں بھی مل جاتی ہے جیسے کسی ایسے بچے کو مارا جس کا باپ یا بھائی سخت ہو تو

---

1 ابن ماجه، كتاب الصيد، باب مَا يُنْهٰى عَنْ قَتْلِهِ، ٣/٥٧٨، حديث: ٣٢٢٣ ماخوذاً۔

2 مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ٣/٢٨٩، حديث: ٨٧٦٤۔

3 مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ٣/١٦٣، حديث: ٨٠٠٢۔

4 مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم، ص١٠٦٩، حديث: ٦٥٧٩۔

www.dawateislami.net

وہ مارنے والے کے پرخچے اُڑا دیتا ہو گا یا توڑ پھوڑ کر ڈالتا ہو گا اور دھمکی بھی دیتا ہو گا کہ کیا سمجھ رکھا ہے ؟ یہ سب دُنیوی سزائیں ہیں۔ اب اگر اس مَدَنی منے کے باپ یا بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی یا بیٹے کی حمایت میں اُستاد کو مارا اور حد سے بڑھ گیا تو یہ بھی ظلم کا مُرتکب ہوا۔ اِس طرح کے کئی مَسائل پیدا ہوں گے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اُستاد کی پیاری اور میٹھی زبان ہو ورنہ یہ مُعاملات عمر بھر یاد رہیں گے۔

بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا

مَدَنی مُنّوں کے ساتھ نَرمی سے پیش آنے والا اُستاد انہیں ہمیشہ یاد رہتا ہے جیسے جب میں پہلی جماعت میں پڑھتا تھا تو اس وقت ہمارے ایک Teacher (یعنی اُستاد) تھے جو مسکراتے رہتے تھے مارتے نہیں تھے اگر کبھی مارنے کی ضَرورت بھی ہوتی تو پیٹھ پر اِس طرح مارتے جیسے ڈھول اُڑا رہے ہوں، وہ آج بھی بہت میٹھے لگتے ہیں۔ اب شاید بے چارے زندہ نہیں ہوں گے۔ جو اُستاد مارتے تھے ان کا Impression ہی ذہن میں مائنس بیٹھ جاتا تھا کہ یہ مارتے ہیں۔ یہ میرے بچپن کی بات ہے اُس دور اور آج کے دور میں بہت فرق ہے۔ بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا ان کے دِل میں اس اُستاد کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ پہلی جماعت کے بچوں کو بھی مارتے ہیں ان کی عمر ہی کتنی ہوتی ہے یہ تو برابر بولنا بھی نہیں جانتے ان کو ماریں گے تو بعض اوقات انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا ہو گا کہ ہمیں کیوں مارا؟ لہٰذا مارنے کے بجائے پیار سے سمجھایا جائے یا ضَرورتاً ڈرایا جائے یا دھمکی دی جائے۔

مَدَنی مُنّوں میں پڑھائی کا شوق کیسے پیدا کریں؟

سُوال: دو چیزیں ہوتی ہیں خوف اور شوق۔ خوف کے حوالے سے آپ نے مَدَنی پھول عطا فرمائے یہ اِرشاد فرمایئے کہ مَدَنی مُنّوں کو پڑھنے کا شوق کس طرح دِلایا جائے ؟ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: مَدَنی مُنّوں کو شوق دِلانے کے لیے انہیں اِنعام دیا جائے، تحفے تحائف پیش کیے جائیں اور کسی اچھے کام پر خوب حوصلہ افزائی کی جائے اگر ایسا کیا گیا اور پھر کسی مَدَنی مُنّے کو اس کی غَلَطی پر ڈانٹا بھی تو اسے شرمندگی ہو گی کہ آج

www.dawateislami.net

مجھے ڈانٹ پڑی ہے۔ اگر اس کی اچھائیوں پر کوئی حوصلہ افزائی نہ ہوئی اور بُرائیوں پر مار دھاڑ کا سِلسِلہ ہوا تو یہ مَدَنی مُنّا راہِ فرار اِختیار کرے گا۔

آبِ زَم زَم میں ملاوٹ کی ہو تو بتا دینا بہتر ہے

سُوال: حج یا عمرے سے آنے والے بعض لوگ کھجور اور زَم زَم شریف میں ملاوٹ کر کے دوسروں کو دیتے ہیں کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: بتا کر دینا چاہیے کہ آبِ زَم زَم میں ہم نے اتنا پانی باہر کا ملایا ہے۔ اگر آبِ زَم زَم زیادہ ہے تو بتا دیا جائے کہ آبِ زَم زَم زیادہ ہے اور باہر والا پانی کم ہے تاکہ اس کو کھڑے ہو کر ہی پیا جائے۔ اگر آبِ زَم زَم کم ہے تب بھی ظاہر کر دیا جائے کہ اس میں باہر کا پانی زیادہ ہے اور آبِ زَم زَم کم ہے کہ صرف بَرَکت کے لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ اس کو بیٹھ کر پیا جائے۔ کھجوروں میں بھی بتا دینا بہتر ہے کہ اس میں کھجوریں مکس ہیں ورنہ لوگ عام طور پر یہی سمجھتے ہیں کہ مدینے کی کھجوریں ہیں۔ اس خوف میں نہ رہیں کہ اگر بتا دیا تو Impression خراب پڑے گا کہ اس کا مطلب ہے دھوکا دینے کا ذہن ہے جو کہ بہت ہی رِسکی مُعاملہ ہے۔ اگر کسی کو بولنے میں عار محسوس ہو تو یہ تَرکیب کرے کہ کسی پرچے پر یہ ٹائپ کروالیں: ”آبِ زَم زَم کم ہے اور سادھا پانی زیادہ ہے“ یا اِس کا اُلٹ لکھ دیں۔ یوں ہی کھجوروں میں بھی کہ ”کچھ کھجوریں مدینے شریف کی ہیں اور کچھ ہم نے یہاں سے مثلاً پاکستان یا ہند سے خریدی ہیں۔“ یوں لکھنے میں شرم تو آئے گی مگر سب کو بولنا نہیں پڑے گا اگر کوئی خود کہے تو اس کو سمجھا دیں کہ بہت سارے لوگوں کو دینی ہوتی ہیں اتنی کھجوریں اور پانی ہم کیسے لائیں کہ ہوائی جہاز میں بھی مَخْصُوص مقدار لانے کی اِجازت ہے جیسے پانی صرف پانچ لیٹر لا سکتے ہیں۔ اگر یوں ترکیب کریں گے تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بالوں کو رنگنا کیسا؟

سُوال: ہم بہن بھائیوں کے بال تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں سفید ہو گئے تھے جس کی وجہ سے شادی کے لیے رشتے نہیں آتے اور لوگ دِل آزاری کرتے ہیں کیا ہم شادی کے اچھے رشتے کے لیے اپنے بالوں پر کلر کر سکتے ہیں؟

(سوئی بلوچستان سے سُوال)

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! بالوں پر لال یا براؤن کلر کر لیں اِس میں کوئی حَرج نہیں، مگر کالا یا ڈارک براؤن نہ ہو۔

تَعویذ کا رَواج کب سے پڑا؟

سُوال: آج کل تَعویذات کا بہت رَواج ہے کیا تَعویذات سے واقعی اثر ہوتا ہے؟

جواب: تَعویذ کا سلسلہ آج کا نہیں ہے بلکہ تعویذ دینا تو صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے ثابت ہے۔[1] تعویذات دونوں طرح کے ہوتے ہیں صحیح بھی اور غَلَط بھی ان میں جو صحیح تَعویذ ہے وہ صحیح ہے اور جو غَلَط تَعویذ ہے وہ غَلَط ہے۔[2]

نیند سے وُضو کب ٹوٹتا ہے؟

سُوال: کن ہستیوں کا نیند سے وُضو نہیں ٹوٹتا؟ نیز اگر ہم وُضو کر کے سوئیں تو فجر میں اُٹھنے تک ہمارا وُضو باقی رہے گا؟

جواب: اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وُضو سونے سے نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں دِل جاگتے ہیں۔[3] باقی عام لوگوں کا سونے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے مگر نیند سے وُضو ٹوٹنے کی شَرائط ہیں جیسے کس طرح سویا؟ غافل تھا یا نہیں؟ سرین زمین پر اچھی طرح جمے ہوئے تھے یا نہیں؟ اگر سرین زمین پر جمے ہوئے ہوں اور آنکھ لگ گئی جیسے کرسی پر بیٹھے بیٹھے نیند آگئی تو وُضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین جمے ہوئے نہیں تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی مکمل تفصیل ”نماز کے اَحکام“ کتاب میں موجود ”وضو کا طریقہ“ نامی رسالے میں ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر کوئی ایسی ہیئت پر سویا جو نیند آنے میں رُکاوٹ ہے جیسے کھڑے کھڑے سو گیا اس میں اگرچہ سرین نہیں جمے ہوئے پھر بھی وُضو نہیں ٹوٹے گا۔[4]

---

1 ...... بخاری، کتاب الطب، باب الشرط فی الرقیۃ بقطیع من الغنم، ۴/۳۱، حدیث:۵۷۳۷ ماخوذاً۔

2 ...... بہارِ شریعت میں ہے: بچوں یا بڑوں کو تَعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تَعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اَسمائے اِلٰہیہ یا دُعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض اَحادیث میں تَعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اِس سے مُراد وہ تَعویذات ہیں جو ناجائز اَلفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تَعویذات ہوتے تھے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۴۱۹، حصہ:۱۶)

3 ...... بخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان... الخ، ۱/ ۲۹۷، حدیث:۸۵۷ ماخوذاً۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، جز: الف، ۱/ ۴۸۸ ماخوذاً۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کُتّے کے متعلق شَرعی اَحکام[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پاک پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کُتّے کے لُعاب کا شرعی حکم

سُوال: کتا کبھی اپنے مالک کی ٹانگ چاٹ رہا ہوتا ہے اور کبھی پینٹ اور جوتا، تو کیا کتے کا تھوک لگنے سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: کتے کا تھوک ناپاک ہے۔[3] لہٰذا اگر کتا ہاتھ چاٹے اور اس کا تھوک ہاتھ پر لگ جائے تو ہاتھ ناپاک ہو جائے گا لہٰذا کتے کو اپنا ہاتھ وغیرہ چاٹنے نہ دیا جائے کہ بِلا ضَرورت پاک چیز کو ناپاک کر ڈالنا جائز نہیں ہے۔[4] البتہ اگر بے خبری میں کتے نے ہاتھ چاٹ لیا تو اب دھو کر پاک کر لیں۔

اگر واقعی ضَرورت ہو تو کتا پالا جائے ورنہ نہیں

سُوال: گھر کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی جو صورت ہے کیا اپنے طور پر اس کا تَصَوُّر کر لینا کافی ہے یا یہ دیکھا جائے گا کہ واقعی اِس طرح کے حالات ہیں جن میں کتا پالنے کی ضَرورت ہوتی ہے؟ نیز کیا حفاظت کے لیے کتے کو گھر کے باہر ہی رکھنا

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۵ ربیعُ الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق 22 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجمِ اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۱۱۶، حدیث: ۳۶۵۔

3 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ... الخ، الفصل الثالث، ۱/۴۸۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/۱۰۷۳۔

www.dawateislami.net

ضَروری ہے یا ضَرورتاً گھر کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں؟

جواب: (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) بہت سے لوگ اپنے طور پر گھر کی حفاظت کا تصور باندھ کر کتا پال لیتے ہیں یہ دُرُست نہیں ہے۔ ہاں! اگر واقعی علاقہ ایسا ہو کہ جہاں چوری چکاری ہوتی ہو اور چوکیدار کے ذَریعے حفاظت نہ ہو پا رہی ہو تو ایسی صورت میں کتا پال سکتے ہیں۔ نیز اگر حفاظت کی صورت ہی یہی ہے کہ کتا گھر کے اندر رہے گا تو ہی حفاظت ہو پائے گی ورنہ کسی طریقے سے کتے کو باہر ہی مار دیا جائے گا تو ایسی صورت میں کتے کو گھر کے اَندر رکھا جا سکتا ہے۔

اب عموماً شوقیہ کتا پالا جاتا ہے

(**امیرِ اہلِ سنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) باہر ملکوں میں زیادہ چوریاں نہیں ہوتیں کیونکہ وہاں قانون پر سختی سے عمل ہے لہٰذا چور چوری کرنے سے پہلے 420 بار سوچتا ہے کہ اگر میں ہاتھ لگ گیا تو میرا کیا بنے گا؟ اور اگر واقعی میں چور پکڑا جائے تو وہ رِشوت دے کر دوسرے دَروازے سے نکل نہیں جاتا بلکہ سزا پاتا ہے تو چوریاں نہ ہونے کے باوجود بھی ان کے گھروں میں کتے ہوتے ہیں۔ جس طرح ہم بچوں سے کھیلتے ہیں تو وہ لوگ شام کو کتوں کو لے کر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ چونکہ وہاں بوڑھے والدین کے لیے اَولاد کے پاس ٹائم نہیں ہوتا لہٰذا والدین اپنا بڑھاپا کتوں اور پلوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے گزارتے ہیں بہر حال ان ممالک میں شوقیہ کتا پالا جاتا ہے اور شوقیہ کتا پالنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

کتا کپڑوں سے چُھو جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

سُوال: اگر کتے کا بدن کسی کے کپڑوں یا بدن سے لگ جائے تو کیا کپڑے اور بدن ناپاک ہو جائیں گے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر کسی شخص کے کپڑوں یا بدن سے کتے کا بدن لگ گیا تو اُس کے کپڑے اور بدن ناپاک نہیں ہوں گے اگرچہ کتے کا بدن گیلا ہی کیوں نہ لگا ہو۔[1] یوں ہی کتے کے چُھو جانے کے سبب وُضو یا غسل کرنا بھی ضَروری نہیں۔ یاد رہے کہ کتے کا تھوک اور پیشاب ناپاک ہے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۵، حصہ:۲۔

www.dawateislami.net

کُتّے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟

سُوال: کُتّے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ نمبر 344 پر مسئلہ نمبر 24 ہے: جس کا جُوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینا اور لُعاب (یعنی تھوک) بھی ناپاک ہے اور جس کا جُوٹھا پاک اس کا پسینا اور لُعاب بھی پاک ہے اور جس کا جُوٹھا مکروہ اس کا لُعاب اور پسینا بھی مکروہ ہے۔[1] چونکہ کتے کا تھوک ناپاک ہے تو اس کا جُوٹھا بھی ناپاک ہے لہٰذا اگر پتیلی یا کٹورے سے کتے نے پانی پی لیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اِسی طرح کتے کا پسینا بھی ناپاک ہے۔[2]

کتے کے پسینے کی پہچان کیسے ہو گی؟

سُوال: اگر کسی کے کپڑوں یا بدن سے کتے نے رَگڑ کھائی اور اُس کا بدن یا کپڑے گیلے ہو گئے تو اب یہ کیسے طے ہو گا کہ یہ کتے کا پسینا ہے یا کتے کا بدن پانی کے سبب گیلا ہوا تھا؟

جواب: یہ قرینے سے پتہ چلے گا کہ کتے کا بدن پسینے کے سبب گیلا ہوا یا پانی سے مثلاً گرمی کا موسم ہے اور کتا بھاگ دوڑ کر آیا ہے یا کتا مالک کے ساتھ ساتھ چل یا دوڑ رہا ہے اور اس کا بدن گیلا ہو گیا تو بظاہر قرینے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پسینا ہے اور اس کا پسینا ناپاک ہے البتہ اگر بارش ہوئی یا کتا پانی سے گزرا اور اس کا بدن گیلا ہو گیا تو اب بدن سے چُھونے کے سبب ناپاک نہیں ہو گا۔

کُتّوں کی لڑائی کروانا کیسا؟

سُوال: کتوں کی لڑائی کروانا کیسا ہے؟

جواب: کتے لڑانا ناجائز ہے[3] جو لوگ کتے لڑاتے ہیں وہ اس سے توبہ کریں۔

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۳۴۴، حصہ: ۲۔
2. فتاویٰ ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، ۱/۲۴ ماخوذاً۔
3. مراٰۃ المناجیح، ۵/۶۵۹ ملخصًا۔

www.dawateislami.net

بلی پالنے اور اس کے لُعاب کا شرعی حکم

سُوال: کیا بلی پالنا جائز ہے؟ نیز جس طرح کتے کا لُعاب ناپاک ہے تو کیا اسی طرح بلی کا لُعاب بھی ناپاک ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بلی پالنا جائز ہے۔ صحابیِ رَسول حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے چھوٹی سی بلی پالی ہوئی تھی جسے وہ اپنی قمیص کی آستین میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اِسی لیے ان کا نام ''اَبُوہریرہ'' یعنی بلی والے پڑ گیا۔[1] ان کا اصل نام عَبْدُ الرَّحْمٰن ہے اور اَبُوہریرہ ان کی کنیت ہے تو ان کے بلی پالنے سے بھی پتا چلا کہ بلی پالنا جائز ہے۔

بلی کا جوٹھا پاک ہے

بلی ایک گھریلو جانور ہے۔ ''اگر اِس نے پانی میں مُنہ ڈالا تو پانی مکروہِ تنزیہی ہو گا یعنی اِس پانی سے بچنا مُناسب ہے ناپاک نہیں ہو گا۔ بلی نے جس پانی میں مُنہ ڈالا اگر اُس پانی سے وُضو کیا تو وُضو ہو جائے گا اور اس پانی سے وُضو کرنا جائز ہے۔''[2] حکمِ شریعت یہ ہے کہ پھاڑ کھانے والا جو جانور ہوتا ہے جیسے شیر چیتے وغیرہ ان کا لُعاب اور تھوک ناپاک ہے۔[3] بلی بھی چوہے پھاڑ کر کھاتی ہے مگر چونکہ یہ گھروں میں پالی جاتی ہے اور لوگ اسے گھریلو جانور بولتے ہیں اِس لیے عُلَمانے اس کے جُوٹھے کو مکروہ لکھا ہے۔[4]

بلی کے جُوٹھے کے پاک ہونے کی وجہ

(اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) حدیثِ پاک میں ہے کہ یہ تم پر طواف (یعنی پھیرے لگانے) والی ہے۔[5] چونکہ بلی گھر میں آتی جاتی رہتی ہے اور اس سے بچنے میں مشکلات ہوتی ہیں

---

1 ...... اسد الغابۃ، حرف الھاء، ابو ھریرۃ، ۶/۳۳۷، رقم: ۶۳۱۹۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، ۱/۲۴ ماخوذاً۔

3 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل فی البئر، ۱/۴۲۵۔

4 ...... بہارِ شریعت میں ہے: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو و غُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۴۳، حصہ: ۲)

5 ...... ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی سؤر الھرۃ، ۱/۱۵۰، حدیث: ۹۲۔

www.dawateislami.net

اِس لیے اس کے لُعاب کو پاک قرار دیا گیا۔

کُتّے کو روٹی ڈالنا کیسا؟

سُوال: کتے کو روٹی ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: کتا روٹی بھی کھاتا ہے لیکن زیادہ تر ہڈی کھاتا ہے بہر حال جو بھی اس کی غذا ہے وہ تو دینا پڑے گی بلکہ اگر آپ نے جائز طریقے پر کتا پالا ہوا ہے تو اسے کھلانا لازم ہے۔ اگر وہ 70 بار کھاتا ہے تو اُسے 70 بار کھلانا پڑے گا یہ ایک مُبالغہ ہے یعنی جانور بار بار کھاتے رہتے ہیں۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) اِس حوالے سے حدیثِ پاک میں یہ بشارت بھی ہے کہ "ہر تر جگر میں اَجر ہے۔"[1]

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) جو کتے باہر گھومتے پھرتے ہیں انہیں کھلانا بھی جائز اور کارِ ثواب ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ "ایک ظالم اور سخت گناہ گار آدمی تھا وہ ایک کنوئیں کے پاس سے گزرا تو اسے پانی پینے کی حاجت ہوئی، اس نے وہاں ایک کتا دیکھا جو بہت پیاسا تھا اور وہ پیاس کے سبب گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، اُس گناہ گار شخص کو اس کتے پر بڑا ترس آیا اور اس نے اپنا موزہ کنویں میں ڈال کر کسی طرح پانی نکالا اور کتے کو پلا دیا۔ تو کتے پر یہ اِحسان کرنا اس کے کام آ گیا اور مَرنے کے بعد اُس کی بخشش کر دی گئی۔[2] تو یوں عام کتوں کو بھی کھلانا پلانا کارِ ثواب ہے۔

کُتّے کو پتھر مارنا کیسا؟

ہمارے یہاں گلیوں میں پھرنے والے کتوں کو عموماً بچے مارتے ہیں اور جب وہ بھونکتا ہے تو مزے لیتے ہیں تو بِلاوجہ ان کتوں کو مارنا ظلم ہے۔ یاد رکھیے! جانور کی بددُعا بھی مقبول ہے۔[3] اپنا یہ ذہن بنا لیجیے کہ نہ کتے کو مارنا ہے اور نہ ہی بلی اور چیونٹی کو۔ اِس لیے کہ چیونٹی کو بھی بِلاوجہ مارنا ناجائز و گناہ ہے۔ بچے اس بے چاری کو مارتے رہتے ہیں تو بچوں کو ایسا کرنے سے روکنا چاہیے۔

---

1. بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ۴/۱۰۳، حدیث: ۶۰۰۹۔
2. بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ۴/۱۰۳، حدیث: ۶۰۰۹۔
3. مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۰۰۔

www.dawateislami.net

سیکورٹی کے لیے کتا پالا تو کیا فرشتے آئیں گے؟

سُوال: اگر سیکورٹی کے لیے کتا پالا تو کیا تب بھی فرشتے نہیں آئیں گے؟

جواب: اگر کتا شوقیہ پالا ہے پھر تو گھر میں رَحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے اور اگر شریعت نے کتے کو گھر میں رکھنا جائز کر دیا ہے مثلاً حفاظت کے لیے پالا تو اب وہ رَحمت کے فرشتوں کے لیے رکاوٹ نہیں ہے۔[1] ایسے کتے کو کسی مجبوری کے سبب رات گھر میں بھی رکھ سکتے ہیں مثلاً اگر کتا باہر رکھتے ہیں تو کوئی اسے مار دے گا یا قیمتی ہونے کے سبب چور اسے کسی ترکیب سے بے ہوش کر کے اُٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے اسلامی بھائیوں نے بتایا تھا کہ ان کے یہاں چور Commode (کُرسی نما جائے اِستنجا) چُرا کر لے جاتے ہیں۔ Dog تو بہت مہنگے ہوتے ہیں۔ اب رات باہر رکھنے کی صورت میں اسے چور ترکیب سے اُٹھا کر لے جائیں اور بیچ دیں تو یہ ممکن ہے۔

مُوذی جانوروں کو قتل کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کتا تکلیف دے تو اسے مارنا کیسا؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: کسی نے کٹکھنا کتا پال رکھا ہے یعنی کاٹ کھانے والا جو راہ گیروں کو کاٹ کھاتا ہے تو بستی والے ایسے کتے کو قتل کر ڈالیں، بلی اگر اِیذا پہنچاتی ہے تو اُسے تیز چُھری سے ذَبح کر ڈالیں، اسے اِیذا دے کر نہ ماریں۔[2] مُوذی جانوروں کو مارنے کے مختلف طریقے رائج ہیں جیسے لاٹھی مار کر قتل کر دیا، زہریلا کیپسول کھلا دیا مگر اِس طرح وہ بہت تڑپ تڑپ کر مَرتا ہے یہ مُناسب نہیں اِس کے بجائے اسے ذَبح کر دیا جائے۔ بقر عید پر بڑے بڑے خطرناک جانور قابو کر لیے جاتے ہیں تو کتے کو بھی کسی ترکیب سے قابو کر کے ذَبح کیا جا سکتا ہے۔ اگر بے ہوش کرنے سے بھی قابو کرنا ممکن ہو تو شرعی راہ نمائی لینے کے بعد ایسا کر کے ذَبح کر دیا جائے مگر یہ یاد رہے کہ کتے کو کسی بھی طرح ذَبح کرنے سے اس کا گوشت حلال نہیں ہو گا۔ نیز جو حلال جانور ہیں انہیں بے ہوش کر کے ذَبح نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح ذَبح ہونے کے بعد وہ ہِل جُل نہیں کر سکے گا جس کی وجہ سے اس کا خون اچھی طرح نہیں نکل پائے گا۔

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۵۹۸۔
2. بہارِ شریعت، ۳/ ۶۵۵، حصہ:۱۶ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کیا خالی کاغذ کا بھی اَدب ہے ؟

سُوال: کاغذ ہماری زندگیوں کا لازمی جُز ہے۔ یہ مختلف کوالٹی اور سائز میں ہوتا ہے۔ اِس کا اِستعمال صدیوں سے ہو رہا ہے۔ کاغذ ہماری تحریروں کو محفوظ کرتا ہے۔ جدید دور میں معلومات جمع کرنے کے نِت نئے طریقے آ گئے ہیں لیکن اس کے باوجود کاغذ کی اَہمیت کم نہیں ہوئی، حُصُولِ تعلیم کے لیے کاغذ کی بہت اَہمیت ہے۔ کتابیں اور کاپیاں سب کاغذ کی ہوتی ہیں۔ اب کاغذ کا اِستعمال خریداری کے تھیلوں کے طور پر بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ ماحول دوست ہے اور ناکارہ ہونے کے بعد جلد زمین میں گھل جاتا ہے۔ کاغذ سے مختلف اَقسام کی اَشیاء بنائی جارہی ہیں جیسے لفافے، مَصنوعی فون، ڈیکوریشن کی اَشیاء وغیرہ۔ امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض ہے کہ کیا خالی کاغذ کا بھی اَدب ہونا چاہیے ؟ نیز کیا کاغذ کے اِستعمال میں بھی اِسراف ہو سکتا ہے ؟

جواب: کاغذ اللہ پاک کی نعمت اور بہت ہی اَہم چیز ہے۔ اِس کے مُوجِد کا تو علم نہیں کہ مسلمان ہے یا نہیں مگر جس نے بھی اسے اِیجاد کیا اس نے اللہ پاک کی دی ہوئی عقل ہی سے کیا۔ اس میں دِن بدن بہتری ہی آتی رہی ہے۔ چونکہ کاغذ پر اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام اور شَرعی مَسائل لکھے جاتے ہیں اِسی وجہ سے ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کورے کاغذ کا بھی بہت اَدب کیا کرتے تھے حتّٰی کہ جو کاغذ لکھنے کے کام آ سکتا اس کو بے وُضو چُھوتے تک نہیں تھے۔ ذرا اندازہ کیجیے جب ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم بغیر لکھے کاغذ کا اِس قدر اِحترام فرماتے تھے تو لکھے ہوئے کاغذ کا کس قدر اِحترام فرماتے ہوں گے۔ اے کاش ! ہمیں بھی کاغذ کا اَدب نصیب ہو جائے۔

کاغذ کی اَہمیت اور ہماری ناقدری

اب اکثر لوگوں کا کاغذ کے اَدب کے متعلق ذہن ہی نہیں ہے، کاغذ پر کوئی کچھ تحریر ہو یا نہ ہو سب ہی کو کچرے میں ڈال دیتے ہیں۔ جن اَخبارات میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام اور دِینی مَضامین ہوتے ہیں مَعَاذَ اللہ وہ بھی کچرے میں پھینک دیئے جاتے ہیں، بعض اوقات تو ان اَخبارات میں بچوں کا گند وغیرہ لپیٹ کر پھینکا جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ نیز جب کاغذ اور اَخبارات کی Recycling ہوتی ہے (تاکہ کاغذ دوبارہ اِستعمال میں آ سکے

www.dawateislami.net

تو) اس وقت بھی یہ کاغذات پاؤں تلے روندے جاتے ہیں حالانکہ اس بے اَدبی سے بچنے کی کوشش کی جائے تو بچنا ممکن ہے لہٰذا ہر ایک کو حَتَّی الْاِمْکَان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ با اَدب بانصیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو کاغذ کا اَدب کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قابلِ اِستعمال کاغذ ضائع کر دینا کیسا؟

یاد رہے! یہ تو اس کاغذ کی بات ہے جو اب قابلِ اِستعمال نہیں رہا ورنہ جو کاغذ ابھی کسی کام میں آسکتا ہے تو اسے یوں ضائع کرنے میں مسئلہ ہو گا اس لیے کہ کاغذ ایک مال ہے جو پیسوں سے خریدا اور بیچا جاتا ہے لہٰذا اسے ضائع کرنا گناہ ہے کیونکہ مال کا ضیاع حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

وَقف کے کاغذ اور قلم کی اِحتیاط کیجیے

سُوال: وَقف کے اِداروں کے کاغذ اور قلم کے اِستعمال میں کیا کوئی خاص اِحتیاط کرنی ہو گی؟[2]

جواب: جی ہاں! جو لوگ اِداروں میں کام کرتے ہیں خُصُوصاً وَقف کے اِداروں میں تو انہیں کاغذ یا قلم کے اِستعمال میں بہت اِحتیاط کرنی ہو گی۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے اِدارے کے کاغذ اور قلم ذاتی اِستعمال کرنے کی اِجازت ہے حتّٰی کہ بعض لوگ اپنے اِدارے کا لیٹر پیڈ تک ذاتی کام کے لیے اِستعمال کر لیتے ہیں، اِداروں کے فارم جس پر ایک طرف چھپائی ہوتی ہے اور دوسری طرف سے کورا ہوتا ہے اس کو پھاڑ کر دَرخواست لکھنے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں ایسا کرنا دُرُست نہیں۔ بعض لوگوں نے مجھ سے دُعا کروانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے کسی فارم کو پھاڑ کر دُعا کی پَرچی لکھ کر دی تو میں نے ایسوں کو توبہ بھی کروائی اور تاوان بھرنے اور دَارُ الْاِفْتَا اہلسنّت سے رُجوع کرنے کا بھی کہا کیونکہ یہ فارم ان کی ملکیت نہیں ہوتے لہٰذا یہ جس کام کے لیے دیئے گئے ہیں ان کو اسی کام میں اِستعمال کیا جائے نہ کہ اپنی دُعاؤں کی دَرخواستیں لکھنے کے لیے پھاڑ دیا جائے۔ اِس طرح ایک آدھ بار میرے ساتھ ہوا تو میں نے سمجھا دیا اس کے عِلاوہ خُدا

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵۱۔

2 ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والے تین سوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جانے کیا کیا کرتے ہوں گے۔ جس اِدارے میں ہم کام کرتے ہیں ہم اس کے اَمین ہیں اور ہم صِرف یہاں سے ملنے والی تنخواہ کے مالک ہیں اِدارے یا اس کی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں، ہمیں اِجازت نہیں کہ اِدارے کا کاغذ یا قلم یا کوئی چیز اپنے گھر لے جائیں یا خلافِ عُرف ذاتی اِستعمال کریں۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو وہ توبہ اور اِستِغْفار کرکے شَرعی راہ نمائی لے اور جتنا نقصان کیا ہے اس کا تاوان بھی ادا کرے۔

نجی اِدارے کے کاغذ اور قلم میں اِحتیاط

سُوال: کیا نجی اِداروں کے کاغذ اور قلم کے اِستعمال میں بھی اِحتیاط کرنی ہوگی؟

جواب: جی ہاں! سیٹھ کی اِجازت کے بغیر اس کی چیزوں میں تَصَرُّف نہیں کیا جاسکتا بلکہ اگر سیٹھ کا بیٹا بھی اِستعمال کی اِجازت دے تب بھی کافی نہیں ہوگا جبکہ وہ سیٹھ کی جانب سے صَراحتاً یا دَلالۃً اِجازت دینے کا مَجاز (اجازت یافتہ) نہ ہو۔ اس لیے کہ وہ چیز سیٹھ کی ملکیت ہے اور اصل مالک سے اِجازت لینا ضَروری ہے۔ اگر اس نے اِجازت دے دی کہ تم کاغذ یا قلم کا ذاتی اِستعمال کرلیا کرو یا کوئی چھوٹی موٹی چیز اتنی قیمت تک کی لے جایا کرو تو صِرف اِجازت کے دائرے میں تَصَرُّف جائز ہوگا۔ یہ نہیں کہ اِجازت تو ایک آدھ کاغذ یا ایک قلم کی ملی اور یہ پوری کاپی یا قلموں سے جیب بھر کر چلتا بنے۔

خادم کی اِجازت سے مسجد کی چپلیں پہننا

سُوال: کیا مسجد کے خادم کی اِجازت سے وہاں رکھی چپلیں پہن سکتے ہیں؟

جواب: اگر مسجد کے خادم نے بھی اِجازت دے دی تب بھی کسی کی چپل پہن کر اِستنجا خانے جانے کی ہرگز اِجازت نہیں۔ اگر کسی کی چپل چوری ہو جائیں تو اسے بھی دوسرے کی چپل پہن کر چلے جانے کی مُطلقاً اِجازت نہیں لہٰذا اپنی چپل سنبھال کر رکھی جائیں۔

مدرسے کے ڈیسک پر لکھنا کیسا؟

سُوال: بعض طلبا مدرسے کی ڈیسکوں پر لکھتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: وَقف کی ڈیسکوں پر نہیں لکھ سکتے۔ بعض طلبا ڈیسکوں پر ایسا گاڑھا کر کے لکھتے ہیں جو مِٹایا بھی نہیں جاسکتا حالانکہ

www.dawateislami.net

یہ مدرسے کی ڈیسک ہے۔ اگر طالبِ علم کے ابو نے بھی یہ ڈیسک دی ہوتی تب بھی اس پر لکھنے کی اِجازت نہیں تھی کہ اس کے وقف ہو جانے کے بعد اس کے ابو بھی نہیں لکھ سکتے۔[1]

اِدارے میں ذاتی قلم اور کاغذ رکھنا

سُوال: جس کو خوف ہو کہ میں اِدارے کا قلم یا کاغذ ذاتی کام میں اِستعمال کر لوں گا تو کیا وہ اپنی ٹیبل وغیرہ پر اپنی ذاتی اَشیاء رکھ سکتا ہے تاکہ ذاتی کام کے لیے اِستعمال کی جا سکیں؟

جواب: جی ہاں! ایسا کرنا مُناسب ہے مگر دیکھنے والوں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے اس کی وضاحت کر دے کہ میں اپنے کام کے لیے ذاتی اَشیاء کا ہی اِستعمال کرتا ہوں تاکہ دیکھنے والے کو بدگمانی نہ ہو کہ ناظم یا قاری صاحب مدرسے کا قلم اِستعمال کر رہے ہیں حالانکہ ہم نے تو مَدَنی مذاکرے میں اس کا اُلٹ سُنا ہے۔

جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه میں وَقف کی اَشیاء میں اِحتیاط

جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه کے طلبا، ناظمین اور اَساتذہ کو بھی وَقف کی اَشیاء کے مُعاملے میں اِحتیاط کرنی ہو گی۔ یاد رکھیے! ہم سب کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے چلنا ہے۔ اب میں دعوتِ اسلامی کا بڑا خادم بنا بیٹھا ہوں[2] تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ میں جو چاہوں دعوتِ اسلامی کے اَموال میں تَصَرُّف کروں؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ وَقف کی اَشیاء کے اِستعمال میں سب کے لیے ایک دائرہ مقرر ہے اسی میں رہتے ہوئے ہم سب کو چلنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینے پر وَضاحت کرنا

سُوال: کیا آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینے پر وَضاحت کر دی جائے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے؟[3]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۵۱ ماخوذاً۔
2. شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بانیِ دعوتِ اسلامی ہیں، اس طرح کے الفاظ آپ نے عاجزی کے طور پر بیان فرمائے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! میں جب ایسا کرتا ہوں تو ضرور تاً یہ وَضاحت بھی کر دیتا ہوں کہ ”یہ آبِ زَم زَم تھا اِسی وجہ سے کھڑے ہو کر پیا ہے“ تاکہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دُنیا کو سُنَّتیں بتاتے ہیں اور خود کھڑے کھڑے پانی پیتے ہیں۔ یاد رہے کہ تہمت کی جگہ سے بچنا واجِب ہے[1] البتہ آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینا ضَروری نہیں۔ اِس کا ذِکر ضمناً کر دیا ورنہ سادہ پانی بھی کھڑے کھڑے پینے سے بندہ گناہ گار نہیں ہو گا۔ ہاں! یہ ضَرور ہے کہ اس نے پانی پینے کا اَدب چھوڑا اور سنَّت کو ترک کیا لیکن اِس وجہ سے یہ بے عمل نہیں کہلائے گا۔

کھڑے ہو کر پانی پینے والے سے حُسنِ ظَن رکھنا

اگر کوئی کھڑے ہو کر پانی پیتا بھی ہے تو دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ بد گمانی نہ کرے حُسنِ ظَن سے کام لے، ہو سکتا ہے اس کا کوئی عُذر ہو مثلاً اسے بیٹھنے کی جگہ نہ ملی ہو یا بے چارے کو بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہو۔ ہمیں حُسنِ ظَن کا جام کھڑے کھڑے اور لیٹے لیٹے دونوں طرح پینے کی اِجازت ہے بلکہ تاکید ہے لہٰذا کسی کے بارے میں بھی بد گمانی کرنے کے بجائے حُسنِ ظَن سے کام لیا جائے خُصُوصاً اس وقت کہ جب اس بات کے مختلف پہلو نکلتے ہوں کیونکہ مومن کے فعل کو حُسنِ ظَن پر مَحمُول کرنا واجِب ہے یعنی مومن کی بات کے جتنے دُرُست پہلو نکلتے ہوں نکالے جائیں۔ ہمارے یہاں تو مُعاملہ ہی اُلٹا ہے بات سُن کر فوراً بد گمانی شروع کر دیتے ہیں۔

کیا نیاز صِرف سفید چیز پر ہی ہو سکتی ہے؟

سُوال: تہوار کے دِنوں میں مٹھائی والوں کے پاس لوگ سفید رنگ کی مٹھائی زیادہ مانگتے ہیں، کیا نیاز صِرف سفید رنگ کی چیز پر ہی ہو سکتی ہے؟

جواب: نیاز کے لیے کوئی رنگ مَخصُوص نہیں بلکہ میں نے یہ بات خود پہلی مَرتبہ سُنی ہے کہ نیاز سفید چیز پر ہی دی جائے گی۔ بہر حال سفید چیز کا ہونا ضَروری نہیں ہے، نیاز یا فاتحہ سفید کلر کے عِلاوہ کسی بھی رنگ والی چیز پر بھی دی جا سکتی

---

[1] ...... حدیث شریف میں ہے: اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ یعنی تہمت کے مواقع سے بچو۔ (کشف الخفاء، حرف الھمزة، ۱/۳۷، حدیث:۸۸) نیز ایک اور رِوایت میں فرمایا گیا: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَقِفَنَّ مَوَاقِفَ التُّهَمِ یعنی جو شخص اللہ پاک اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کے مواقع پر ہر گز کھڑا نہ ہو۔ (المقاصد الحسنة، حرف المیم، ص۴۲۱، حدیث:۱۱۳۳)

www.dawateislami.net

ہے۔ آج کل تو سفید چیزوں کا رنگ مزید نکھارنے کے لیے ان میں طرح طرح کی اَشیاء شامل کی جارہی ہیں خُصُوصاً وہ اَشیاء جو دودھ میں پکاکر بنائی جاتی ہیں کیونکہ دودھ خوب اچھی طرح پکنے کے بعد سفید نہیں رہتا بلکہ اس کے رنگ میں کچھ نہ کچھ تبدیلی آجاتی ہے اور یہ چاکلیٹی کلر کی طرف مائل ہوجاتا ہے یوں ہی کھویا بھی سفید ہوتا ہے مگر اس کا کلر بھی کچھ نہ کچھ ماند پڑ جاتا ہے، دودھ کی طرح سفید کرنے کے لیے اِس میں کلر شامل کرتے ہیں۔ ان چیزوں سے بچنے کی کوشش بھی کی جائے تو دِیگر مُعاملات میں اُلجھ جائیں گے کیونکہ صِرف ایک کلر کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کے عِلاوہ بھی بہت سے مَسائل ہیں مثلاً خالص دودھ ہی کو لیجیے تو اس کا ملنا بھی دُشوار ہوگیا ہے اب تو حالات ایسے ہیں کہ عوام ڈبوں میں بھی دودھ خریدے تو اصل دودھ کے بجائے Tea Whitener ملتا ہے۔ دودھ نہیں ہوتا اگرچہ اس کی کمپنی قانون سے بچنے کے لیے ڈبے پر Tea Whitener لکھ دیتی ہیں مگر عوام اسے دودھ سمجھ کر ہی خرید رہے ہوتے ہیں۔ جبھی کہا جاتا ہے: اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر۔

دعوتِ اسلامی کی پہلی دَرسی کتاب کون سی ہے؟

سُوال: دعوتِ اسلامی میں جو سب سے پہلا دَرس ہوا، وہ مَدَنی دَرس حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتاب مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب سے ہوا تھا اِس کی کیا حکمت ہے؟ (حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مزارِ پُرانوار سے ایک زائر کا سُوال)

جواب: اللہ پاک حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مَزار پر خوب خوب اَنوار وتَجلِّیّات کی بارش فرمائے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہمارے بہت بڑے مُحسن، پانچویں صَدی کے مُجَدِّد، عالمِ دِین، فقیہ اور اللہ پاک کے بہت بڑے ولی اور صُوفی بزرگ تھے۔ جب دعوتِ اسلامی بنی تو دَرس کا مَرحلہ بھی پیش آیا اس وقت سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس کتاب سے دَرس دیا جائے جو عوام کے لیے اِصلاحِ اَعمال کا ذَریعہ بنے، چونکہ اس وقت دعوتِ اسلامی نئی بنی تھی اور بڑے لیول پر کام کرنے کا کوئی تجربہ بھی نہیں تھا نہ ہی فیضانِ سنَّت لکھی گئی تھی۔ ایک اسلامی بھائی (اگرچہ اس وقت اسلامی بھائی کی اِصطلاح بھی نہیں تھی انہوں) نے مشورہ دیا کہ مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب سے دَرس دیا جائے۔ اصل مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب تو عربی میں ہے لیکن ہم نے دَرس دینے کے لیے اِس کے اُردو تَرجمے کا اِنتخاب کیا اور یوں دعوتِ اسلامی کی یہ پہلی دَرسی کتاب ہوئی۔

www.dawateislami.net

مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب پڑھنے سے ہچکیاں بندھ جاتی ہیں

مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب واقعی بہت رِقّت انگیز کتاب ہے۔ اِس میں بہت پیاری پیاری باتیں ہیں۔ اِس میں موجود خوفِ خُدا کی باریکیوں کا اندازہ اِس بات سے کیجیے کہ ایک عمر رسیدہ مُبَلِّغ جن کی داڑھی بھی سفید ہو گئی تھی انہوں نے پنجاب کے دورے پر مجھے بتایا کہ میں مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب سے دَرس نہیں دے پاتا۔ وجہ پوچھنے پر کہنے لگے: "میں اِس کتاب کو پڑھتا ہوں تو میری ہچکیاں بندھ جاتی ہیں۔" اگر اب تک کسی نے مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب کا مُطالعہ نہیں کیا ہے تو میرا مشورہ ہے کہ پہلی فُرصت میں اِس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے حاصل کر کے پڑھ لیجئے۔

مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب کا کونسا ترجمہ بہتر ہے؟

مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے عِلاوہ بھی دِیگر اُردو تَراجِم ملتے ہیں مگر جو تَرجمہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے شائع ہوا ہے اس کا جواب نہیں۔ میرا اغلب گمان ہے کہ یہ مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب کا بہترین تَرجمہ ہے اور تمام تَراجِم پر فائق ہے۔ اس کے مُتَرْجِم مفتی تَقَدُّس علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں جو نا صِرف خاندانِ اعلیٰ حضرت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد بھی ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے ان کی زیارت کرنے کی سعادت بھی ملی ہے۔ پھر مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے شائع ہونے والے تَرجمے میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے مَدَنی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے اس کتاب میں مذکور اَحادیثِ مُبارَکہ کی تخاریج کا کام بھی کیا ہے یعنی مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب میں جو اَحادیثِ مُبارَکہ ذِکر کی گئی ہیں ان کو اصل کتب سے تلاش کر کے ان کے حوالہ جات کو شامل کیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ کسی اور نے بھی اِس اَنداز سے کام کر کے مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب کا تَرجمہ شائع کیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ یہ صِرف دعوتِ اسلامی ہی کا کارنامہ ہے۔

قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنا کیسا؟

سُوال: اکثر دیکھا ہے کہ قرآنِ پاک میں خوبصورتی کے لیے مور کے پَر رکھے جاتے ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنا کیسا ہے؟ (مدینہ پور [دُنیاپور ضلع لودھراں جنوبی پنجاب] سے سُوال)

جواب: قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنے میں حَرَج نہیں کیونکہ اِس میں بے اَدَبی کا تَصَوُّر نہیں ہوتا۔ ہم بھی بچپن میں مور کے

www.dawateislami.net

چھوٹے چھوٹے پر قرآنِ کریم میں خوبصورتی کی نیت سے رکھتے تھے، البتہ اگر کوئی پورا بنڈل رکھے تو یہ الگ بات ہے۔

کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟

سُوال: قبر میں عہد نامہ یا شجرہ شریف رکھنا یا قبر پر اذان دینا قرآنِ کریم میں کہاں لکھا ہے؟ نیز یہ بات قرآنِ پاک کی کس آیت میں ہے کہ مَیِّت سب کچھ سنتی دیکھتی ہے؟

جواب: اُردو میں سُوال کرنا قرآنِ کریم میں کہاں لکھا ہے؟ WhatsApp کے ذَریعے اپنا سُوال ریکارڈ کروانا قرآنِ پاک میں کہاں لکھا ہے؟ فون یا Message کر کے سُوال کرنا قرآنِ کریم میں کہاں لکھا ہے؟ ٹی وی چینل کے ذَریعے جواب طلب کرنا قرآنِ کریم میں کہاں لکھا ہے؟ تو جو جواب اِن سُوالات کے ہوں گے وہی جوابات میرے ہوں گے۔[1]

قرآنِ کریم میں ہر شے کا بیان ہے لیکن...

قرآنِ کریم کی آیتِ کریمہ ہے: ﴿تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ﴾ (پ۱۴، النحل: ۸۹) ترجمۂ کنزالایمان: "ہر چیز کا روشن بیان ہے۔" اگرچہ قرآنِ کریم میں ہر چیز کا بیان ہے لیکن اِس کے باوجود ہر ایک اپنے سُوال کا جواب قرآنِ کریم سے نہیں نکال سکتا لہٰذا شیطانی وَسوسوں میں آئے بغیر سوچنا چاہیے کہ اِس طرح کے سُوالات کا کیا حاصِل ہے؟ اِس قسم کے سُوال کرنے والا ایڑی

---

1 ...... قبر پر اذان دینے کا جواز یقینی ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے اِس سے منع نہیں فرمایا اور جس کام سے شرعِ مطہرہ منع نہ فرمائے اَصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا۔ نیز اَحادیث سے ثابت ہے کہ جب مُردے سے منکر نکیر سُوالات کرتے ہیں تو شیطان مسلمان کو بہکانے کیلئے وہاں بھی آپہنچتا ہے چُنانچہ رِوایت میں ہے: "جب مُردے سے سُوال ہوتا ہے کہ تیرا رَبّ کون ہے؟ شیطان اپنی طرف اِشارہ کرتا ہے یعنی میں تیرا رَبّ ہوں۔" اس لئے حکم آیا کہ مَیِّت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دُعا کریں۔ اور یہ اَمر بھی اَحادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ اذان دینے سے شیطان بھاگتا ہے چُنانچہ صحیح مسلم میں ہے: "شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روحا۔" اور روحا مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے۔ (بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنت، ص۱۱۵ ملخصاً) شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے مُنہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ "دُرِّ مختار" میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مَغْفِرَت کی اُمّید ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۸) فتاویٰ رضویہ میں ہے: "(شجرہ طَیِّبہ) قبر میں طاق بنا کر (رکھیں) خواہ سرہانے کہ نکیرین پائینتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیشِ نظر ہو، خواہ جانب قبلہ کہ مَیِّت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون و اِطمینان واِعانتِ جواب کا باعث ہو۔ (علامہ) شاہ عَبْدُ الْعَزِیْز صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے بھی رسالہ "فیضِ عام" میں شجرہ قبر میں رکھنے کو معمولِ بزرگانِ دِین بتا کر سرہانے طاق میں رکھنا پسند کیا۔" (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۴۴)

www.dawateislami.net

چوٹی کا زور لگا کر بھی قرآنِ کریم سے نماز کا طریقہ نہیں نکال سکے گا۔ ساری اُمَّت عشا کے چار رکعت فرض ادا کرتی ہے اس کی قرآنِ کریم میں کہاں صَراحت آئی ہے؟ کبھی بھی نہیں بتاسکتا کہ صَراحت کے ساتھ عشا کے چار فرض فجر کے دو فرض وغیرہ قرآنِ کریم میں مذکور ہیں بلکہ آج سب ہی اذان دیتے ہیں لیکن یہ اذان قرآنِ کریم میں کہاں ہے؟

نیز دُنیوی لحاظ سے بھی بہت سی باتیں ہیں جن کی قرآنِ کریم میں کوئی صَراحت نہیں ہے مگر لوگ وہ کام بڑے شوق سے کرتے ہیں مثلاً بِریانی، پَراٹھے اور پزوں کا تذکرہ قرآنِ کریم میں کہیں بھی نہیں ملے گا۔ قرآنِ کریم میں مُطلقاً ہے: ﴿وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ﴾ (پ۸، الاعراف: ۳۱) ترجمۂ کنز الایمان: "اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔" لیکن یہ لذیذ کھانے کھاتے ہوئے کبھی بھی خیال نہیں آتا کہ یہ کہاں سے ثابت ہیں؟ بہر حال جو چیزیں حلال ہیں وہ کھائی جائیں گی اور جو حرام ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ اِسی طرح اُصول بنتے ہیں جن کی مدد سے مَسائل کو حَل کیا جاتا ہے۔

بعض باتیں اَحادیث سے ثابت ہوتی ہیں

بعض اوقات کوئی بات قرآنِ کریم میں صَراحت کے ساتھ نہیں ہوتی تو وہ اَحادیثِ مُبارکہ میں مذکور ہوتی ہے اور حدیث شریف پر عمل کرنے کا حکم بھی قرآنِ کریم میں ہی ہے: ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (پ۷، المائدۃ: ۹۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

بعض باتوں کا ثبوت اَقوالِ ائمہ سے ہوتا ہے

بعض باتیں اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی صَراحتاً نہیں ملتیں تو اکابر عُلَما خوب غور و خوض کے بعد وہ مَسائل نکالتے ہیں۔ پھر ہم ان کے بیان کردہ مسئلے پر عمل کرتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے۔ ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا دامن پکڑ لیا ہے اِنْ شَآءَ الله یہ ہمیں آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنَّت میں لے جائیں گے۔

سوشل میڈیا پر شوشے چھوڑنا مہنگا پڑے گا

یاد رکھیے! شَرعی اَحکام کے ثبوت کا ایک پورا سلسلہ اور سِسٹم ہے۔ اِسی سِسٹم کو اُمَّت کے تمام اکابرین عُلَما نے تسلیم کیا ہے لہٰذا جو بھی اس سے باہر نکلے گا وہ غَلَطی پر ہوگا۔ اِس سِسٹم کا ہونا بھی ضَروری ہے کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو ہر ایک اُٹھ کر

www.dawateislami.net

کوئی نہ کوئی بات کہے گا کہ ایسا نہیں ایسا ہے۔ اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے اس پر بھی بہت سے لوگ اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور ٹھوکریں کھا کھا کر گر رہے ہیں، اِس گرنے سے بظاہر چوٹ نہیں لگتی لیکن وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ اِس لیے کہ مَرنے کے بعد معلوم ہو گا کہ کتنے 20 کے 100 ہوتے ہیں۔ اِس طرح کے سُوال ہی نہیں کرنے چاہئیں اور اگر سائل نے اپنی تشفّی کے لیے پوچھا تھا تو اُمّید ہے کہ کنفیوزن دور ہو گئی ہو گی۔

مسلمانوں کا کسی کام کو اچھا سمجھنا

سُوال: اگر کسی بات کا ثبوت قرآن واَحادیث سے صَراحتاً نہ ملتا ہو تو پھر بھی اسے کرنا کیسا؟[1]

جواب: مسلمانوں کا کسی کام کو اچھا سمجھنا ہی اس کے اچھا ہونے کی دَلیل ہے اگرچہ قرآن واَحادیث میں اس کا صَراحتاً بیان نہ ہو چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: فَمَا رَاٰی الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ یعنی جس شے کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے یہاں بھی اچھی ہوتی ہے۔[2] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اہلِ عِلم وتقویٰ یعنی عُلَما اور متقی پرہیز گار صَالحین لوگ جس چیز کو اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔[3] لہٰذا حضرتِ عبدُ اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فرمان میں مسلمانوں سے عُلَما اور صُلَحا مُراد ہیں اگر یہ لوگ کسی چیز کو اچھا سمجھ کر کریں اور وہ شریعت سے نہ ٹکرائے تو وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھی ہو گی، ورنہ عوام میں تو داڑھی مُنڈانا اور نمازیں نہ پڑھنا بھی رائج ہے کہ اب ایک فیصد مسلمان ہی نماز پڑھتے ہوں گے لہٰذا ان کا کسی کام پر جمع ہونا اس کے اچھے ہونے کی دَلیل نہیں بن سکتا۔

جھوٹی بات پر قرآن اُٹھانا کیسا؟

سُوال: اگر کسی اِنسان نے تین مَرتبہ جھوٹی بات پر قرآنِ پاک اُٹھایا تو اس کا کیا گناہ ہے؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: قرآنِ کریم کی قسم کھانا قسم ہے البتہ صِرف قرآنِ کریم اُٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنا قسم نہیں فتاویٰ

---

[1] یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

[2] مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۶ حدیث: ۳۶۰۰۔

[3] فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۱۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

رضویہ جلد 13 صفحہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قرآنِ مجید کی قسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآنِ عظیم کی قسم کھانے میں حَرَج نہیں اور ضَرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے۔ بِلا ضَرورتِ خاصہ نہ چاہیے۔

غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا

سُوال: اِس شِعر کا مطلب بیان فرما دیجیے:

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز

کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: جتنے بھی طریقت کے سلسلے ہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کو گلستان سے تشبیہ دی ہے اور گلستان کو بہار کی ضَرورت ہوتی ہے تو ان گلستانِ طریقت کو بہار ملنے کا ذَریعہ میرے مُرشد غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں کیونکہ جو بھی ولی بنتا ہے ان کے دَر سے بھیک لے کر بنتا ہے تو یوں ہر طریقت کا سلسلہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فیض لیے ہوئے ہے۔

غوثِ پاک عَرَبی تھے یا عَجَمی؟

سُوال: حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عَرَبی تھے یا عَجَمی؟ (ہند سے سُوال)

جواب: حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عَجَمی تھے۔[1] یاد رہے! جو عَرَبی نہ ہو وہ عَجَمی کہلاتا ہے جیسا کہ ہم لوگ عَجَمی ہیں۔

مچھلی کی سِری کھانا کیسا؟

سُوال: مچھلی کی سِری کھانا کیسا ہے؟

جواب: مچھلی کی سِری کھانا حلال ہے اور یہ آنکھوں کے لیے مفید ہے۔ اِس حوالے سے ایک مَدَنی بہار بھی ہے چنانچہ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے ایک طالبِ علم کو نظر کی کمزوری کی وجہ سے ڈھائی یا ساڑھے تین نمبر کا چشمہ لگا ہوا تھا، انہوں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا رِسالہ "مچھلی کے عجائبات"[2] پڑھا جس میں مچھلی کی سِری کو اُبال کر اس کا پانی پینے کے فَوائد لکھے ہوئے ہیں اس نے بھی مچھلی کی سِری کو اُبال اُبال کر اس کا پانی پینا شروع کر دیا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ اس کے چشمے کے

---

1. بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصّع... الخ، ص ۵۸ ماخوذاً۔
2. یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ہی تحریر کردہ ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے اسے حاصل فرما کر مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جو ڈھائی یا ساڑھے تین نمبر تھے وہ کم ہوتے ہوتے بالکل ہی ختم ہو گئے اور اُس کی آنکھیں مکمل طور پر دُرست ہو گئیں۔ مچھلی کی سِری کھانے سے عقل بھی بڑھتی ہے۔

ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھائی جائے؟

سُوال: ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھانی چاہیے؟[1]

جواب: اگر ہفتے میں کم از کم ایک دو بار مچھلی کھائی جائے تو اچھا ہے۔ بعض لوگ مچھلی بالکل نہیں کھاتے حالانکہ اس کے بہت فَوائد ہیں۔ بہت سے لوگ مچھلی تَل کر کھاتے ہیں حالانکہ تَل کر کھانے میں فَوائد تو کیا ملیں گے اُلٹا نقصان ہو سکتا ہے کہ جس تیل میں تلتے ہیں وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے اور تلتے ہوئے اُس میں فری ریڈیکلز پیدا ہوتے ہیں۔ اگر مچھلی کھانی ہو تو سب سے بہترین مچھلی وہ ہے جو کوئلوں پر بھونی جاتی ہے جسے آج کل شاید گرل فش کہا جاتا ہے، اگرچہ اس پر بھی تھوڑا سا تیل لگانا پڑتا ہے کہ بغیر تیل کے یہ بنتی ہی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تیل اور مصالحہ لگانا اس کے فوائد کو کم کر دے مگر یہ فائدہ مند ہوتی ہے چنانچہ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ جس کو کولیسٹرول ہو اگر وہ کوئلوں پر بھونی ہوئی مچھلی کھالے اور ابھی وہ اس کے معدے میں موجود ہو اور وہ اپنا کولیسٹرول چیک کروائے تو اس کا لیول کم آئے گا۔ مچھلی کے مزید فوائد جاننے کے لیے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه سے "مچھلی کے عجائبات" نامی رِسالہ حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے۔[2]

بکرے کی اوجھڑی اور مُرغی کے پنجے کھانا کیسا؟

سُوال: بکرے کی اوجھڑی اور مُرغی کے پنجے کھانا کیسا؟

جواب: اوجھڑی چاہے بکرے کی ہو یا بڑے جانور کی اسے کھانا مکروہِ تحریمی، ناجائز اور گناہ ہے۔[3] مُرغی کے پنجے جو غریبوں کے لیے پائے ہیں یہ کھانا جائز ہے مگر انہیں پکانے سے پہلے گرم پانی یا چونے سے اچھی طرح دھولیں۔ اچھی طرح دھلنے کے بعد اب چھلکا لگے رہنے میں حرج نہیں۔ پنجوں سے ناخن بھی نکال دیجیے ورنہ ناخن سمیت پکانے کے سبب شاید

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... یہ رِسالہ امیرِ اہلِ سنت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا تحریر کردہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰ / ۲۳۸۔

www.dawateislami.net

کھانے میں کراہیت آئے، اب پکنے کے بعد اگر ضَرورت ہو تو ان کے دو یا تین پیس کر لیں۔ پنجوں کا شوربا اچھا ہوتا ہے اور اس کے فَوائد بھی ہیں اور اگر پنجوں والا پلاؤ بنایا جائے تو وہ بھی بڑا لذیذ بنے گا۔ پنجے غریب ہی کھا سکتے ہیں مالدار تو انہیں دیکھ کر تھو تھو کرے گا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ زیادہ مُرَغَّن غِذائیں کھانے والا مالدار بیمار ہونے کی صورت میں پنجے بھی نہ کھا سکے۔ پہلے لوگ پنجوں کو پھینک دیتے تھے اور شاید باہر ممالک میں اب بھی انہیں پھینک دیا جاتا ہے مگر ہمارے یہاں یہ مُفت نہیں بلکہ دَرجن کے حساب سے بِکتے ہیں۔

اگر کوئی پیسے دینے میں ٹال مٹول کرے تو؟

سُوال: اگر پیسے دینے میں قرضدار ٹال مٹول کرے تو پیسے لینے والے کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بعض لوگوں کی یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ قرض واپس نہیں لوٹاتے بہر حال اگر کوئی پیسے دینے میں ٹال مٹول کرے تو دیکھ لیا جائے کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟ اگر غریب ہے تو اس کو مہلت دینی چاہیے اور اگر وہ غریب نہیں ہے بلکہ پیسے کھا جانے کی نیت ہے، اس لیے ٹہلا رہا ہے تو اب قرض دینے والا اپنا حق اس سے طلب کرتا رہے۔ لڑنے جھگڑنے کی تَرغیب دینے سے تو ہم رہے۔ اپنا حق جائز طریقے سے وُصول ہو جانے کی کوشش کرے مثلاً قانونی راستہ اِختیار کرتے ہوئے کیس کیا جا سکتا ہے۔ جن لوگوں کی بڑی رقمیں پھنس جاتی ہیں تو وہ ایسا کرتے بھی ہیں۔

پیسے نکلوانے کے لیے بدمعاشوں کا سہارا لینا کیسا؟

بعض لوگ پھنسی رَقم نکلوانے کے لیے بدمعاش قِسم کے لوگوں سے رابطے کرتے ہیں کہ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ ان سے عموماً اس قِسم کا مُعاہدہ کیا جاتا ہے کہ رَقم نکلوانے کی صورت میں آدھی تمہاری آدھی ہماری۔ چنانچہ اب رَقم نکلوانے کے لیے ان لوگوں کی طرف سے دَھمکیاں دینا، بچے اُٹھانا، گولیاں چلانا یہ سب ہتھکنڈے آزمائے جاتے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ایسا طریقہ اِختیار کرنا ناجائز ہے۔

اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو؟

سُوال: اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: صبر کرنا چاہیے۔

مُدَّت گزرنے سے مہر میں اِضافہ نہیں ہوتا

سُوال: اگر مہر ایک مدت کے بعد ادا کرے تو جو طے شُدہ تھا وہی دینا ہو گا یا اِضافہ کر کے دینا پڑے گا؟

جواب: مہر جو طے شُدہ تھا وہی دینا ہو گا۔ مدت گزرنے کے سبب اس پر سود نہیں بنتا۔

اگر شوہر بے حِس ہو تو بیوی کیا کرے؟

سُوال: بے حِس شوہر کے دِل میں بیوی کا اِحساس کیسے پیدا کیا جائے؟

جواب: اگر بیوی اس کو پیار دے تو شوہر کی بے حسی ختم ہو سکتی ہے۔ اس لیے کہ بعض اوقات شوہر بے حس نہیں ہوتا بلکہ بیوی دو قدم آگے ہوتی ہے مثلاً جیسے ہی شوہر گھر میں آئے گا تو بیوی پہلے بچوں کی شکایت کرے گی، پھر پوچھے گی فلاں چیز لائے یا نہیں؟ اگر نہیں لایا تو اب کوسنے دے گی کہ روز یاد دِلاتی ہوں لیکن آپ کو یاد ہی نہیں رہتا۔ اب جواب میں وہ بھی بھڑکے گا اور گھر میں کُہرام مچ جائے گا۔ اِس جھگڑے کی بِنا پر فقط شوہر کو ہی بے حس نہیں کہہ سکتے۔ بیوی نے بھی بے حسی کا مُظاہرہ کیا ہے۔ بیوی کو چاہیے کہ جب شوہر گھر آئے تو مسکرا کر اس کا اِستقبال کرے، چائے پانی یا جو بھی اس کی ضَرورت ہے پیش کرے۔ اب اس کی حس اور بے حسی کا پتا چلے گا؟ اور اگر واقعی میں وہ بے حس ہی تھا تو بیوی کے اچھے رویے سے باحِس ہو جائے گا۔

اگر شوہر حقوق پورے نہ کرے تو؟

اگر شوہر بے حِس ہے، شرابی کبابی یا جواری ہے، گھر میں لڑائی جھگڑا کرتا ہے تب بھی بیوی کو اس کا خیال نہ رکھنے کی اِجازت نہیں۔ بیوی کو چاہیے کہ شوہر کے حقوق ادا کرتی رہے اور شوہر کا رَویہ اچھا ہونے کے لیے دُعا بھی کرتی رہے۔ اگر بیوی اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے گی تو ہی گھر چلے گا ورنہ تو کچھ اور چل جائے گا جو کہ گھر کو بَرباد کرنے والا ہوتا ہے۔

شوہر گھر کا افسر ہوتا ہے

سُوال: کیا شوہر کو بیوی کی ہر خواہش پوری کرنا لازمی ہے؟[1]

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ (پ۵، النساء: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: ”مرد افسر ہیں عورتوں پر۔“ تو مَرد عورت پر حاکم ہے لہٰذا عورت کو مَرد کی اِطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہے۔ اس کے بجائے اگر عورت چاہے کہ شوہر میری مانے اور میرا فرمانبردار ہو تو یہ دُرُست نہیں۔ جائز دَرخواستیں اور فرمائشیں مثلاً طرح طرح کے کھانوں، نِت نئے ڈیزائن کے کپڑوں وغیرہ وغیرہ کی طلب پوری کرنا شوہر پر واجب نہیں۔ واجب صرف نان نفقہ وغیرہ ہے البتہ اگر شوہر دِیگر فرمائشیں بھی پوری کرتا ہے تو یہ بیوی پر اِحسان ہو گا۔ چونکہ یہ ثواب کا کام ہے لہٰذا شوہر کو حَتَّی الْاِمْکَان جائز خواہشات پوری کرنی چاہئیں۔

نصیب پر بھروسا کر کے محنت نہ کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نصیب میں لکھا بھی محنت سے ملتا ہے؟

جواب: نصیب کا لکھا ہوا ہی ملتا ہے لیکن اس کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ مشہور بھی ہے کہ حرکت میں بَرکت ہے۔ اگر کوئی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دَرخت کے نیچے بیٹھ جائے کہ پھل گرے اور مُنہ میں چلا جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کوئی بیٹھتا بھی نہیں ہے، بس یہ باتیں ہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر لوگ ایسے شُوشے چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر بے چارے کسی وَسوسے کی بِنا پر ایسا کریں تو ظاہر ہے کہ سوشل میڈیا سے وَسوسے حَل نہیں ہوں گے۔ اِس کے لیے عُلَما سے رُجوع کرنا پڑے گا۔ بہر حال تقدیر کی قِسمیں ہیں لیکن بندے کو تقدیر کے مُتعلق بحث نہیں کرنی چاہیے۔[1] کہ اس موضوع پر بحث کرنے میں Risk (یعنی خطرہ) ہوتا ہے۔

جانور کو غَلَطی سے مار دیا تو گناہ گار ہو گا؟

سُوال: گاڑی چلاتے ہوئے اگر اچانک کوئی جانور روڈ پر آجائے اور گاڑی کے نیچے آکر مَر جائے تو کیا گاڑی چلانے والا گناہ گار ہو گا؟ (ڈیرہ اسماعیل خان سے سُوال)

---

(1) ...... نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم تقدیر کے بارے میں گفتگو نہ کیا کرو۔

(تاریخِ بغداد، حرف الحاء، محمد بن الحسن اللؤری، ۲/۱۸۵، الرقم: ۶۰۸)

www.dawateislami.net

جواب: (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر ایسا قصداً نہیں کیا بلکہ اچانک کوئی جانور سامنے آکر مَر گیا جیسے بلی اکثر سامنے آجاتی ہے تو اس میں وہ شخص گناہ گار نہیں ہو گا۔ لیکن جب کبھی ایسا ہو جائے اور دِل پریشان ہو کہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا؟ تو دِل کی تسلی کے لیے راہِ خُدا میں کچھ نہ کچھ صَدقہ و خیرات کر دینا چاہیے۔

اگر جانور مارا گیا تو قانون کے مُطابق عمل کیا جائے

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جس ملک میں یہ حادثہ ہو اوہاں کے قانون کے مُطابق بھی عمل کیا جائے۔ دُنیا کا ایک ملک ہے جہاں کسی کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ میں کوئی اونٹ مارا جائے تو اس کو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ شاید بندہ ایکسیڈنٹ میں مارا جائے تو اتنی رَقم نہیں ہے جتنی اونٹ مارنے پر ہے حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ اونٹ کو کوئی بھی گاڑی والا جان بوجھ کر ٹکر نہیں مارے گا کیونکہ اس سے اس کی اپنی گاڑی بھی Damage ہو جائے گی۔ اِسی طرح اِنسان کو بھی کوئی جان بوجھ کر نہیں مارے گا البتہ کسی کے قتل کی سازش ہو تو وہ الگ بات ہے لیکن عام طور پر ایکسیڈنٹ جان بوجھ کر نہیں ہوتے۔ معمولی لاپرواہی کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے جبھی اس کی سزائیں مقرر ہیں جیسے قتلِ خطا میں ہوتا ہے کہ جانور کا شکار کرنے کے لیے گولی چلائی اور وہ کسی بندے کو لگ گئی جس سے وہ ہلاک ہو گیا تو اگرچہ اس نے یہ قتل جان بوجھ کر نہیں کیا لیکن اس کے باوجود اس کی سزا مقرر ہے۔

ایک چکور جب ہماری گاڑی سے ٹکرایا تو...؟

اگر کوئی جانور غَلَطی سے بھی مارا جائے تو اس کا صَدمہ ضَرور ہوتا ہے جیسے ہم ایک بار پنجاب پاکستان کے دورے پر تھے، ہماری گاڑی کسی جنگل سے گزر رہی تھی کہ ایک چکور نامی پرندہ جو پاکستان کا قومی پرندہ ہے اور حلال بھی ہے۔(1) یہ زیادہ اُڑان نہیں بھر سکتا تو یہ پُھدکتا ہوا ہماری کار سے ٹکرا گیا۔ بے چارے کی چونچ پھنس گئی، ہم نے اُتر کر دیکھا تو وہ دَم توڑ چکا تھا۔ ظاہر ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں تھا لیکن پھر بھی افسوس ہوا کہ یہ کیا ہو گیا؟ بہر حال روڈوں پر بلی کتے کچلے ہوئے پڑے ہوتے ہیں تو اِس حوالے سے خوب اِحتیاط کرنی چاہیے۔

---

(1)...... حیاۃ الحیوان الکبریٰ، باب القاف، القبج، ۲/ ۳۲۵۔

www.dawateislami.net

شادی شُدہ اسلامی بہنیں بھی دَرسِ نظامی کر سکتی ہیں

سُوال: کیا شادی شُدہ اسلامی بہن دَرسِ نظامی کر سکتی ہے؟

جواب: شادی شُدہ اسلامی بہنوں کو بالکل دَرسِ نظامی کرنا چاہیے۔ دَرسِ نظامی کرنے کے لیے شادی شُدہ ہونا یا نہ ہونا شرط نہیں ہے۔

عورتوں کا گرم ٹوپی پہننا کیسا؟

سُوال: سردیوں میں عورتیں گرم ٹوپی پہنتی ہیں، ان کا گرم ٹوپی پہننا کیسا ہے؟

جواب: اگر گرم ٹوپی پہننے سے مَردوں سے مُشابہت ہو رہی ہو تو پہننے کی اِجازت نہیں ہے البتہ اگر لیڈیز ٹوپی ہو تو اُسے پہننا عورتوں کے لیے ٹھیک ہے۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) صِرف مُشابہت نہیں بلکہ مُشابہت کے عِلاوہ اور چیزیں بھی دیکھی جائیں گی کہ نیک صالح عورت اس طرح کی ٹوپی پہن کر گھر میں رہے یہ الگ بات ہے اور باہر نکلنے کی الگ صورت ہو گی۔ مُشابہت صِرف مَردوں سے ہی نہیں بلکہ فاسقہ فاجرہ عورتوں سے بھی نہیں ہونی چاہیے اور اس ٹوپی کے پہننے سے بے پردگی کی صورت بھی نہ بنے۔

مُنہ میں بدبُو ہوتے ہوئے دُرُودِ پاک پڑھنا کیسا؟

سُوال: پان اور سگریٹ پیتے ہوئے "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" کہے جانے پر "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" کہہ کر جواب دینا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: جب مُنہ میں بدبو ہو تو اس وقت دُرُود شریف یا اللہ پاک کا ذِکر یا اللہ پاک کا نام لینا مُناسب نہیں البتہ اگر کسی نے اللہ پاک کا نام لے لیا یا دُرُودِ پاک پڑھ لیا تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا مگر بچنا اچھا ہے۔[1]

❀❀❀

---

1 ..... فتاویٰ فیض الرسول، ۲/ ۵۰۶۔

www.dawateislami.net

مسواک کے فائدے اور آداب

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مِسواک اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت پیاری سنّت ہے۔ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مِسواک کی سنّت پر عمل کرنا نہ صرف اجر وثواب کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ اس کی بدولت دنیا کے متعدّد فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے! مسواک کے چند فوائد و آداب پڑھیے اور فوائد پانے اور آداب پر عمل کی نیّت فرمایئے۔ دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (الترغیب والترہیب، 1/102، حدیث:18) (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ یہ منہ کی صفائی اور ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے (مسندِ امام احمد، 2/438، حدیث:5849) ❁ حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے۔ (جمع الجوامع، 5/249، حدیث:14867) ❁ حضرت سیّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا (حیاۃ الحیوان، 2/166) مِسواک سے متعلق چند آداب ❁ ہو سکے تو اپنے کُرتے میں سینے پر دائیں بائیں دو جیب بنوایئے اور دل کی جانب (یعنی left Side والی) جیب کے برابر میں مسواک رکھنے کیلئے ایک چھوٹی سی جیب بنوالیجئے۔ یوں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت مسواک شریف گویا سینے اور دل سے لگی رہے گی ☆ مسواک کو کھڑا کر کے رکھنا سنّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/372 ماخوذاً) ❁ اگر اسے کھڑا نہیں کرتے یونہی نیچے گرا دیتے ہیں تو ایسا کرنے والے کے لئے جنون (یعنی پاگل پن) کا خطرہ ہے۔ تابعی بزرگ حضرت سیّدنا سعید بن جُبَیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو مسواک کو زمین پر رکھے اور مجنون (یعنی پاگل) ہو جائے تو اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے (مسواک کے فضائل، ص30) ❁ جس طرح دینی کتاب کو زمین پر رکھنا ادب کے خلاف ہے اسی طرح مسواک کو بھی زمین پر نہ رکھا جائے ❁ مسواک کو اونچی جگہ جہاں مٹّی کچرا وغیرہ نہ ہو لٹا کر رکھنے میں حرج نہیں ❁ مستعمل (یعنی استعمال شدہ، Used) مِسواک کے رَیشے نیز جب مِسواک ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو اسے پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے ❁ کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ کسی بھاری چیز کے ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس تحفظِ اوراقِ مقدّسہ کے تحت مختلف مقامات پر بوکس (Box) لگائے جاتے ہیں۔ ایک حل یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسواک کے ریشے یا مستعمل مسواک اس طرح کے کسی ڈبے وغیرہ میں ڈال دی جائے۔ اللہ کریم ہمیں ادائے سنّت کی نیّت سے مسواک کو اپنانے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رجب المرجب 1440/مارچ 2019)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بازو پر ٹیٹو (Tattoo) بنانا کیسا؟ [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لیے اِستِغْفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بازو پر ٹیٹو (Tattoo) و نقش و نگار بنانا کیسا؟

سُوال: بازو پر ٹیٹو (ٹے۔ٹُو) [3] بنوانا کیسا ہے؟ نیز بازو پر ٹیٹو اور نقش و نگار بنے ہوں تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ہر طرح کا ٹیٹو بنوانا ناجائز ہے اور اگر جاندار کی تَصویر والا ٹیٹو بنوایا تو اس کے نظر آنے کی صورت میں نماز میں کراہیت بھی آئے گی البتہ اگر ٹیٹو کپڑوں کے نیچے چُھپا ہوا ہے تو اب نماز میں کراہیت نہیں ہو گی۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ٹیٹو بنوانے والے اسے کُھلا رکھتے ہیں تاکہ لوگ دیکھیں جیسے سونے یا کسی دھات کی چین پہننے والے مرد گریبان کُھلا اور سینہ تان کر رکھتے ہیں تاکہ لوگ انہیں دیکھیں۔ اپنے طور پر خوش بھی ہوتے ہوں گے کہ ہم اچھے لگتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ واقعی اچھے لگتے ہوں اِس لیے کہ ہر ایک کے دیکھنے کا اپنا اپنا معیار ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو ایسوں کو دیکھتے بھی نہیں ہوں گے۔

---

1. یہ رِسالہ ۲۲ رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. معجمِ اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔
3. وہ نیلا یا سُرخ نشان جو بدن کے کسی حصے پر گُدوایا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات، ص۴۶۴)

www.dawateislami.net

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

ٹیٹو بنوا لینے والا اب توبہ کیسے کرے؟

سُوال: اگر کسی نے ٹیٹو (Tattoo) بنوالیا پھر اِحساس ہوا کہ یہ مجھ سے غَلَطی ہو گئی ہے تو اب اس کی توبہ کا طریقۂ کار کیا ہو گا؟ کیا آپریشن کے ذَریعے اسے مِٹانا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی نے ٹیٹو (Tattoo) بنوالیا تھا اور پھر اسے غَلَطی کا اِحساس ہوا تو اب وہ سچی توبہ کر لے۔ ٹیٹو کو آپریشن کروا کر یا کُھرچ کر مِٹانا واجِب نہیں، البتہ اسے چُھپا کر رکھے، اگر کوئی دیکھ لے تو اُسے بتادے کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔ توبہ اس کے لیے کافی ہے، کُھرچ کر مِٹانے کی صورت میں آزمائش ہو سکتی ہے جیسا کہ پُرانی بات ہے کہ ایک اسلامی بھائی نئے نئے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے تھے۔ ان کے جسم پر ٹیٹو بنا ہوا تھا۔ انہیں کسی نے بتایا ہو گا کہ یہ گناہ کا کام ہے۔ انہوں نے جرّاح (یعنی زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کا عِلاج کرنے والے) کے پاس جا کر اسے مِٹوانے کی کوشش کی تو بے چارے آزمائش میں آ گئے اور اَسپتال میں داخِل ہونا پڑا۔ جب میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو انہوں نے اپنی آپ بیتی (یعنی کہانی) بیان کی۔

بارش کے پانی کی طرح بَرف بھی بَرکت والی کہلائے گی؟

سُوال: بارش کے پانی کو بَرکت والا پانی کہا جاتا ہے تو جن علاقوں میں بَرف باری ہوتی ہے کیا بَرف بھی بَرکت والی کہلائے گی؟

جواب: اس بَرف کو عُرفاً اور قانوناً پانی نہیں کہتے بلکہ بَرف ہی کہتے ہیں۔ قدرتی بَرف کو Snow Falls کہتے اور جو Artificial (یعنی مَصنوعی) بَرف ہوتی ہے جسے مشینوں کے ذَریعے بنایا جاتا ہے جیسے فریج میں بنتی ہے اسے آئس کہا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بارش کے پانی کو مُبارک پانی فرمایا گیا ہے، فتاویٰ رَضویہ شریف کی دوسری جلد میں یہ صَراحت ہے کہ جو اولے پڑتے ہیں چونکہ یہ بھی پگھل کر پانی ہو جاتے ہیں تو یہ بھی آسمانی پانی ہے۔[1]

(1) ...... فتاویٰ رضویہ، ۲/۴۵۸۔

www.dawateislami.net

پُرانے Spare Parts کو نیا کہہ کر بیچنا کیسا؟

سُوال: آجکل مارکیٹ میں کسی بھی قسم کے دھوکے سے گریز نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ پُرانے Spare Parts (یعنی پُرزوں) کو نیا اور لوکل کو Genuine Parts (یعنی اصل پُرزے) کہہ کر بیچ دیا جاتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پُرانے Spare Parts کو نیا، گھٹیا کو اعلیٰ اور دوسرے ملک کے Spare Parts کو اس ملک کا کہہ کر بیچا کہ جس مُلک کا مشہور ہوتا ہے تو یہ سب دھوکا اور جھوٹ ہے اور ایسا کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتہ اگر بیچنے والے نے خریدنے والے پر یہ بات واضح کر دی ہو کہ میرے پاس نیا نہیں پُرانا Spare Parts ہے جسے لوگ نیا کر کے بیچتے ہیں اور یوں گاہک کو Spare Parts کی Condition (یعنی حالت) بتادی تو اب خرید و فروخت میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

علاج کے لیے گدھی کا دُودھ یا شراب پینا کیسا؟

سُوال: کسی کو کالی کھانسی ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے گدھی کا دودھ یا شراب پلائی جائے تو اس کی کھانسی دُور ہو جائے گی، اِس حوالے سے شرعی راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: یہ بات تو مشہور ہے کہ کالی کھانسی والے کو گدھی کا دودھ پلایا جائے تو اس کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے مگر شراب کے بارے میں ابھی میں نے سُوال میں سُنا ہے۔ یاد رکھیے! گدھی کا دودھ اور شَراب دونوں چیزیں حرام ہیں۔[1] کھانسی چاہے کالی ہو یا سفید انہیں اِستعمال نہیں کر سکتے۔

خالہ اور بھانجی کا بیک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟

سُوال: خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے ساتھ بیک وقت نکاح کر سکتی ہیں؟

جواب: خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے ساتھ بیک وقت نکاح نہیں کر سکتیں۔ اِسی طرح پھوپھی اور بھتیجی بھی ایک ساتھ

---

1 ...... گدھی کا دودھ (پینا) حرام ہے اور حرام شے سے علاج بھی حرام ہے۔ (حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الکراھیة، فصل فی البیع، ۷/۴۳) اور شراب کے بارے میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ-قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘-وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ ﴾ (پ۲، البقرة: ۲۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دُنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

www.dawateislami.net

نکاح میں نہیں رکھی جا سکتیں۔[1]

جلیبی والا تیل تین سے چار بار اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: بعض دُکاندار جلیبی والا تیل بار بار اِستعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ تین سے چار مَرتبہ اِستعمال ہو جائے تو اِنسانی صحت کے لیے نُقصان دہ ہوتا ہے تو ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ ایک بار جس تیل میں کوئی چیز مثلاً کباب سموسے اور پکوڑے وغیرہ تَل لیے گئے تو وہ تیل اب کام کا نہ رہا اور نُقصان دہ ہو گیا جبکہ جلیبی والے تو تین چار بار اِستعمال کرتے ہیں۔ اگر تیل کو دوبارہ اِستعمال کرنا ہو تو اس کے نُقصانات کم کرنے کا یہ طریقہ بتایا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح چھان کر فریج میں رکھ دیجیے اور پھر اِستعمال کر لیجیے۔ بہر حال شرعی طور پر یہ نہیں کہا جائے گا کہ ایک طبی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے سارا تیل پھینک دیا جائے کیونکہ روزانہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے کا تیل اِس طرح کا ہوتا ہو گا۔

امیرِ اہلِ سنّت کی پسند کا مِعیار

سُوال: آپ کی پسندیدہ مٹھائی کون سی ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ یعنی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حلوا اور شہد پسند تھے۔[2] جو لوگ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر اِعتراض کرتے ہیں کہ یہ حلوا کھاتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ سارے عُلَما کے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حلوا پسند تھا۔ اب حلوے میں سوجی کا حلوا، سوہن حلوا، گاجر کا حلوا اور سردی گرمی کے دِیگر تمام حلوے شامل ہیں۔ بعض مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے اسے حُلْوًا بھی پڑھا ہے جس کے معنیٰ ہیں کوئی بھی میٹھی چیز تو یوں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میٹھی چیزیں پسند تھیں۔ اِسی طرح شہد بھی میٹھا ہے اِس میں شِفا اور بڑے فَوائد اور بَرکتیں بھی شامل ہیں تو یہ بھی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھا۔ نفس کو پسند ہونا

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۲۷، حصہ: ۷۔

2 ...... بخاری، کتاب الاطعمة، باب الحلواء والعسل، ۳/ ۵۳۶، حدیث: ۵۴۳۱۔

www.dawateislami.net

نہ ہونا اور طبعی طور پر مُوافِق ہونا نہ ہونا اپنی جگہ پر ہے مگر جو میرے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند ہے وہ میری پسند ہے۔ یاد رکھیے! اپنی طبیعت کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے، اب اگر شوگر والا یہ کہہ کر کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حلوا پسند تھا پیٹ بھر کر حلوا کھالے تو پھر وہ جو جلوہ دیکھے گا اُسے یاد رکھے گا لہٰذا اپنے آپ کو بھی دیکھنا ہے کہ میرا جسم اور وُجود اس کی تجلی بھی بَرداشت کرسکے گا یا نہیں؟

میٹھے کی مختلف اَقسام

سُوال: میٹھے کی مختلف اَقسام ہوتی ہیں تو ان میں سے آپ کو کونسی قسم پسند ہے؟

جواب: اگر میں بتادوں گا تو میرے پاس مٹھائی کے ٹوکرے کے ٹوکرے آنا شروع ہو جائیں گے۔ میں بازاری مٹھائی سے بچتا ہوں کیونکہ میری عمر اب بڑھ چکی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مٹھائی پسند تھی تو اس سے کہا جائے کہ کیا صِرف مٹھائی ہی پسند تھی یا کچھ اور بھی پسند تھا؟ دِن میں ایک بار کھانا سُنَّت ہے[1] جبکہ ہم دَس بار کھائیں تب بھی ہمارا پیٹ نہیں بھرتا حالانکہ ایک بار کھانا بھی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمل ہے۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مٹھائی پسند تھی موجودہ مٹھائیوں کو اس کے تحت لینا ضَروری نہیں ہے۔ آج کل مٹھائیوں میں مِلاوٹیں ہوتی ہیں اور ان کی تیاری میں گلی سڑی چیزیں اور باسی دودھ اِستعمال ہوتا ہے جس کے باعث بسا اوقات مٹھائیوں میں زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ کھویا اس میں نُمایاں ہے کہ غالباً سب سے زیادہ فوڈ پوائزن کھوئے سے ہوتا ہے۔ مجھے مٹھائی نہ بھیجی جائے اور اگر کوئی بھیج دے تو پھر مجھے کھانے میں اِحتیاط سے کام لینا چاہیے۔

چائے کے ذَریعے سازش

میرے آقازادے، سرکار اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے شہزادے حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ہند کے شہر ”کوٹہ“ میں دعوت تھی، ظاہر ہے دعوت اپنے ہی لوگ کرتے ہیں لیکن وہاں کہیں سے کوئی چائے آئی جس میں کچھ ملایا گیا تھا، جسے سرکار مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے نوش فرمایا

[1] ...... کنز العُمّال، کتاب الشمائل، الباب الثالث، فی شمائل تتعلق بالعادات... الخ، الجزء: ۷، ۴/ ۳۹، حدیث: ۱۸۱۷۳۔

www.dawateislami.net

تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کا حافظہ مُتاثر ہو گیا اور آپ بھولنے لگے، یہاں تک کہ اگر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کسی سے گفتگو فرماتے تو اُسے جاننے کے باوجود اس سے پوچھتے کہ آپ کا نام کیا ہے؟ یہ واقعہ مجھے مفتیٔ اعظم ہند رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے ایک مُرید نے بتایا جو خود اس دعوت میں شریک تھے۔

دِینی اور دُنیوی مشہور شخصیات کو مُحتاط رہنا چاہیے

دِینی اور دُنیوی مشہور شخصیات کو خطرات لاحق ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لیے اِحتیاط اچھی ہے۔ گجراتی زبان کی کہاوت ہے "چیتنار سدا سکھی یعنی جو مُحتاط ہوتے ہیں وہ ہمیشہ سکھی رہتے ہیں۔" میرے پاس لوگ شہد بھی بھیجتے ہیں ابھی بھی میرے پاس کسی نے شہد کی ایک بوتل بھیجی ہے اور ساتھ میں پرچی پر یہ پیغام بھی لکھا ہوا تھا کہ "اگر آپ کو یہ موافق ہو تو دوبارہ مجھے اِطلاع دے دیجیے۔" عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ چیزیں لانے والوں کی پہچان تو ہوتی ہے مگر یہ پتا نہیں ہوتا کہ انہیں کس نے دی ہیں؟ عین ممکن ہے کہ پنجاب، بلوچستان، سندھ اور دِیگر ممالک سے آنے والے اسلامی بھائیوں نے مجھ تک پہنچانے کیلئے انہیں دی ہوں تو یوں مجھ تک چیزیں ڈائریکٹ نہیں بلکہ واسطے کے ساتھ پہنچتی ہیں۔ اب اگر مجھ تک پہنچنے والی چیز صاف ستھری بھی تھی تو جب یہ کسی ذَریعے سے پہنچی تو رِسکی ہو گئی لہٰذا مہربانی کر کے اس طرح کی چیزیں مجھے نہ بھیجا کریں کیونکہ آپ تو دُودھ کے دُھلے ہیں اور آپ کی طرف سے کوئی مسئلہ نہیں مگر جب مختلف ذَرائع سے آپ کی بھیجی ہوئی چیز میرے پاس آئے گی تو اُن کے پاس رُکے گی مثلاً فیضانِ مدینہ میں کسی کے پاس رُکے گی اور جتنا عرصہ کسی کے پاس رُکے گی تو نہ جانے کس کس کی اس پر نظر ہو گی کہ یہ چیز خاص فُلاں کے لیے جا رہی ہے تو یوں اس میں آزمائش ہو سکتی ہے۔ اب اس وضاحت کے بعد کسی کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیے کہ ہم نے یہ بھیجا تھا وہ بھیجا تھا اس کا کیا حشر ہوا ہو گا؟ کیونکہ میں نے یہ وَضاحت پہلی بار نہیں کی بلکہ اس سے پہلے کئی بار اس طرح کی وضاحتیں کر چکا ہوں۔ مجھے آپ کی ان چیزوں کی نہیں بلکہ آپ کی ضَرورت ہے۔ اگر آپ مَدَنی قافلوں کے مُسافر بنیں اور 12 مَدَنی کاموں کی دھومیں مچائیں تو یوں سمجھ لیجیے کہ آپ مجھے مِل گئے۔

میں بڑا امیر و کبیر ہوں شہِ دوسرا کا اَسیر ہوں
دَرِ مصطفےٰ کا فقیر ہوں میرا رِفعتوں پہ نصیب ہے

www.dawateislami.net

جماعت پانے کی صورت میں مال ضائع ہوتا ہو تو...؟

سُوال: اگر ہم نے مال بھٹی یا اوون کے اندر پکنے کے لیے ڈال دیا اور اسی دَوران جماعت کا بھی ٹائم ہو گیا، اب اگر ہم جماعت سے نماز پڑھنے جاتے ہیں تو سارا مال جَل جائے گا۔ اِس صورت میں ہم نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے چلے جائیں یا پھر مال کو جلنے سے بچائیں؟ (ایک بیکری والے کا سُوال)

جواب: مال بنانے والے کو یہ پتا ہوتا ہے کہ یہ بھٹی یا اوون میں کتنی دیر میں پکتا ہے لہٰذا وہ اس وقت میں مال نہ ڈالے کہ نماز کے لیے جانے میں مال کے جَل جانے کا اندیشہ ہو۔ دُنیوی کاموں کے متعلق بھی تو پتا ہوتا ہے کہ فُلاں وقت یہ کام کروں گا تو فُلاں کام رہ جائے گا لہٰذا اسی اِعتبار سے کاموں کے لیے اوقات کی تقسیم کاری کی جاتی ہے تو اِسی طرح نمازِ باجماعت ادا کرنے کا بھی اِہتمام ہونا چاہیے۔ باجماعت نماز پڑھنے کے بعد مال وغیرہ بھٹی یا اوون میں ڈالا جائے۔

اگر کبھی اِتفاقاً ایسا ہو گیا کہ مال بھٹی میں ہے اور جماعت کا وقت بھی ہو گیا، اب اگر باجماعت نماز کے لیے جاتا ہے تو واقعی مال کا نقصان ہو جائے گا اور اسے روکنے کی کوئی صورت نہ ہو تو یہ تَرکِ جماعت کے اَعذار میں سے ہے۔ لہٰذا اگر ہزاروں روپے کا نُقصان ہوتا دِکھائی دے رہا ہوں تو ایسی صورت میں جماعت تَرک کی جا سکتی ہے۔ بہر حال جماعت تَرک نہ کرنی پڑے اس کے لیے اوقاتِ کار کا باقاعدہ نظام بنانا چاہیے۔

اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو پھر فرشتے کیوں مُقرر ہیں؟

سُوال: جب اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو فرشتے کیوں مُقرر ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے، یہ قرآنِ کریم سے ثابت ہے اور یہ ہمارے اِیمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی یہ ذہن بنائے کہ اللہ پاک نہیں دیکھ رہا تو وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ فرشتوں کو مُقرر کرنا یہ اللہ پاک کی مَشِیَّت (یعنی مَرضی) ہے کہ نظام ایسے چل رہا ہے۔ اللہ پاک فرشتوں کا ہرگز ہرگز محتاج نہیں ہے۔

اللہ پاک کو ہمیشہ سے خبر ہے

اگر فرشتے اَعمال نہ بھی لکھیں تب بھی اللہ پاک کو پتا ہے۔ فرشتے تو اس وقت لکھیں گے جب انہیں پتا چلے گا کہ یہ

www.dawateislami.net

عمل ہوا ہے لیکن اللہ پاک کو تو ہمیشہ سے خبر ہے کہ کون کیا کرے گا؟ اَربوں کھربوں اَفراد کا اور تمام مُعاملات کا ہر پَل بلکہ پَل کے کروڑویں حصے کا بھی بلکہ میرے پاس بولنے کے لیے اَلفاظ نہیں ہیں لیکن میرے رَبّ کو وہ سب کچھ پتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد میرا کیا ہو گا؟ میرے ذہن میں کیا بات آئے گی؟ میں نے کیا بولنا ہے؟ مجھ سے پہلے، فرشتوں سے پہلے اللہ پاک کو پتا ہے۔

اللہ پاک کے متعلق وَسوسے آنے کا سبب

سُوال: اللہ پاک کی ذات کے متعلق اِس طرح کے وَساوس پہلے نہیں پائے جاتے تھے لیکن اب ایسے ذہن بنتے جا رہے ہیں تو اس کی عمومی وُجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟

جواب: اللہ پاک کی ذات کے متعلق وَساوس آنے کا سبب عِلمِ دِین کی کمی، عاشقانِ رَسُول کی صحبت کا نہ ہونا ہے۔ سوشل میڈیا کا کِردار بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی سوچ رکھنے والے دَہریوں اور منکرین کی تحریریں پڑھنے، ان کی تقریریں اور کلپ سننے دیکھنے سے بھی ذہن بَرباد ہوتا ہو گا۔ سوشل میڈیا اِستعمال کرنے والے صِرف دعوتِ اسلامی کی سوشل میڈیا کو جوائن کریں اور ان کے مَدَنی گلدستوں اور تحریرات سے فائدہ اُٹھائیں، اللہ پاک کے کرم سے اِس طرح کے وَساوس ذہن میں نہیں آئیں گے۔[1] فرشتوں کا لکھنا یہ بھی ایک کسوٹی (یعنی اِمتحان) ہے کہ کتنے لوگوں کا اس کے ذَریعے اِیمان پختہ ہوتا ہو گا اور کئی لوگوں کا اِیمان بَرباد بھی ہوتا ہو گا تو ہر مُعاملے میں کسوٹیاں یعنی اِمتحانات ہیں۔

اللہ پاک کے بنائے ہوئے ظاہری اور غیبی عالَمِ اَسباب

(اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) اللہ پاک نے جس طرح ظاہر میں عالَمِ اَسباب بنایا ہے، اگر وہ چاہے تو بھوک ہی نہ لگے یا روٹی خود بخود تیار ہو کر ہمارے مُنہ میں داخِل ہو جائے لیکن پورا ایک عالَمِ اَسباب ہے اِسی طرح عُلَما اِرشاد فرماتے ہیں کہ غیب میں بھی اللہ پاک نے عالَمِ اَسباب بنایا ہے۔ بندے کی پیدائش ہوتی ہے تو ماں کے پیٹ میں فرشتہ اس کی تقدیر لکھتا ہے۔ اس میں رُوح پھونکتا ہے۔ اس کی صورت بناتا ہے۔ جب بچہ پیدا

[1] ......سوشل میڈیا کے ایڈریس: Fb/Dawateislami.net - Twitter,Fb,youtube/Madanichannelofficial Fb/IlyasQadriZiaee

www.dawateislami.net

ہوتا ہے تو فرشتے اس کی حفاظت کے لیے مُقرر ہوتے ہیں۔ اِنتقال کے وقت فرشتے اس کی رُوح قبض کرتے ہیں۔ پھر قبر میں بھی فرشتے آتے ہیں حتّٰی کہ قیامت کے دِن جنَّت میں لے جانے والے بھی فرشتے ہوں گے اور جنَّت میں داخِل ہوں گے تو وہاں بھی فرشتے اِستقبال کریں گے۔ اِسی طرح اللہ پاک نے عالَمِ غیب میں اَسباب کا سِلسلہ رکھا ہوا ہے۔

کیا سفید بال آنا خوش نصیب ہونے کی علامت ہے؟

سُوال: ہمارے یہاں بلوچستان میں یہ بات مشہور ہے کہ جس نوجوان کی داڑھی میں پہلے ایک سفید بال آتا ہے وہ بہت خوش نصیب ہوتا ہے لہٰذا اِس بارے میں راہ نمائی فرما دیجیے۔ (کوئٹہ کے جَامِعَةُ الْمَدِیْنَہ سے ایک طالبِ علم کا سُوال)

جواب: جو سنَّت سمجھ کر اللہ پاک کی رضا کے لیے داڑھی رکھتا ہے وہ ہوتا ہی خوش نصیب ہے، ورنہ جو خوش نصیب نہیں ہوتا اس کو داڑھی رکھنا بھی کہاں نصیب ہوتا ہے۔ اب نوجوان داڑھی کہاں رکھتے ہیں کہ ان کی داڑھی میں سفید بال نظر آئیں؟ جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول یا اس جیسا ماحول ہے تو وہاں بعض نوجوان داڑھی رکھتے ہیں۔ جو شخص اِسلام میں بوڑھا ہوا اور اس کے چہرے پر سفید بال آئیں تو ان سفید بالوں کے فَضائل ہیں۔[1] اگر کسی کے اِتفاق سے جوانی میں سفید بال نکل آئے تو یہ بڑھاپے میں سفید بال نکلنے کے بارے میں اَحادیثِ مُبارکہ میں جو فضائل بیان ہوئے ہیں ان کا یہ مستحق ہوگا یا نہیں؟ اِس بارے میں مجھے عِلم نہیں ہے۔

داڑھی سے سفید بال نکالنا کیسا؟

سُوال: کسی نوجوان کی داڑھی میں سفید بال آجائیں تو کیا انہیں کاٹنے کی اِجازت ہے؟

جواب: کسی بالغ شخص کی داڑھی میں سفید بال نکل آئے تو اب چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھا، اگر وہ ان سفید بالوں کو زینت یعنی اچھا لگنے کے لیے نکالے گا تو حدیثِ پاک میں ہے کہ یہ سفید بال نیزہ بن کر قیامت کے دِن آئیں گے اور اس شخص کو بھونکے

---

1 ...... رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سفید بال نہ اُکھاڑو کیونکہ وہ مسلمان کا نُور ہے، جو شخص اِسلام میں بوڑھا ہوا، اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لیے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور دَرَجہ بلند کرے گا۔ (ابوداود، کتاب الترجل، باب فی نتف الشیب، ۴/۱۱۵، حدیث: ۴۲۰۲) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو اِسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دِن نُور ہوگا۔ (ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل من شاب شیبة فی سبیل الله، ۳/۲۳۷، حدیث: ۱۶۴۰)

www.dawateislami.net

(یعنی گھونپے) جائیں گے۔[1] لہٰذا کبھی بھول کر بھی اس نیت سے سفید بال نہیں نکالنا چاہیے کہ یہ داڑھی میں اچھا نہیں لگ رہا۔ سفید بال آ جانے سے بظاہر ایسا نہیں ہوتا کہ دیکھنے میں داڑھی ہی بُری ہو جائے بلکہ جو سفید بال زینت کی وجہ سے نکالا جائے وہ آخرت کے لیے بَربادی ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو تنکا بھی چبھائے تو اُس کی چیخ نکل جائے تو مَعَاذَ اللہ قیامت کا میدان اور پھر خُدا جانے وہ کیسا نوکیلا نیزہ ہو گا جو زینت کی وجہ سے سفید بال نکالنے والے کو بھونکا (یعنی گھونپا) جائے گا۔

ذِمّہ داری قبول کرنے کے لیے اِسْتِخَارَہ کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کو دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ذِمّہ داری دی جائے اور وہ کہے کہ میں پہلے اِسْتِخَارَہ کروں گا پھر جواب دوں گا تو اِس طرح کہنا کیسا؟ (سوشَل میڈیا کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: اگر کوئی دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ذِمّہ داری قبول کرنے کے لیے اِسْتِخَارَہ کرتا ہے تو شرعاً اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے جبکہ اسے اِسْتِخَارَہ کرنا آتا ہو۔[2] یاد رکھیے! بعض نیک کام ایسے ہیں کہ ان کے لیے اِسْتِخَارَہ کرنے کی ممانعت ہے مثلاً نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ اِس بارے میں اِسْتِخَارَہ نہیں ہو سکتا کہ نماز پڑھنے سے متعلق حکمِ اِلٰہی موجود ہے۔ اِسی طرح حج کروں یا نہ کروں؟ اس کے لیے بھی اِسْتِخَارَہ نہیں ہو سکتا البتہ کون سی تاریخ کو حج کے لیے سفر اختیار کروں؟ اس کے لیے اِسْتِخَارَہ ہو سکتا ہے۔ یوں ہی دِین کی خدمت کروں یا نہ کروں؟ اِس بارے میں بھی اِسْتِخَارَہ نہیں ہو سکتا البتہ کس اَنداز پر کروں؟ اِس کے لیے اِسْتِخَارَہ کرنا دُرُست ہے۔

دِین کی خدمت کرنے والوں کی عزت و عظمت

سُوال: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب وہ مَدَنی کاموں میں آگے بڑھتے ہیں تو انہیں بڑی عزت مِل جاتی ہے، اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: لوگ عزت پانے کے لیے الیکشن لڑتے اور بے چارے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں مگر اس کے

---

1. ...... کنز العمال، کتاب الزینة والتجمل، الجزء: ۶، ۳/۲۸۱، حدیث: ۱۷۲۷۶۔
2. ...... اِستخارے کا طریقہ جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "مَدَنی پنج سورہ" کے صفحہ 280 تا 282 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

باوجود انہیں جو عزت ملتی ہے اسے دُنیا جانتی ہے۔ اِس کے بَرعکس دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے والوں کی جو شخصیت بنتی ہے وہ بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ کوئی ہاتھ چُوم رہا ہوتا ہے تو کوئی گڑگڑا کر بچے کے لیے دُعا کا کہہ رہا ہوتا ہے اور لوگ انہیں اپنے گھروں پر بُلاتے اور عزت و اِحترام کرتے ہیں تو یوں دِین کی خدمت کرنے والوں کو دُنیوی اِعتبار سے بھی عزت ملتی ہے۔ اگرچہ دِین کی خدمت اِس لیے نہیں کرنی چاہیے کہ مجھے عزت ملے گی مگر یہ حقیقت ہے کہ لوگ عزت پانے کے لیے کثیر مال خرچ کرتے ہیں مگر پھر بھی یہ پتا نہیں ہوتا کہ عزت ملے گی یا نہیں؟ جبکہ دِین کی خدمت کرنے والوں کو مَا شَآءَ اللّٰہ بغیر کچھ خرچ کیے عزت ملتی ہے۔ پھر دُنیوی شخصیات کی عزت کرنے میں اپنا مفاد پیشِ نظر ہوتا ہے کہ کسی کو نوکری چاہیے ہوتی ہے تو کسی کو اپنا کام نکلوانا ہوتا ہے، کسی نے اپنے دُشمن کو پٹوانا ہوتا ہے تو کوئی اس لیے عزت کرتا ہے تاکہ وہ حرام کام کرے تو اُسے Support (یعنی حمایت) رہے تو یوں بہت سارے مَقاصِد ہوتے ہیں جس کے باعث لوگ دُنیوی شخصیات سے بنا کر رکھتے ہیں جبکہ دِین کی خدمت کرنے والوں کی عزت کرنے میں اِس طرح کے مَفاد نہیں ہوتے بلکہ دِل میں عقیدت ہوتی ہے۔ عزت کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں اِس دِینی شخصیت کی عزت نہیں کروں گا تو مجھے کوئی مار نہیں ڈالے گا مگر وہ عزت کرنے پر مجبور ہوتا ہے کیونکہ اس کا دِل اس دِینی شخصیت کی طرف مائل ہوتا ہے۔[1] یاد رہے! جب دِین کی خدمت دُنیا میں عزت دِلاتی ہے تو آخرت میں کیونکر محروم کرے گی؟

قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فَضائل

سُوال: برمنگھم فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے تمام ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کا اِجتماع جاری ہے۔ یہاں کے اور دُنیا بھر کے مسلمانوں کا بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا نہیں آتا اور اِس بات کا انہیں اِحساس بھی ہوتا

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب اللّٰہ پاک کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو نِدا کی جاتی (فرمایا جاتا) ہے کہ اللّٰہ پاک فُلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آسمانی مخلوق میں نِدا کرتے (فرماتے) ہیں کہ اللّٰہ پاک فُلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دِلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۲/۳۸۲، حدیث: ۳۲۰۹)

www.dawateislami.net

ہے مگر Problem (مسئلہ) یہ ہے کہ قرآنِ پاک پڑھانے والے نہیں ملتے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں سے بہت اَہم کام مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان ہے اور یہ دعوتِ اسلامی کی خُصُوصیت ہے۔ دُنیا بھر میں کوئی تنظیم اِس طرح اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کے لیے قرآنِ کریم دُرُست پڑھانے اور شریعت کے ضَروری اَحکام سکھانے کا اِنتظام کرتی ہو یہ میری معلومات میں نہیں ہے۔ یوکے، امریکہ اور دُنیا کے دِیگر ممالک کے مسلمانوں میں قرآنِ پاک پڑھنے کا جذبہ ملتا ہے مگر انہیں پڑھانے والے نہیں ملتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ لاکھوں اَفراد دُنیا بھر میں موجود ہیں لیکن ہر ایک مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان نہیں پڑھاتا، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی کو مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان پڑھانے کے لیے کہا جائے تو جواب ملتا ہے کہ مجھے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان پڑھانا نہیں آتا اور جن کو پڑھانا آتا ہے وہ پڑھاتے نہیں ہیں لہٰذا آپ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان پڑھانے اور اس میں پڑھنے کے حوالے سے ایسے مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے کہ ہمارا مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان دُنیا بھر میں عام ہو جائے اور گلی گلی گھر گھر میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کی دھومیں مچ جائیں۔ (نگرانِ شُوریٰ کا فیضانِ مدینہ برمنگھم، یوکے سے سُوال)

جواب: قرآنِ پاک سیکھنے اور سکھانے والے کو حدیثِ پاک میں Best Man (یعنی سب سے اچھا آدمی) اور Best Person (یعنی بہترین شخص) فرمایا گیا ہے اس سے قرآنِ پاک سیکھنے اور سکھانے کی اَہمیت سمجھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ صاحِبِ قرآنِ مبین، محبوبِ رَبُّ الْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن سُلَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مسجد میں قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے اور فرماتے کہ اِسی حدیثِ مُبارَک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔[2] اے کاش! قرآنِ پاک پڑھنے اور پڑھانے کا ہمارا بھی ذِہن بن جائے۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور اس پر عمل کیا قرآن شریف اس کی شَفاعت

---

1 ...... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷۔

2 ...... فیض القدیر، حرف الخاء، ۳/۶۱۸، تحت الحدیث: ۳۹۸۳۔

www.dawateislami.net

کرے گا اور اسے جنَّت میں لے جائے گا۔[1] فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس شخص نے قرآنِ مجید کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سُنَّت سکھائی، قیامت کے دِن اللہ پاک اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔[2] اے عاشقانِ رَسول! آپ نے دیکھا کہ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کے کتنے فضائل ہیں اِس کے عِلاوہ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کے فضائل پر مشتمل اور بھی بہت سی رِوایات ہیں۔

قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا ضَروری ہے

قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی ضَرورت بھی بہت ہے کہ نماز میں بھی قرآن پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی نماز میں بالکل ہی قرآنِ پاک نہ پڑھے تو نماز ہی نہ ہو گی۔ نماز میں کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سُورت یا ایک آیت جو کم از کم تین چھوٹی آیات کے برابر ہو اتنا حِصّہ قرآن پڑھنا نماز میں واجب ہے۔[3] اگر کوئی قرآنِ کریم پڑھنا نہیں سیکھتا تو پھر اُس کے یہ فرض و واجب کیسے ادا ہوں گے؟ دیکھیے! ہم مختلف دُنیوی کورسز کرتے ہیں جن کا Profit (یعنی نفع) صِرف دُنیا کی حد تک ہے لیکن افسوس ہم قرآن کورس نہیں کرتے اور قرآنِ پاک پڑھنا نہیں سیکھتے کہ جس کا نفع دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت اور قبر میں بھی ہے اور یہ قرآنِ کریم ہمیں جنَّت میں لے جانے والا اور ہماری شَفاعت فرمانے والا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ قرآنِ کریم سیکھنے کے بارے میں خود کو غیرت دِلائے اور دوسروں میں بھی اِس کا اِحساس پیدا کرے۔

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کا تعارف اور ترغیب

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان دعوتِ اسلامی کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزارہا ہزار

---

1 ...... معجمِ کبیر، مسند عبداللہ بن مسعود، ۱۰/ ۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۵۰۔

2 ...... جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/ ۲۰۹، حدیث: ۲۲۴۵۴۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۴۷ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان قائم ہیں جہاں بالکل مُفت قرآنِ کریم سکھایا جاتا ہے۔[1] مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان 45 مِنَٹ کا ہوتا ہے اور عموماً عشا کی نماز کے بعد لگتا ہے مگر اب جہاں جیسے اسلامی بھائیوں کو موقع ملے وہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں پڑھا سکتے ہیں مثلاً نمازِ فجر اور ظہر کے بعد بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان لگایا جا سکتا ہے۔ جو اسلامی بھائی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں پڑھاتے ہیں انہیں پہلے پڑھانے کا طریقہ سیکھنا ہوتا ہے تاکہ وہ صحیح پڑھا سکیں ورنہ اگر صحیح پڑھانا نہیں آتا ہو گا تو کیا پڑھائیں گے؟ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اس کا کورس ہوتا ہے جس میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان پڑھانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں قرآنِ کریم کو مخارج سے پڑھانے کے ساتھ ساتھ کچھ دُعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں اور نماز کے مَسائل بھی سکھائے جاتے ہیں تو یوں 45 مِنَٹ کا پورا ایک جَدوَل ہے۔ اب بھی کئی اسلامی بھائی ایسے ہیں جو مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان تو پڑھاتے ہیں لیکن وہ 45 مِنَٹ کے جَدوَل سے آشنا نہیں ہوتے اور اپنے طور پر پڑھاتے ہیں۔ یاد رہے! مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان پڑھانا اسی صورت میں مَدَنی کام کہلائے گا جبکہ اُس انداز پر پڑھایا جائے جو مَدَنی مرکز نے دیا ہے ورنہ اپنے طور پر پڑھانا کارِ ثواب تو ہے مگر مَدَنی مرکز کے طریقۂ کار کے مُطابق پڑھانے میں فوائد زیادہ ہیں۔ یوکے ہو یا امریکہ ہر ہر جگہ عاشقانِ رَسُول موجود ہیں لہٰذا ہر جگہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں اِضافہ ہونا چاہیے اور اس نیت سے پڑھایا جائے کہ پڑھوں گا بھی اور پڑھاؤں گا بھی، سیکھوں گا بھی اور سکھاؤں گا بھی۔ یوں پڑھنے اور پڑھانے کا جذبہ مِل گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ ایسوں کی تعداد کم ہونا شروع ہو جائے گی جو کہتے ہیں ہمیں قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا نہیں آتا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

---

[1] ...... ۲ رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۰ھ بمطابق 10 دسمبر 2018ء تک کی کارکردگی کے مُطابق ملک وبیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے چوبیس ہزار (24000) مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان اور مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغات قائم ہیں جن میں پڑھنے والے اور پڑھنے والیوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار ایک سو چوراسی (150184) ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

قربانی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا

یاد رکھیے! قربانی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، اگر آپ کہیں کہ بیٹھے بٹھائے سب کچھ ہو جائے تو نہیں ہو گا بلکہ اس کے لیے کوشش کرنی پڑے گی۔ یوکے میں جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں اَساتذۂ کرام اور قاری صاحبان بھی ہیں جو مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھاتے ہوں گے، اگر نہیں پڑھاتے تو پڑھائیں اور پڑھانے والوں کو تیار کریں، اگر اِس طرح کوشش کریں گے تو قطرے قطرے سے دریا بنے گا اور ہمارا مَدَنی کام بڑھتا چلا جائے گا۔ اس وقت (یعنی ۲۲ ربیعُ الآخر 1440ھ بمطابق 29 دسمبر 2018ء) برمنگھم کے اِجتماع میں مَاشَآءَ اللہ بے شمار اسلامی بھائی جمع ہیں ان میں جذبے والے اسلامی بھائی بھی مل جائیں گے اور ایسے بھی ملیں گے کہ جو پڑھانے کے قابل ہوں گے، اِسی طرح ان میں کچھ حُفّاظ اور قاری صاحبان بھی ہوں گے اگر ان سب کو مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھانے کے لیے تیار کیا جائے تو یہ ساتھ دیں گے کیونکہ یہ اُن کا اپنا کام ہے اور آخرت کی بھلائی کے سب طلبگار ہوتے ہیں۔ اگرچہ میں نے یہ تَرغیب برمنگھم والوں کو دِلائی ہے مگر پاکستان میں بھی ایسے لوگ مل جائیں گے کہ جو بے چارے دیکھ کر بھی قرآنِ پاک نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یوکے کے ساتھ ساتھ دِیگر ممالک کے اسلامی بھائی بھی قرآنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم کریں اور ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ میرا یہ مقصد ہے کہ میں اب اِنْ شَآءَ اللہ قرآنِ مجید کی تعلیم عام کروں گا۔ یاد رکھیے! مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کو ساتھ لے کر چلیے کہ مِل جُل کر چلیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا ورنہ شیطان کہیں ناچاقیاں نہ پیدا کر دے۔

اسکول ٹیچرز اور پروفیسرز بھی قرآنِ پاک پڑھائیں

سُوال: کیا اسکول ٹیچرز اور پروفیسرز بھی مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھائیں؟

جواب: بے شک دُنیوی یا دِینی اِعتبار سے جو جتنا بھی بڑا ہے اُسے قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا چاہیے جبکہ وہ دُرُست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھانا جانتا ہو۔ قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے کے مُعاملے میں کوئی دَرَجہ مُتَعَیَّن نہیں کہ فُلاں دَرَجے کا آدمی ہو تو وہ پڑھائے گا، اِس سے بڑے دَرَجے کا ہو تو اسے پڑھانے کی ضَرورت نہیں بلکہ قرآنِ کریم سبھی کو

www.dawateislami.net

پڑھانا چاہیے۔ قرآنِ کریم میرے مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذَریعے ہمیں ملا اور ہم نے اسے پڑھا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فَضائل بیان فرمائے اور تَرغیبات بھی اِرشاد فرمائیں ہیں۔

نیکی کی دعوت کے لیے کُڑھنا بھی سعادت ہے

سُوال: ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور دَرس و بیان کی سعادت بھی مُیَسَّر آتی ہے، اِس دَوران ہم کسی کو نماز پڑھنے کا کہتے ہیں یا مَدَنی حلقے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں یا اِس کے عِلاوہ کوئی نیکی کی دعوت پیش کرتے ہیں تو سامنے والا غصے میں آجاتا ہے، اگر وہ نماز نہ پڑھے تو ہمیں بھی غصہ آجاتا ہے جس کی وجہ سے دِل بہت اُداس و پریشان ہوتا ہے، ایسی صورت میں ہمارا کیا اَنداز ہونا چاہیے؟ آپ نے بھی نیکی کی دعوت دی ہے اِس میں آپ کا کیا اَنداز ہوا کرتا تھا اِس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ نیکی کی دعوت کے لیے کُڑھنا اور لوگ دعوت قبول نہ کریں تو اس پر دِل جلانا بڑی سعادت کی بات ہے۔ نیکی کی دعوت کے لیے ایسا ہی جذبہ ہونا چاہیے لیکن یہ دیکھ لیا جائے کہ سامنے والے کے ساتھ کیسا رَویہ اِختیار کرنا ہے؟ یہ نہ ہو کہ اس کو جھاڑنا شروع کر دیں کہ تم نماز نہیں پڑھتے، جہنم میں جانے والا کام کرتے ہو۔ اِس اَنداز سے کام ہونے کے بجائے خراب ہو جائے گا اور اس کی دِل آزاری بھی ہو گی کیونکہ یہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف یعنی نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ نہیں ہے۔ اِس حوالے سے کون سختی کرے گا اور کس کے لیے نَرمی سے پیش آنے کا حکم ہے اس کے اپنے اُصول و قَواعد ہیں مگر عام طور پر ہم جو نیکی کی دعوت دیتے ہیں اِس میں صِرف اور صِرف نرمی ہی کرنی ہے۔

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

پیار محبت اور نَرمی سے کام چلایا جائے اور نیکی کی دعوت دینے سے ہر گز مایوس نہ ہوا جائے کیونکہ ہمارا کام مَنوانا نہیں بلکہ دعوت پہنچانا ہے، جب ہم نے نیکی کی دعوت پہنچا دی ہمارا ثواب کھرا ہو گیا اب سامنے والا اس پر عمل نہیں کرتا پھر بھی ہمیں ثواب ملے گا مثلاً کسی بے نمازی کو 100 مَرتبہ نماز کا کہا کہ نماز پڑھو اور وہ نہیں پڑھتا پھر بھی دعوت دینے

www.dawateislami.net

والے کو 100 مرتبہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ اگر وہ مایوس ہو کر اس کو دعوت دینا چھوڑ دے یا اس میں کمی کر دے مثلاً 100 کے بجائے 90 پر ہی خاموش ہو جائے تو اب اس کو 90 بار دعوت دینے کا ثواب ملے گا۔ اِس وجہ سے ہمیں ہمیشہ نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہیے۔

نیکیوں کے مُعاملے میں حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں

رہی یہ بات کہ میں کس اَنداز سے نیکی کی دعوت دیتا ہوں وہ مَدَنی چینل پر دیکھا جا سکتا ہے۔ جیسے میں نے برمنگھم والوں کو تعلیمِ قرآن کے حوالے سے نیکی کی دعوت دی ہے میرا یہی اَنداز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بھی نیکی کی دعوت کے حوالے سے کچھ نہ کچھ کُڑھن نصیب ہوئی ہے میں بھی اِس حوالے سے کُڑھتا تھا پھر اللہ پاک نے کَرم فرمایا تو نیکی کی دعوت کا سِلسِلہ شروع ہوا اور اب تک وہ کُڑھن ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ یہ قبر میں بھی جُدا نہیں ہو گی۔ آج کل حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں اگر ہم ایک کو لائن پر لانے میں کامیاب ہو بھی گئے تو شیطان 100 کو بہکا دیتا ہے، ہم تھوڑی اچھائی کرتے ہیں یہ بُرائی کے ہزار دَروازے کھول دیتا ہے، یہاں (یعنی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مَدَنی مذاکرہ سننے والوں کی) بھیڑ تو بہت نظر آتی ہے مگر سارے اسلامی بھائی مَدَنی کام نہیں کرتے۔

نیت کو عملی جامہ پہنانا ہی کمال ہے

برمنگھم والوں کی ایک تعداد نے ہاتھ اُٹھا کر اپنی نیتوں کا اِظہار کیا ان کے ذِمَّہ داران کی طرف سے اچھی اچھی نیتیں کرنے والوں کی لِسٹ بھی آجائے گی لیکن پھر ہو سکتا ہے کہ یہی لوگ بیٹھ کر دِل جَلائیں کہ یار ہم نے تو 1200 نام دیئے اور پڑھنے والے 12 بھی نہیں ہیں۔ یہ بات میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کر رہا ہوں ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ برمنگھم والے وعدے اور اِرادے دونوں کے سچے ہوں۔ بہر حال ان میں سے جس نے جو نیت کی ہے وہ اس پر کاربند رہے تاکہ اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ لوگ ہاں تو بول دیتے ہیں مگر اس کو عملی جامہ نہیں پہناتے اگر واقعی یہ لوگ اپنا ذہن بنالیں کہ ہمیں الیاس قادری کے لیے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رضا کے لیے قرآن پڑھنا اور پڑھانا ہے تو بہت فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک میں شامل ہو جائیے

اِسی طرح جو بے نمازی ہیں وہ نمازیں پڑھنے لگ جائیں جو ابھی یہاں (یعنی عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں) حاضر ہیں اور جو مَدَنی چینل وغیرہ پر دیکھ سُن رہے ہیں چاہے وہ نمازی ہوں یا نہ ہوں سب ”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک چلائیں تو اِنْ شَآءَ الله بے نمازی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔ لیکن ہمارے اندر گویا مچھلی کا خون ہے کیونکہ وہ رُکا ہوا ہوتا ہے چلتا نہیں ہے جو خون چلتا ہے وہ گرم ہوتا ہے اگر ہمارے اندر گرم خون پیدا ہو جائے تو ”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“، ”قرآن پڑھو اور پڑھاؤ“ تحریک بامِ عروج پر ہو گی۔ جی ہاں! ہزاروں لاکھوں سننے والے اگر سب اپنا یہ ذہن بنالیں نیز اسلامی بہنیں بھی اپنے مَحارم پر اِنفرادی کوشش کرنا شروع کر دیں تو بے نمازی اچار میں ڈالنے کو بھی نہیں ملے گا بلکہ ہمیں تو بے نمازی اچار میں ڈالنے کے لیے چاہیے بھی نہیں۔ دُنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی بھی نہیں کھاتے حالانکہ بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی پاک ہے اور اس کا کھانا بھی جائز ہے مگر اس بے نمازی کو چوٹ کرنے کے لیے کہ ہم تیرے ہاتھ کی روٹی نہیں کھائیں گے یہ بھی ایک اچھا انداز ہے، مگر ایسی بات وہی کرے جس کا کچھ رُعب و دَبدبہ بھی ہو تاکہ بے نمازی اسے بے تکا سا جواب نہ دے۔

اگر سب اسلامی بھائی عَزمِ مُصَمَّم کر لیں کہ ہمیں نمازی بنانے ہیں اور قرآن بھی پڑھانا ہے تو ہماری نماز اور تلاوتِ قرآن کی یہ مَدَنی تحریک کامیاب ہو سکتی ہے، ممکن ہے مَساجد ہی کم پڑ جائیں اور ہمیں نئی مَساجد تعمیر کروانا پڑیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہم اِنْ شَآءَ الله مَساجد تعمیر کروائیں گے، آپ لوگ مَساجد بھرنے والے بنیں ہم اپنی مجلس خُدّامُ المساجد کو مزید Active (یعنی فَعّال) کر دیں گے۔ اس تحریک کو مضبوط کرنے کے لیے یوں کوشش کریں کہ جب بھی نماز کے لیے جائیں تو جو بھی سامنے آئے اس کو پیار محبت سے مسجد کی طرف لے جائیں، اِس طرح مسجد بھر جائے گی، جب مسجد بھر جائے گی تو نماز پڑھنے میں مزید لُطف و سُرور پیدا ہو گا کیونکہ جب مسجد خالی ہوتی ہے تو نمازی اُداس ہوتا ہے جیسا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں مَساجد بھر جاتی ہیں پھر عید کی نماز میں بھی خوب رَش ہوتا ہے مگر عید ہی کی ظہر میں کیا حالت ہوتی ہے کہ نمازی ہی نہیں ہوتے نہ جانے ان کو زمین نگل جاتی ہے یا آسمان کھا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

مَسائل آنے پر حل تلاش کرنے پر غور کیجیے

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اللہ پاک ہم سب کو وہ دَرد نصیب کرے جو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا نیک اور نمازی بنانے کے متعلق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر رہائشی بلڈنگ میں خدانا خواستہ آگ لگ جائے تو فائر بریگیڈ کا عملہ نیچے کھڑے ہو کر یہ نہیں بولتا: I Can not do any thing یعنی میں کچھ نہیں کر سکتا بلکہ وہ یہ کہتا ہے: What can I do? یعنی میں کیا کر سکتا ہوں ؟ تو یوں وہ ایک دو یا جتنوں کو بچانا ممکن ہوتا ہے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اِسی طرح مُعاشرے میں جو بے عملی کی آگ لگی ہوئی ہے تو اگر دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغِین امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سُنَّتوں بھرے، دَرد بھرے پیغام کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ دیکھیں گے کہ بہت کچھ تبدیلی نظر آئے گی۔ ہمیں کوئی Problem (مسئلہ) آئے تو ہم دیکھ کر تھک جاتے ہیں، ہم مسئلے کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنے کے بجائے Problem (مسئلہ) کا حل سوچنا چاہیے مثلاً جب آپ رَش میں پھنس جائیں یا بند گلی میں آجائیں تو نکلنے کا راستہ سوچتے ہیں تو اِسی طرح مَسائل آنے پر ہمت ہارنے کے بجائے حل تلاش کرنے پر غور کرنا چاہیے۔

امیرِ اہلِ سنّت نے خود کو مخالفت کی جھاڑیوں میں نہیں اُلجھایا

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اللہ پاک سَلامت رکھے، ان کے راستے میں نہ جانے کتنی بند گلیاں آئی ہوں گی، کتنے ایشوز آئے ہوں گے۔ آج دعوتِ اسلامی سے وابستگان دُنیا بھر میں لاکھوں لاکھ ہیں لیکن آج سے کوئی 30 سال پہلے اتنی تعداد نہیں تھی لیکن امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ منزل کی جانب بڑھتے گئے۔ مخالفت کا بھی سامنا ہوا مگر اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سَلامت رکھے کہ انہوں نے خود کو مخالفت کی جھاڑیوں میں نہیں اُلجھایا، اللہ پاک نے ان کی مدد کی، انہوں نے نہ صِرف اپنے لیے راستہ نکالا بلکہ لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے لیے بھی راستہ نکال کر دیا ہے۔ ان کا جذبہ، تقویٰ، پرہیز گاری اور کُڑھن تھی کہ یہ کام میں نے کرنا ہے۔

مَدَنی تحریک سے فائدہ اُٹھا کر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچایئے

آج ہمارے پاس اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُنیا بھر میں مَساجد بنانے والی مجلس ہے۔ ہمارے پاس کورسز کروانے والے مُبَلِّغِین

www.dawateislami.net

ہیں۔ ہمارے پاس تربیت کے لیے گھر گھر میں مَدَنی چینل موجود ہے۔ دِیگر شعبہ جات اور مجالس ہیں۔ ہم نے اس مَدَنی تحریک سے فائدہ اُٹھاکر ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچانی ہیں۔ جتنی مَساجد اب ہیں اس سے دُگنی، تگنی مَساجد بنانی ہیں اور اس کے لیے ہمیں دعوتِ اسلامی کو قوت دینی ہوگی۔ صِرف سوچنے اور کُڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا، کرنے سے کام ہوتا ہے لہٰذا کُڑھن کے ساتھ ساتھ کام کرنے کا جذبہ بھی ہونا چاہیے۔ کام کرنے سے راستے کشادہ ہوجاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں مَدَنی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوت میں کھانے کے آداب

سُوال: ہم کہیں دعوت پر جاتے ہیں تو بعض اوقات کھانے سے پہلے پیٹ کے قفلِ مدینہ (یعنی بھوک سے کم کھانے) کی نیت بھی ہوتی ہے مگر میزبان زبردستی مزید کھانے کا تقاضا کرتا ہے اور از خود ہماری پلیٹ میں کھانا ڈال دیتا ہے ایسی صورت میں پیٹ کا قفلِ مدینہ کیسے لگایا جائے؟ نیز مزید کھانا نکالنے کی وجہ سے اگر وہ کھانا بچ جائے اور ضائع ہو تو اس کا گناہ کس پر ہوگا؟

جواب: اگر واقعی کسی نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہے اور وہ گھر میں بھی کم کھاتا ہے تو دعوت میں ایسا مُعاملہ ہونے سے وہ آزمائش میں آجائے گا۔ اِس کا حَل یہ ہے کہ جب دعوت میں جائے تو خوب چبا چبا کر کھائے کہ اِس طرح کھانے میں دیر ہوگی تو میزبان کی اِس کی جانب توجہ نہیں جائے گی اور یہ بھی دِیگر مہمانوں کے ساتھ ساتھ چلتا رہے گا اور میزبان کی طرف سے پلیٹ بھرے جانے کی آزمائش سے بھی محفوظ رہے گا۔

ہڈی والے گوشت میں غِذائیت اور انرجی ہوتی ہے

مہمان اپنی پلیٹ میں بغیر ہڈی والی بوٹیاں ڈالنے کے بجائے ہڈی والی بوٹی ڈالے کہ اِس طرح پلیٹ بھری ہوئی معلوم ہوگی اور ضمناً گوشت کی لذت بھی زیادہ آئے گی کیونکہ ہڈی سے لگی ہوئی بوٹی بغیر ہڈی والی بوٹی سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ اگر مہمان بیان کردہ طریقے کے مُطابق ہڈی سے بوٹی نوچ نوچ کر کھائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ قفلِ مدینہ نہیں ٹوٹے گا۔ آج کل Boneless یعنی بغیر ہڈی کا گوشت چلا ہے لیکن اِس میں خاص لذت نہیں ہوتی مجھے بھی یہ پسند نہیں ہے۔ اسے کوئی اپنا وقت بچانے کے لیے کھائے تو الگ بات ہے، مگر ہڈیوں میں غِذائیت اور انرجی ہوتی ہے لہٰذا ہڈی والا گوشت ہی کھانا چاہیے۔

www.dawateislami.net

مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے

میزبان اپنے مہمان سے بار بار کھانے کا کہنے کے بجائے صِرف تین بار مختلف مواقع پر کھانے کا کہے۔ چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بار بار کہنے سے ہو سکتا ہے وہ بے چارہ مُرُوَّت میں زیادہ کھا لے اور پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آزمائش میں پڑ جائے۔[1] آج کل اپنے ہاتھ سے مہمان کی پلیٹ میں زبردستی ڈال دینے والا مُعاملہ بہت ہے۔ میرے ساتھ بھی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے تو آزمائش ہو جاتی ہے لہٰذا مہمان کو یہ تو کہا جائے کہ اور کھالیجیے مگر ازخود اس کی پلیٹ میں کھانا نہ نکالا جائے۔[2]

اگر میزبان ازخود مہمان کی پلیٹ میں کھانا نکالتا ہے تو اس سے مہمان کو یہ تکلیف بھی ہو سکتی ہے کہ وہ چاول نکالنا چاہتا تھا اور میزبان خوب مصالحے والی بَریانی اس کی پلیٹ میں بھر دے اب مہمان اگر میزبان کے "لیجیے، کھائیے" والے مَدَنی پُھول سُن کر اس کا مان رکھتا ہے تو پیٹ کا مان جاتا ہے کیونکہ مصالحہ پیٹ میں جا کر جو حال کرے گا اس کے الگ ہی مَسائل ہوں گے اور اگر نہ کھائے تو میزبان اس کو کچھ نہ کچھ مَدَنی پُھول دیتا رہے گا۔

مِل کر کھانے میں دوسروں کا خیال کیجیے

میں کافی عرصے سے ایک بات نوٹ کر رہا ہوں، بعض اوقات اِس کا اِظہار بھی کیا ہے مگر عین موقع پر کہنا مُناسب نہیں ہوتا کیونکہ سامنے والے کو شرمندگی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ جب چند اَفراد مِل کر ایک تھال میں کھانا کھا رہے ہوتے ہیں اور کھانا کھلانے والوں میں سے کوئی ان کے تھال میں مزید کھانا ڈالنے کے لیے آتا ہے تو جس نے پہلے کھانا کھالیا ہوتا ہے اور اسے بھوک نہیں لگ رہی ہوتی تو وہ اسے منع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دِیگر اسلامی بھائی مزید کھانے سے محروم ہو جاتے ہیں یا پھر وہ انہیں محروم کرنے کی سعی کرتا ہے۔ لہٰذا اگر چند اَفراد مِل کر کھا رہے ہوں اور ان میں کوئی سیر ہو جائے تو تھال میں مزید ڈالنے سے منع کرنے کے بجائے صِرف اپنے بارے میں کہہ دے کہ میں کھا چُکا ہوں

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الثانی، ۲/ ۹۔

2 ...... میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اِصرار نہ کرے کہ کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے مُضر (یعنی نقصان دہ) ہو۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۹۴، حصہ:۱۶)

www.dawateislami.net

مجھے مزید نہیں کھانا۔ یوں ہی بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ مزید کھانے سے منع بھی کر دیتے ہیں لیکن جب تھال میں کھانا ڈال دیا جائے تو پھر سے کھانے میں شریک ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ دوسری تیسری مَرتبہ بھی کھانے میں شریک رہتے ہیں یعنی کھاتے بھی رہتے ہیں اور منع بھی کرتے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے بلکہ ایک تھال میں کھانے والے باہمی مشورہ کریں اور ہر ایک دُرُست فیصلہ کرے، یہ نہیں کہ مُرَوَّت میں منع بھی کرتے رہیں اور جب مزید کھانا آ جائے تو کھاتے بھی رہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کسی کا پیٹ جلدی بھر جاتا ہے کسی کا دیر سے، کوئی صِرف ایک روٹی کھا کر سیر ہو جائے گا کسی کی چار روٹیاں کھانے کے بعد بھی گنجائش باقی رہتی ہے، لہٰذا خود ہوشیار بننے کے بجائے دوسروں کی بھی رِعایت کرنی چاہیے۔

لقمہ خوب چبا کر کھائیے

سُوال: بعض اوقات کھانا ڈالنے والا خود ہی تھال میں کھانا ڈال کر چلا جاتا ہے پھر ساتھ کھانے والوں میں سے کوئی ایک دو لقمے کے بعد ہاتھ روک لیتا ہے تو تھال صاف کرنے کا مسئلہ ہو جاتا ہے ایسی صورتِ حال میں کیا کیا جائے؟

جواب: کھانے کے آداب میں سے ہے کہ سب اِس اَنداز سے کھائیں کہ ایک ساتھ فارغ ہوں مگر آج کل تو جلدی جلدی کھا کر پیچھے ہَٹ جاتے ہیں۔ جلدی کھانے میں اگر یہ نیت ہو کہ لوگوں پر کم کھانے اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کا Impression (یعنی تأثر) پڑے تو یہ اَنداز بالکل دُرُست نہیں کیونکہ اِس طرح جلد بازی میں کھانے والا کھاتا نہیں بلکہ نگلتا ہے کم کھانا تو دور کی بات ہے۔ نگلنے والا جلدی فارغ ہو جاتا ہے اور جو واقعی چبا چبا کر کھا رہے ہوتے ہیں وہ کھاتے رہتے ہیں لہٰذا ہر نوالہ خوب اچھی طرح چبا کر ہی کھانا چاہیے۔ چھوٹے بچے جو ڈیڑھ دو سال کے ہوتے ہیں یہ لقمہ چبا نہیں سکتے انہیں بھی اگر بڑا نوالہ دیا جائے تو یہ بغیر چبائے نگل جاتے ہیں بلکہ چار چار سال کے بچوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان کو چبانا نہیں آتا تو ایسے بچوں کو چھوٹا نوالہ نَرم کر کے دینا چاہیے تاکہ یہ بغیر چبائے نگلیں بھی تو پیٹ میں آسانی رہے۔

کھانے والے کے چہرے کو نہ دیکھیے

اِسی طرح کھانا کھانے والے کے چہرے کو بھی نہیں دیکھنا چاہیے کہ حدیثِ پاک میں منع فرمایا گیا ہے۔[1] مگر آج

---

1 ...... معرفۃ الصحابۃ، باب العین، ابو عمر، ۴/۵۱۷، حدیث: ۶۹۵۰۔

www.dawateislami.net

کل تو نہ صِرف کھانے والے کو دیکھتے ہیں بلکہ اس کے عِلاوہ بھی بہت کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ جن کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا جاتا ہے اگر ان کی فہرست بنائی جائے تو ان مَظلوموں میں شاید میرا نمبر سب سے پہلا ہو گا۔ جی ہاں! کھانا کھاتے کھاتے میرے لیے آزمائش ہو جاتی ہے کیونکہ اسلامی بھائی تو پیٹ بھر کر آتے ہیں اور مجھے یوں دیکھتے ہیں جیسے مُرغی پانی مُنہ میں لے کر سر اُٹھاتی ہے یہ بھی ایک نوالہ لے کر مجھے دیکھنے لگتے ہیں۔ جب کسی کو کھانا کھاتے وقت مسلسل دیکھا جائے گا تو اَندازہ کیجیے کہ اس کو کس قدر کوفت ہوتی ہو گی کہ ہر طرف سے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ میری اِس مَظلومیت کا شاید ہی کسی کو اَندازہ ہو سکے، منع کرنے کے باوجود بعض لوگ نہیں مانتے اور کَن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟

سُوال: اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟

جواب: یہاں کام کو مطلق بیان کیا گیا ہے نہ جانے کس کام کو نماز سے افضل کہا ہے تو مطلق سُوال سے وَضاحت نہیں ہو گی۔ اَلبتہ اِیمان نماز سے بڑھ کر ہے اِس طور پر کہ خُدا کے اِنکار سے بندہ کافر ہو جاتا ہے جبکہ نماز کی فرضیت کا اِقرار کرتے ہوئے اسے ادا نہ کرنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔

"قادری" کسے کہتے ہیں؟

سُوال: قادری کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سرکار غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام عبدُ القادر[1] ہے تو جو شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سلسلے میں مُرید ہو اسے

---

[1] ...... بانیِ سلسلۂ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثُ الاعظم حضرتِ سَیِّد مُحیُ الدِّین ابو محمد عبدُ القادر جیلانی حَسَنی حُسینی حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 470 ہجری کو جیلان (ایران) میں ہوئی اور رَبیعُ الآخر 561 ہجری کو بغداد شریف (عراق) میں وِصال فرمایا، آپ جیّد عالِمِ دِین، بہترین مُدرِّس، پُر اثر واعظ، مصنّفِ کُتُب، فقہا و مُحدِّثین کے اُستاذ، شَیْخُ الْمَشَائِخ اور مؤثّر ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کا مزار مبارک دُنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلّیات ہے۔ جہاں آپ کا عرس ہر سال 11 رَبیعُ الآخر کو منایا جاتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ص۱۷۱-طبقاتِ امام شعرانی، جزء:۱، ص۱۷۸-مرآۃ الاسرار، ۵۶۳-۵۷۱)

www.dawateislami.net

آپ کے نام کی نسبت سے قادری کہا جاتا ہے۔

کَرامت کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: کَرامت کا اِنکار کرنا کیسا؟

جواب: اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِم کی کَرامات کا اِنکار کرنا گمراہی ہے۔[1] ایسا شخص بدمذہب ہے۔

نقشِ نعلین سر پر لگانے میں اِحتیاط

سُوال: جس کمرے میں نقشِ نعلینِ پاک ہو اس میں نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: جس کمرے میں نقشِ نعلینِ پاک ہو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ وہ تو بَرَکت کی جگہ ہے شاید قبولیت کے بھی زیادہ قریب ہو۔ نعلین شریف ایک عمدہ شے ہے اس کی بَرَکت سے دُعائیں قبول ہونے کی کئی حِکایات بھی موجود ہیں۔ یہ بَرَکات تو نقشِ نعلینِ پاک کے ہیں، جو اصل نعلین شریف ہیں ان کی بَرَکتوں کے تو کیا کہنے! نقشِ نعلین شریف کو جیب میں بھی رکھا جاتا ہے اور بہت سے خوش نصیب اسے اپنے سر پر لگاتے ہیں، مگر نقشِ نعلین شریف سر یا عمامے شریف پر لگانے میں یہ خیال رکھا جائے کہ نماز میں سجدہ کرتے وقت زمین پر نہ لگے۔ نقشِ نعلین شریف نماز کے دَوران جیب میں ہی تشریف فرما ہو تو مدینہ مدینہ۔

کیا قبر میں بھی حِساب ہو گا؟

سُوال: اگر دُنیا میں کوئی کسی کا حق مارتا ہے تو اس کا حِساب کتاب قبر میں بھی ہو گا یا صِرف قیامت کے دِن ہو گا؟

جواب: قیامت کے دِن حِساب کتاب ہو گا اور حِساب کتاب بھی صِرف حلال کا ہو گا اور جو حرام ہے اس کا حِساب نہیں بلکہ اس پر عذاب ہے۔ قبر میں بھی عذاب ہو سکتا ہے۔

مُنہ میں نَسوار ہوتے ہوئے دُرُود شریف پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا مُنہ میں نَسوار رکھ کر ذِکر و دُرُود کر سکتے ہیں؟

---

[1] ……فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۳۲۴۔

www.dawateislami.net

جواب: مُنہ میں نسوار ہونے کی صورت میں ذِکر و دُرُود منع ہے کیونکہ اِس میں بدبو ہوتی ہے اور بدبو بھی ایسی سخت کہ آدمی بَرداشت نہ کرسکے۔ اگر مسجد میں نسوار کی بدبو کے ساتھ آگیا تو گناہ گار بھی ہو گا۔ ویسے بھی نسوار بُری اور نُقصان دہ چیز ہے لہٰذا اِس سے بلکہ تمام بدبودار چیزوں کے اِستعمال سے بچنا چاہیے۔

نماز نہ پڑھنے والا کیا نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟

سُوال: خود نماز نہ پڑھنا اور دوسروں کو نماز کا کہنا کیسا؟

جواب: بے نمازی کا کسی کو نماز کی دعوت دینا جائز ہے۔

کیا اللہ پاک بندوں کی توبہ کا اِنتظار کرتا ہے؟

سُوال: کیا اللہ پاک اپنے بندوں کی توبہ کا اِنتظار کرتا ہے؟

جواب: (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) لفظِ اِنتظار تو یاد نہیں کہ کہیں حدیثِ پاک میں اِس طرح کے اَلفاظ آئے ہوں البتہ اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ پاک بندے کو مہلت عطا فرماتا ہے۔

سردی میں پائپ کے اندر پانی جمنے کا حَل

سُوال: ٹھنڈ کی وجہ سے پائپ میں پانی جم جاتا ہے، اِس مشکل سے بچنے کے لیے نل تھوڑا سا کھلا رکھا جاتا ہے تاکہ پانی گِرتا رہے اور جمے نہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اگر پانی گِرانے کے عِلاوہ کوئی اور حَل ہو سکتا ہو تو وہ کیا جائے۔ (رُکنِ شُوریٰ نے بذریعہ Message فرمایا:) جہاں سردی میں پانی جمتا ہے تو وہاں معمولی سا نل کُھلا رکھنا پڑتا ہے لیکن پانی کے ضائع ہونے سے بچنے کے لیے نل کے نیچے بڑا برتن رکھا جاسکتا ہے۔

❀❀❀

www.dawateislami.net

ضمنی فہرست

عنوان	صفحہ
اعتقادات	
گدّو شریف کو ناپسند کرنا کب کُفر ہے؟	27
"اللہ" کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟	98
فلمیں کُفریات سیکھنے کا ذریعہ ہیں	99
کیا رُوح مَر جاتی ہے؟	195
مُنکَر نکیر، مَلَکُ الْمَوت اور مسئلہ حاضر و ناظر	196
نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علمِ غیب	209
اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے	285
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مالکِ کوثر کہنا کیسا؟	344
حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ ہے	344
نبیِّ رَحمت مالکِ کوثر و جنّت ہیں	345
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا	347
نورانیّتِ مصطفٰے کا ثبوت	347
نورانیّتِ مصطفٰے بزبانِ صحابہ	348
نورانیّتِ سیّدُ الْمُرسَلِین بزبانِ بُزرگانِ دِین	349
نُور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں	349
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟	350
فوتگی پر بولے جانے والے کُفریات	361
کُفر کی تائید بھی کُفر ہے	363
کُفر بکنے سے نکاح اور اِیمان ختم ہو جاتا ہے	363
کُفریہ خیالات آنے سے کُفر نہیں ہو جاتا	377
فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟	430
گیارھویں شریف کب سے مَنائی جارہی ہے؟	431

عنوان	صفحہ
فرشتوں اور جنات کا انکار کرنا کیسا؟	460
اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے کا ثبوت	462
اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی تَرغیب	463
سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟	463
عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اولیا کیوں نہیں کر سکتے؟	464
اَولیائے کرام وِصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں	464
وُضو و غُسل	
وُضو کے بارے میں وَسوسے اور ان کا علاج	13
نماز میں وُضو ٹوٹنے کے وَسوسے	14
غسل خانے میں پیشاب نہ کریں	17
پیشاب گاہ سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم	18
پاخانے کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم	18
کھلی رکھی ہوئی بالٹی کے پانی سے وُضو و غسل کرنا کیسا؟	49
دورانِ وُضو یا غسل رِیح خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟	51
مَعذورِ شرعی کے بارے میں حکم	51
مُستَعمَل پانی کو وُضو و غسل کے قابل بنانے کا طریقہ	52
مُستَعمَل پانی سے نَجاست زائل کرنا کیسا؟	52
اَعضائے وُضو سے پانی کے قطرات مسجد میں نہ ٹپکائیں	54
گنّے کے رَس یا دُودھ سے وُضو نہ ہوگا	56
بیسن پر وُضو کرتے ہوئے "یا قادِر" پڑھنا کیسا؟	213
وُضو میں مِسواک کب مُستحب ہے؟	241
نیند سے وُضو کب ٹوٹتا ہے؟	478
اذان	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نابالغ کا اَذان دینا کیسا؟	62	بے نمازی کے لیے وَعیدات	242
اذان کی آواز کی گواہی	70	سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور اِمامت کا حکم	246
اذان دینے والی مُرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟	176	قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ	247
کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟	492	فجر کی نماز دِن کی نماز ہے	292
نماز		اعلیٰ حضرت اور پابندیٔ نماز	306
نفل نماز فاسد ہو جائے تو کیا کرے؟	62	نماز کے لیے خاص لباس کا اِہتمام	308
قضا نمازیں ذِمّے ہوں تو نوافِل پڑھنا کیسا؟	63	نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اِہتمام کیجیے	309
نماز کا بیان	88	اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز	309
تکبیرِ تحریمہ	88	اپنی نماز دُرست کریں نماز آپ کو دُرست کر دے گی	310
قِراءَت	88	اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اِہتمام	311
ناپاکی کی حالت اور قِراءَت	88	اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو۔۔۔؟	315
نماز کی سنتیں	90	جمعہ کی سُنَّتوں میں کیا نیت کریں؟	407
نمازی گونگا	90	تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟	409
سجدۂ تِلاوت	91	حکمتِ عملی سے نماز کی دَعوت دیجیے	412
جمعہ کا بیان	91	نماز کی نیت کیسے کی جائے؟	414
کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟	132	تکبیرِ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو تو؟	421
نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟	152	قضا نمازوں کی اَدائیگی کے مَسائل	437
نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت	170	میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہوگی؟	439
اگر کوئی قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو...؟	174	کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟	440
یورین بیگ کے ساتھ نماز کا مسئلہ	175	”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک میں شامل ہو جائیے	520
بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟	193	اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟	525
اگر بالغ اَولاد نماز نہ پڑھے تو...؟	194	نماز نہ پڑھنے والا کیا نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟	527
رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح	204	**جماعت**	
ایک رُکن میں تین بار کھجانے کا شَرعی حکم	205	امام سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کہنا کیسا؟	19

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
رُکوع میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بارے میں حکم	20	حالتِ اِحرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔۔؟	122
جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ	20	حَرَمَینِ طَیِّبَین کے کبوتروں کو اُڑانا کیسا؟	123
نابالغ حافظ کے تَراوِیح پڑھانے کا حکم	62	حُجّاج کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی اِحتیاطیں	124
اِمامت	89	بارگاہِ رِسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ	135
شافعی مذہب والے حنفی اِمام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟	223	حُجّاجِ کرام سے سَلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا	136
ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟	245	حُجّاجِ کرام سے بے جا سُوالات کرنا	138
اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی	307	بِھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟	138
باجماعت نماز پڑھنے کی نیت	416	رَمَل کی تعریف اور اس کے اَحکام	139
جماعت پانے کی صورت میں مال ضائع ہوتا ہو تو...؟	509	عالِمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے	140
نمازِ جنازہ		اِضطباع اور رَمل سُنَّت ہے	141
ایک دِن کے بچے کی نمازِ جنازہ	209	عمرہ کرنے کے بعد حلق کروانا کیسا؟	142
نمازِ جنازہ میں سَلام کب پھیرا جائے؟	227	حلق کروانا کب واجب ہے؟	142
جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضروری نہیں	411	حلق کروانے میں اِحتیاط	143
اگر جنازے کو کندھا نہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟	441	کیا ہر سال حج کریں گے؟	143
حج و عمرہ		رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	143
حج و عُمرے کے لئے سُوال کرنا کیسا؟	79	رَمَل صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے	145
اِحرام کی حالت میں مُرغی ذَبح کرنا	83	عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حِکمت	145
حج کا بیان	92	حلق اور تَقصِیر کی شَرعی حیثیت	148
حج کب فرض ہوا؟	115	اسلامی بہنوں کا مُنہ چُھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟	148
سفرِ حج سے متعلق خَریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟	117	عورتوں کے لیے طواف کی اِحتیاطیں	148
حُجّاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟	118	اِحتیاطاً صدقہ یا دَم دینا کیسا؟	150
حج پر جانے والی شخصیات کے لیے اِحتیاطیں	119	بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟	151
سفرِ حج میں اَمیرِ اہلِ سنَّت کی اِحتیاطیں	119	اِحرام باندھنے سے پہلے سر مُنڈوانا کیسا؟	151
طواف کے دَوران سیلفی لینا کیسا؟	120	دَم اور صَدَقہ کہاں ادا کیا جائے؟	151

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کفارہ کس مُلک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟	151	کیا مُسافر پر قربانی واجب ہے؟	126
کیا حالتِ اِحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟	152	قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟	126
اسلامی بہن کے حالتِ اِحرام میں بال گر گئے تو...؟	161	جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟	127
اِحرام میں سِلا ہوا بیلٹ باندھنا کیسا؟	180	بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گھسا کر لانا کیسا؟	128
اِحرام میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا؟	180	کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟	128
جدّہ شریف جانے کیلئے اِحرام باندھنا ضروری نہیں	181	شکنجے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟	129
حج و عمرے میں نیا اِحرام ہونا ضروری نہیں	245	قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟	130
سادہ اِحرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟	247	بے وُضو یا بے نمازی کا ذَبیحہ	130
سفینے کے ذَریعے سفرِ مدینہ	405	اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں	131
زکوٰۃ و صدقات		کیا امّی ابو کا عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟	148
گوشت یا زندہ مُرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟	249	قربانی کی اِستطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟	167
نابالغ بچے مَدنی عطیات میں اپنا حصّہ نہیں ملا سکتے	396	گوشت یا زندہ مُرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟	249
ہاتھوں ہاتھ عطیات جمع کروانا زیادہ مفید ہے	397	**مسجد**	
راہِ خُدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا	397	رَوْضَةُ الْجَنَّة میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	143
صَدَقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اِعلانیہ؟	401	مسجد بنانے کی فضیلت	182
سیّد اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟	408	مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟	209
"صَدَقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے" ایسا کہنا کیسا؟	408	تبلیغِ دِین میں مَساجد کا کردار	228
فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت	416	سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور اِمامت کا حکم	246
گیارھویں شریف کی نیت سے عطیات میں رَقم ملانا کیسا؟	432	مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	246
عطیات بکس میں کتنی رَقم ڈالی جائے؟	432	مسجد کی مِحراب بنانا کیسا؟	247
قربانی		مسجد میں دھونی دینے میں اِحتیاطیں	253
ناسمجھ بچّے کے ذَبیحے کا حکم	82	منبر کے تین زینے کیوں؟	260
کیا گونگا ذبح کر سکتا ہے؟	92	خوفناک طوفان میں مسجد و مزار کا بچ جانا	261
قربانی کس پر واجب ہے؟	126	مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے	329

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مسجدِ ضِرار کیوں ڈھائی گئی؟	357
ایصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر	361
مُقرِّرین مسجد میں چٹکلا سناتے ہوئے پہلے سمجھا دیں	373
مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟	411
اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پھول	448
مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟	450
اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟	456
خادم کی اِجازت سے مسجد کی چپلیں پہننا	487
اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو؟	497
قرآن	
قرآنِ پاک میں کَدُّو شریف کا ذِکر	27
ناپاکی کی حالت اور قراءت	88
موبائل فون میں قرآنِ کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟	161
رَدّی کے بورے میں قرآنِ پاک ہو تو...؟	176
قرآنِ پاک کا یاد ہو جانا مُعجِزہ ہے	238
قرآنِ پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟	343
معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟	404
تَفاسیر کو بے وُضو چھونا کیسا؟	406
کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟	407
مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ برائے بالِغان کا فیضان	425
تاجر بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان میں شرکت کریں	426
قرآنِ پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت	429
نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟	435
قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنا کیسا؟	491

عنوان	صفحہ
کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟	492
قرآنِ کریم میں ہر شے کا بیان ہے لیکن...	492
جھوٹی بات پر قرآن اُٹھانا کیسا؟	494
قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فَضائل	513
قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا ضروری ہے	515
مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کا تعارف اور ترغیب	515
اسکول ٹیچرز اور پروفیسرز بھی قرآنِ پاک پڑھائیں	517
علم وعلما	
کاش ہر گھر میں عالِمِ دین ہو!	133
عالِمِ دین کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے	140
نوکری اور دَرسِ نظامی ایک ساتھ	199
دِینی طَلَبا کی حوصلہ شکنی کرنا کیسا؟	200
جنتی جنّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے	202
دِینی مسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟	374
دِینی مَسائل توجہ سے سُنیے	401
ہر عالِم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا	407
جنات کے اَحکام جاننے والے عالِمِ دین	435
دَارُ الْاِفتا سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟	437
ہر وقت عالِمِ دین سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے	438
کیا جنّت میں علم میں اضافہ ہوگا؟	451
شادی شُدہ اسلامی بہنیں بھی دَرسِ نظامی کر سکتی ہیں	501
نکاح وطلاق	
نِکاح کا بیان	93
طَلاق کا بیان	95

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ظِہار کا بیان	96	والدین میں علیحدگی کی صورت میں اولاد کیا کرے؟	188
ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں نِکاح کرنا کیسا؟	172	اگر والد ملنا جُلنا چھوڑ دے تو اولاد کیا کرے؟	189
بھتیجی سے نکاح کا شرعی حکم	377	ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہو جائے تو...؟	189
شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شرعی حکم	377	"فُلاں کام میں کر دوں گا باقی اللہ مالک ہے" کہنا کیسا؟	204
نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم	427	جہیز کی نُمائش کرنا کیسا؟	222
مُدّت گزرنے سے مہر میں اِضافہ نہیں ہوتا	498	کیا اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف کر سکتی ہیں؟	234
خالہ اور بھانجی کا بیک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟	505	گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	237
متفرق شرعی احکام		گیارھویں کا ختم دِلانا کیسا؟	241
عورتوں کا غیر مرد کو دیکھنا کیسا؟	42	چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا کیسا؟	261
چھوٹے بچّے کا پیشاب ناپاک ہے	56	تسبیح زبان سے پڑھنا افضل ہے یا دِل میں؟	262
کون سا پانی نابالغ کی ملکیت ہوتا ہے؟	56	داڑھی کا خط بنانا کیسا؟	263
نابالغ کس پانی کا مالک نہیں ہوتا؟	57	مکڑی کو مارنا کیسا؟	265
نابالغ سے پانی بھروانا کیسا؟	57	محفل میں کانا پُھوسی کرنا کیسا؟	285
نابالغ خوشی سے پانی بھر دے تو لینا کیسا؟	58	سجاوٹ دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟	322
چھوٹے بچّے کا تیجہ کرنا کیسا؟	78	طلبا کا ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنا کیسا؟	324
اسلامی بہنوں کو اپنی I D بنانا کیسا؟	146	والد کی برسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟	334
مَدَنی مُنّیوں کا "شکریہ" نام رکھنا کیسا؟	147	کسی کو رقم پڑی مل جائے تو وہ کیا کرے؟	334
مدینۂ طیبہ سے تبرُّکات لانا کیسا؟	158	سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟	369
"کاشان" یا "بسم اللہ" نام رکھنا کیسا؟	159	اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟	371
عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟	162	دُرودِ پاک کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھنا کیسا؟	378
تعویذ پہن کر بَیْتُ الْخَلا جانا کیسا؟	173	نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟	404
غیر مِعیاری (Low Quality) اَشیا بیچنا کیسا؟	174	مَردوں کو دِن میں سُرمہ لگانا کیسا؟	405
مُحَرَّمُ الْحَرام میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟	178	خراب اَچار بیچنا کیسا؟	410
کسی کو اپنا Autograph (یعنی دستخط) دینا کیسا؟	185	اندازے سے بریانی بیچنا کیسا؟	427

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
تاجِر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟	433
قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟	436
چُھپ کر گناہ کرنا کیسا؟	445
W.C کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟	454
باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟	472
کُتّوں کی لڑائی کروانا کیسا؟	481
مُوذی جانوروں کو قتل کرنا کیسا؟	484
عورتوں کا گرم ٹوپی پہننا کیسا؟	501
مُنہ میں بدبو ہوتے ہوئے دُرُودِ پاک پڑھنا کیسا؟	501
بازو پر ٹیٹو (Tattoo) و نقش و نگار بنانا کیسا؟	503
پُرانے Spare Parts کو نیا کہہ کر بیچنا کیسا؟	505
داڑھی سے سفید بال نکالنا کیسا؟	511
مُنہ میں نَسوار ہوتے ہوئے دُرُود شریف پڑھنا کیسا؟	526
تاریخ وسیرت وحیات	
تذکرۂ مولانا رُوم	226
حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعارف اور آمد	240
اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارُف	298
پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات وواقعات	319
حضرتِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و مَناقِب	325
آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بدری ہونے کی وُجوہات	326
پیارے آقا کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟	351
کیا 12 ربیعُ الاوّل کے دِن کام پر جاسکتے ہیں؟	354
نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی	364
حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت	366

عنوان	صفحہ
جنّت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پڑوسی	366
اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذِمّہ داری پوری فرمادی	384
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشہد میں کیا اَلفاظ ادا فرماتے؟	384
حضورِ غوثِ پاک کی وِلادت کب ہوئی؟	426
فضائل وثواب	
بِسْمِ اللہ شریف لکھنے کی فضیلت	20
خوفِ خُدا سے لرزنے اور رونے کی فضیلت	45
پیلے رنگ کا جوتا پہننے کی فضیلت	65
بلند آواز سے ذِکر کرنے کی فضیلت	69
تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت	74
پودے لگانے کے فضائل	103
مسجد بنانے کی فضیلت	182
ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب	328
ہدایت کی طرف بُلانے کی فضیلت	330
کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت	379
قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل	513
موت، قبر، حشر	
عورتوں کا قبرستان جاکر قبروں کو لیپنا کیسا؟	166
کیا رُوح مَر جاتی ہے؟	195
مُنکَر نکیر، مَلَکُ الْمَوت اور مسئلہ حاضر و ناظر	196
مَرنے کے بعد انسان کی رُوح کہاں رہتی ہے؟	227
اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟	241
قبر کو پکّا کرنا کیسا؟	266
کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟	283

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قبر پر سلام کرنے کا طریقہ	284	عورت کیلئے اپنے مُرشِد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	48
قبر سے کیا مُراد ہے؟	292	پیرو مُرشِد کے لیے دُعائے مَغْفِرت کر سکتے ہیں	76
مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں	293	بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی	203
موت تو ہر حال میں آنی ہی آنی ہے	364	مَدَنی چینل کے ذَریعے بیعت کرنا کیسا؟	203
قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگایئے	370	دو پیروں کا مُرید ہونے والا کس کا مُرید کہلائے گا؟	228
قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟	370	ایک مُرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے	228
ماربل والی قبر بنانا کیسا؟	371	سُوال نہ کرنے پر بیعت	325
مَزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟	371	پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے	355
امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی کا حادثے میں اِنتقال	382	بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دِن ہونا ضروری نہیں	375
پہلے کس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟	392	آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟	375
بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ	394	قرآنِ پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت	429
قبرستان سے خوشبو آئی	395	زمانۂ قدیم سے بیعت کا سِلسلہ جاری ہے	429
دَرگاہوں پر جانا کیسا؟	418	عرب دُنیا میں پیری مُریدی	430
حدیثِ پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم	418	پیرِ کامل کی خصوصیات	466
وَلیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں	419	بیعت کے اَلفاظ پورے نہ دُہرائے تو...؟	469
مزارات پر رَحمتوں کی بَرسات	419	غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا	495
مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں	420	”قادری“ کسے کہتے ہیں؟	525
والدین کی قبور پر جانا اور اَولیا کے مَزارات پر...؟	420	**شعروشاعری**	
کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟	421	”مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مطلب	243
کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟	456	دعوتِ اسلامی کو محبتِ رَسُول لکھنا کیسا؟	276
بچوں کو مزارات پر لے جایئے	471	میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہو گا	365
کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟	492	ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی	376
کیا قبر میں بھی حساب ہو گا؟	526	واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	423
طریقت		کانِ لَعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام	451

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	469	تین دِن راہِ خدا کیلئے اور 27 دِن دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟	291
غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا	495	کسی کام میں نیت کرنا کب مُفید ہوتا ہے؟	294
دلچسپ معلومات		خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟	353
اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پسندیدہ شخصیت	22	جنّت میں رات ہو گی یا دِن؟	376
سبز چپل پہننا کیسا؟	64	کیا جنّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	413
چائے وغیرہ میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟	66	"مَنی پلانٹ" نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟	422
پودے لگانا کیسا؟	101	کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہو گا؟	428
اہلِ فارس کی طویل عمر ہونے کی وجہ	103	لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کب کی جائے؟	441
کون سے پودے لگانا زیادہ مفید ہیں؟	109	اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	443
اِیصالِ ثواب کی نیت سے دَرخت لگانا کیسا؟	110	جنّت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟	450
کیا اَمّی اَبو کا عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟	148	جنّتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟	451
کیا میاں بیوی جنّت میں یکجا ہوں گے؟	153	رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟	454
کیا گرا ہوا نمک پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا؟	159	بالوں کو رنگنا کیسا؟	477
ساداتِ کِرام کی نسل کس سے چلی؟	179	تعویذ کا رَواج کب سے پڑا؟	478
قیامت کے دِن سب سے زیادہ حسرت کسے ہو گی؟	183	**کھانا پینا**	
کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟	183	کھانے سے قبل پانی پینے کی وجہ	24
اِمامِ عالی مقام کا سرِ اَنور کہاں دَفن ہے؟	204	پھل، کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہئے	24
حَجرِ اَسْوَد کس نے نصب کیا تھا؟	238	سبزی کھانے میں حکمت	25
کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟	254	عورت کیلئے غیر مرد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	47
قد کے اِعتبار سے وزن کتنا ہونا چاہیے؟	259	عورت کیلئے اپنے مُرشد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	48
کیا طوطے کے سَلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟	261	میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	48
بارش ہونے کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟	275	کیا مُسْتَعْمَل پانی پی سکتے ہیں؟	53
کیا جہنم میں عذاب پر مامُور فرشتوں کو بھی تکلیف ہو گی؟	276	ہوٹل سے بِغیر اجازت پانی پینا یا ہاتھ دھونا کیسا؟	83
جنّت میں جسم پر بال نہیں ہوں گے	291	ٹھنڈا آبِ زم زم پینا کیسا؟	122

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں	162	اچار خراب ہوجائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟	409
نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے	163	کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہوگا	417
اذان دینے والی مُرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟	176	روزی میں بَرَکت کا نسخہ	433
مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْیُوب سمجھنا کیسا؟	178	ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا کیسا؟	439
پھل کس وقت کھانے مُناسِب ہیں؟	183	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟	441
مَدَنی مذاکرے کے دَوران آپ کیا پیتے ہیں؟	228	کھانا کھاتے وقت سَلام کرنا کیسا؟	454
کیا کمزور دُبلے پتلے بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟	244	اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟	456
جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟	269	قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	469
کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہوجاتا ہے؟	283	آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینے پر وضاحت کرنا	488
بغیر دعوت کے محفل یا وَلیمے میں شرکت کرنے کا حکم	287	کھڑے ہو کر پانی پینے والے سے حُسنِ ظَن رکھنا	489
گھریلو نیاز میں بھی بغیر دَعوت کے نہ جایا جائے	289	مچھلی کی سِری کھانا کیسا؟	495
خاص مَحافل میں شِرکت کرنے کی اِستثنائی صورت	289	ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھائی جائے؟	496
لنگر لُٹاتے وقت بھی رِزق کا اِحترام کیجیے	355	بکرے کی اوجھڑی اور مُرغی کے پنجے کھانا کیسا؟	496
اناج ضائع ہونے سے بچایئے	387	علاج کے لیے گدھی کا دُودھ یا شراب پینا کیسا؟	505
کھانا پھینک دینے کا قانون	388	جلیبی والا تیل تین سے چار بار اِستعمال کرنا کیسا؟	506
دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مَرے	388	امیرِ اہلِ سنّت کی پسند کا مِعیار	506
کھانا ضائع کرنے پر حِساب نہیں عذاب ہے	388	میٹھے کی مختلف اَقسام	507
مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے	389	چائے کے ذَریعے سازش	507
جُوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حِکایت	389	دعوت میں کھانے کے آداب	522
مسلمان کا جُوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب	390	ہڈی والے گوشت میں غذائیت اور انرجی ہوتی ہے	522
جُوٹھا کھانے پینے میں تکبُّر اور غُربت کا عِلاج	390	مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے	523
کھانے کے دَوران گفتگو کا موضوع	391	مِل کر کھانے میں دوسروں کا خیال کیجیے	523
کھانے کو عیب نہ لگایئے	392	لقمہ خوب چبا کر کھایئے	524
کیکڑا کھانا حرام ہے	407	کھانے والے کے چہرے کو نہ دیکھیے	524

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دُعاووَظائف	
وَسوسوں سے بچنے کے 10 وَظائف اور تدابیر	15
کسی اَجْنَبِیّہ پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھیں؟	38
نِگاہ پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں	38
مَرضِ گناہ دُور کرنے کا وَظیفہ	42
وَسوسۂ شیطان سے بچنے کا آسان ترین عمل	58
پریشانی دُور کرنے کے اَوراد و وَظائف	73
مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا	207
بچوں کی حِفاظت کا وَظیفہ	212
بڑوں کی حِفاظت کا وَظیفہ	213
مصیبتیں دُور کرنے کے وَظائف	219
نارمل ڈلیوری کا وَظیفہ	259
توبہ پر اِستقامت کا وَظیفہ	282
اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کی ترغیب	290
حافظہ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا	372
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے	425
فوائد وبرکات	
کدُّو شریف کی بَرکات	28
کدُّو شریف کے چند طِبّی فوائد	29
شجر کاری کے سائنسی فَوائد	104
شجر کاری کے مَعاشی اور مُعاشرتی فَوائد	105
اِجتماعی اِعتکاف کے فوائد و بَرکات	230
بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد	255
سفید مُرغ کے فوائد	455

عنوان	صفحہ
مختلف طریقے	
جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ	20
بِسْمِ اللہ شریف کو عمدہ شکل میں لکھنے کا طریقہ	21
مُقدّس اَوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ	37
مُقدّس اَوراق دَفن کرنے کا طریقہ	37
گناہوں سے بچنے کا طریقہ	42
مُسْتَعْمَل پانی کو وُضو و غسل کے قابل بنانے کا طریقہ	52
بارگاہِ رِسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ	135
اچھے اَخلاق اپنانے اور ان پر اِستقامت پانے کا طریقہ	170
ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ	205
کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ	235
اچھی اور بُری دُنیا کی پہچان کا طریقہ	239
مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	246
پیالہ اور دِیگر برتن دھونے کا طریقہ	271
سڑک پار کرنے کا طریقہ	279
توبہ پر اِستقامَت کا طریقہ	281
قبر پر سَلام کرنے کا طریقہ	284
مَدَنی کاموں پر اِستقامَت پانے کا طریقہ	328
لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ	410
نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ	415
ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ	434
بچوں کو سزا دینے کا طریقہ	474
معجزات وکرامات	
عجیب مُعجِزہ	28

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قرآنِ پاک کا یاد ہو جانا مُعْجِزَہ ہے	238	جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا	44
سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں	320	حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا خوفِ خُدا	45
پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا	320	خود کُشی کی کوشش کرنے والا نوجوان	46
بکری نے آگے بڑھ کر سرِ مُبارک پر بوسہ دیا	321	امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور شیطان	60
آپ کی بَرَکت سے جنگل ہرا بھرا ہو جاتا	321	ڈبّو اور اسنوکر کا عادی صَوم وصَلوٰۃ کا پابند بن گیا	71
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا	347	نئی زندگی مل گئی	75
واقعۂ معراج عظیم ترین مُعْجِزَہ ہے	378	مُفتیِ اعظم ہند کے زُہد و تقویٰ کے واقعات	191
غوثِ پاک کی کرامت	424	عِبرت ہی عِبرت	215
مُعْجِزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے	457	تذکرۂ مولانا رُوم	226
کَرامت کا اِنکار کرنا کیسا؟	526	مَرحوم تختۂ غسل پر مُسکرا دیئے	265
حکایات		اعلیٰ حضرت کی ذِہانت کے چند واقعات	302
سارے وَساوِس جڑ سے کَٹ گئے	17	حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ کی سخاوت	366
جذبۂ عشقِ رَسول	27	خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی	383
مُتَبَرَّک کاغذ اُٹھانے والے کیلئے اِنعام	35	جُوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حِکایت	389
شرابی کی بخشش کا راز	36	تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی	452
باغ کا جُھولا	36	غوثِ پاک کے والد کے "جنگی دوست" لقب کی وجہ	458
گناہوں پر جَری نوجوان سُنّتوں کا آئینہ دار بن گیا	41	بچوں کو بزرگانِ دِین کے واقعات سنائیے	471
اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے واقعات	43	والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دِین کے واقعات	472
حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفِ خُدا	43	چائے کے ذَریعے سازش	507
حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور خشیتِ اِلٰہی	44	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
یادداشت	1	جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ	20
اِس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیّتیں	3	بسمِ اللہ شریف لکھنے کی فضیلت	20
اجمالی فہرست	4	بسمِ اللہ شریف کو عمدہ شکل میں لکھنے کا طریقہ	21
المدینۃ العلمیۃ	6	اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پسندیدہ شخصیت	22
پہلے اسے پڑھ لیجئے	7	کھانے سے قبل پانی پینے کی وجہ	24
مَدَنی مذاکرہ اور اس پر ہونے والے کام کی تفصیل	10	پھل، کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہئے	24
وُضو کے بارے میں وَسوَسے اور اُن کا عِلاج	13	سبزی کھانے میں حکمت	25
دُرُود شریف کی فضیلت	13	"پیارے نبی" کے 8 حُروف کی نسبت سے مذکورہ حدیثِ پاک کے 8 فَوائد	25
وُضُو کے بارے میں وَسوسے اور ان کا علاج	13	مذکورہ حدیثِ پاک کی شَرح	26
نماز میں وُضو ٹوٹنے کے وَسوسے	14	جذبۂ عشقِ رَسول	27
تُو جھوٹا ہے	14	کَدُّو شریف کو ناپسند کرنا کب کُفر ہے؟	27
یَارَسُوْلَ اللہ کے 10 حُروف کی نسبت سے وَسوسوں سے بچنے کے 10 وَظائف اور تدابیر	15	قرآنِ پاک میں کَدُّو شریف کا ذِکر	27
رومالی پر پانی چِھڑکنا	16	عجیب مُعْجِزَہ	28
وَسوسے کا عجیب علاج	17	کَدُّو شریف کی بَرَکات	28
غسل خانے میں پیشاب نہ کریں	17	کَدُّو شریف کے چند طِبّی فَوائد	29
سارے وَساوِس جڑ سے کَٹ گئے	17	**مُقدّس تَحریرات کے اَدَب کے بارے میں سُوال جواب**	31
پیشاب گاہ سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم	18	دُرُود شریف کی فضیلت	31
پاخانے کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم	18	لکھائی والے دَستر خوان سے اِجتناب کی وجہ	31
امام سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کہنا کیسا؟	19	سڑکوں پر بکھرے ہوئے کاغذات کا حکم	32
رُکوع میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بارے میں حکم	20	راہ چلتے مُقَدَّس کاغذات کو پاؤں سے ٹھوکر مت ماریئے!	32

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قلم کے تراشے کا اَدَب	33	خود کُشی کی کوشِش کرنے والا نوجوان	46
تختی کی لکھائی کا اَدَب	34	عورت کیلئے غیر مرد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	47
کاغذات واَخبارات کو اِستعمال میں لانا	35	عورت کیلئے اپنے مُرشِد کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	48
مُتَبَرَّک کاغذ اُٹھانے والے کیلئے اِنعام	35	میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا جُوٹھا کھانا پینا کیسا؟	48
شرابی کی بَخشِش کا راز	36	**پانی کے بارے میں اَہم معلومات**	49
باغ کا جُھولا	36	دُرُود شریف کی فضیلت	49
مُقَدَّس اَوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ	37	کُھلی رکھی ہوئی بالٹی کے پانی سے وُضُو وغسل کرنا کیسا؟	49
مُقَدَّس اَوراق دَفن کرنے کا طریقہ	37	مُستَعمَل پانی کی تعریف	50
کسی اَجنَبِیّہ پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھیں؟	38	”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پانی کے مُستَعمَل ہونے کی پانچ صُورتیں	50
نِگاہ پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:	38		
آنکھوں کا قفلِ مدینہ	40	دَورانِ وُضُو یا غسل رِیح خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟	51
بدنِگاہی کا عبرت ناک اَنجام	40	مَعذورِ شَرعی کے بارے میں حکم	51
اِیمان کی حلاوت	40	مُستَعمَل پانی کو وُضُو وغسل کے قابل بنانے کا طریقہ	52
گناہوں پر جَری نوجوان سُنَّتوں کا آئینہ دار بن گیا	41	مُستَعمَل پانی سے نَجاست زائل کرنا کیسا؟	52
عورتوں کا غیر مَرد کو دیکھنا کیسا؟	42	کیا مُستَعمَل پانی پی سکتے ہیں؟	53
مَرضِ گناہ دُور کرنے کا وظیفہ	42	مونچھیں پَست رکھئے!	53
گناہوں سے بچنے کا طریقہ	42	مُونچھیں کس قدر ہونی چاہئیں؟	54
اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے واقعات	43	اَعضائے وُضُو سے پانی کے قطرات مسجد میں نہ ٹپکائیں	54
حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفِ خُدا	43	ایک قابلِ توجُّہ بات!	55
حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور خشیتِ اِلٰہی	44	گنّے کے رَس یا دُودھ سے وُضُو نہ ہو گا	56
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا	44	چھوٹے بچّے کا پیشاب ناپاک ہے	56
حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا خوفِ خُدا	45	کون سا پانی نابالغ کی مِلکیت ہوتا ہے؟	56
خوفِ خُدا سے لرزنے اور رونے کی فضیلت	45	نابالغ کس پانی کا مالِک نہیں ہوتا؟	57

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نابالغ سے پانی بھروانا کیسا؟	57	ڈبو اور اسنوکر کا عادی صوم وصلوٰۃ کا پابند بن گیا	71
نابالغ خوشی سے پانی بھر دے تو لینا کیسا؟	58	اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے عقیدت	72
نابالغ کا تحفہ	58	پریشانی دُور کرنے کے اَوراد و وظائف	73
وَسوسۂ شیطان سے بچنے کا آسان ترین عمل	58	تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت	74
وَسوسے اور اِلہام میں فرق	59	"یَانَبِی" کے 5 حُرُوف کی نسبت سے 5 فرامینِ مصطفٰے	74
اللہ پاک کے بارے میں وَسوسے	60	مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے	75
امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور شیطان	60	نئی زندگی مِل گئی	75
نابالغ کا اَذان دینا کیسا؟	62	پیر و مُرشِد کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں	76
نابالغ حافِظ کے تراویح پڑھانے کا حکم	62	تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم جنّتی ہیں	77
نفل نماز فاسِد ہو جائے تو کیا کرے؟	62	چھوٹے بچّے کا تیجہ کرنا کیسا؟	78
قضا نمازیں ذِمّے ہوں تو نوافل پڑھنا کیسا؟	63	حج و عُمرے کے لئے سُوال کرنا کیسا؟	79
ایک مَدَنی اِلتجا	64	صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا جذبۂ عمل	79
سبز چپل پہننا کیسا؟	64	جنّت کی ضَمانت	80
پیلے رنگ کا جُوتا پہننے کی فضیلت	65	"یَاعَفُوُّ" کے 5 حُرُوف کی نسبت سے سُوال کرنے پر 5 وعیدیں	80
کالے موزے پہننا	66	مسکین کی تعریف	81
چائے وغیرہ میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟	66	پیشہ ور بھکاریوں کے بارے میں حکم	81
بُلند آواز سے ذِکر کرنے میں حِکمت	69	گداگری کی موجودہ صورتِ حال	82
دُرُود شریف کی فضیلت	69	نا سمجھ بچّے کے ذَبیحے کا حکم	82
دَرَخت کے نیچے کلمہ شریف پڑھنے کی حکمت	69	اِحرام کی حالت میں مُرغی ذَبح کرنا	83
بلند آواز سے ذِکر کرنے کی فضیلت	69	ہوٹل سے بِغیر اجازت پانی پینا یا ہاتھ دھونا کیسا؟	83
اذان کی آواز کی گواہی	70	مالِک کی اِجازت کے بِغیر پتّھر اُٹھانے کا حکم	84
ہر چیز تسبیح کرتی ہے	70	پُرانی قبض دُور کرنے کے چند آسان نسخے	85
زمین کے حِصّوں کی آپس میں گفتگو	70	**گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب**	87

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُودِ شریف کی فضیلت	87	**دَرخت لگائیے ثواب کمائیے**	101
معلومات سے کورا گونگا بہرا	87	دُرُودِ شریف کی فضیلت	101
نَماز کا بیان	88	پودے لگانا کیسا؟	101
تکبیرِ تحریمہ	88	اہلِ فارس کی طویل عمر ہونے کی وجہ	103
قِراءَت	88	پودے لگانے کے فضائل	103
ناپاکی کی حالت اور قراءت	88	پودے لگانے کے بعد کی اِحتیاطیں	104
اِمامت	89	شجر کاری کے سائنسی فَوائد	104
نَماز کی سُنّتیں	90	شجر کاری کے مَعاشی اور مُعاشرتی فوائد	105
نمازی گونگا	90	شجر کاری مہم کی اچھی اچھی نیّتیں	107
سجدۂ تِلاوت	91	شجر کاری مہم اور اِس کی اِحتیاطیں	107
جُمُعہ کا بیان	91	وَقف کی جگہوں پر دَرخت لگانے کی اِحتیاطیں	108
حج کا بیان	92	کون سے پودے لگانا زیادہ مفید ہیں؟	109
کیا گونگا ذَبح کرسکتا ہے؟	92	دَرخت لگانا ممکن نہ ہو تو؟	109
سَلام کا بیان	92	اِیصالِ ثواب کی نیت سے دَرخت لگانا کیسا؟	110
عاشقِ رَسول گونگا	93	دَرخت اور پودے لگانے کی چند مزید اِحتیاطیں	110
نِکاح کا بیان	93	دُعائے عطّار	114
طَلاق کا بیان	95	**سفرِ حج کی اِحتیاطیں**	115
ظِہار کا بیان	96	دُرُودِ شریف کی فضیلت	115
لِعان کا بیان	97	حج کب فرض ہوا؟	115
قَسَم کا بیان	98	اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنا	116
عقیدے کا بیان	98	سفرِ حج سے متعلق خَریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟	117
”اللہ“ کا اِشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟	98	حُجّاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟	118
فلمیں کُفریات سیکھنے کا ذَریعہ ہیں	99	حج پر جانے والی شخصیات کے لیے اِحتیاطیں	119

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سفرِ حج میں اَمیرِ اہلِ سنّت کی اِحتیاطیں	119	حُجّاجِ کرام سے بے جا سُوالات کرنا	138
طواف کے دَوران سیلفی لینا کیسا؟	120	بھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟	138
حالتِ اِحرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔۔؟	122	رَمَل کی تعریف اور اس کے اَحکام	139
ٹھنڈا آبِ زم زم پینا کیسا؟	122	عالِمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے	140
حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے کبوتروں کو اُڑانا کیسا؟	123	اِضطباع اور رَمَل سُنَّت ہے	141
حُجّاج کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی اِحتیاطیں	124	عمرہ کرنے کے بعد حَلق کروانا کیسا؟	142
قربانی کس پر واجِب ہے؟	126	حَلق کروانا کب واجِب ہے؟	142
کیا مُسافر پر قربانی واجِب ہے؟	126	حَلق کروانے میں اِحتیاط	143
قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟	126	کیا ہر سال حج کریں گے؟	143
جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟	127	رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	143
بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گھسا کر لانا کیسا؟	128	رَمَل صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے	145
کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟	128	عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حِکمت	145
شکنجے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟	129	اسلامی بہنوں کو اپنی ID بنانا کیسا؟	146
قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟	130	دُعائے عطّار	147
بے وُضو یا بے نمازی کا ذَبیحہ	130	مَدَنی مُنّیوں کا "شکریہ" نام رکھنا کیسا؟	147
اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں	131	کیا اَمّی اَبو کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟	148
کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟	132	حَلق اور تَقصِیر کی شَرعی حیثیت	148
جنّت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی اَہمیت	132	اسلامی بہنوں کا مُنہ چُھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟	148
کاش ہر گھر میں عالِمِ دِین ہو!	133	عورتوں کے لیے طواف کی اِحتیاطیں	148
بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ	135	اُمُّ الْمُؤمِنِیْن کا بے مثال پَردہ	149
دُرُود شریف کی فضیلت	135	اِحتیاطاً صدقہ یا دَم دینا کیسا؟	150
بارگاہِ رِسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ	135	بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟	151
حُجّاجِ کرام سے سَلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا	136	اِحرام باندھنے سے پہلے سر مُنڈوانا کیسا؟	151

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دَم اور صَدَقہ کہاں ادا کیا جائے؟	151	آپ کے والِد صاحب کی قبر کہاں ہے؟	166
کفارہ کس مُلک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟	151	عورتوں کا قبرستان جا کر قبروں کو لیپنا کیسا؟	166
نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟	152	قربانی کی اِستطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟	167
کیا حالتِ اِحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟	152	**چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل**	169
مَقروض پر قرض کے تقاضے میں نَرمی کیجیے	152	دُرُود شریف کی فضیلت	169
کیا میاں بیوی جنّت میں یکجا ہوں گے؟	153	چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل	169
تَعزِیَت کا طریقہ	155	نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت	170
دُرُود شریف کی فضیلت	155	اچھے اَخلاق اپنانے اور ان پر اِستقامت پانے کا طریقہ	170
تَعزِیَت کرنے کے مَدَنی پھول	155	حُسنِ اَخلاق سے متعلق اَحادیثِ مُبارَکہ	171
زبان کو اِحتیاط کے ساتھ چلائیے	157	کئی اَحکامِ شَرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے	172
مدینۂ طیبہ سے تبرُّکات لانا کیسا؟	158	ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں نِکاح کرنا کیسا؟	172
مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے پودے لانا کیسا؟	159	کُنیت حاصِل کرنے کا طریقہ	173
"کاشان" یا "بِسْمِ الله" نام رکھنا کیسا؟	159	تعویذ پہن کر بَیْتُ الْخَلا جانا کیسا؟	173
کیا گرا ہوا نمک پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا؟	159	غیر معیاری (Low Quality) اَشیا بیچنا کیسا؟	174
اسلامی بہنوں کا WhatsApp اِستعمال کرنا کیسا؟	160	اگر کوئی قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو...؟	174
موبائل فون میں قرآنِ کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟	161	یورین بیگ کے ساتھ نماز کا مسئلہ	175
اسلامی بہن کے حالتِ اِحرام میں بال گر گئے تو...؟	161	اذان دینے والی مُرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟	176
گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں	162	رَدّی کے بورے میں قرآنِ پاک ہو تو...؟	176
عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟	162	کسی کو جماہی لیتا دیکھ کر جماہی آنا	176
نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے	163	گُھن والی بیماری سے اَنبیا محفوظ ہوتے ہیں	177
اِسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تصوُّر ہی نہیں	163	بوقتِ شہادت امامِ عالی مقام کی عمر مُبارَک	177
بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرنے میں بھی اِحتیاط	164	مُحَرَّمُ الْحَرام میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟	178
رَوضۂ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہو گی	164	مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعیُوب سمجھنا کیسا؟	178

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سسرال میں مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند دیکھنے میں حرج نہیں	179	بچّے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟	193
ساداتِ کِرام کی نسل کس سے چلی؟	179	لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر	194
اِحرام میں سِلا ہوا بیلٹ باندھنا کیسا؟	180	اگر بالغ اَولاد نماز نہ پڑھے تو...؟	194
اِحرام میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا؟	180	بچّوں کو سمجھانے کا ایک غَلَط اَنداز	194
جَدَّہ شریف جانے کیلئے اِحرام باندھنا ضروری نہیں	181	کیا رُوح مَر جاتی ہے؟	195
مسجد بنانے کی فضیلت	182	مُنْکَر نَکِیْر، مَلَکُ الْمَوت اور مسئلہ حاضِر وناظِر	196
پھل کس وقت کھانے مُناسِب ہیں؟	183	ذَبِیْحُ اللہ کے معنٰی	197
کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟	183	اچھی اور بُری صحبت کا اثر	197
قِیامت کے دِن سب سے زیادہ حسرت کسے ہوگی؟	183	امامتِ کُبریٰ سے مُراد؟	199
فوت شُدہ والدین کو کیسے راضی کیا جائے؟	184	نوکری اور دَرسِ نِظامی ایک ساتھ	199
کسی کو اپنا Autograph (یعنی دَستخط) دینا کیسا؟	185	دِینی طُلَبا کی حوصلہ شِکنی کرنا کیسا؟	200
ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟	187	جنّتی جنّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے	202
دُرُود شریف کی فضیلت	187	بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی	203
ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟	187	مَدَنی چینل کے ذَرِیعے بیعت کرنا کیسا؟	203
والدین میں عَلیحدَگی کی صورت میں اَولاد کیا کرے؟	188	رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح	204
اگر والِد مِلنا جُلنا چھوڑ دے تو اَولاد کیا کرے؟	189	شارک اور بلو ویل مچھلیوں کا شَرعی حکم	204
ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہو جائے تو...؟	189	اِمامِ عالی مقام کا سَرِ اَنور کہاں دَفن ہے؟	204
ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام میں بزرگانِ دِین کے اَعراس	189	"فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے" کہنا کیسا؟	204
مُفتیِ اعظم ہند کے زُہد و تقویٰ کے واقعات	191	ایک رُکن میں تین بار کھجانے کا شَرعی حکم	205
مُحتاط اَلفاظ میں تَعزِیَت کیجیے	191	ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ	205
نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں	192	اپنی زوجہ سے اچھا سُلوک کیجیے	207
پانی ضائع ہونے سے بچائیے	192	مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا	207
عورتوں کو قبرستان جانے کی ممانعت	193	مُسْتَعْمَل پانی کا مسئلہ	208

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نذر و نیاز پورا سال کرنا جائز ہے	208	مَدَنی ماحول سے وابستگی اور دِین کا دِفاع	223
مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟	209	تُرکی کے بارے میں تأثرات	224
ایک دِن کے بچے کی نمازِ جنازہ	209	میرے آقا کو کتنا صدمہ پہنچا ہو گا!	225
نبیِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عِلمِ غیب	209	مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کا اَدب و اِحترام	225
اِغوا سے حفاظت کے اَوراد	211	تذکرۂ مولانا رُوم	226
دُرُود شریف کی فضیلت	211	نمازِ جنازہ میں سلام کب پھیرا جائے؟	227
اِغوا سے حفاظت کی اِحتیاطی تدابیر اور اَوراد و وَظائف	211	مَرنے کے بعد اِنسان کی رُوح کہاں رہتی ہے؟	227
بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے	212	دو پیروں کا مُرید ہونے والا کس کا مُرید کہلائے گا؟	228
بچوں کی حِفاظت کا وَظیفہ	212	ایک مُرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے	228
بڑوں کی حِفاظت کا وَظیفہ	213	مَدَنی مذاکرے کے دَوران آپ کیا پیتے ہیں؟	228
بیسن پر وُضو کرتے ہوئے ''یَا قَادِرُ'' پڑھنا کیسا؟	213	تبلیغِ دِین میں مَساجد کا کِردار	228
W.C اور بیسن دونوں کو الگ الگ کیجیے	214	اِجتماعی اِعتکاف کے فوائد و برکات	230
وُضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھئے	215	اپنے وقت کی قدر کیجیے	232
عِبرت ہی عِبرت	215	سارا سال رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا اِنتظار	232
نَزع کی سختیاں	216	مُعَمَّر اسلامی بھائی اور مَدَنی مَرکز میں اِعتکاف	233
صَبر کا ذہن کیسے بنایا جائے؟	218	کیا اسلامی بہنیں اِجتماعی اِعتکاف کر سکتی ہیں؟	234
مصیبتیں دُور کرنے کے وَظائف	219	اسلامی بہنوں کا مُعاشرے میں کِردار	234
خوشی و غمی کے رَسم و رَواج	220	اِسلامی بہنوں کا گھر میں رہنے کا اَنداز	235
ہم رَسم و رَواج کے نہیں شریعت کے پابند ہیں	220	کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ	235
پڑھے لکھے جاہل سے مُراد	221	روزانہ کتنا دُرُود شریف پڑھنا چاہیے؟	236
جہیز کی نُمائش کرنا کیسا؟	222	**گُلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟**	237
اپنے نَفس کی تربیت کیسے کریں؟	222	دُرُود شریف کی فضیلت	237
شافعی مذہب والے حنفی اِمام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟	223	گلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	237

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قرآنِ پاک کا یاد ہو جانا مُعْجِزَہ ہے	238	”صفائی نِصف ایمان ہے“ کی وَضاحت	252
حَجرِاَسْوَد کس نے نصب کیا تھا؟	238	مسجد میں دھونی دینے میں اِحتیاطیں	253
اچھی اور بُری دُنیا کی پہچان کا طریقہ	239	کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟	254
حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعارف اور آمد	240	**بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد**	255
اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟	241	دُرُود شریف کی فضیلت	255
وُضو میں مِسواک کب مُسْتَحَب ہے؟	241	بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد	255
گیارھویں کا ختم دِلانا کیسا؟	241	آپریشن کے ذَریعے بچوں کی پیدائش میں اِضافہ	256
بے نمازی کے لیے وَعیدات	242	ڈلیوری کیس سے متعلق اِنکشافات	257
”مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مَطلب	243	پیسوں کی خاطر کسی کی جان تکلیف میں نہ ڈالیے	257
کیا کمزور دُبلے پتلے بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟	244	بِلاضرورت آپریشن اور ٹیسٹ کے اَخراجات	258
ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟	245	بندہ رہے یا نہ رہے مگر اپنی جیب بھری رہے	259
حج وعمرے میں نیا اِحرام ہونا ضروری نہیں	245	نارمل ڈلیوری کا وظیفہ	259
چند مَخْصُوص اَسمائے اِلٰہِیہ	245	قد کے اِعتبار سے وزن کتنا ہونا چاہیے؟	259
سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور اِمامت کا حکم	246	منبر کے تین زینے کیوں؟	260
مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	246	چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا کیسا؟	261
سادہ اِحرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟	247	خوفناک طوفان میں مسجد و مَزار کا بچ جانا	261
مسجد کی مِحراب بنانا کیسا؟	247	کیا طوطے کے سَلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟	261
قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ	247	ثواب کے لیے نِیّت ضروری ہے	262
پاگل کتا کاٹے تو کیا اِحتیاطی تدابیر اِختیار کی جائیں؟	248	تَسْبِیح زبان سے پڑھنا اَفضل ہے یا دِل میں؟	262
ہر غیرِ عالم جاہِل نہیں ہوتا	249	مَیِّت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے اَخراجات کا حکم	262
گوشت یا زندہ مُرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟	249	نابالغ کے حصّہ سے ایصالِ ثواب کا کھانا نہیں بنا سکتے	263
کسی پر نفسیاتی اَثر ڈالنا کیسا؟	250	داڑھی کا خط بنانا کیسا؟	263
ناپاک کپڑے پاک کپڑوں کو بھی ناپاک کر دیں گے	252	داڑھی کا خط بنوانے میں غلطی نہ کیجیے	264

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مکڑی کو مارنا کیسا؟	265	بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟	279
مَرحوم تختۂ غسل پر مُسکرا دیئے	265	**توبہ پر اِستقامت کا طریقہ**	281
قبر کو پکّا کرنا کیسا؟	266	دُرُود شریف کی فضیلت	281
گناہوں سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اِختیار کرنے کا حکم	266	توبہ پر اِستقامت کا طریقہ	281
اچھی بُری صحبت کے غیر محسوس اَثرات	267	توبہ پر اِستقامت کا وَظیفہ	282
جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟	269	پتنگ بازی کا حکم اور اِس کے نُقصانات	282
دُرُود شریف کی فضیلت	269	کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے؟	283
جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟	269	کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟	283
امیرِ اہلِ سنَّت کا ہر قسم کے اِسراف سے بچنے کا ذہن	270	قبر پر سَلام کرنے کا طریقہ	284
مُلکِ پاکستان اور دِیگر ممالک میں پانی کا بحران	270	اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے	285
پیالہ اور دِیگر بَرتن دھونے کا طریقہ	271	محفل میں کانا پُھوسی کرنا کیسا؟	285
گرم پانی لینے کیلئے ٹھنڈا پانی ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے؟	271	ایک صَوتی پیغام کی وَضاحت	286
پانی ضائع کرنے والوں کو ممکنہ صورت میں سمجھایئے	272	بغیر دعوت کے محفل یا وَلیمے میں شرکت کرنے کا حکم	287
مالی کس طرح پانی ضائع کرتا ہے؟	272	گھریلو نیاز میں بھی بغیر دَعوت کے نہ جایا جائے	289
گاڑی دھونے اور دِیگر کاموں میں پانی کا اِسراف	273	خاص مَحافل میں شرکت کرنے کی اِستثنائی صورت	289
امیرِ اہلِ سنَّت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟	273	اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کی تَرغیب	290
واش روم میں پانی کا اِستعمال	274	جنَّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے	291
بارش ہونے کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟	275	تین دِن راہِ خدا کیلئے اور 27 دِن دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟	291
کیا جہنم میں عذاب پر مامُور فرشتوں کو بھی تکلیف ہو گی؟	276	فجر کی نماز دِن کی نماز ہے	292
دعوتِ اسلامی کو محبتِ رَسُول لکھنا کیسا؟	276	مکروہِ تحریمی اور حَرام میں فرق	292
اَطراف گاؤں میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی ضَرورت	277	قبر سے کیا مُراد ہے؟	292
بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ	278	مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں	293
سڑک پار کرنے کا طریقہ	279	کسی کام میں نیت کرنا کب مُفید ہوتا ہے؟	294

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں	297	اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب	313
دُرُود شریف کی فضیلت	297	اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر	313
اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟	297	دعوتِ اسلامی اور بزرگانِ دِین کے تذکرے	314
اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارُف	298	اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب	315
اعلیٰ حضرت کی مَعرِفَت کا بیج تناور دَرَخت بن گیا	298	اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو...؟	315
اعلیٰ حضرت سے مُتاثِر رہنے پر اِستقامت پانے کا سبب	299	بچیوں کو پَردے کی عادت کب سے ڈالیں؟	316
اعلیٰ حضرت کی داڑھی والوں سے محبت	300	”فیضانِ امام اہلسنّت“ پڑھنے کی ترغیب	318
اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟	300	**پیارے آقا کا پیارا بچپن**	319
آپ اعلیٰ حضرت کی کس خوبی سے مُتَأثِر ہوئے؟	301	دُرُود شریف کی فضیلت	319
اعلیٰ حضرت کی بابُ المدینہ تشریف آوری	301	پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات وواقعات	319
اَمیرِ اہلِ سنّت کی بَرَیلی شریف میں حاضری	302	سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں	320
اعلیٰ حضرت کی ذِہانت کے چند واقعات	302	پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا	320
کُتُب کے نام، جلد، صفحہ اور سطر تک یاد ہوتی	303	بکری نے آگے بڑھ کر سرِ مُبارَک پر بوسہ دیا	321
اعلیٰ حضرت کا عشقِ رَسُول	303	آپ کی بَرَکت سے جنگل ہرا بھرا ہو جاتا	321
اعلیٰ حضرت اور ساداتِ کِرام کا اَدب واِحترام	304	سَجاوٹ دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟	322
اعلیٰ حضرت اور پابندیٔ نماز	306	جَشنِ وِلادت منانے میں بے اِعتدالیاں	322
اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی	307	نیاز اور چندہ کرنے میں بے اِعتدالیاں	323
نماز کے لیے خاص لباس کا اِہتمام	308	طُلَبا کا ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنا کیسا؟	324
نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اِہتمام کیجیے	309	دوسروں کی چیزیں اِستعمال نہ کرنے میں ہی عافیت ہے	324
اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز	309	سُوال نہ کرنے پر بیعت	325
اپنی نماز دُرُست کریں نماز آپ کو دُرُست کردے گی	310	حضرتِ سَعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے فَضائل ومَناقِب	325
اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اِہتمام	311	آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے بدری ہونے کی وُجُوہات	326
اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں	312	حاجی مشتاق عطّاری کی یاد	327

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مَدَنی کاموں پر اِستقامت پانے کا طریقہ	328	عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار	342
ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب	328	سوشل میڈیا کے لیے وقت مَخْصُوص کرنا	343
مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے	329	قرآن پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟	343
نیکیوں میں دِل نہ لگے تو کیا کریں؟	330	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مالکِ کوثر کہنا کیسا؟	344
ہدایت کی طرف بُلانے کی فضیلت	330	حقیقت میں ہر چیز کا مالِک اللہ ہے	344
حافظہ کیسے مَضبوط کیا جائے؟	330	مالِک ہونے کے باوجود ہمارے تَصَرُّفات مَحدُود ہیں	345
دُرُود شریف پورا لکھیے	331	نبیِ رَحمت مالکِ کوثر و جنّت ہیں	345
یومِ قفلِ مدینہ	332	جُلُوسِ مِیلاد کے لیے کتنے اَفراد ہونے چاہئیں؟	346
انگریزی اَلفاظ اِستعمال کرنے کی وجہ	332	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا	347
بیانات میں آسان اَلفاظ کے اِستعمال کا اِہتمام کیجیے	333	نورانیّتِ مصطفٰے کا ثبوت	347
مُبَلِّغ کا مقصد عوام کو اپنی بات سمجھانا ہونا چاہیے	333	نورانیّتِ مصطفٰے بزبانِ صحابہ	348
والد کی بَرسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟	334	نورانیّتِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن بزبانِ بُزرگانِ دِین	349
کسی کو رَقم پڑی مِل جائے تو وہ کیا کرے؟	334	نُور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں	349
اَندازِ گُفتگو کیسا ہو؟	337	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟	350
دُرُود شریف کی فضیلت	337	کیا مَدَنی مُنّے بھی ہفتہ وار رِسالے کی کارکردگی پیش کریں؟	350
اَبے تَبے اور تُوتَڑاک والے اَنداز میں گفتگو کرنا	337	سامان توڑنے والے مَزدور گناہ گار ہوں گے	351
مُحتاط اَنداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے	338	پیارے آقا کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟	351
مذہبی لوگوں کی حَرکات و سکنات بغور دیکھی جاتی ہیں	338	جانور پودا کھا جائیں تو پودا لگانے والا گناہ گار نہیں	352
بازاری گفتگو ختم کرنا کئی گناہوں کے خاتمے کا سبب ہے	339	جَشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟	352
ہر غیر مُحتاط اَنداز سے بچنے کی کوشش کیجیے	340	کیا ہم جھنڈے گرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے؟	352
دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر روڈ پار کیجیے	340	خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟	353
جدید ٹیکنالوجی کے کثرتِ اِستعمال کے نُقصانات	341	کیا 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کے دِن کام پر جاسکتے ہیں؟	354
سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا	341	نزلے کے باعث آنکھوں سے بہنے والے پانی کا حکم	354

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ہر مخالفت کا جواب مَدَنی کام ہے	354	یمن کو ''یمن شریف'' کہنے کی وجہ	367
پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے	355	کُنڈے کی بجلی کے نُقصانات	367
لنگر لُٹاتے وقت بھی رِزق کا اِحترام کیجیے	355	بجلی کا بِل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی اَدائیگی کیجیے	368
عشقِ رَسُول کی علامات	356	اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چَراغاں کیجیے	369
لفظ ''سید'' کا دُرُست تَلَفُّظ کیا ہے؟	357	سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟	369
مسجدِ ضِرار کیوں ڈھائی گئی؟	357	عوام کی بھلائی پر مشتمل اَحکامات	369
اِنتقال پر صبر کا طریقہ	359	قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے	370
دُرُود شریف کی فضیلت	359	قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟	370
اِجتماعِ میلاد کے چار شرکا کی شہادت	359	ماربل والی قبر بنانا کیسا؟	371
مَرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب و دُعائے مَغْفِرَت	360	مَزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟	371
مَرحومین کے لَوَاحِقِیْن سے تَعْزِیَت	360	اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟	371
اِیصالِ ثواب کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر	361	عمامہ شریف کس طرح باندھا جائے؟	372
اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر	361	بُردباری کی تعریف	372
فوتگی پر بولے جانے والے کُفریات	361	حافظہ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا	372
امام حسین صبر و اِستقامت کے پہاڑ	362	مُقَرِّرِین مسجد میں چٹکلا سناتے ہوئے پہلے سمجھا دیں	373
اللہ پاک صبر والوں کے ساتھ ہے	363	دورانِ بیان آسان اَلفاظ اِستعمال کیجیے	373
کُفر کی تائید بھی کُفر ہے	363	دِینی مَسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟	374
کفر بکنے سے نکاح اور ایمان ختم ہو جاتا ہے	363	بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دِن ہونا ضروری نہیں	375
موت تو ہر حال میں آنی ہی آنی ہے	364	آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟	375
نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی	364	ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی	376
میرے حضور کے لب پر اَنَا لَھَا ہو گا	365	جنّت میں رات ہوگی یا دِن؟	376
حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت	366	کُفریہ خیالات آنے سے کُفر نہیں ہو جاتا	377
جنّت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پڑوسی	366	بھتیجی سے نکاح کا شَرعی حکم	377

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شَرعی حکم	377	مسلمان کا جوٹھا کھانے پینے میں اَجر و ثواب	390
واقعۂ معراج عظیم ترین مُعْجِزہ ہے	378	جُوٹھا کھانے پینے میں تکبُّر اور غُربت کا علاج	390
دُرُودِ پاک کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھنا کیسا؟	378	کھانے کے دَوران گفتگو کا موضوع	391
کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت	379	کھانے کو عیب نہ لگایئے	392
جَشنِ وِلادت پر غیر سنجیدہ حرکات کرنے والے کون؟	379	پہلے کس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟	392
تاریخ اور ایڈریس لکھنا نہ بھولیے	380	نُمایاں شخصیت کی طرف مَیلان زیادہ ہوتا ہے	392
تاریخ نہ لکھنے کے سبب چٹکلے	381	دینی شخصیات کا اِخلاص	393
شخصیات تک کوئی چیز پہنچانے کے مَدَنی پھول	381	بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ	394
امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی کا حادثے میں اِنتقال	382	قبرستان سے خوشبو آئی	395
خود کو ہلاکت پر پیش کرنے کی شَرعاً اِجازت نہیں	383	تلمبہ میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کا افتتاح	395
خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی	383	ہر جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ خود کفیل ہونا چاہیے	396
اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذِمّہ داری پوری فرمادی	384	نابالغ بچے مَدَنی عطیّات میں اپنا حصہ نہیں ملا سکتے	396
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشہد میں کیا اَلفاظ ادا فرماتے؟	384	ہاتھوں ہاتھ عطیّات جمع کروانا زیادہ مفید ہے	397
خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے	384	راہِ خُدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا	397
جسے عشقِ مصطفٰے میں رونا نہ آتا ہو وہ کیا کرے؟	385	نیک کام کے لیے اُٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکیاں	398
مسلمان کے جُوٹھے میں شفا	387	لڑائی جھگڑے کی اصل وجہ بے صَبری ہے	398
دُرُود شریف کی فضیلت	387	بہو میکے میں کسی قسم کی شِکایت نہ کرے	399
اناج ضائع ہونے سے بچایئے	387	ساس بہو کے جھگڑے کا حَل	400
کھانا پھینک دینے کا قانون	388	مسلمان پر اچھا گمان رکھنا واجب ہے	400
دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مَرے	388	دینی مَسائل توجہ سے سُنیے	401
کھانا ضائع کرنے پر حساب نہیں عذاب ہے	388	صَدَقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اِعلانیہ؟	401
مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے	389	نفلی عبادات دوسروں پر ظاہر نہ کیجیے	402
جُوٹھا کھانے سے شِفا ملنے کی حِکایت	389	فرض عبادات اِعلانیہ ادا کیجیے	402

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِیْن کن کو کہا جاتا ہے؟	403	دُرُود شریف کی فضیلت	413
اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِیْن کی تعداد اور اَسمائے مُبارَکہ	403	کیا جنَّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	413
معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟	404	اچھی نیت کی عادت کیسے بنائی جائے؟	413
نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟	404	نیت نہ کرنے کا نقصان	414
مَردوں کو دِن میں سُرمہ لگانا کیسا؟	405	نماز کی نیت کیسے کی جائے؟	414
سفینے کے ذَریعے سفرِ مدینہ	405	نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پھول	414
امیرِ اہلِ سنَّت کی بغداد شریف کی حاضری	406	نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ	415
تفاسیر کو بے وُضو چھونا کیسا؟	406	فقط نیت پر عمل کا اَجر	415
کیکڑا کھانا حرام ہے	407	اچھی نیتیں کرتے رہنا کیسا؟	415
جمعہ کی سُنَّتوں میں کیا نیت کریں؟	407	باجماعت نماز پڑھنے کی نیت	416
کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟	407	فرض روزے رکھنے اور زکوۃ دینے کی نیت	416
ہر عالم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا	407	پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی نیتیں	417
سَیِّد اپنی بہن کو زکوۃ دے سکتا ہے؟	408	خلافِ شرع کاموں میں اِطاعت نہیں	417
"صَدَقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے" ایسا کہنا کیسا؟	408	کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہوگا	417
تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟	409	دَرگاہوں پر جانا کیسا؟	418
اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟	409	حدیثِ پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم	418
خراب اَچار بیچنا کیسا؟	410	وَلیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں	419
لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ	410	مزارات پر رَحمتوں کی بَرسات	419
تسبیح سیدھے ہاتھ سے پڑھنی چاہیے	411	مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں	420
جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضروری نہیں	411	والدین کی قبور پر جانا اور اَولیا کے مَزارات پر...؟	420
مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟	411	تکبیرِ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو تو؟	421
حکمتِ عملی سے نماز کی دَعوت دیجیے	412	کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟	421
کیا جَنَّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	413	"مَنی پلانٹ" نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟	422

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
غلط پارکنگ کرنا بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا ہے	422	نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟	435
کیا آپ نے رَبِیْعُ الْآخِر شریف کا چاند دیکھا؟	423	جنات کے اَحکام جاننے والے عالمِ دِین	435
واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	423	قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟	436
غوثِ پاک کی کَرامت	424	بیماری بسا اوقات مومن کیلئے رَحمت ہوا کرتی ہے	436
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے	425	قضا نمازوں کی اَدائیگی کے مَسائل	437
مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ برائے بالغان کا فیضان	425	دَارُ الْاِفْتا سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟	437
تاجر بھی مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کریں	426	ہر وقت عالمِ دِین سے مسئلہ پوچھنے کی ضَرورت رہتی ہے	438
حضورِ غوثِ پاک کی وِلادت کب ہوئی؟	426	میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہوگی؟	439
نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم	427	ٹوٹے ہوئے بَرتنوں میں کھانا کیسا؟	439
اندازے سے بَریانی بیچنا کیسا؟	427	کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟	440
سَفرِ بغداد کا تذکرہ	428	یومِ قفلِ مدینہ کا تعارُف	440
کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہوگا؟	428	رِسالہ "خاموش شہزادہ" پڑھنا یا سننا	440
قرآنِ پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت	429	لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کب کی جائے؟	441
زمانۂ قدیم سے بیعت کا سِلسلہ جاری ہے	429	مَدَنی مَرکز آنے والے وقت یہیں گزاریں	441
عرب دُنیا میں پیری مُریدی	430	اگر جنازے کو کندھا نہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟	441
فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟	430	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟	441
کیا فرشتوں میں رَسُول ہوتے ہیں؟	431	**اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟**	443
گیارھویں شریف کب سے مَنائی جارہی ہے؟	431	دُرُود شریف کی فضیلت	443
گیارھویں شریف کی نیت سے عطیّات میں رَقم ملانا کیسا؟	432	اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	443
عطیّات بکس میں کتنی رَقم ڈالی جائے؟	432	"اللہ دیکھ رہا ہے" یہ تصوُّر کیسے قائم ہو؟	443
روزی میں بَرکت کا نسخہ	433	امام صاحب کا لحاظ و مُروَّت	444
تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟	433	اُستاد، شخصیات اور والدین کا لحاظ و مُروَّت	444
ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ	434	بدنگاہی سے خود کو بچانے کا نسخہ	444

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فضول نظری کا بھی حساب ہے	445	مُعجِزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے	457
چُھپ کر گناہ کرنا کیسا؟	445	جانوروں کے ساتھ بھلائی کیجیے	457
"اللہ دیکھ رہا ہے" نمایاں جگہ لکھ لیجیے	446	جانوروں کے کمزور حافظے	458
کیا امام حسن بصری صحابی ہیں؟	446	پَروانہ عشق میں نہیں مَرتا	458
امام حسن بصری کی پیدائش	447	غوثِ پاک کے والد کے "جنگی دوست" لقب کی وجہ	458
مَدَنی قافلہ کی مَخصُوص اِصطلاح	447	فرشتوں اور جنات کا اِنکار کرنا کیسا؟	460
اِحترامِ مسجد کے متعلق 12 مَدَنی پُھول	448	فرشتے مختلف کاموں پر مامور ہوتے ہیں	460
مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟	450	اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے کا ثبوت	462
جنَّت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟	450	اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی تَرغیب	463
جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟	451	سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟	463
کیا جنَّت میں علم میں اِضافہ ہو گا؟	451	عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اَولیا کیوں نہیں کر سکتے؟	464
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام	451	اَولیائے کِرام وِصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں	464
روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے پاور فل ہے	452	غوثِ پاک کا نام سُن کر کس کو کیا ہوتا ہے؟	465
تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی	452	سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ	466
آسمان کے چرچرانے کی آواز کا سننا	453	پیرِ کامل کی خصوصیات	466
ہر چیز اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہے	453	بیعت کے اَلفاظ پورے نہ دُہرائے تو...؟	469
رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟	454	قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	469
W.C کا رُخ کس طرف رکھا جائے؟	454	بچوں کے دِل میں اَولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟	469
کھانا کھاتے وقت سَلام کرنا کیسا؟	454	گھر میں کثرت سے غوثِ پاک کا ذِکر کیجیے	470
بھکاری کے سَلام کا جواب دینا واجب نہیں	455	ہر ماہ گھر میں گیارھویں کا اِہتمام کیجیے	470
سفید مُرغ کے فوائد	455	مَدَنی چینل کے ذَریعے بچوں کے دِلوں میں اَولیا کی محبت	471
کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟	456	بچوں کو بزرگانِ دِین کے واقعات سنائیے	471
اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟	456	بچوں کو مزارات پر لے جائیے	471

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟	472	بلی کے جُوٹھے کے پاک ہونے کی وجہ	482
والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دِین کے واقعات	472	کُتّے کو روٹی ڈالنا کیسا؟	483
مارپٹائی سے گریز کیجیے	473	کُتّے کو پتھر مارنا کیسا؟	483
بچوں کو سزا دینے کا طریقہ	474	سیکورٹی کے لیے کتا پالا تو کیا فرشتے آئیں گے؟	484
قیامت کے دِن ظالم کا انجام	475	مُوذی جانوروں کو قتل کرنا کیسا؟	484
ظلم کی سزا بسا اوقات دُنیا میں بھی مل جاتی ہے	475	کیا خالی کاغذ کا بھی اَدب ہے؟	485
بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا	476	کاغذ کی اَہمیت اور ہماری ناقدری	485
مَدَنی مُنّوں میں پڑھائی کا شوق کیسے پیدا کریں؟	476	قابلِ اِستعمال کاغذ ضائع کر دینا کیسا؟	486
آبِ زَم زَم میں ملاوٹ کی ہو تو بتادینا بہتر ہے	477	وَقف کے کاغذ اور قلم کی اِحتیاط کیجیے	486
بالوں کو رنگنا کیسا؟	477	نجی اِدارے کے کاغذ اور قلم میں اِحتیاط	487
تَعویذ کا رَواج کب سے پڑا؟	478	خادم کی اِجازت سے مسجد کی چپلیں پہننا	487
نیند سے وُضو کب ٹوٹتا ہے؟	478	مدرسے کے ڈیسک پر لکھنا کیسا؟	487
کُتّے کے متعلق شرعی اَحکام	479	اِدارے میں ذاتی قلم اور کاغذ رکھنا	488
دُرود شریف کی فضیلت	479	جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه میں وَقف کی اَشیا میں اِحتیاط	488
کُتّے کے لُعاب کا شرعی حکم	479	آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینے پر وَضاحت کرنا	488
اگر واقعی ضَرورت ہو تو کتا پالا جائے ورنہ نہیں	479	کھڑے ہو کر پانی پینے والے سے حُسنِ ظَن رکھنا	489
اب عموماً شوقیہ کتا پالا جاتا ہے	480	کیا نیاز صِرف سفید چیز پر ہی ہو سکتی ہے؟	489
کتا کپڑوں سے چُھو جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟	480	دعوتِ اسلامی کی پہلی دَرسی کتاب کون سی ہے؟	490
کُتّے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟	481	مُکَاشَفَةُ الْقُلُوْب پڑھنے سے ہچکیاں بندھ جاتی ہیں	491
کتے کے پسینے کی پہچان کیسے ہو گی؟	481	مُکَاشَفَةُ الْقُلُوْب کا کونسا ترجمہ بہتر ہے؟	491
کُتّوں کی لڑائی کروانا کیسا؟	481	قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنا کیسا؟	491
بلی پالنے اور اس کے لُعاب کا شرعی حکم	482	کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟	492
بلی کا جوٹھا پاک ہے	482	قرآنِ کریم میں ہر شے کا بیان ہے لیکن...	492

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بعض باتیں اَحادیث سے ثابت ہوتی ہیں	493	مُنہ میں بدبو ہوتے ہوئے دُرُود پاک پڑھنا کیسا؟	501
بعض باتوں کا ثبوت اَقوالِ ائمہ سے ہوتا ہے	493	**بازو پر ٹیٹو** (Tattoo) **بنانا کیسا**؟	503
سوشل میڈیا پر شوشے چھوڑنا مہنگا پڑے گا	493	دُرُود شریف کی فضیلت	503
مسلمانوں کا کسی کام کو اچھا سمجھنا	494	بازو پر ٹیٹو (Tattoo) و نقش و نگار بنانا کیسا؟	503
جھوٹی بات پر قرآن اُٹھانا کیسا؟	494	ٹیٹو بنوا لینے والا اب توبہ کیسے کرے؟	504
غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا	495	بارش کے پانی کی طرح بَرف بھی بَرَکت والی کہلائے گی؟	504
غوثِ پاک عَرَبی تھے یا عَجَمی؟	495	پُرانے Spare Parts کو نیا کہہ کر بیچنا کیسا؟	505
مچھلی کی سِری کھانا کیسا؟	495	علاج کے لیے گدھی کا دُودھ یا شراب پینا کیسا؟	505
ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھائی جائے؟	496	خالہ اور بھانجی کا بیک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟	505
بکرے کی اوجھڑی اور مُرغی کے پنجے کھانا کیسا؟	496	جلیبی والا تیل تین سے چار بار اِستعمال کرنا کیسا؟	506
اگر کوئی پیسے دینے میں ٹال مٹول کرے تو؟	497	امیرِ اہلِ سنّت کی پسند کا مِعیار	506
پیسے نکلوانے کے لیے بدمعاشوں کا سہارا لینا کیسا؟	497	میٹھے کی مختلف اَقسام	507
اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو؟	497	چائے کے ذَریعے سازش	507
مدّت گزرنے سے مہر میں اِضافہ نہیں ہوتا	498	دِینی اور دُنیوی مشہور شخصیات کو مُحتاط رہنا چاہیے	508
اگر شوہر بے حِس ہو تو بیوی کیا کرے؟	498	جماعت پانے کی صورت میں مال ضائع ہوتا ہو تو...؟	509
اگر شوہر حقوق پورے نہ کرے تو؟	498	اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو پھر فرشتے کیوں مُقرر ہیں؟	509
شوہر گھر کا افسر ہوتا ہے	498	اللہ پاک کو ہمیشہ سے خبر ہے	509
نصیب پر بھروسا کر کے محنت نہ کرنا کیسا؟	499	اللہ پاک کے متعلق وَسوسے آنے کا سبب	510
جانور کو غلطی سے مار دیا تو گناہ گار ہوگا؟	499	اللہ پاک کے بنائے ہوئے ظاہری اور غیبی عالمِ اَسباب	510
اگر جانور مارا گیا تو قانون کے مُطابق عمل کیا جائے	500	کیا سفید بال آنا خوش نصیب ہونے کی علامت ہے؟	511
ایک چکور جب ہماری گاڑی سے ٹکرایا تو...؟	500	داڑھی سے سفید بال نکالنا کیسا؟	511
شادی شُدہ اسلامی بہنیں بھی دَرسِ نظامی کر سکتی ہیں	501	ذِمّہ داری قبول کرنے کے لیے اِستِخارہ کرنا کیسا؟	512
عورتوں کا گرم ٹوپی پہننا کیسا؟	501	دِین کی خدمت کرنے والوں کی عزت و عظمت	512

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل	513	لقمہ خوب چبا کر کھائیے	524
قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا ضروری ہے	515	کھانے والے کے چہرے کو نہ دیکھیے	524
مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان کا تعارف اور ترغیب	515	اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟	525
قربانی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا	517	”قادری“ کسے کہتے ہیں؟	525
اسکول ٹیچرز اور پروفیسرز بھی قرآنِ پاک پڑھائیں	517	کَرامت کا اِنکار کرنا کیسا؟	526
نیکی کی دعوت کے لیے کُڑھنا بھی سعادت ہے	518	نقشِ نعلین سر پر لگانے میں اِحتیاط	526
نیکیوں کے مُعاملے میں حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں	519	کیا قبر میں بھی حِساب ہو گا؟	526
نیت کو عملی جامہ پہنانا ہی کمال ہے	519	مُنہ میں نَسوار ہوتے ہوئے دُرُود شریف پڑھنا کیسا؟	526
”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک میں شامل ہو جائیے	520	نماز نہ پڑھنے والا کیا نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟	527
مَسائل آنے پر حل تلاش کرنے پر غور کیجیے	521	کیا اللہ پاک بندوں کی توبہ کا اِنتظار کرتا ہے؟	527
امیرِ اہلِ سنّت نے خود کو مخالفت کی جھاڑیوں میں نہیں اُلجھایا	521	سردی میں پائپ کے اندر پانی جمنے کا حَل	527
مَدَنی تحریک سے فائدہ اُٹھا کر مَدَنی کاموں کی دھوم مچائیے	521	ضمنی فہرست	528
دعوت میں کھانے کے آداب	522	تفصیلی فہرست	540
ہڈی والے گوشت میں غذائیت اور انرجی ہوتی ہے	522	ماخذ و مراجع	560
مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے	523	مجلس المدینۃ العلمیۃ اور اس کے تعاون سے دیگر مجالس کی 545 کُتُب و رسائل	566
مِل کر کھانے میں دوسروں کا خیال کیجیے	523		

مُرشِد کے ملفوظات کو بیکار نہ سمجھا جائے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو العباس مرسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اے مُرید! تیرا مُرشِد جو کلام (بیانات، تحریرات، ملفوظات یا مکتوبات کے ذَرِیعے) تیرے دِل میں بو دے تو اُس کو بے ثَمَر (یعنی بے فائدہ) ہر گز مَت سمجھ، بعض اوقات اس کلام کا ثمر (یعنی فائدہ) مُرشِد کے اِنتقال کے بعد ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس کی کھیتی اِنْ شَآءَ اللہ بَرباد نہیں ہو گی۔ پس اے بیٹے! ہر اس بات کو جو تو اپنے مُرشِد سے سُنے اس کی خوب حفاظت کر اگرچہ اس بات کو سننے کے وقت تو اس کے فائدے کو نہ سمجھے۔ (آدابِ مرشدِ کامل، ۶۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کانام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
کتب التفسیر		
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر الخازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر البغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر نسفی	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
المحرر الوجیز	قاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب اندلسی، متوفی ۵۴۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
کتب الحدیث		
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
کتاب الآثار	امام محمد بن حسن شیبانی، متوفی ۱۸۹ھ	ملتان
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن صغری	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار المعرفہ بیروت
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	مؤسسۃ الشرف لاہور
سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
دار قطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	ملتان

www.dawateislami.net

صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند الشامیین	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
السنن الکبری	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۰ء
مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمن خطیب تبریزی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
المقاصد الحسنۃ	علامہ شیخ محمد عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
کتب شروح الحدیث		
شرح النووی علی المسلم	امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
لمعات التنقیح	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۵ھ
سبل السلام شرح بلوغ المرام	علامہ محمد بن اسماعیل صنعانی، متوفی ۱۱۸۲ھ	دار المعرفۃ بیروت
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کتب الفقہ		
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	کراچی
الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
نہر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کراچی
فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام، متوفی ۶۸۱ھ	کوئٹہ
تبیین الحقائق	عثمان بن علی الزیلعی، متوفی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
قرۃ عیون الاخیار حاشیۃ رد المحتار	عبد القادر بن مصطفیٰ رافعی، متوفی ۱۳۱۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
لباب المناسک	شیخ رحمۃ اللہ سندی، متوفی ۱۰۱۴ھ	کراچی
جوہرۃ النیرۃ	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
غمز العیون البصائر	شیخ سید احمد بن محمد حموی، متوفی ۱۰۹۸ھ	کراچی
الفتاوی الفقہیۃ الکبری	امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق	شہاب الدین احمد شلبی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاوی بزازیۃ	محمد بن محمد البزاز، متوفی ۸۲۷ھ	دار الفکر بیروت
شرح الوقایۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	کراچی
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
فتاویٰ مصطفویہ	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز لاہور
فتاویٰ فقیہ ملت	مفتی جلال الدین امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
احکامِ شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
سنی بہشتی زیور	خلیلِ ملت حضرت علامہ مفتی خلیل خاں برکاتی، متوفی ۱۴۰۲ھ	فرید بک سٹال لاہور
مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
رفیق الحرمین	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

کتب التصوف

موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	امام عبد اللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم مترجم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کشف المحجوب	علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش متوفی ۵۰۰ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	اِنتشاراتِ گنجینہ تہران

www.dawateislami.net

التذکرۃ	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ مصر، ۱۴۲۹ھ
الزواجر	امام ابن حجر الھیتمی متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
الاستذکار	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الحدیقۃ الندیۃ	علامہ عبد الغنی نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	پشاور پاکستان
عمل الیوم واللیلۃ	امام احمد بن محمد دینوری المعروف ابن السنی، متوفی ۳۶۴ھ	دار الکتاب العربی بیروت
اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی رَبِّ العٰلمین	امام خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ۵۷۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الزھد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید قاہرہ مصر
مُسْتَطْرَف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر بیروت
کتاب القلیوبی	علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی	باب المدینہ کراچی
عوارف المعارف	ابو حفص عمر بن محمد سہر وردی شافعی، متوفی ۶۳۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
رسالہ قشیریہ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتوح الغیب مترجم	شیخ عبد القادر بن ابو صالح الجیلانی، متوفی ۵۶۱ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
نزھۃ المجالس	علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الابریز	علامہ احمد بن مبارک، متوفی ۱۱۵۵ھ	موافقۃ وزارۃ الاعلام السوریۃ
مثنوی مولوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ	الفیصل لاہور
تنبیہ المغترین	امام عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
فیضانِ سنت	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
کتب السیرۃ		
مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۹۷ء
شواھد النبوۃ	مولانا عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی
دلائل النبوۃ	اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی الاصبھانی، متوفی ۵۳۵ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
سیرۃ حلبیۃ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الشفا بتعریف حقوق المصطفی	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
البدایۃ والنھایۃ	امام الحافظ عماد الدین ابن کثیر، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت
شفا	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
شرح الشفا	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الروض الانف	ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ خثعمی سہیلی، متوفی ۵۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المواھب اللدنیا	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
جذب القلوب	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

سرور القلوب بذکر المحبوب	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	شبیر برادرز لاہور
سبل الهدى والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مدارج النبوة	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۹۷ء
الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	شبیر برادرز لاہور
الاصابة	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معرفة الصحابة	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اسد الغابة	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تاریخ مدينة دمشق	امام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الرياض النضرة	امام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبری، متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت
الفوائد البهية	محمد عبد الحی لکھنوی، متوفی ۱۳۰۴ھ	کراچی
الطبقات الکبری	لابن سعد محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
طبقات امام شعرانی	امام ابو المواہب عبد الوہاب الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت
الکامل لابن عدی	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران
مناقب الامام الاعظم ابی حنيفة	الموفق بن احمد المکی، متوفی ۵۶۸ھ	کوئٹہ
سیرة ابن هشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری معافری، متوفی ۲۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
وفاء الوفا	نور الدین علی بن احمد سمہودی، متوفی ۹۱۱ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بهجة الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
قلائد الجواهر	شیخ زین المرصفی الصیاد، متوفی	مطبعۃ الحمدیۃ مصر
سیرتِ غوث الثقلین	علامہ ضیاء اللہ قادری	قادری کتب خانہ سیالکوٹ
مرآۃ الاسرار	شیخ عبد الرحمن چشتی	الفیصل ناشران تاجران لاہور
انوار رضا	ادارہ ضیاء القرآن	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
جہانِ مفتی اعظم ہند	مرتبین	رضا اکیڈمی ممبئی
تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ	مولانا عبد المجتبیٰ رضوی	کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز لاہور
سیرتِ اعلیٰ حضرت مع کرامات	علامہ حسنین رضا خان بریلوی	فیضانِ امام احمد رضا لاہور
امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات	یٰس اختر مصباحی	فرید بک اسٹال لاہور

الكتب المتفرقة

تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ دمشق	امام ابو القاسم علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
اخبار مكة	ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی، متوفی ۲۵۰ھ	دار خضر بیروت

www.dawateislami.net

حیاۃ الحیوان الکبری	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
گلستان سعدی	شیخ مشرف بن مصلح سعدی شیرازی متوفی ۶۹۴ھ	اِنتشارات عالمگیر ایران
تہذیب الاسماء واللغات	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
فیروز اللغات	مولوی فیروز الدین	فیروز سنز لاہور
الوظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الحبائک فی اخبار الملائک	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الدرۃ الثمینۃ	ابو عبد اللہ محمد بن محمود المعروف بابن النجار، متوفی ۶۴۳ھ	شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم بیروت
کشف النور عن اصحاب القبور	عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
کتاب العظمۃ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، متوفی ۳۹۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ نجد و حجاز	مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
زیاراتِ تُرکی	افتخار احمد حافظ قادری	بغدادی ہاؤس راولپنڈی کینٹ
کتاب العقائد	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سوانح کربلا	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
شامِ کربلا	خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
رسائل نعیمیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الحقائق فی الحدائق	مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی، متوفی ۱۴۳۱ھ	مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
العقائد والمسائل (عربی و اردو)	مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی	مکتبہ تنظیم المدارس لاہور
شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فضائلِ دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
خودکشی کا علاج	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
چڑیا اور اندھا سانپ	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ اہلِ سنت	دار الافتا اہلِ سنت	مکتبۃ المدینہ کراچی
بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنت	مفتی فضیل رضا قادری عطاری	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ فیضانِ مدینہ	شعبہ ماہنامہ فیضان مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیۃ اور اس کے تعاون سے دیگر مجالس کی 545 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قرآن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد اول (کل صفحات:524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد دوم (کل صفحات:495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد سوم (کل صفحات:573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد چہارم (کل صفحات:592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد پنجم (کل صفحات:617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد ششم (کل صفحات:717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد ہفتم (کل صفحات:619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد ہشتم (کل صفحات:674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد نہم (کل صفحات:777)
10... تفسیر صراط الجنان جلد10 (کل صفحات:899)
11... معرفۃ القرآن جلد اوّل (پارہ 1 تا 5) (کل صفحات:404)
12... معرفۃ القرآن جلد دوم (پارہ 6 تا 10) (کل صفحات:376)
13... معرفۃ القرآن جلد سوم (پارہ 11 تا 15) (کل صفحات:407)
14... معرفۃ القرآن جلد چہارم (پارہ 16 تا 20) (کل صفحات:405)
15... معرفۃ القرآن جلد پنجم (پارہ 21 تا 25) (کل صفحات:405)
16... آیئے قرآن سمجھتے ہیں (حصّہ 1) (کل صفحات:147)
17... آیئے قرآن سمجھتے ہیں (حصّہ 2) (کل صفحات:184)
18... ہدایت برائے اساتذۂ کرام (حصّہ 1) (کل صفحات:103)
19... آیئے قرآن سمجھتے ہیں (حصّہ 3) (کل صفحات:251)
20... آیئے قرآن سمجھتے ہیں (حصّہ 4) (کل صفحات:309)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضانِ ریاض الصالحین جلد اوّل (کل صفحات:656)
02... فیضان ریاض الصالحین جلد دوم (کل صفحات:688)
03... فیضانِ ریاض الصالحین جلد سوم (کل صفحات:743)
04... فیضان ریاض الصالحین جلد چہارم (کل صفحات:760)
05... فیضانِ ریاض الصالحین جلد پنجم (کل صفحات:749)

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)
03... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)
05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
06... الملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
07... شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)
08... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)
09... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)
10... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)
11... حقوقُ العباد کیسے معاف ہوں؟ (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
12... ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)
13... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)
14... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)

www.dawateislami.net

15...اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ(کل صفحات:46)
16...کنز الایمان مع خزائن العرفان(کل صفحات:1185)
17...حدائقِ بخشش(کل صفحات:446)
18...بیاضِ پاک حجۃ الاسلام(کل صفحات:37)
19...اعتقادالاحباب(دس عقیدے)(کل صفحات:200)
20...فیضانِ خطباتِ رضویہ(کل صفحات:24)
21...ذوقِ نعت(کل صفحات:319)
22...شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں)کل صفحات:27)

عربی کُتُب:

23...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار(سات جلدیں)(کل صفحات:4000)
24...اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی(کل صفحات:458)
25...کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم(کل صفحات:74)
26...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ(کل صفحات:62)
27...اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃ(کل صفحات:93)
28...اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی(کل صفحات:46)
29...تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان(کل صفحات:77)
30...اَجْلَی الْاِعْلَام(کل صفحات:70)
31...اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ(کل صفحات:60)
32...انوار المنّان(کل صفحات:93)
33...الفتاوٰی المختارۃ(کل صفحات:135)

﴿شعبہ تراجمِ کُتُب﴾

01...مدنی آقا کے روشن فیصلے(اَلْبَاھِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر)(کل صفحات:112)
02...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟(تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:28)
03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)
04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول(اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ)(کل صفحات:54)
05...جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)
06...امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وصیتیں (وَصَایَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ)(کل صفحات:46)
07...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد:۱)(اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:853)
08...نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر)(کل صفحات:98)
09...فیضانِ مزاراتِ اولیاء(کَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)
10...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّھْد وَقَصْرُ الْاَمَل)(کل صفحات:85)
11...راہِ علم(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)
12...عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم، حصہ اول)(کل صفحات:412)
13...عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)
14...احیاء العلوم کا خلاصہ(لُبَابُ الْاِحْیَاء)(کل صفحات:641)
15...حکایتیں اور نصیحتیں(اَلرَّوْضُ الْفَائِق)(کل صفحات:649)
16...اچھے برے عمل(رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ)(کل صفحات:122)
17...شکر کے فضائل(اَلشُّکْرُ لِلہِ عَزَّوَجَلَّ)(کل صفحات:122)
18...حسنِ اخلاق(مَکَارِمُ الْاَخْلَاق)(کل صفحات:102)
19...آنسوؤں کا دریا(بَحْرُ الدُّمُوْع)(کل صفحات:300)
20...آدابِ دین(اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)(کل صفحات:63)
21...اصلاحِ اعمال جلد اول(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ)(کل صفحات:866)
22...جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد دوم)(اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:1012)
23...عاشقانِ حدیث کی حکایات(اَلرِّحْلَۃ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث)(کل صفحات:105)

www.dawateislami.net

24… شاہراہ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْن) (کل صفحات:36)
25… بیٹے کو نصیحت (اَيُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)
26… اَلدَّعْوَةُ اِلَى الْفِكْر (کل صفحات:148)
27… احیاء العلوم (جلد:1) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:1124)
28… احیاء العلوم (جلد:2) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:1400) 29… احیاء العلوم (جلد:3) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:1286)
30… احیاء العلوم (جلد:4) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:911) 31… احیاء العلوم (جلد:5) (اِحْيَاءُ عُلُوْمِ الدِّيْن) (کل صفحات:801)
32… قوت القلوب (اردو) جلد اوّل (کل صفحات:826)
33… 76 کبیرہ گناہ (کل صفحات:264)
34… اللہ والوں کی باتیں (جلد:1) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:896)
35… اللہ والوں کی باتیں (جلد:2) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:625)
36… اللہ والوں کی باتیں (جلد:3) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:580)
37… اللہ والوں کی باتیں (جلد:4) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:510)
38… اللہ والوں کی باتیں (جلد:5) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:571)
39… اللہ والوں کی باتیں (جلد:6) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:586)
40… اللہ والوں کی باتیں (جلد:7) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:531)
41… مختصر منہاج العابدین (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْن مُخْتَصَرُ مِنْهَاجِ الْعَابِدِيْن) (کل صفحات:281)
42… قوت القلوب (مترجم جلد:2) (کل صفحات:784)
43… ایک چپ سو سکھ (حُسْنُ السَّمْتِ فِي الصَّمْت) (کل صفحات:37)
44… شرح الصدور (مترجم) (کل صفحات:586)
45… 152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات:326)
46… فیضانِ علم وعلما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاء) (کل صفحات:38)
47… منہاج العابدین (کل صفحات:496)
48… دین ودنیا کی انوکھی باتیں (جلد 1) (اَلْمُسْتَطْرَف فِي كُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف) (کل صفحات:552)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

01… مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241) 02… الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)
03… اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات:325)
04… اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)
05… نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات:392)
06… شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:384)
07… الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل (کل صفحات:158)
08… عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو (کل صفحات:280)
09… صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55)
10… دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:241)
11… مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات:119)
12… نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175)
13… نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات:203)
14… تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)
15… جامع ابواب الصرف (کل صفحات:235)
16… نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)
17… فیضانُ التجوید (کل صفحات:112)
18… المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات:101)
19… تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
20… خاصیات ابواب (کل صفحات:141)
21… شرح مئۃ عامل (کل صفحات:44)
22… نصاب الصرف (کل صفحات:343)
23… نصاب المنطق (کل صفحات:168)
24… انوار الحدیث (کل صفحات:466)

www.dawateislami.net

26...تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین (کل صفحات:364)
25...نصاب الادب (کل صفحات:184)
28...قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی (کل صفحات:317)
27...خلفائے راشدین (کل صفحات:341)
30...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:173)
29...فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
32...الحق المبین (کل صفحات:128)
31...کافیہ مع شرح ناجیہ (کل صفحات:252)
34...شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی (کل صفحات:419)
33...تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:188)
36...خلاصۃ النحو (حصہ اوّل و دوم) (کل صفحات:212)
35...شرح الفقہ الاکبر (کل صفحات:213)
38...المرقاۃ (کل صفحات:91)
37...ریاض الصالحین (عربی) (کل صفحات:108)
40...دیوانِ المتنبی مع الحاشیۃ المفیدۃ اتقان المتلقی (کل صفحات: 88
39...مئۃ عامل (فارسی ترجمہ) (کل صفحات: 22)
41...تلخیص المفتاح مع شرحہ الجدید تنویر المصباح (کل صفحات:219)
42...الأنوار الرضویہ فی القواعد التفسیریہ ماخوذۃ من الزلال الأنقی من بحر سبقۃ الأتقی (کل صفحات:67)
43...دیوانِ الحماسۃ مع الحاشیۃ الجدیدۃ زُبدۃ الفصاحۃ (کل صفحات:206)
45...انشاء العربیہ (کل صفحات:84)
44...مختصر المعانی (کل صفحات:472)
47...تفسیر بیضاوی (کل صفحات:392)
46...تفسیر سورۂ نور (کل صفحات:135)
49...السراجیہ (کل صفحات:114)
48...شرح تہذیب (کل صفحات:305)
51...الفوز الکبیر (کل صفحات:165)
50...الرشیدیہ مع الفریدیہ (کل صفحات:127)
53...مجموعۃ الازہار (کل صفحات:129)
52...طریقہ جدیدہ حصہ 1,2,3 (کل صفحات:210)
55...القطبی (کل صفحات:223)
54...المقامات العبیریۃ (کل صفحات:128)
56...انوار الحرمین (جلد3) (کل صفحات:523)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

01...قسط1: وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
02...قسط2: مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
04...قسط4: بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)
03...قسط3: پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)
06...قسط6: جنتیوں کی زبان (کل صفحات:31)
05...قسط5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:25)
08...قسط8: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین (کل صفحات:32)
07...قسط7: اصلاحِ امت میں دعوتِ اسلامی کا کردار (کل صفحات:28)
10...قسط10: وَلِیُّ اللّٰہ کی پہچان (کل صفحات:36)
09...قسط9: یقینِ کامل کی برکتیں (کل صفحات:32)
12...قسط12: مساجد کے آداب (کل صفحات:36)
11...قسط11: نام کیسے رکھے جائیں؟ (کل صفحات:44)
14...قسط14: تمام دنوں کا سردار (کل صفحات:32)
13...قسط13: ساداتِ کرام کی عظمت (کل صفحات:30)
16...قسط16: نیکیاں چھپاؤ (کل صفحات:108)
15...قسط15: اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟ (کل صفحات:32)
18...قسط18: تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ (کل صفحات:27)
17...قسط17: یتیم کسے کہتے ہیں؟ (کل صفحات:28)
20...قسط20: قطبِ عالم کی عجیب کرامت (کل صفحات:40)
19...قسط19: پیری مریدی کی شرعی حیثیت (کل صفحات:32)

www.dawateislami.net

21 ...قسط21:سفر مدینہ کے متعلق سُوال جواب (کل صفحات:37)
22 ...قسط22: نظر کی کمزوری کے اسباب مع علاج (کل صفحات:30)
23 ...قسط23: شریر جنّات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟ (کل صفحات:31)
24 ...قسط24: بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟ (کل صفحات:32)
25 ...قسط25: انبیاء و اولیاء کو پکارنا کیسا؟ (کل صفحات:41)
26 ...قسط26: تحفے میں کیا دینا چاہئے؟ (کل صفحات:41)
27 ...قسط27: تنگدستی اور رزق میں بے برکتی کا سبب (کل صفحات:37)
28 ...قسط28: حافظہ کمزور ہونے کی وجوہات (کل صفحات:36)
29 ...قسط29: صلح کروانے کے فضائل (کل صفحات:44)
30 ...قسط:30 دل جیتنے کا نسخہ (کل صفحات:42)
31 ...قسط:31 جنت میں مردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟ (کل صفحات:31)
32 ...قسط:32 نعت خوانی کے متعلق سوال جواب (کل صفحات:36)
33 ...قسط:33 برائی کا بدلہ اچھائی سے دیجئے (کل صفحات:28)
34 ...قسط:34 شیطان کے لئے زیادہ سخت کون؟ (کل صفحات:31)
35 ...قسط:35 انسان کو فرشتہ کہنا کیسا؟ (کل صفحات:28)
36 ...قسط:36 تبرکات کا ثبوت (کل صفحات:30)
37 ...قسط:37 سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟ (کل صفحات:39)
38 ...چھٹیاں کیسے گزاریں؟ (کل صفحات:28)
39 ...فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:39) جمعہ کو عید ہو تو کیسا؟ (کل صفحات:33)
40 ...فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:40) دل کی سختی کے اسباب و علاج (کل صفحات:28)
41 ...فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:41) رفیقِ سفر کیسا ہو؟ (کل صفحات:29)
42 ...فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:42) درزیوں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:83)
43 ...درخت لگایئے ثواب کمایئے (کل صفحات:24)
44 ...ملفوظات (قسط:7) سفرِ حج کی احتیاطیں (کل صفحات:32)
45 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:8) بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ (کل صفحات:32)
46 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:9) تعزیت کا طریقہ (کل صفحات:23)
47 ...فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:43) تنگ وقت میں نماز کا طریقہ (کل صفحات:38)
48 ...فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:44) مسجد کی صفائی کی فضیلت (کل صفحات:27)
49 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:10) چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل (کل صفحات:28)
50 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:11) ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟ (کل صفحات:40)
51 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:12) اِغوا سے حفاظت کے اَوراد (کل صفحات:45)
52 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:13) گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟ (کل صفحات:31)

﴿شعبہ تخریج﴾

01 ...صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02 ...بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات:1360)
03 ...بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)
04 ...اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ (کل صفحات:59)
05 ...عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
06 ...گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)
07 ...بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات 312)
08 ...تحقیقات (کل صفحات:142)
09 ...اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
10 ...جنتی زیور (کل صفحات:679)
11 ...علم القرآن (کل صفحات:244)
12 ...سوانح کربلا (کل صفحات:192)
13 ...اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
14 ...کتاب العقائد (کل صفحات:64)

www.dawateislami.net

15...منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
16...اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
17 ...آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
18... حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
19...بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
20...جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
21...کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
22...اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
23...سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
24...آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
25...بہارِ شریعت جلد سوم (3) (کل صفحات:1332)
26...جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
27...فیضانِ نماز (کل صفحات:49)
28...19 دُرُود و سلام (کل صفحات:16)
29...فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)
30...مکاشفۃ القلوب (کل صفحات:692)
31...سرمایۂ آخرت (کل صفحات:200)
32...سیرتِ رسولِ عربی (کل صفحات:758)
33...قانونِ شریعت (کل صفحات:274)
34...دلائل الخیرات (کل صفحات:319)
35...سامانِ بخشش (کل صفحات:231)
36...قبالۂ بخشش (کل صفحات:384)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)
02...فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
03...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)
04...فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)
05...حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
06...حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
07...حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
08...فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
09...حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
10...حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01...بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات:48)
02...فیضانِ حضرت آسیہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) (کل صفحات:36)
03...فیضانِ بی بی ام سلیم (کل صفحات:60)
04...صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات:144)
05...صحابیات اور پردہ (کل صفحات:56)
06...فیضانِ بی بی مریم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) (کل صفحات:91)
07...شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)
08...صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات:64)
09...فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
10...فیضانِ امہات المؤمنین (کل صفحات:367)
11...فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)
12...صحابیات اور شوقِ علمِ دین (کل صفحات:55)
13...صحابیات اور شوقِ عبادت (کل صفحات:76)

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

01... غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
02...تکبر (کل صفحات:97)
03...فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
04...بدگمانی (کل صفحات:57)
05...قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)
06...نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
08... فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

www.dawateislami.net

09...امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
10...ریاکاری (کل صفحات:170)
11...قوم جِنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
12...عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13... توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
14...فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15... احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16...تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17...کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)
18...ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
19...طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
20... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
21... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
22...شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
23...نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)
24...خوفِ خدا (کل صفحات:160)
25...تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
26...انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
27...آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
28...نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)
29...فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
30...ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
31...جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
32...کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
33...تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
34...حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)
35...حج وعمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات:48)
36...جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات:168)
37...قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22)
38...تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات:25)
39...سنتیں اور آداب (کل صفحات:125)
40...بغض وکینہ (کل صفحات:83)
41...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 1) (سابقہ نام: مدنی نصاب برائے مدنی قاعدہ) (کل صفحات:60)
42...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 2) (سابقہ نام: مدنی نصاب برائے ناظرہ) (کل صفحات:104)
43...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 3) (کل صفحات:352)
44...مزاراتِ اولیاء کی حکایات (کل صفحات:48)
45...فیضانِ اسلام کورس حصہ اوّل (کل صفحات:79)
46...فیضانِ اسلام کورس حصہ دوم (کل صفحات:102)
47...محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات:208)
48...بدشگونی (کل صفحات:128)
49...فیضانِ معراج (کل صفحات:134)
50...نام رکھنے کے احکام (کل صفحات:180)
51... جیسی کرنی ویسی بھرنی (کل صفحات:110)
52 ...اعرابی کے سوالات عربی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات (کل صفحات:118)
53...وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات:112)
54...بہتر کون؟ (کل صفحات:139)
55...چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں (کل صفحات:47)
56... آقا کا پیارا کون؟ (کل صفحات:63)
57...تجہیز وتکفین کا طریقہ (کل صفحات:358)
58...تکلیف نہ دیجئے (کل صفحات:219)
59...نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے (کل صفحات:103)
60...اسلام کے بنیادی عقیدے (کل صفحات:122)
61...حرص (کل صفحات:232)
62...حسد (کل صفحات:97)
63...حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ (کل صفحات:200)
64...دلچسپ معلومات سوالاً جواباً (حصہ 1) (کل صفحات:305)
65...دلچسپ معلومات سوالاً جواباً (حصہ 2) (کل صفحات:361)
66...آدابِ دعا (کل صفحات:49)

www.dawateislami.net

67...تراویح کے فضائل و مسائل (کل صفحات:69)
68...تذکرۂ جانشینِ عطار (کل صفحات:37)
69...سورۂ یٰسٓ شریف (کل صفحات:16)
70...گناہوں کے عذابات (حصہ 1) (کل صفحات:95)
71...گناہوں کے عذابات (حصہ 2) (کل صفحات:98)
72...اصلاح کے مدنی پھول (کل صفحات:372)
73...آسان نیکیاں (کل صفحات:192)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

01...سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)
02...اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)
03...25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
04...دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
05...تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات:86)
06...آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
07...قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
08...گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
09...دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
10...گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
11...میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
12...جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
13...تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (2) (کل صفحات:48)
14...غافل درزی (کل صفحات:36)
15...مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
16...مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
17...تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (1) (کل صفحات:49)
18...کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
19...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)
20...میں حیادار کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
21...چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
22...بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
23...معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
24...بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
25...عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
26...ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
27...نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
28...مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
29...خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
30...فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
31...ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
32...قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
33...فیضان امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
34...حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
35...ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)
36...کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
37...صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)
38...کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
39...میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)
40...نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
41...آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
42...ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
43...بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
44...اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
45...میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
46...شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
47...بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
48...خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
49...ناکام عاشق (کل صفحات:32)
50...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)

www.dawateislami.net

51... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)
52... علم وحکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہلسنت قسط5) (کل صفحات:102)
53... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر اہلسنت قسط6) (کل صفحات:47)
54... نادان عاشق (کل صفحات:32)
55... سینماگھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
56... ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32)
57 ... گلوکا کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
58... نشے باز کی اصلاح کا راز (کل صفحات:32)
59 ... کالے بچھو کا خوف (کل صفحات:32)
60... بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
61... عجیب الخلقت بچی (کل صفحات:32)
62... شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
63... قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
64... چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32)
65... سینگوں والی دلہن (کل صفحات:32)
66... بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
67... خوفناک بلا (کل صفحات:33)
68... پراسرار کتا (کل صفحات:27)
69... شادی خانہ بربادی کے اسباب اور انکا حل (کل صفحات:16)
70... چمکدار کفن (کل صفحات:32)
71... اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
72... بھنگڑے باز سدھر گیا (کل صفحات:32)
73... جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات:32)
74... کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
75... اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
76... رسائل مدنی بہار (کل صفحات:368)
77... انوکھی کمائی (کل صفحات:32)
78... بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)
79... بدچلن کیسے تائب ہوا؟ (کل صفحات:32)
80... عمامہ کے فضائل (کل صفحات:517)
81... بداطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
82... جھگڑالو کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
83... پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں؟ (کل صفحات:32)
84... باکردار عطاری (کل صفحات:32)
85... سنگر کی توبہ (کل صفحات:32)
86... مفلوج کی شفایابی کا راز (کل صفحات:32)
87... ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
88... خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
89... والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات:32)
90... میٹھے بول کی برکتیں (کل صفحات:32)
91... غریب فائدے میں ہے (بیان 1) (کل صفحات:30)
92... جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان 2) (کل صفحات:44)
93 ... اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات:32)
94... ڈاکوؤں کی واپسی (کل صفحات:32)
95... مجوسی کا قبول اسلام (کل صفحات:62)
96... مدنی ماحول کیسے ملا؟ (کل صفحات:56)
97... تذکرہ امیر اہلسنت قسط7 (پیکرِ شرم وحیا) (کل صفحات:48)
98... بیٹے کی رہائی (کل صفحات:32)
99... دلوں کا چین (کل صفحات:32)
100... ڈرامہ ڈائریکٹر کی توبہ (کل صفحات:32)
101... حیرت انگیز گلوکار (کل صفحات:32)
102... نورِ ہدایت (کل صفحات:32)
103... جواری وشرابی کی توبہ (کل صفحات:32)
104... اوباش دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟ (کل صفحات:32)
105... والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
106... سنّتِ رسول کی محبت (کل صفحات:32)
107... روحانی منظر (کل صفحات:32)
108... راہِ سنّت کا مسافر (کل صفحات:32)
109... تذکرہ امیرِ اہلِ سنّت قسط:8 فیضانِ مدنی مذاکرہ (کل صفحات:78)
110... اراکین شوریٰ کی مدنی بہاریں (کل صفحات:218)

www.dawateislami.net

﴿شعبہ اولیاو علما﴾

1... فیضانِ داتا علی ہجویری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:84)
2... فیضانِ پیر مہر علی شاہ (کل صفحات:33)
3 ... فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی (کل صفحات:33)
4... فیضانِ حافظ ملت (کل صفحات:32)
5... فیضانِ سلطان باہو (کل صفحات:32)
6... فیضانِ خواجہ غریب نواز (کل صفحات:32)
7... فیضانِ محدث اعظم پاکستان (کل صفحات:62)
8... فیضانِ عثمان مروندی (کل صفحات:43)
9... فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات:70)
10... فیضانِ بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:115)
11... فیضانِ بہاؤ الدین زکریا ملتانی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:74)
12... فیضانِ حضرت صابر پاک (کل صفحات:53)
13... عطار کا پیارا (کل صفحات:166)
14... فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:70)
15... فیضانِ بابا بلھے شاہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:75)
16... فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:71)
17... فیضانِ شمس العارفین (کل صفحات:79)
18... فیضانِ پیر پٹھان (کل صفحات:64)
19... فیضانِ امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) (کل صفحات:103)

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

1... باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات:352)
2... گلدستۂ درود و سلام (کل صفحات:660)
3... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات (کل صفحات:312)
4... بیاناتِ دعوتِ اسلامی (حصہ 1) (کل صفحات:560)
5... اسلامی شادی (کل صفحات:202)

﴿شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات﴾

01... مسجد درس (کل صفحات:52)
02... ہفتہ وار مدنی مذاکرہ (کل صفحات:72)
03... اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کام (کل صفحات:44)
04... ہفتہ وار اجتماع (کل صفحات:80)
05... ہفتہ وار مدنی حلقہ (کل صفحات:36)
06... انفرادی کوشش (کل صفحات:48)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

1... فتاویٰ اھلسنت احکامِ زکوٰۃ (کل صفحات:612)
2... ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34)
3... مال وراثت میں خیانت مت کیجیے (کل صفحات:42)
4... کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)
5 تا 12... فتاوی اہل سنت (آٹھ حصے)
13... عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)
14... فتاویٰ اہلسنّت: احکام روزہ واعتکاف (کل صفحات:34)
15... بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت (کل صفحات:135)
16... 27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام (کل صفحات:205)

﴿مرکزی مجلسِ شوریٰ﴾

1... برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)
2... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)
3... جامع شرائط پیر (کل صفحات:87)
4... جنت کا راستہ (کل صفحات:56)
5... کامل مرید (کل صفحات:48)
6... مقصد حیات (کل صفحات:60)

www.dawateislami.net

7...موت کا تصور (کل صفحات:44)
8...پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59)
9...پیارے مرشد (کل صفحات:48)
10...صدقے کا انعام (کل صفحات:60)
11...صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124)
12...ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات:116)
13...سیرت ابو درداء (کل صفحات:75)
14...سود اور اسکا علاج (کل صفحات:92)
15...ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات:48)
16...بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72)
17...گناہوں کی نحوست (کل صفحات:112)
18...علم و علماء کی شان (کل صفحات:51)
19...ایک زمانہ ایسا آئے گا (کل صفحات:51)
20...علما پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:34)
21...بیٹے کی وصیت (کل صفحات:36)
22...یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39)
23...اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68)
24...غیرت مند شوہر (کل صفحات:47)
25...فیضانِ مرشد (کل صفحات:46)
26...رسائل دعوتِ اسلامی (کل صفحات:422)
27...احساسِ ذمہ داری (کل صفحات:50)
28...وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)
29...تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:50)
30...عشقِ رسول (کل صفحات:54)
31...گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52)
32...شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات:47)
33...مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73)
34...بارہ مدنی کام (کل صفحات:72)
35...اجتماعی سنّتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195)
36...صدائے مدینہ (کل صفحات:32)
37...چوک درس (کل صفحات:36)
38...بعدِ فجر مدنی حلقہ (کل صفحات:46)
39...مدرسۃ المدینہ بالغان (کل صفحات:72)
40...مدنی انعامات (کل صفحات:72)
41...یومِ تعطیل اعتکاف (کل صفحات:43)
42...مدنی قافلہ (کل صفحات:80)
43...مدنی مرکز کی آباد کاری کیسے ہو؟ (کل صفحات:64)

منافق کی علامات

حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور خود کو مسلمان سمجھے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک شعبہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (1)...بات کرے تو جھوٹ بولے، (2)...وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، (3)...امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (4)...جھگڑا کرے تو گالی دے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/ ۲۴، حدیث: ۳۴۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۱، حدیث: ۱۱۰)

علم سے محروم رہنے والے

حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو قسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (1)...حصولِ علم میں حیا کرنے والا اور (2)...متکبر۔ (حلیۃ الاولیا، ۲/ ۲۵۱، رقم: ۲۱۲۰)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ISBN 978-969-631-934-4
0125768

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net